UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 07 11 04 016 3

DS
485
K2K384
1877

Khastah, Hargopal Kaul
Tarikh-i Kashmir

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

تاریخ کشمیر

یعنی

گلدستۂ کشمیر

مصنفہ

پنڈت ہرگوپال کول خستہ

مطبوعہ ۱۸۷۷ع

30/-

Digitized by the Internet Archive
in 2011 with funding from
University of Toronto

http://www.archive.org/details/tarikhikashmir00khas

Kaul, Har Gopal

تاریخ کشمیر

Tarīkh-i Kashmīr

یعنی

گلدستهٔ کشمیر

[illegible]

KITAB GHAR
DEALER IN: RARE BOOKS & MANUSCRIPTS,
2410, SHIFAULMULK MANZIL,
BALLIMARAN, DELHI.

DS
485
K2 K384
1877

LIBRARY
JUL 26 1967

غلطنامہ جغرافیہ کشمیر حصہ اوّل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	قفعا	قفصا
۵	۱۲	سروب	سروپ
۵	۱۴	عظیم	اعظیم
۵	۲۰	غیرمترکبہ	غیرمترقبہ
۶	۱	فلاہ	فلاح
۶	۲	ظلالت	ضلالت
۱۱	۱۱	ڈونگ	ٹونک
۱۳	۲۰	مراخ	فرلخ
۱۷	۱۱	پا	یا
۱۷	۱۱	بر	پر
۱۹	۱۹	لوگر	یوگر
۲۰	۱۱	چیبر	چینر
۲۴	۱۱	بریاسے	دریاسے
	۲	بیان	میان
	۱۸	بہدواہ	بہدرواہ
	۱۰	ڈوگرہتہ	دوگرہتہ
	۱	بیان	میان
	۱۵	ہوسنگے	ہونگے
	۱	ہین	ہین
	۲	ماریتہ	یاریتہ
	۶	نام	نام پر
	۱۰	دروگحن	دروگ جن
	۱۴	غم	غم دور کرنے
	۳	کان	کام دیو
	۱۴	سمت ۷۵	سمت ۱۷۵
	۴	۱۷۶	۵۳۰۷۶

غلطنامہ تواریخ کشمیر حصۂ دوم

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	۱۶	تروشپٹ	تروشٹپ
۲	۱۶	۱۱	زمان	زبان
۳	۸	۳	کہٹ	گہٹ
۴	۳۲	۱۶	بے اثر	اثر
۵	۳۶	۱	وزیرہ آیا	درآیا
۶	۶۰	۱۸	ہمت	ہمّت
۷	۶۱	۲۰	دلوبیس	پوربنس
۸	۶۲	۸	تہنا	بنا
۹	۶۹	۶	خبردار	خراب
۱۰	۷۰	۱۲	اوس رانی	اوسکی رانی
۱۱	۷۱	۱۱	گرونکی	گرونکو
۱۲	۸۱	۱۷	بمصدلاق	بمصداق
۱۳	۱۰۱	۱۶	طلب کرنے	طلب کرکے
۱۴	۱۰۸	۱۴	عہد	عہدہ
۱۵	۱۲۸	۷	مردانگی دیتا	دادمردانگی دیتا
۱۶	۱۲۸	۱۴	کہ شخص	کہ جو شخص
۱۷	۱۳۲	۳ حاشیہ	سنہ ۱۸۷۹ع	سنہ ۱۵۷۹ع
۱۸	۱۳۷	۸ حاشیہ	سنہ ۱۸۰۵ع	سنہ ۱۶۰۵ع
۱۹	۱۴۹	۱	بن چکا تہا	نہ بن چکا تہا
۲۰	۱۵۳	۱۶	کی کی	کی گئی
۲۱	۱۹۱	۵	خوبیون نے	خوبیون سے
۲۲	۲۰۱	۱۸	جدم	ہمدم
۲۳	۲۰۳	۷	جی ایس	جی-سی-ایس
۲۴	۲۰۴	۶ حاشیہ	۱۸۷۲ع	۱۸۸۲ع
۲۵	۲۰۷	۱۲	۱۵۱۹ع	۱۹۱۵ع

دیباچہ

ہرچند سب سے اوّل اُس سلطان السلاطین کا نام لینا انسان پر واجب و لازم ہے کہ جسکے حکم قضا شیم سے انتظام مُلک جسم انسان و حیوان و اہتمام زمین و آسمان تمام ہے مگر مین کیا اور میری زبان کیا جو ایسے کار دشوار مین دم مارسکون اور ایسے قادر بیچون و بیچرا کی توصیف کرون جسکی قدرت کاملہ سے ایک لفظ کُن کے ساتھ تمام عالم پیدا ہوگیا عقل کنہ رس کی کیا مجال جو اُس صورت گر قدرت کے کارستانون کے تماشے مین ایک شمہ بھی بتا سکے قیاس اُسکے حال دریافت کرنے مین حیران و سرگردان ہے گمان اُسکے سوچنے اور سمجھنے مین نگران و پریشان ہے نہ فکر کو وہان تک رسائی نہ ذہن کو اُسکی شناسائی ہے اسمین تقریر کا کام نہ تحریر کا کلام ہے آسمان سے لیکر زمین تک جو شئے ہے وہی اُس مسبب الاسباب کی قدرت و عظمت کی گواہی دے رہی ہے۔ یہ ہیچمدان مور ضعیف **پنڈت دھرگوپال کول خستہ** ولد **پنڈت رامچندر کول** جیو ابن مہادیو کول بن پنڈت گوپال کول

صاحبان علم وہنر ثریا جاہ وسلیمان قدر کیخدمت مین بعجز وانکسار عرض کرتا ہی کہ والدین
اس خاکسار کے بمعہ وابستگان کشمیر سے جو اصل وطن اُنکا تہا پنجاب مین جا بسے تہے
وہان بمعہ اقربا خدمات سرکار انگریزی ہی انجام دیکر گذارہ کرتے رہے اور بندہ کو
اتفاق نے بہ بہانہ ملازمت پٹیالہ (جو ریاست کہ بہمہ وجوہ فیض بخش وقابل تعریف ہے)
کوہستان شملہ مین پُہنچایا پہاڑون کے دیکہنے سے حب الوطنی نے کشمیر دیکہنے کا شوق
پیدا کیا ؎ حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ۔ خار وطن از سنبل وریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد ۔ میگفت گدا بودن کنعان خوشتر ۔ یکبارگی بمعہ
وابستگان کے کشمیر مین پُہنچا جنم بہوم کو دیکہکر بہت خوش ہوا چند ماہ سیر وسیاحت مین
گذار کر معاش کی تلاش سوجہی جو کہ مقتضائے بشریت ہے اتفاقاً بذریعہ ڈاکٹر جیگور
صاحب میجر پی ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ افسر آن سپشل
ڈیوٹی کشمیر سے ملاقات ہوئی۔ اُنہون نے دستگیری فرمائی چند روز وطن مین رہنے
کی صورت نکل آئی۔ نیز مطبع تحفہ کشمیر کی منیجری واڈیٹری ہاتہ آئی مگر طبیعت ہان
گہبرائی پہر بموقعہ تبدیلی میجر صاحب بہادر موصوف (جو سراپا خلق احسان شریف
پرور تندروان مجسم خیر فیاض دوران سنبع جود والطاف مجمع اوصاف واعطاف
ہر دل عزیز و نیک نیت ہین) بتوجہ موجہ معاون سفید پوش صاحب عقل وہوش
ارسطو فطرت لقمان حکمت جناب **دیوان اننت رام صاحب** بہادر مدار المہام
جز و کل سرکار گردون وقار رعیت نواز وظالم گداز سر مہاراجہ صاحب بہادر والی
کشمیر مین عہدہ اخبار نویسی کل ملک وغیرہ پر ممتاز ہوا ۔

سنہ ۱۹۳۱ بکرمی مین اس ناچیز نے ایک مختصر جغرافیہ کشمیر کا لکہا تہا جو کہ مطبع بہار کشمیر
لکہنؤ مین چہپا تہا اُسکے نامکتفی ہونیکے باعث دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ تواریخ کشمیر

زبان اردو مین جو کہ فی زمانہ مروج اور زود فہم ہے بشمول جغرافیہ کشمیر جو ابتک ہندوستانی
زبانون یا فارسی مین کسی نے نہین لکہا ایسا تیار کرون جسکی پڑہنے سے ناظرین کو
سطح کشمیر کا حال اسطرح پر معلوم ہو سکے کہ گویا وہ کشمیر مین پہر کر سیر کر رہے ہین
اسی غرض سے بامداد پنڈت دامودر صاحب (جو اسوقت فضیلت ولیاقت کی باعث
سپہر علم سنسکرت کی آفتاب ہین) کتاب لاجواب **راج ترنگنی** مصنفہ کلہن
پنڈت کو جو کہ معتبر اور پرانی تواریخ کشمیر ہے ترجمہ کیا اور تواریخ کشمیر نراین کول اور
بیربل کاچرو و مرزا حیدر و گلزار کشمیر و سفرنامہ واین صاحب و مورکرافٹ صاحب
و انسنز گایڈ و جمون و کشمیر مصنفہ ڈریو صاحب و نارودران باریرو تاریخ فرشتہ
وغیرہ کتب کو از سرتا پا دیکہا اور بعض ضروری مقامات نیلمت پوران و شارکا
مہاتم و لستا مہاتم و سوپم مہاتم کو پنڈت صاحب موصوف کی زبانی بخوبی سنا
بہت سے اطراف و اکناف کو بچشم خود دیکہا اور مسن آدمیون سے بہت سی باتین تحقیق
سنہ ۱۸۷۷ء کین اور سمت ۱۹۳۴ مین بڑی احتیاط کی ساتہہ بلا مبالغہ بہ ترک فضول نسخہ ہذا کو لکہکر
تین حصون مین تقسیم کیا اور نام **گلدستہ کشمیر** رکہا۔ حصہ اول مین جغرافیہ
دوم مین حالات تاریخی سوم مین نقشجات رستہ ہا وغیرہ لکہے۔ باقی احوال مفصل اس
عبودیت افعال کا کتب مؤلفہ بندہ گوپال نامہ و چہار گلزار و شگفتہ بہار و مخزن خستہ
سنہ ۱۸۷۹ء معروف بہ گل بہار و سوانح عمری خستہ وغیرہ مین درج ہین۔ مختصر اً یہ ہے کہ سمت ۱۹۳۶
مین یہ خطہ دلپذیر کشمیر چرخ ستمگار سیہ کار و کجرفتار و غاشعار کشندہ شرفا و دستگیر و
معاون جہلا سنگ تفرقہ انداز فتنہ پرداز نے مجہسے چہڑایا اور ایسی جگہہ چند سال کے
لئے پہنچایا کہ اس دوزخ سیرت کے شرارہ آتشبار نے دل و جگر کو جلایا۔ تسپر بہی
سفاک ظالم کو رحم نہین آتا کہ ہر روز نئے شعبدہ پردازیان دکہاتا ہے۔ طرح طرح

سے دل کو دُکھاتا ہی ؎ ہردم زمانہ داغ دگرگونہ درد ہد ٭ یک داغ نیک نا
شدہ داغ دگر دہد ٭ آختصار دو حرفی اِس داستان پریشان کی یون ہی
؎ حافظ فی الجملہ عتبار مکن بر ثبات دہر ٭ کین کارخانہ الیست کہ تغیر
میکند ٭ ایک ڈاکٹر صاحب نے ایام قحط مین رگ فتنہ پر نشتر مارا۔ فصد کہولکر خون
غربا او بہارا مسٹر ہنوی صاحب بہادر کے کشتِ دل مین قلبہ اشتباہ فساد
چلایا۔ تخم شرارت کی جلتے ہی نخل بحث و عناد اوگا۔ عہدہ داران سلطنت و اہلکاران
ریاست مین تنازعہ اُٹھا۔ فریقین تردید و تنسیخ کرتے رہی۔ پہر وانکی جہگڑتے رہی
ایک طرف وکیل سلطنت قیصری دوسری طرف والی ریاست سرحدی دونون زبردست
نہ وہ کمزور نہ یہ پست۔ وہ دیجاہ تو یہ ریاست پناہ۔ آتشبازون نے آگ تو لگادی
شرارت شعلونکی بہڑکا دی۔ مگر ایک دوسری پر جب کچہہ پیش نہ گئی دونون قابل و
معقول ہوئی تو اسطرح صلح و گریز کے اصول ہوئی کہ فاعل مفعول ہوئی واقف و مخبر
علیحدہ منکر و مجہول ہوئی۔ وکیل صاحب نے شطرنج کی چال چلی۔ ایک حضرت کی ذریعہ
میرے ایک نوکر کی طرف رُخ کیا۔ پہر وان طرف ثانی کو اپنی شکست سے بچنے کو یہ
موقع ملا کہ سرپہار جہ صاحب بہادر کا رُخ مبارک مجہسی پہیر کر سوار سے پیادہ کرایا تمام
مخبرون مفسدون بانیون کی جگہہ مجہکو سمجہ بہائی نکے پہنسایا خیر اندیش کو مخالف نامزد
کرمات کا رنگ جمایا۔ ایک طرف نے اخفا کنندہ بتایا۔ طرف ثانی نے ترغیب دہندہ مخبران بنایا
نہ کسی نے اِن الزامون کا ثبوت پہنچایا۔ نہ اتنا سا انصاف درمیان آیا کہ اخفا کنندہ
ترغیب دہندہ کب ہوسکتا ہی۔ ترغیب دہندہ یا مخبر کب اخفا کرتا ہی ضدین کب جمع
ہوسکتے ہین پانی مین انگارہ کب رہتی ہین۔ اگر داد چاہتا تہا تو یہی حکم نفاذ پاتا تہا کہ
ہم دخل نہ دینگے دوسری طرف سے سنتا تہا کہ اُنکو کچہہ اختیار نہین قسمت یون ہی تہی

الزام کسکو لگاؤن اور کہانتک سناؤن ؎ حافظ لاف عشق و گلہ از یار زہی لاف خلاف * عشقبازان چنین مستحق ہجرانند * تاہم شکر خدا ہون جو اپنے ولینعمت کے کام آیا - جو کہ چشمۂ فیض ہزارہا خاص و عام ہی ظل الہی و صاحب رحم و رحمت تہے مجہے اسکا بہی بڑا فخر ہے اگرچہ میری جان مین اتنا اثر ہے کہ اُسکی تسلیم بحق یا نثار ہونے سے ولینعمت و فرمانروا شاد کام ہوا - دنیا مین اُنکا نام ہوا - خدا اُنکا بہلا کرے کہ جنہون نے مہاراجہ صاحب جلیسہ دہرم آتما کے گوش مبارک کو بہرا - اور اپنا بہلا کیا - دنیا روزے چند و آخر کار با خداوند حافظ ؎ خون میخورم ولیکن نہ جائے شکایت است * روزئی ما ز خوان کرم این نوالہ بود *

میرا فرض ہے کہ جناب محامد انتساب سر حضور لامع النور مہاراجہ راجگان مہاراجہ **رنبیر سنگہ صاحب بہادر** جی - سی - ایس - آئی - سپر السلطنت انگلشیہ - جنرل عساکر برطانیہ مشیر قیصر ہند اندر مہندر والی جمون و کشمیر و تبت وغیرہ کی تعریف کرون اور اُنکے فیاض دیوتا سروپ دریادل سری میان **پرتاب سنگہ صاحب بہادر** ولایق و فایق ارسطو فطرت لقمان حکمت کریم الخصلت جناب دیوان **اننت رام صاحب بہادر** دستور اعظم و مشیر معظم کی مدح بہی لکہون جنکے الطاف و اعطاف سے ایک عالم کامیاب و کامیاب آباد ہے - جسکا ٹہکانا کہین نہین وہان نقد مراد بکف لاتا ہے - بعض فرمانروایان سلف کی بہ نسبت اُنکے عہد کو مطابقت کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا وجود باجود غنیمت ہے - اور مشکور و ممنون ہون سرکار گردون وقار ظلم گداز رعایا نواز **قیصرۂ ہند** کا جنکے سایۂ عاطفت مین شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین اہل ہنر و علم قدر و منزلت پاتے ہین - آزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ ہر ایک عام و خاص کو برابر نصیب ہے عدالت کی

دروازہ جا بجا انصاف دینے کو کہلے ہین - فلاح و رفاہ رعایا کے شب و روز فکر ہین مسافرون
کے لئے پڑاؤ و رستے و سڑکین بستیان مسافرخانہ - ریل - تار - ڈاک وغیرہ بن گئے جہالت و ضلالت
کو دور کرکے علم و ہنر سب کے لئے تقسیم ہو رہا ہے - اپنے اپنے گہر مین سبکو عیش و عشرت و
خودمختاری حاصل ہے کوئی کسیکا زور آور نہین ع بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ✽
کسے را با کسے کارے نباشد ✽ اور کیا تعریف کرون اُسکے نایب السلطنت نواب
وائسرائے و گورنر جنرل بہادر لارڈ مارکوئیس آف رپن **صاحب بہادر**
کی جو اعلی درجہ کے کریم النفس و رحیم القلب عدالت شعار صاحب وقار خوش
نصیب و بیدار بخت ہر دل عزیز با تمیز نیک کردار شجاع روزگار سپہر عدالت کے ماہ
کامل فلک جود و بذل - کے شمس گوہر دریاے بلاغت سرچشمہ فیض و سخاوت ہین
۲۵ کروڑ رعایا ہے ہندوستان جنکی ترقی اقبال و اجلال و تزاید حشمت و اقبال
کے لئے دعا گو ہین اور نیکیان اُنکی تا قیامت ہندوستان کی تاریخ مین تشکریہ
کے ساتھہ درج رہینگی - آجتک کوئی نایب السلطنت ایسا نیک نیت ہندوستان
مین آیا اور نہ آویگا سلف گورنمنٹ دیکر اختیارات ہندوستانیون کا پاس کرکے آپنے
ہی شیر و آہو کو ایک گہاٹ پانی پلایا اور کہان تک اوصاف کرون نواب معلی القاب
لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب جناب **سر ایچیسن صاحب بہادر** کی جنکی نوشیروانی عدالتون اور دادبخشیون نے
اہل پنجاب کے دلونکو اپنے اوصاف حمیدہ و خوارق پسندیدہ سے مسخر کیا آگے یہ کس حاکم نے کیا تہا
کہ ہر ایک ادنی و غریب کی گذارشون اور معروضات کو بلا روک ٹوک بہ نفس نفیس
سوائے عرضی پرچہ کے سماعت فرماکر داد بخشتے ہین ہر ایک غریب و امیر کی زبان پر
آپکی تعریف و توصیف کے کلمات تشکریہ کے ساتھہ ورد زبان ہین - اور ہزاران ہزار
شکر ادا کرتا ہون جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کا جنہون نے

دو سو جلد کی خریداری اِس کتاب کی منظور فرما کر اِسکو عزت و مقبولیت بخشی اور
تہ دل سے مداح ہون جناب فیضمآب آقائے نعمت صاحب مُروت منشی
سالگرام صاحب پشاوریہ مالک مطبع آریہ پریس اور اُنکے لایق وہوشمند جائینٹ
پروپرائیٹر لالہ رامداس صاحب کا جنکی مہربانیون سے اِس کتاب نے رونق
طبع پائی اور نصف منفعت اسکا مجھکو حق تصنیف مین عطا ہونیکا وعدہ فرمایا خاص کر
مشکور وممنون ہون جناب میجر لی - ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی - ایس
آئی سابق رزیڈنٹ کشمیر اور اُنکے لایق خدادوست لالہ فقیرچند صاحب سررشتہ
دار اور پنڈت دامودر صاحب وہتمان مراسلہ کشمیر کا جنکی مہربانیون اور عنایتون
سے اِس کتاب کے لکھنے مین مجھے بہت کچھ اعانت وامداد کتابی ملی اور ممنون
ہون لالہ گنپت رای صاحب نادیہا ورام سہاے کا جنکی وساطت سے مجھکو شرف نیاز
لالہ سالگرام صاحب کی حاصل ہوئی - لالہ سالگرام صاحب ایک نیک نیّت
نوجوان اہل ہنر کے قدردان وسیرچشم وزبان کے پورے اور دریادل امیر ہین
انکی دستگیری مجھ مظلوم کے حق مین ایسے وقت ہوئی جسوقت میری حالت
قابل رحم تھی - جیسا کہ سیّد نصر تسلی صاحب مالک نصرت الاخبار دہلی و منشی
دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ و ایڈیٹر صاحب مراۃ الہند نے
بھی بلا رورعایت میری مصیبت کیوقت حق گوئی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نرکہا -
بخلاف صاحبان اخبار وظیفہ خواران مثل مکندرام سابق پوتھی نویس اخبار عام
والے کے جسکو اسی جھوٹ لکھنے کے باعث کئی دفعہ عدالت لاہور سے سزا ملین
خداوند کریم کرنل جان صاحب حال رزیڈنٹ کشمیر کو بھی سلامت رکھے جنکا قدم
مبارک کشمیر مین میرے لئے مسیحائی کر گیا ۔

واضح رہی کہ **کلہن پنڈت** نے اپنی کتاب کو آٹھ حصو نمین جنکا نام ترنگ ہے
تحریر کیا ہے اور سمت کلجگی جو اسوقت ۴۹۷۹ - اور بکرمی جو اسوقت ۱۹۳۵
اور تسا کا شالباہن جو ۱۸۰۰ اہی چلا یا ہی کلہن پنڈت کی کتاب کے سموت مین ماترگیت
بلکہ تمام عہد تک صدہا سال کا اختلاف پڑتا ہی اور اسمین بہی شُبہ پڑتا ہی کہ
سموت والا بکرماجیت اصل مین وہی ہی جسنے ماترگیت کو بہیجا تہا یا کوئی اور
اس اختلاف سمت کی صحیح کرنے مین راقم کو بڑی تکلیف سی کوشش و تحقیقات
کرنی پڑے پہلی ہر چند ناکامیاب ہا تہا مگر بعد تکمیل نسخہ ہذا اور بعد تحریر و تقسیم ہو دو تین جلدون
کے بعد بشکل وسعی اسطرح کامیاب ہوا کہ دس بارہ نسخے پُرانے تحریر شدہ راج ترنگنیون
کے مقابلہ کرنے سے اور زمانہ حملات حملہ آوران ممالک غیر کے انگریزی و فارسی تواریخون
کے ملانے سے وہ اختلاف و غلطی نکل آئی کاتبون کی سہو تحریر سے بہی اُن مین
بہت اختلاف پڑ گیا ہی جدید و فارسی مورخون نے اسبات کی بالکل پرواہ نہین
کی ہی بعضون نے ماہ و یوم عہد حکومت راجگان جمع نہ کیا تہا اسلئے فہرست منسلکہ
آخیر تفصیلوار درست کر کے لکہی گئی ہے امید ہی کہ صاحبان دانش و بینش اس
کتاب کی غلطیون کو بقول اَلاِنسانُ مُرکّبٌ مِنَ الخَطَاءِ وَالنِّسیَانِ
پر خیال فرماکر بدعاے خیر یاد کیا کرین ٭

MOONIS BOOK DEPOT
Sotha Street, Badaun. U. P. (India)

9

حصّہ اوّل

جغرافیہ کشمیر

وجہ تسمیہ حدود اربع۔ شکل و مساحت خطہ کشمیر

وجہ تسمیہ کشمیر کی یون بتلاتے ہین کہ اصلمین نام اس خطہ کا کشپ مر تہا یعنی مکان کشپ رشی کا یہ بہی کہتے ہین کہ قدیم الایام مین اس خطہ کی صورت تالاب کی سی تہی اور ہر طرف اسمین پانی ہی پانی تہا ستی جی یعنے شکتی (قدرت) مہادیو جی کی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا نام ستی سر تہا۔ چنانچہ اُن ایام کے نشان کشتی باندہنے کے ابتک کوہستان مین یہان موجود ہین اُنکو ناؤ کا بندن کہتے ہین بعد اسکے جب کشپ مُنی نے جلد تہو دیو کو مار کر پانی براہ بارہ مولا اخراج کر کے اسے آباد کیا تو اُسی کے نام سے مشہور ہو کر کشپ مر کہلانے لگا۔ بعض کا بیان ہے کہ قدیم سے ہی اسکا نام کشمیر تہا کم پانی کو کہتے ہین اسمین سے

ک لیا گیا ہے اور شمیر باہر نکالنے کو کہتے ہین چونکہ پانی اسکا باہر نکالا گیا ہے اسلیے
کشمیر ہوا شاہ بابر کا قول ہے کہ قوم کاش کے نام پر جو درہ سندہ سے یہان لبنے آئے
تہے اسکا نام کاسمیر ہوا بلکہ کاشغر اور کاغان وغیرہ شہر ایسے نام کی اسی قوم کے نام سے
مشہور ہوئے ہین بلتی لوگ اس ملک کو کش چہیل اور تبت خورد والے کش چہیا گلگت
والے کشیر کہتے ہین ❊

جغرافیہ دانون نے جہان کو پانچ بڑے حصص موسوم بہ بر اعظم مین تقسیم کیا ہے
ایشیا - یوروپ فرنگستان - حبشستان - امریکہ - آسٹرل ایشیا و پولن ایشیا متوحر الذکر
مابعد ظاہر ہوا تہا ❊ بر اعظم ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ چہتر لاکھ میل مربع ہے آبادی قریب ۸۳ کروڑ
کے ہے - راس مشرقی سے بحیرہ قلزم تک طول اسکا ۶۹۰۰ میل ہے - عرض شمال سے جنوب
تک ۵۳۴۰ میل ہے - یونانی زبان مین ایشیا بر اعظم مشرقی کو کہتے ہین اسمین ۱۶ ملک ہین
جنمین سے ہندوستان بہی ایک ملک جنوب مین واقع ہے شاستری مین معنی ہندوستان کے
جگہہ ہنود کی ہے شمال مین اس ملک کے سلسلہ کوہ ہمالیہ سرحد شمالی اسکی ہے مغرب مین خلیج عرب
دریاے سندہ و مغربی گہاٹ مشرق مین ہند چینی خلیج بنگال جنوب مین بحر ہند ہے طول
اسکا کشمیر سے کنیا کوماری تک ۱۹۰۰ میل عرض کراچی سے سودیا واقع آسام تک ۱۵۰۰ میل
رقبہ اسکا ۱۲۸۷۰۰۰ میل مربع ہے - آبادی کل قلمرو انگریزی و ریاست ہاے دیسی کی تخمیناً
بیس کروڑ بقول بعضے ۲۵ کروڑ شمار کرتے ہین - خاص زبانین اس ملک کی ۳۰ - اور مل جلکر
۱۲۰ بولیان بولی جاتی ہین - ہند کے چار حصہ ہین اضلاع واقع کوہ ہمالیہ ۲ - اضلاع واقع
میدان گنگا ۳ - میدان سندہ ۴ دکن - مشرق سے مغرب تک اسکے درمیان کوہ وندیاچل
واقع ہے جسکے دامن مین دریاے نربدا بہتا ہے اس دریا کے شمال مین جو ملک ہے اسکو ہندوستان
و شاستری مین آریا ورت کہتے ہین جنوبی کو دکن - ہنود کی پرانی تواریخ کے مطابق

ہندوستان کی دس فرضی حصّے کئے گئے ہین جو کہ پورانون مین درج ہین - سرستی امین
پنجاب قنوج دہلی تک - آگرہ واودہ - ترہٹ دریای کوسی سے گندہات تک - گوریا
بنگالہ بمعہ بہار کے - گجرات خاندیس تک اسمین مالوہ کا کسیقدر حصہ بہی شامل ہی - باقیماندہ
حصص دکن مین ہین - مہاراشٹ یا ملک مرہٹہ مغربی کنارہ پر - اوڑیسہ مشرقی کنارہ پر
تلنگانہ گوداوری اور کرشنا ندی کے درمیان - دراوری یا تامل کا ملک کینا کوماری تک
کرناٹا جزیرہ نما کی مغربی طرف - اس ہر حصہ کو گنڈ کہتے ہین - انگریزون نے ہندوستان
کو اسطرح تقسیم کیا ہی - احاطہ پنجاب - آودہ - ممالک متوسط - ممالک مغربی و شمالی
احاطہ بمبئی - احاطہ مدراس وریاستہائے دیسی ہند مین ۱۵۴ ہندوستانی
ریاستین ہین جنمین ۱۴۰ مین راجہ لوگ حکمران ہین اور ۱۴ مین نواب وغیرہ ہندوستان
کی مشہور ریاستین یہ ہین - اوّل راجپوتانہ ہند کے شمال و مغرب مین ذیل بیکانیر
جیسلمیر - جودہپور - بہرتپور - دہولپور - کرولی - جیپور - کشنگڈہ - ٹونک - بوندی
کوٹہ - جہاموا - پرتاب گڈہ - بانسوارہ - ڈونگرپور - اودیپور - سروہی - کروہی وغیرہ
دوم گجرات ہند کی مغرب مین - گوالیار - اندور - حیدرآباد - وسط مین میسور - ٹراونکور -
جنوب مین علاوہ انکے رامپور - چرکاری - شاہگڈہ - بجیگڈہ - سرلگا یا ٹام وغیرہ

پنجاب مین چونکہ پانچ دریا روان ہین اسلئے اسکو پنجاب کہتے ہین - نام ان دریاؤن
کے یہ ہین - ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم - صدر مقام اس احاطہ کا لاہور
ہی جسکو فرزند سری رام چندر جی نے اپنے نام پر بنام لوپور آباد کیا تہا - پنجاب مین دس
کمشنریان ہین اور ریاستین پنجاب کی یہ ہین - نواب باٹودی کمشنری دہلی سی متعلق
ہی - دوجانہ - لوہارو متعلقہ کمشنری حصار - مہاراجہ پٹیالہ - جیند - نابہہ - مالیرکوٹلہ -
کلسیہ کمشنری انبالہ مین - ناہن - سرمور - کیونٹہل - جبل - نالاگڈہ - کہلور وغیرہ

۲۲ ٹھکرائیان شملہ مین کیونتھل ہنڈسی سوکیت - چنبہ جالندہر مین فرید کوٹ
لاہور مین کشمیر - نیپال - بہوٹان شمال ہین ٭

ریاست کشمیر بہی احاطہ پنجاب مین کوہ ہمالیہ کے کوہستان بلند کے درمیان ایک وسیع خطہ واقع ہے جوکہ پنجاب کی سرحد شمالی بناتا ہے اور بمطابقت لٹی چوڑ یعنے عرض البلد کے ایشیا کے شہر پشاور - بغداد - دمشق افریقہ کے فیز واقعہ مراکو امریکا کے جنوبی کرولینا سے ملتا ہے - سری نگر ۵-۳۴ لٹی چوڑ یعنے عرض البلد شمالی اور لانجی چوڑ شرقی ۴۸-۷۴ کے اندر ہے بحساب یونانیان اقلیم چہارم کے اول مین بموجب انتظام صاحبان انگریز پنجاب کے شمال مین گنا جاتا ہے - گرینوچ یعنے لنڈن سے ہری پربت ۷۴ درجہ ۵۹ دقیقہ وایک ثانیہ پر ہے ان تمام کوہستان نے جو پنجاب وجموں وکشمیر تک پڑتے ہین اسکو ہندوستان سے اور ان جملہ کوہستان نے جوکہ تبت - لداخ وغیرہ تک واقع ہین وسط ایشیا سے جدا کر دیا ہے گویا وسط ایشیا اور ہندوستان کے درمیان یا دونون کے متعلق یا سب سے علیحدہ بقولیکہ تہرا تین لوک سے نیارا ہے اسکو جاننا چاہئے مگر چونکہ قدیم الایام سے توسل اسکا ہندوستان سے رہا اور قدیم سے باشندے اسکے بہی ہنود ہی ہین اور اب بہی ریاست جموں سے جوکہ ہند کی سرحد شمالی مین شمار ہوتا ہے اسکا تعلق ہے اسلئے ضرور اسکو ہندوستان کے ساتہ شمار کرنا واجب ولازم ہے اسکے شمال مشرقی کوہستان لداخ سے چین تک بودہ مذہب اور شمال مغربی مقام گلگت وحصور سے روم تک اسلام چلا گیا ہے اور جنوب مین کہوئی ہامہ سے بحر ہند تک ہندو مذہب واقع ہے - یہ خطہ ہر چہار طرف کوہستان بلند سے محدود ہے گویا خالق نے ان کوہستان کو اسکی حفاظت کیواسطے قدرتی اور مستحکم دیوار پناہ بنا کر بطور محصور قلعہ کے بنا دیا ہے ٭

حدود اربع اسکی یہ ہین شمال مین تبت خورد تلیل۔ دراور۔ بلتستان
حصورہ۔ اسکردو۔ جنوب مین اکہنور۔ جمون۔ پونچھ۔ نوشہرہ۔ کشتواڑ۔ بہدرواہ
جہلم۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ مشرق مین دراس۔ زنسکار۔ رپشو۔ لداخ۔ مغرب
مین دراوہ۔ پکہلی گکہر۔ ہزارہ۔ راولپنڈی۔ خاص کشمیر کی حد جنوبی پیرپنجال
حد شمالی کوہ ہرمکہہ و گنگابل وغیرہ۔ مغرب مین بارہ مولا مظفرآباد۔ مشرق مین
عیشمقام وغیرہ۔ بعض مورخون نے اس خطہ کو دریاے کرشنا گنگا سے دریاے
پنجاب تک شمار کیا ہے۔ یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے جسمین بسبب آجانے درمیان
اور بہت سے کوہستان کے ہر طرف اور چھوٹے چھوٹے درہ بن گئے ہین ان تمام
میدانون اور کریون کی زمین ۶۵۰ میل مربع گنی گئی ہے۔ میدان پنجاب
سے میدان کشمیر ۵۰ اور ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے اس درمیان مین تمام پہاڑ
اور اُنکے درہ واقع ہین۔ بقول ڈریو صاحب طول کشمیر کا ۸۴ میل اور شمال
مغرب سے جنوب مشرق تک عرض اسکا ۲۰ سے ۲۵ میل تک ہے رقبہ اسکا ۱۸ ہزار
سے ۱۹ ہزار میل تک مربع ہے بلندی سطح سمندر سے ۵۲۰۰ فٹ سے اونچا اور ۶
یا ۷ ہزار فٹ سے نیچے۔ شمال مشرق طرف کا حصہ پست تر ہے اوسط سطح ہموار
پنجاب کے میدانون سے کشمیر کا ۵۰۰۰ فٹ بلند ہوگا اور ۶۰۰۰ فٹ سمندر سے کوہستان
گرد و نواح مین سے شمال و مشرقی چوٹیان ۱۸ ہزار فٹ تک بلند ہین اور شمال
مغربی آخیر خطہ کی ۱۲ ہزار سے ۱۳ ہزار تک بلند ہین جنوب مغرب کی طرف بڑا
سلسلہ پنجال کا جو پنجاب کو کشمیر سے علیحدہ کرتا ہے ۱۴ ہزار سے ۱۵ ہزار فٹ تک اونچا
ہوگا اور طول اسکا ۸۰ میل کا ہے خطہ کشمیر کا میدان اسلام آباد کے پاس تنگ
بلکہ اُسکے نیچے تک صرف ۱۰ یا ۱۲ میل اور سرینگر کے پاس فراخ ہے الس جیسا

لئے طول کوہ نیپال کا ۵۰۰ میل تک لکھا ہے ۔
شکل اس خطہ کی صحیح طور پر ہے یا مربع مستطیل بھی اسکو کہہ سکتے ہیں - اسکے اندر کھڑے ہوئے ہیں ہر چہار طرف بڑے بڑے کوہستان اور پہاڑ نظر آتے ہیں اور میدان بیچ میں دریا تالاب اور دلاویز درخت چنار سفیدہ وغیرہ کے دکھائی دیتے ہیں ۔

آب و ہوا و موسم کشمیر

آب و ہوا اس خطہ کی ازبس تر و تازہ صحت بخش و راحت افزا ہے چنانچہ جو جو سیاحان نامی و محققان گرامی یہاں آئے سب نے متفق اللفظ اسکی آب و ہوا و موسم و مشہور چشمہ ہائے پر بہار و انہار و مرغزار بے خار و باغات و میوہ جات گوناگون و سبزہ ہائے نادر و بوقلمون کی تعریف کی ہے شاہان مغلیہ کو بھی اسکے موسم دلکش و دلاویز جان سے زیادہ عزیز تھے چنانچہ انہوں نے یہاں بہت سے محلات عظیم الشان و باغات رشک افزائے روضہ رضوان بنا کر آراستہ و پیراستہ کئے اور خود محو تماشا ہوئے بلکہ عرصہ ۳۰ سال سے سیاحان انگریز جو تمام ممالک فرنگستان و امریکہ وغیرہ مقامات دور دست سے اسکی تعریف و توصیف سنکر بشوق و ذوق تمام بصرف زر کثیر و برداشت تکالیف و مصائب راہ یہاں آتے ہیں سیر و سیاحت سے محظوظ و مسرور ہو کر اسکو زینت الاقالیم بتاتے ہیں **بیت** اگر فردوس بر روئے زمین است ۔ ہمین است و ہمین است و ہمین است ۔ اکثر مریض جو کہیں تندرست نہیں ہوتے یہاں آکر صحت پاتے ہیں چنانچہ عرفی نے کہا ہے **بیت** ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر در آید ۔ گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید ۔ یہ خاک بسبب نیز زیادہ تر بلندی کوہستان

کے میدانہاے ہندوستان سے بہت سرد ہے اسکے پچھلے حصہ کے موسم جنوبی فرنگستان
اور کوہستان کے گرد نواح کی آب وہوا انگلستان ناروے اور پولنڈ واقع یوروپ کی مطابق ہے
جولائی اگست | ماہ اساڑہ وساون مین اسمین کسیقدر گرمی نمودار ہوتی ہے بموسم گرما مقیاس الموسم
کا پارہ ۸۵ سے ۹۰ درجہ تک اور سری نگر مین کبھی ۹۵ درجہ تک وہیر کبھی وقت پہنچ جاتا ہے
دسمبر جنوری | اسے زیادہ کبھی گرمی نہین ہوتی - پوس وماگھ مین سردی یہان بشدت پڑتی ہے بعض
فروری | اوقات بماہ پہاگن برف باری کے باعث اسقدر برودت ہوجاتی ہے کہ ہوا سے
سرد جو برف سے لگ کر چلتی ہے بدنپر جہان لگ جاوے وہ حصہ سن ہوجاتا ہے ہوا جو
ناک اور منہہ سے دم کے ساتھہ نکلتی ہے وہ مونچھون اور ڈاڑہی پر جم کر موتی کے
دانہ سے بنجاتے ہین اور ہاتھہ پھیرنے سے پھل کر بہہ جاتے ہین اور دریاؤن پہ
پانی سخ بستہ ہوجاتا ہے جسکو تل کترو کہتے ہین اور چھتون سے جو پانی کے قطرہ ٹپکتے
ہین وہ جمکر مثل گزون کے آویزان ہوتے ہین انکو ششر گنیٹھ کہتے ہین اور برف
پر جو بلور سا جمکر لگ جاتا ہے اسکو کٹ کشو کہتے ہین - یہ برف جو کشمیر مین برستی ہے
اسوج | مثل کابل کے مُضر نہین ہوتی * برف پہلے پہل ماہ اکتوبر مین کوہستان پر وسط
دسمبر کو میدان کشمیر مین برستی ہے اور ماگھ یا آخر اپریل تک پڑی رہتی ہے *
پنڈتان کشمیر نے موسم کو چھہ برابر حصون پہ تقسیم کیا ہے وہ ہر ایک حصہ دو دو ماہ پر شامل ہے
نام انکے یہہ ہین (۱) بسنت جسکو سونتہہ بھی کہتے ہین یہ موسم ماہ چیت وبیساکھ مین
ہوتی ہے چونکہ اسمین کبھی بارش کبھی دہوپ ہوتی ہے اسلئے اسکو گندہ بہار بھی کہتے
ہین * (۲) گرشم ماہ جیٹھہ واساڑہ کو کہتے ہین اسمین پوری بہار وقدرے گرمی
نمودار ہوتی ہے * (۳) برکھا رات ساون وبہادون کی موسم برسات کو کہتے ہین *
(۴) ہرد اسوج وکتک کے دونون کو جبکہ خنک ہوا چلتی ہے * (۵) ہیمنت مگہر وپوس

کا نام ہی جبکہ برف باری اور سردی ہوجاتی ہی ۞ (۶) ششر تاگمہ و پہاگن کی شدت
سرما کا نام ہی انہین دنون مین تخ بستگی کی نوبت آتی ہی ۞ موسم بہار مین سب سے اول
پہول بید مشک کا پہر شگوفہ بادام کا پہر تمام درختون کا شگوفہ ہوتا ہی برسات مین کبہی با
ترشح کے باعث برودت اور کبہی حبس ہو کے سبب گرمی ہو جاتی ہی اور مچہر - پسو
کہٹمل وغیرہ جانور بہت ستاتے ہین خزان مین بہی جو چنار وغیرہ درختون کے پتے سرخ
ہو جاتے ہین ایک گونہ شگوفہ ہو جاتا ہی کاتک مین شگوفہ زعفران کی سیر ہوتی ہی چنانچہ کسی نے
خوب کہا ہے **مصرع** زعفرانے دیدہ باید راہ ہندوستان گرفت ۔ اکثر موقعون پر
کشمیر مین سخت زلزلہ آتے ہین جیسا کہ ۱۵۴۲ع اور ۱۶۸۰ع و ۱۸۲۸ع اور سمت ۱۹۳۴
بکرمی کی شورانہی کو آیا تہا ۲۶ جون ۱۸۲۸ع مین قریب ایک ہزار دو سو مکانات کے
منہدم ہوئے تخمیناً ایکہزار آدمی مرگئے یہہ زلزلہ نہایت سخت تہا لوگ اپنی مکانات
چہوڑ کر میدانون اور کشتیون مین پناہ گزین ہوئے اسوقت اس زلزلہ کی سخت
اور متواتر صدمات سے دریا کی روانگی مین بہی استادگی پائی گئی چلتا ہوا دریا کہڑا ہو گیا
محرم یا صفر مین ایک ایک دن مین کم سے کم ایک یا دو سو صدمات محسوس ہوئے
ایسے وقت پر وبا ہیضہ بہی نمودار ہوتی ہی جیسے سمت ۱۹۱۴ اور سمت ۱۹۲۴ اور سمت ۱۹۲۹
سمت ۱۹۳۳ مین بہت نقصان کیا کوہی دہون اور مرغوان مین زیادہ تر سردی ہوتی ہین
کسی قدر گرمی اور اطراف شہر مین اعتدال موسم ہوتی ہے ۞
موسم ... اور دن یہان زیادہ سے زیادہ ۱۴ گہنٹہ ساڑہے تیرہ منٹ تک جو کہ چہوٹی کی
... راتین ... جو ... مین ہوتا ہی اور کم سے کم ایسے دس گہنٹہ تک وہین کی سنکرات
مین ... جو ... اکثر ... وہین پڑتی ہی گہٹ جاتا ہی ۞
... پانی ... کا ... مین آتا ہی لیکن سب سے عمدہ پانی چشمہ ... ہی و

صاحبی. کوکر ناگ و نالہ مار و آب گگری بل و ٹیل بل و اسکت ناگ - ڈلہرہ بل وغیرہ کا گنا جاتا ہی دریا سے وتستا کا پانی علی العموم پیا جاتا ہی دریا سے سندھ و ویری ناگ کا پانی نہایت سرد ہی دودہ گنگا و امراوتی کا پانی سفید رنگ ہی - تولہ مولہ و گنگہ کا پانی متقدس گنا جاتا ہی۔

شہرت و پیداوار کشمیر

ہر ایک ملک مین یہ خطہ بینظیر مشہور ہے اور سب قومین اسکو بہشت نظیر کہتی ہین ہنود اسکو زمین کا سر اور آنکہین کہتے ہین اسکے برابر کسی ملک کو متبرک نہین سمجہتے - اُنکا قول ہی کہ اُنکے تمام تیرتہہ یہان موجود ہین

شلوک

दिव्यन्न ऋत्पाताले भूतले चनला नले ।
यानिनी थीनि ति ष्टे नितानि काश्मीरमण्डले २

معنی پاتال مین جو تیرتہہ ہین یا زمین پر جو ہین بہشت مین جو ہین وہی سب کشمیر دیش مین ہین

شلوک

चक्रभृद्विजयेशादि केशवेशान भूषिते ॥
तिलांशोपि न यत्नास्ति श्यास्तीर्थं बहिष्कृतः २

معنی چکدر بیجبیشر وغیرہ کشیو ایشان وغیرہ سے جو زیبا ہی اُسکا ایک تل کے برابر حصہ تیرتہون سے خالی نہین ہی مسلمان لوگ بہی اِسکو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سے پکارتے ہین اِنکی بہی بہت سی زیارتین اور آستان بزرگون کے یہان ہین اُنکا قول ہی کہ حضرت سلیمان بہی یہان آئے تہے بعض کا اعتقاد ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا گذر بہی یہان ہوا تہا۔

سوائے اسکے اسمین بعض راجے اور فرمانروا ایسے گذرے ہین جنکی فتوحات نے دور دور تک وسعت اور نام آوری حاصل کی غرب اور شرق اُنکے اتباع کرتے ہوئے چکدر اُنتی پورا و زیج بہاری کی زراعتون سے کاشتکاری کرتے ہوئے یا بارش کیوقت

نکلتے ہین جو کہ انکی عظمت و شوکت کے شاہد حال ہین چنانچہ فرمانروائیان ذیل کے سکہ راقم نے بہی بچشم خود دیکھے اور میجر منِنڈ رسن صاحب بہادر نے ایشیاٹک سوسایٹی کو بہیجے جنکو ڈاکٹر ہولر صاحب وغیرہ سیاحان نے بہی دریافت کیا۔

[1] شیر جی کرما - [2] تورمان - [3] پروریسین اسکے وقت کی اشرفی بہی ایک سیاح کو ملی تہی - [4] شنکر ورما [5] گوپال ورما - [6] سوگندا رانی - [7] اونتا ورما - [8] چکر ورما - [9] پردہ گفت - [10] کہیم گفت - [11] ابہی منیو [12] نندہ گپت - [13] بہیم گپت - [14] دیدا رانی - [15] سنگرام راج - [16] ہریراج - [17] اننت دیو - [18] کولیا پیڈ [19] ہرش دیو - [20] سوسل - [21] بہکدیو - [22] جی سنگہ - [23] اونتی ورما - [24] جیاپیڈ - [25] راج دیو - [26] جی دیو [27] سکندر بت شکن - [28] زین العابدین - [29] حیدر شاہ - [30] حسن شاہ - [31] بہرام شاہ - [32] فتح خان [33] ابراہیم - [34] اسمعیل - [35] نصف شاہ چک - سکہ گر یک بہی یہان ملتا ہی - جو کہ غالباً پنجاب سی پہنچا ہی کیونکہ گریک لوگ یہان نہین آے سکندر اعظم کے بعد یہ لوگ پنجاب مین جہلم تک آئے تھے - [36] سکہ رنجیت سنگہ و [37] ہری سنگہ و [38] مہاراجہ حال کا اسوقت یہان چلتے ہین انگریزی روپیہ بہی یہان چلتا ہی ٭

عظیم الشان کہنڈرات - اننتی پورہ و کرپورہ و امبورو یر سپورو للتہ پور - ہارہی بریت پانپور - رعنا واری - نوشہرہ وغیرہ مقامات بہی اسکے جاہ و جلال قدیمی کے گواہ ہین ٭

ہر ایک طرح کی موسم آب و ہوا و پیداوار یہان موجود ہونے کے باعث یہ خطہ تمام دنیا کا ایک نمونہ ہی تمام کانین یہان پائی جاتی ہین گو ڈربو صاحب وغیرہ واقفان علم جیالوجی یعنے کانہاے نے لکہا ہی کہ جو کانین یہان ہین وہ اس لایق نہین ہین کہ ان کے کہودنے سے سواے زرخرچ شدہ کے کچہہ منفعت بہی حاصل ہو مگر انکا ہونا سب لوگ مانتے ہین ٭ **کان مس** متصل عیشہ مقام - نیز بموجب تحریر زونہ راج

مؤرخ دویم راج ترنگنی کے کامراج مین * **کان آہن** موضع شارد صوف واقع
وزارت اننت ناگ مین نے ہری مین موضع آدہ ڈون حصہ مغربی و شار مین کارخانہ
آہن اب بہی موجود ہی * **سنگ دانم** ہاہال مین * **سنگ نیلوٹ** برنگ
سفید سرخ - زرد وغیرہ دچہن پارہ مین * **کان گچ** بارہ مولا و صفاپور مین * **کان طلا**
کامراج مین * **کان بلور** کوہ گواشہ برار ہی مین اور گنجہ بل مین اس کان کو اول وغیرہ
گنہ جیودر نے دریافت کیا تہا - حکماء کا قول ہی کہ جہان بلور کی کان ہو وہان سیسہ بہی
ضرور ہوتا ہی چنانچہ پنڈت زونہ راج نے اپنی کتاب مین لکہا ہی کہ زین العابدین کو
رتن یعنی جواہرات ہاتہہ لگے تہی جسکا نام اسنے زینہ رتن رکہا تہا اور سمت ۱۹۳۹ مین مہاراجہ
صاحب بہادر والی حال کو یا لگا باڈرسر حد شٹوار ولداخ سے نیلم بہی ملا ہے
جسنے اُس تحریر کو ثابت کیا * **کان چقماق** بہی یہان ہی گند ہاہ بہت سی چشمو سے
نمودار ہوتا ہی * **کان زغال سنگ** غالباً بچنی ہامہ مین ہی *

یہان کے پنڈت لوگ بڑے بڑے عالم و فاضل حکیم درجہ اول و شاعران کامل
ہوگذرے ہین جنکی تصانیف و تالیف بڑے قدر و منزلت سے دیکھی جاتی ہین -
مہا بہاشی کی شرح مصنفہ کیٹہ چارج منجملہ اُنکے نظیر بے بدیل ہی - برتہہ کہتا و راج
ترنگنی - چندرہ ویا کرن - نیلہ مت پوران وغیرہ بہی قابل توصیف ہین علم
شیو یعنی شوا فلاسفی اسی ملک مین اختراع ہوا ہی بڑے بڑے فاضل صاحب
تصنیف یہ لوگ ہوگذرے ہین * **مؤرخ** (سورت - ہولا راج - بدمہ مہر
کہیم اندر - کلہن - زونہ راج - شریور - پراجہ بٹ - جہولا کر) **عالمان**
شیو (رجہ درت - لوگہ راج - کہیمہ راج - انہا گفتا چارج - لکہمن گیت
اوتپلہ دیو - سوماننہ - کلٹ - راہہ گنٹہ - نارائن بٹ - وسہ گیت) *

عالمان کاو یعنی شاعری۔ ممٹ۔ کیٹ۔ آلٹ۔ موکل۔ آنند وردن رتناکر۔ بانہ بٹ۔ جیندر آچاری۔ شنگاب۔ برتری ہرنٹ۔ بلہن۔ شوہ سوامی۔ رئیک رینہ۔ صاحب کول۔ جی انیت۔ جگدہر بٹ۔ آنند رازدان۔ شِتی کنٹھاچاری ہاسکرکنٹھ پرکاش درش۔ صاحب رام کول لسہ کاک۔ غنی۔ گامی۔ دغیرہ دغیرہ ظفر مقبل۔ مجرم*

پارچات پشمینہ جو یہان تمام دنیا سے بڑہکر بنایا جاتا ہی ایک خاص چیز ہے* نقاشی نقاشان مانی وبہزاد ثانی جو کہ ستمدانون صندوقون اور انگریزی اشیاء میز لفافہ دانون وغیرہ پر کیجاتی ہی اور دستکاری زرگران بابت نقاشی زیورات وظروف جیز کاری۔ ملمع سازی۔ نوایجادی۔ میناکاری۔ وغیرہ قابل دید ہی*

اناج ہر طرح کا یہان پیدا ہوتا ہی۔ صرف چنا اور نیشکر نہین بویا جاتا۔ **زعفران** بہی ایک خاص چیز ہے۔ کوٹہہ کوہستان مین پیدا ہوتی ہی۔ چاول ۹۶ قسم کے باقی جبال گال۔ ارزن۔ مونگ۔ شنگ۔ واری موٹہہ۔ مٹر۔ ماش۔ کروتہہ۔ شوت وغیرہ ۲۰ اقسام کے۔ کپاس۔ افیون۔ شہد ۳ قسم کا۔ روغن زرد۔ پشم گوسفند۔ پرگلگی ابریشم وغیرہ یہانکی پیداوار ہی۔ گندم پنجاب کی کنک سے کسیقدر گرم ہی۔ درختان میوہ دار ۲۶ جنمین سے انار۔ انگور۔ ناشپاتی۔ امرود۔ سیب۔ بہی۔ آلو بالو۔ زرد آلو گلاس۔ سنگرہ۔ بادام۔ توت۔ چہارمغز۔ شفتالو۔ عناب۔ پستہ مغز۔ آلوچہ عام ہین* بید مشک۔ بید۔ چنار۔ سفیدار۔ بڑے بڑے درخت ہین انکے سوا ۳۶ درخت میوہ دار اور ۷۶ بے میوہ جنگلون مین ہوتے ہین۔ دیودار۔ سنگل۔ کیلون۔ چیل وغیرہ کے درختون کی چوب عمارت مین لگتی ہی۔ امرود ۷ قسم کا جنمین سے عنبری اعلی قسم کا ہوتا ہی۔ انگور ۴ قسم کا۔ بہی ۳ قسم۔ آلو بالو ۴ گلاس ۴۔ انار ۶ ۔ توت ۸۔ زرد آلو

شفتالو ۳ = بادام ۱۲ قسم کے ہوتے ہین سمت ۱۹۳۴ بکرمی مین انگور فرانسیسی بہت اقسام کے
اور انگلستانی بھی یہان بوئے گئے - سمت ۱۹۳۳ مین گیاہ ہاپس بھی بویا گیا - ادویات
۷۴ قسم کی یہان ملتی ہین چرندجانور ۱۴ قسم کو جنمین سے شیر گوزن مارخور کیل
سگ دریا ہے - موش جنگلی - گورخر - آہو - روباہ - پرندبھی ۹۷ قسم کے منجملہ جنکے
جل - قمری - مرغ زرین - عقاب - کبک - بلبل - دِوَر - کبوتر - مینا - فاختہ - ہزاردستان
وغیرہ خاص ہین - گوزن کے سینگ سیاح لوگ اکثر لے جاتے ہین - سگ وموش
جنگلی وروباہ وپرندہ نیل کے پوسرت سے عجیب وغریب پوستینین تیار ہوتی ہین اور اکثر
پرندون کو اُنکی خوش بیانی وعذب اللسانی خوش آیندہ آوازین سُننے کو بعض
شوقین لوگ پالتے ہین یہان کے دریاؤنمین مچھلیان ۱۲ قسم کی ملتی ہین
شالباف لوگ جورہ کانی جورہ قدوار - جورہ شاہ پسند - قصابہ متن وار -
قصابہ الوان وار - جامہ وار - قصابہ چہار باغ بنتے ہین **رفوگر** قصابہ - رومال -
جورہ کُنج دار - جورہ حاشیہ دار - چوغہ - گلوبند - دامان لباس میم صاحبان
کاڑہتے ہین **چکِن** دوز رومال ہے چکن سادہ نیم زری طاقین حاشیہ سوزنی
چکنی - کلابتون آستین دار بناتے ہین - **زرگر** دستونچے - بازوبند - گوشوارہ - کنٹھمال
سرپیچ بیرملی - انگشتریان - دُور - جیغہ دانی - انٹت - وَتر - بالیان - حلقہ بند -
دورہ ہرد - ترجی - حلقہ گلو - سوکھہ کلہ پوش - ہنگہ تعویذ - تعویذسر - لونگ - چارگل
ڈیکہ ٹیکہ - چنپاکلی - ترلو - پوشہ باوٹ - دال ہرو - آبخورہ ما سے نقرہ وطلا -
صراحی - پیالہ - نمک دان - قبلہ نما بناتے ہین - **آہنگر** ہر ایک قسم کا سامان حرب وآہنی
اشیا وقفل بند وقہاسے ولایتی تیار کرلیتے ہین ۔

کشمیر مین مشہور ہے کہ گندم شاہ آباد شلغم ہری پور - برنج بنور واقعہ پرگنہ دیوہ سر

ساگ بانپور - روغن لتہ پور - جعزات ہرہ پور واقعہ شوپیان - برہ ننده پور - میر بحری - دال خام پور پرگنہ شاہ آباد - تنبا کو مقام جے ہوم و برہی وار ہی - انگور ریپور واقع پرگنہ لعل نہایت عمدہ اور لائق تعریف ہوتا ہی - یابو کشمیر ہی بہت مضبوط و خوبصورت ہوتے ہین - یہ تمام باتین باعث شہرت کشمیر ہی *

مضافات کشمیر

مضافات سے مراد اُن مقامات کی ہی جو متعلق کشمیر ہین وہ یہ ہین - کشتوار - بہدرواہ پونچھ - تبت خورد یعنے لدُاخ - گلگت - اسکردو * پرگنات لدُاخ ۷ ہین - لدُاخ لاہیرو یا سمین - ٹانجی - لوبراہ - زُوکشو - جنجہوٹ * پرگنات اسکردو - سکرہ - اسکردو - کرس - کہپلو - تولٹی - خرسک - روندو - برکونہ - دُرَس - کرگل - سورو - تلیل * پرگنات گلگت پونیال - ولیل - حصورہ - چلاس - کرنج - لوٹن * جمون جو اسوقت اِس خطہ کا دار السلطنت ہی *

جمون

جمون کو راجہ جامبو لوچن نے جو کہ حضور مہاراجہ صاحب کے بزرگون مین بعہد سلف ہو گذرا ہے اپنے نام پر آباد کیا تہا - یہ شہر دار السلطنت دولت کشمیر و جمون کا ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر آباد ہی اسکی پہاڑی کے نیچے جنوب و شرق رویہ شہر سے بفاصلہ ۰۰م فٹ دریاے توی جو کوہستان بہدرواہ چنہنی کے کوہ سیوج کے چشمہ واسک ناگ سے نکلا ہی بہتا ہے اور جمون کے آگے تخمیناً ۰م کوس تک بہکر دریاے چناب مین ملتا ہے جمون کے نیچے پاٹ اسکا تخمیناً ۰۰ گز کا ہے

* سر ایچسن

اسپر سمت ۱۹۳۳ مین بغرض عبور شہزادہ پرنس آف ویلز اور سمت ۱۹۳۹ مین واسطے عبور جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب* کے چوبے پل بنایا گیا تہا - کوہ جمون آغاز کوہستان مین واقع ہی یہ مقام میدان پنجاب سی ۲۰۰ یا ۳۰۰ فٹ اور سطح سمندر سی ۱۲۰۰ فٹ بلند ہی دریائے توی کی اس پار سی گاڑیون بگہیون وغیرہ کا راستہ ختم ہو جاتا ہی اس شہر کے تین دروازے ہین - گمٹ - جوگی وشیر انوالہ - بازارون مین گول تیہرونکا فرش ہی دروازون سے گہاٹیان نیچے اُترنی پڑتی ہین اور آمد ورفت مسافرونکی رپورٹ اور زکات لکہی جاتی ہے ۔

منڈی محلات شاہی کا نام ہی جو کہ دریائے توی کیطرف بنے ہوئے ہین - منڈی کے باہر کوتالاب کے کنارہ مندر گداد ہرجی جو مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۹ مین بنوایا اوسکے ملتے ہوئے مکانات دیوان صاحبان ہین اور دوسری طرف کو ڈاکخانہ وتارگہر سمت ۱۹۳۳ مین میگزین کے پاس پریڈ کی ایک طرف کو ایک بڑہی عالیشان عمارت موسوم بہ عجایب گہر بغرض فروکش ہونے **شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان** کے بہت وسیع عظیم الشان بنائی گئی ہے جسمین اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر اکثر دربار منعقد فرماتے ہین اسکے محاذ مین ایک میدان وسیع اور عقب مین تالاب عمیق اور پائین مین حضوری باغ بنا ہی اسکے جنوب کیطرف تہوڑے سی فاصلہ پر مندر سری رگھناتہ جی کا جسمین اور بہت سی مندر اور سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی بنی ہے سمت ۱۹۳۹ مین ایک مندر شوجی کا بہی بنا - یہ سب مندر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر نے اپنے عہد مین بنوائی ہین اِن مندرون مین سوالاکہ مورتی سالگرام کی استہاپن کی گئے ہین اس مندر مین مسافرون اور غریبون کو تین روز تک سیدا برت ملتا ہے اس مندر سے اوپر کو دوسرے ہین اس سے آگے زکات خانہ آگے

جاکر دہنی طرف کو کنک منڈی اور اردو بازار اور قدیمی شوو الا اور سامنے کو
دوسری جانب مدرسہ و مطبع بدیا بلاس - آگے جاکر پرانی منڈی یعنے جہانکہ محلات
راجگان سلف تھی بنا کردہ راجہ مالدیو اور مندر رگناتھ جی سے دہنی طرف کو ایک
تالاب ہی جسکا پانی پیا جاتا ہی آگے بڑھکر روشن شاہ کی قبر ہی جسکو لوگ مانتے ہین
اسکے درمیان آجانے سے بازار تنگ ہوگیا ہی - پھر گمٹ دروازہ ملتا ہی - جہان
توپخانہ و چھاونی فوج ہی - و مندر کے سامنے جانے سے بارکین ملتی ہین - جہان
انگریز فروکش ہوتے ہین اور اس سے آگے جوگی دروازہ جہان چھاونی فوج
اور مرگھٹ مردگان ہنود کی ہے - سوا اسکے مندرہائے دیوان صاحبان و میان
صاحبان و سرداران و معتبرہ پیر مٹھا مستری خانہ بیگم کی حویلی پمپ آب کش رانی کا
تالاب وغیرہ مقامات مشہور ہین - شہر کے باہر ہر طرف ایک جنگل ہی - جسکو جھڑی کہتے
ہین پرے سے توی کے اس پار قلعہ باہو ہی جسمین کالی کا مندر ہی - و لشنودیوی
اور پرمنڈل جمون کے متعلق دو تیرتھ ہین - جنکو مہاراجہ گلاب سنگھ نے بنوایا تہا ؛
پانی اور لکڑی کی جمون مین بہت قلت ہی پانی توی کا شہر مین پہونچانیکو ایک پمپ
لگو لیا گیا ہی رقبہ شہر کا ایک میل مربع ہوگا اور آبادی قریب ۳۰ ہزار آدمیون کے رقبہ
علاقہ جمون کا ۳۲۰۰ میل مربع سات وزارتون پر منقسم ہی - نام انکے یہ ہین ؛-

نمبر	نام وزارت	رقبہ بحساب گہماؤ	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۱	جمون خاص یا رنبیر سنگھ پورہ	۶۸۶۴۵۰	۴	۳	وزیر وزارت رنبیر سنگھ پورہ مین رہتا ہی ؛
۲	جسروٹہ	۲۵۹۱۵۹	۲	۱۳	
۳	رام نگر	۶۵۹۲۴۰	۴	۳۰	

نمبر	نام وزارت	رقبہ گہما نو	تحصیل	پرگنات	کیفیت
۴	اودہم پور	۳۹۰۳۶۵	۶	۶۶	سمت ۱۹۳۴ اپین اسمین سے
۵	ریاسی	۴۱۰۳۵۹۰	۳	۲۱	ایک دوسری وزارت اسمی
۶	نوشہرہ	۳۴۱۲۶۶	۳	۱۹	کشتوار علیحدہ ہوکہ قایم کی گئی ہے
۷	مناور	۹۱۱۲۴۳	۳	۱۸	

سنہ ۱۸۷۷ع

کل علاقہ جمون وکشمیر کامل کر بقول ڈریو صاحب انگلنڈ اور ویلز سے کچہہ کم نہین ہی رقبہ کل اسکا ۶۸ ہزار میل مربع ہی*

چناب کے مشرق مین یہہ مقامات مشہور ہین

بسولی سرائیکدن کی منزل پر بلاور جہان راجگان بلاور یہ وبسولی رہتے تہی - بسولی سمت ۱۹۳۹ اپین میان امر سنگہ صاحب فرزند اصغر مہاراجہ صاحب کو بعوض بہدروا بموجب ناراضگی زمینداران جاگیہ مین دی گئی ہے - بلاور سے مغرب مین رام کوٹ چند میل پر یہ مقام مہاراجہ صاحب کی شہزادی کو بطور جاگیر جہیز مین ملا ہوا ہے اسلیئے جبسوالون کے قبضہ مین ہی اسکے پاس مانکوٹ ہی اسمین ایک قلعہ ہی*
سنہ ۱۸۸۲ع

رام نگر رام کوٹ کے شمال مین ۲۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند یہان کشمیری مسلمان بہت رہتی ہین اور شالبافی کا کام کرتے ہین - اودہم پور سطح سمندر سی ۲۴۰۰ فٹ بلند اسکو میان اودہم سنگہ* نے اپنے نام پر آباد کیا تہا - اسمین ایک بازار چند مندر محلات سرکاری وجیلخانہ بہی ہے - کریمچی چار میل پر - یہان پہلے بہٹیال ذات کا میان رئیس تہا اور تخت جمون کو دو ہزار روپے سال اور دس سوار باج دیتا تہا سمت ۱۹۰۱ مطابق سنہ ۱۸۴۳ع کے مہاراجہ گلاب سنگہہ نے اسکو بزور شمشیر دبالیا پر منڈل سے
سنہ ۱۸۴۳ع

* میان اودہم سنگہ صاحب مہاراجہ صاحب حال کے بہائی تہے -

جبنہ میل پر دو تالاب ہین سروہین سر آدہ میل لمبا اور پاؤ میل چوڑا اسکے کنارونپر آمون کے درخت ہین اور سروہین والے میان لوگ آباد ہین - مان سر پون میل لمبا اور آدہ میل چوڑا پہاڑیون سے محدود ہی ۔

چناب کے مغرب مین یہہ مقامات مشہور ہین

اکہنور جمون سے ۱۴ کوس دریاے چناب کے کنارہ پر یہ قصبہ بہت پرانا ہی - ایک پرانے مندر کی کہنڈرات یہان موجود ہین کہتے ہین کورو پانڈون کیوقت یہ ایک بڑی ریاست تہی اسمین ایک قلعہ بہی موجود ہے یہان سانپ بکثرت ہوتے ہین سنا گیا کہ پانڈون نے بہی اس قصبہ کے راجہ کے پاس پناہ لیکر بعد ازان اسکو تباہ کیا تہا - لکڑی یہان دریا سے پکڑی جاتی ہے - یہان کے راجگان سلف کی بیداگری کی نقلین بہت مشہور ہین بہمبر ۸ میل آگے راجوڑی یا رام پور ۳۰۹۵ فٹ بلند ہے اور پونچھ سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر کشمیر کے رستہ مین واقع ہی کشمیری لوگ اسکو راز وپر کہتے ہین قدیم الایام مین یہ ایک خود مختار ریاست تہی اور بعض فرمانروا اسکے مثل راجہ سنگرام پال کے کشمیر کے باجگذار تہے یہ مقام کشمیر کا دروازہ شمار ہوتا ہی وہان کے راجپوت راجاؤن کو اورنگزیب نے مسلمان کیا تہا پہر ۱۸۴۶ء مطابق سمت ۱۹۰۳ مین مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو فتح کرلیا اوسی پر وہان کے رئیس وسط ہند کو چلے گئے جہان انہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار انگریزی کو اپنی خدمات لائقہ سے خوش کرکے ضلع کانگڑہ مین ایک ریاست حاصل کی شہنشاہان مغلیہ کشمیر جاتے ہوئے یہان فروکش ہوتے تہے - شاہی عمارات ومحلات عام خاص مسافرخانہ مندر اور بازار اسکے دو گرم چشمہ تتوپانی جو اسکے مشرق مین ایک دنکی منزل پر ہین

قابل دید ہین میر ایک قصبہ کلان ہے - پونچھہ سی ۳۳۰۰ فٹ بلند اسوقت جمون
کے محفوظہ و محروسہ ریاست ہی اِسکے والی **راجہ موتی سنگہ** برادر والی
کشمیر حال ہین - یہ قدیمی اور پُرانا خوبصورت قصبہ بناکردہ راجہ پک و راجہ للتادت
تواریخ سے ثابت ہی کہ "تابع کشمیر تہا تخمیناً ۴۰ سال کا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب
نے اس طرف کو معہ اونچا اقلیجات کے بزور شمشیر فتح کیا تہا اس قصبہ مین قریب
پانسو کے مکانات ہونگے ایک ندی اِسکے نیچے بہی بہتی ہی - بہدرواہ مین چہہ
سات سو مکانات اور قریب تین ہزار آدمی کے آباد ہونگی - تین یا چار بازار بہی
اسمین ہین ایک ندی کی نہرین شہر مین چلتی ہین چونکہ اسمین میوہ جات بہی بہت
ہوتے ہین کشمیری لوگ جو اسمین آباد ہین اِسکو چہوٹا کشمیر کہتے ہین یہ قصبہ سطح سمندر
سے ۵۴۰۰ فٹ اونچا ہی اسمین گورکہی لوگ بہی رہا کرتے تھے پورانے راجاؤنکی
تعمیرات کے کہنڈرات اسمین ابتک موجود ہین ان راجاؤن کی ذات چمبہ اور
کلو کے راجاؤن سے ملتی ہی یہ شائد ۱۸۰۰ء مین یہان تہی جبکو ۷۰ سال کا
عرصہ گذرا جمون سے یہ قصبہ ۹۲ میل کے فاصلہ پر ہے - کشتوار سری نگر سے
۱۰۲ میل کے فاصلہ پر ۵۴۰۰ فٹ بلند جمون سے براہ بہدرواہ ۱۲۹ میل ہے
اسکا میدان قریب ۴ میل لمبا اور ۲ میل چوڑا ہے یہ ایک چہوٹا سا قصبہ ہی اسمین
کشمیری شالباف اور ٹہکر لوگ جو اکثر گدے ہین آباد ہین وزیر شب شرن کے
مکانات بہی یہان ہین - اسمین ایک چہوٹا سا قلعہ واقع ہے - آب وہوا کسیقدر
بہدرواہ کے موافق ہی - مگر برف جو اسمین پڑتی ہے ٹہرتی نہین - میوہ اسمین
بہی بہت ہین اِسکے پہلے راجپوت راجہ خود مختار تہی جنکو سیّد شاہ فرید الدین
نے مسلمان کیا اور اورنگزیب نے اُس راجہ مسلمان شدہ کو سعادت یار خان کے

نام سے ملقب کیا آخرین راجہ تیگ سنگہ موسوم بہ سیف اللہ خان فرمانروا
ہوا اسکے وزیر لکہپت نے اس سے ناراض ہوکر مہاراجہ گلاب سنگہ کو ترغیب
دی کہ اس قصبہ پر قبضہ کرلین مطابق اسکے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اپنی فوج جو ہیز
قلعہ ڈوڈی مین پہنچائی راجہ مذکور لاہور کو بہاگ گیا اور مہاراجہ گلاب سنگہ نے
اسپر قبضہ کرلیا پہر ۱۸۷۵ء مطابق ۱۹۱ سمت کے بموقع جنگ شیخ امام الدین وزیر
لکہپت بہی مارا گیا۔ رام نگر جمون سے ۴۲ میل سطح سمندر سے ۲۷۰۰ فٹ بلند ہے
یہ مقام میان رام سنگہ جی صاحب فرزند دویم مہاراجہ صاحب کی جاگیر ہے۔
یہ تمام کوہستان و علاقجات جمون ڈوگرے کے نام سے مشہور ہین۔ وجہ تسمیہ اس لفظ
ڈوگر کی یہ ہے کہ سر وہین سر اور ہان سر جو متبرک دو چشمہ ہین اُنسے یہ نام لیا گیا ہے
کیونکہ ڈوگرتہہ شاستر مین دو متبرک کو کہتے ہین جسپر انکا نام دوگرتہہ دیش ہوا
اور باشندون کا ڈوگرہ نام پڑا یہ قوم بہی آریا کی ایک شاخ ہے انکی ذاتین
بہی ہندوستان کے موافق ہین ڈوگرے راجپوت پست قد ہین انکی
اوسط بلندی چار پانچ فٹ تک ہے رنگ انکا بادامی رنگ سے ذرا ہی سیاہ
مونچہین و ڈاڑہی چڑہی ہوئی رکہتے ہین طامع اور کسیقدر تنگدست پہلے فراخ حوصلہ
اور پہر خوف کہانیوالے آرایش بدن کے شایق ظاہری نمود کرنے مین تیار
بہادر دودلاور و جفاکش و محنتی ہین۔ میان لوگ راجاؤن کی نسل سے ہین
ٹہکر لوگ معلوم ہوتا ہے کہ اصلمین ہندوستان کے ٹہاکرون سے کچہہ تعلق رکہتے
ہون جو کہ اب زمینداری کرتے ہین مگر بعض ٹہکرون کی اصل میان لوگون سے
تہی جنہون نے زراعت اختیار کی وہ ٹہکر ہوگئے۔ میان لوگ مثل کشمیری پنڈتون
کے تجارت اور زراعت کو پسند نہین کرتے اور بخلاف انکے مستورات کا ستر رکہتے ہین

اور جنگی ملازمت مین خوش رہتے ہین لڑکی کو مار ڈالنا انکی قدیمی رسم تہی جس رسم بد
کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۱۹۰۳ مطابق سنہ ۱۸۴۶ء مین بند کر دیا - انکی عورتین سخی
بہی ہوتی تہین - اصل مین یہ لوگ راجپوت ہین جس جس مکان مین یہ لوگ رہے
اُسی کے نام سے اُنکی ذات مشہور ہوئی مثلاً مہاراجہ صاحب جمون مین رہے
وہی جموال کہلاتے ہین جو چمبہ مین ہین وہی چمبیال اسیطرح سمبیال - بہنبروال
بہدڑوال وغیرہ - کہانا ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہا لیتے ہین بلکہ بعض اوقات
جہینورون اور ٹہکرون کے ہاتہہ کا بہی مگر حقہ صرف اپنے فرقہ کا پیتے ہین درجہ
نشست کیواسطے بموقعہ شادی متعلقہ مہاراجہ صاحب مین آپسمین نہایت
فساد و تنازعہ کرتے ہین - ان میان لوگون مین سے جسنے زراعت کرنی اختیار
کی وہ کمذات شمار ہو کر ٹہکرون مین ملگیا جیسا کہ فرقہ منہاس جو جموالون کے بہائی
ہین - بلکہ بعض ذاتین ٹہکرون کی ایسی ہین جنکے بزرگ میان لوگ تہے وہ یا تو زراعت
کرنے لگے تو ٹہاکر ہو گئے یا انہون نے کسی برہمن کو دکہ دیا یا مارا تو اُس برہمن کی تپیا
اُنکو لگی اُنکے ستانے یا خوف سے انہون نے اصل ذات و گہر کو ترک کرکے نقل مکان و
وذات کیا اور اُس برہمن کو اپنا دیوتا بنا کر ماننا شروع کیا زیادہ تر اس قسم کے
ٹہاکر اور مسلمان بہی اس ملک مین ہین اسلئے یہان رسم پاڑہ پڑنیکی برہمنون
مین اب تک موجود ہے یعنے جب کسی برہمن پر کوئی زیادتی ہوتی ہے وہ فوراً درخت
پر چڑہکر آب و دانہ ترک کرکے خودکشی پر تیار ہو جاتا ہے - چونکہ یہ قوم یہان سابق
مین دخترکشی کرتی تہی اسواسطے برابر کا ناطہ شادی کو آپسمین نہ مل سکتا تہا اسلئے
اپنے سے نیچی ذاتون مثل رگوال - چارک - لنگہی - ریال - سلاہریہ وغیرہ
کی دخترون سے شادیان کرلیتے تہے چنانچہ اب تک وہی رسم چلی جاتی ہے مگر چونکہ

اب دختر کشی نہین ہوتی اسلیئے یہان لوگ باہم ناطہ کرنے لگے ہین بلکہ کوہستان
کانگڑے کیطرف بہی امن وامان ہونیکے سبب شادیان کر لیتے ہین اسیطرح
سے یہ ناطہ میان لوگون کے جاڑک وغیرہ اکاہرہ ٹہکرون کی بیٹیون سے شادی
کرتے ہین اکارہ ٹہکروہ کہلاتے ہین جو کہ اپنی بیٹی چارکون ساہریون وغیرہ
ناطہ ہے میان لوگون کو دیتے ہین اور خود اپنے سے نیچی ذات دوہرہ ٹہکرون
کی شادی کرتے ہین اپنی ذات مین شادی نہین کر سکتے اسلیئے ٹہکر لوگ ایسے
بموقعہ شادی بعوض دخترون کے دو دو سو بلکہ زیادہ تر روپے لیتے ہین اور
بوڑہے بوڑہے ہو کر یہ لوگ شادیان کرتے ہین جبکہ وہ چالیس برس کے
ہوتے ہین تو عورت انکی ہنوز طفل نابالغ ہوتی ہے جس سبب سے بہت خرابیان
ظہور مین آتی ہین اسیطرح ڈوگرے کے ٹہکر پہاڑی ٹہکرون سے اور دہی گدیون
اور چیرے والون اور خسون سے ناطہ کرتے ہین گویا نہایت کمذاتون کی نواسیان
میان لوگون کے گہر پہنچتی ہین - اور آخیر ذاتون کو میگہہ وڈوم وغیرہ ذاتون
سے بہی پرہیز نہین ہوتا - میان لوگون کی رعایت مین فرمانروا سے حال کو
بہت منظور ہین جو سپاہی اس ذات کے نوکر ہین انکو سب سے اعلیٰ درجہ پایہ
ملتا ہے بعوض خون کے انکو خون معاف ہے بلکہ قوم چارکون کو بہی خون کے عوض
پہانسی نہین دیا جاتا اسلیئے کہ انہون نے اپنے ایک نواسے قوم جموال کو اسوقت جبکہ
ایک زمانہ مین رگوالون نے تمام جموالون کو مار کر حکومت اپنے ہاتھ مین کر لی تہی گوالون
کو مار کر راج دلادیا تہا - اسوقت صرف وہی ایک جموال باقی رہ گیا تہا - جسکو
بسبب ہونے دیوانہ صفت رگوالون نے نہ مارا تہا - میان لوگون کے گہر دن کے
اندر سپاہی بہی نہین جانے پاتا - انکو جاگیرین بہی ملی ہوئی ہین - فوج مین

افسریان بہی عموماً انہین کو ملتی ہین - بموقع شادیون کے مہاراجہ صاحب انکو
اپنے برابر بٹہلاکر ضیافت کہلاتے ہین اور پوشاکین دیتے ہین - انکو اختیار ہی خواہ
کتنے شادیان کرلین اور خواہ سوائے اپنے ناطون کے لوگ انکو مثل برہمنون ٹھکریون
ٹہکرون چھبوترون مسلمانونکی عورات کو بہی گھر مین بطور زوجہ کے ڈال لین اُنکے
شکم سے جو اولاد ہو اُسکو سترورہ کہتے ہین اصل میان اُسکو جے دیو* نہین کہتے
نہ وہ باپ کی ورثہ کا وارث ہو جو کہ اصل اولاد کے ہوسکتا ہی سابق مین میان
لوگون کے سامنے دیہات مین اور کوئی ذات کا آدمی چارپائی پر بیٹھنے یا حقہ
پینے کا مجاز نہ تہا ان لوگون کے گہر اکثر جنگلو نمین بستیون سے علیحدہ ہوتے ہین
تاکہ انکا بہید کسیکو معلوم نہ ہوسکے - چہبال اور جوڑی مین چبرال لوگ جو کہ
راجگان بمبہ مسلمان شدہ کی اولاد ہین رہتے ہین - سابقاً یہ لوگ ماہلی وغیرہ
قومون ہنود کی دخترون سے شادی کرلیتے تہے باوجود مسلمان ہونے کے انہون
نے یہ طریق ورشتہ نہ بدلا تہا مگر مہاراجہ صاحب حال نے اس رسم کو بند کردیا
ہی لیکن یہ مسلمان لوگ ابتک برہمنون کو مانتے ہین شادیون مین اوّل برہمنون
سے رسوم ہنود کو پورا کرالیتے ہین پہر مسلمانی طریق سے نکاح کرتے ہین بعض
کے گہرونمین ابتک ٹہاکور بہی موجود ہین - قبرین بہی راجگان بمبہ ورجوری
برہمنون سے ہی کہدالیتے تہے - مگر ایکدفعہ موسم برسات مین برہمنون نے
تنگ آکر ایک ہی وقت بہت سی قبرین کہود رکہین تاکہ بروقت مرنے مسلمانون
کے انکو وقت نہو اسلیئے انکی یہ بیگار معاف ہوگئی تہی - رعایا کا تمام مال و
اسباب حاکم کے اختیار مین رہتا جب چاہتا لوٹ لیتا - ڈوگرون مین بہاوج
کا مستحق سوائے میان لوگون و برہمنون کے بعد مرنے بہائی کے دوسرا بہائی

* جی دیا مثل سلام کی ہے یا رام رام کے جو کہ میان لوگون اور مہاراجہ صاحب کے لئے مخصوص ہے جسکے معنی غالباً
یہ ہین کہ جی ہوائے دیوتا

ہوتا ہی۔ ڈوگرونمین ایک رسم چھٹا کی ہوتی ہے یعنی اگر ایک قوم یا شخص نے دوسرے شخص کے رشتہ دار کو مار دیا تہا تو وے آپسمین چہوتے نہین - نہ میل جول کر سکتے ہین نہ اُنکی چہوئی چیز کہا سکتے ہین بلکہ جس جسپے وہ مارا گیا اُسکی بہی چہنا ہو گیا - دریا سے جہلم و چناب کے درمیانی ملک کو چہبال کہتے ہین ۔

تبت وسط ایشیا مین کشمیر کے شمال مین بڑا ملک ہی اِسکے بہت سی حصہ ہین - تبت کلان یا بہوٹان - تبت خورد یا لداخ - چلاس گلگت وغیرہ ۔

تبت خورد کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۹۹ مین بعہد مہاراجہ رنجیت سنگہ فتح کیا تہا - اِسکے باشندہ چوگان بازی مین بڑی مشاق ہین - انکو کشمیری بوٹہ کہتے ہین - علاقہ جمون کی تبت مین چار ذاتین ہین چامپا - لداخی - بلتی - وادد بلتی مسلمان ہوتے ہین - لداخی مرد پانچ فٹ ۲ انچ اور عورتین ۴ فٹ ۱۱ انچہ قد آور ہوتی ہین - لداخین کہمبا لوگ بہی رہتے ہین - جنکا اصلی وطن لاسہ ہے لداخ بہی اسی کا ایک حصہ ہی اسکا دارالخلافہ لیہ ہی لیہ سطح سمندر سے دس ہزار فٹ بلند ایک دامن کوہ مین آباد ہی پانچ چہہ سو سے زیادہ مکانات اسمین ہونگے انکی چہتین پنجاب کے موافق سیدہی ہین یہ قصبہ ایک بڑا تجارت گاہ ہندوستان و ترکستان وغیرہ ممالک وسط ایشیا کا ہی ہر سال اس سوداگری کی نوبت درآمد و برآمد کی لاکہون روپے تک پہنچتی ہی - سنہ ۷۶ء کی بابت جو رپورٹ مال تجارتی لداخ کی ہوئی تہی اُس سے معلوم ہوا کہ مال درآمد ۱۵ لاکہ ۴۸ ہزار نوسو اکاسی کا تہا اور برآمد ۱۶ لاکہ ۵۴ ہزار نوسو اکسٹہ روپیہ کا ہوا اِسکے قرب و جوار کے کوہستان سبب بیدرخت سمت ۱۹۰۲ء

ہین ایک طرف ندی موسوم بہ سنگہی کہا بہتی ہے جو کہ مان تالاب سے نکلی ہے
مندر رہاکال کے متصل ہار بہہ کے کہنڈرات ہین باشندونکا مذہب بودہ ہے
جسکا بانی شاکہ سہم ہے مہاراجہ اشوک نے اس مذہب کو ۲۰۰ برس بکرم سے پہلے
چین تک پہیلایا تہا گورو انکے لامہ کہلاتے ہین انکے بڑے لامہ کا مکان جسکو لामः
گلواران بوچہہ لامہ کہتے ہین لاسہ مین ہے مسلمان کے ہاتھ سے یہ لوگ کہانا کہالیتے
ہین اور اپنے مذہب پر پابند ہین اگر ایک گہر مین سات بہائی ہون اور ایک کی
شادی ہوجاوے تو گویا سات ہی کی شادی ہوجاتی ہے - مردہ کو ایک گلخن مین
جو مثل صندوق کے بنا ہوتا ہے جلاتے ہین - راجہ کو پاپو کہتے ہین بجاے पापु
سلام یا رام رام کے جو بولتے ہین انکو ہدونکی چار ذاتین ہین جرنگ (راجپوت)
جیرکہہ (مثل جاٹ)، مجھمہ (شودر)، تولبہ دکہہ (اقوام رذیل)، باقی رسوم
انکی مثل کوہستان شملہ کے ہین چنگ تہنگ کو یہان سے شمال کی طرف ایک बुंगथंग
نزدیک راستہ ہے جسکو چینیون نے بند کر رکہا ہے - دامن کوہ لداخ مین ایک
مندر ہے جسکو گونپہ کہتے ہین - لداخ سے کشمیر گوشہ جنوب و مغرب مین تین سو गुनदः
کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - لداخی لوگ مثل چینیون کے چوبی تختون پر حروف
کہود کر اپنی کتابین چہاپتے ہین ؁

گلگت ایک اور درہ ہے جسکا اصلی نام گلدئی ہے یہ درہ تخمیناً تین چار میل لمبا
اور ریتلا ہے مگر ندی جو اسمین بہتی ہے دریاے سندہ سے ملتی ہے - سابق مین नीलार
باشندہ یہان کے ہنود تہے یا بودہ انکے عبادتخانہ کی جگہہ ابتک موجود ہے اور بعض
کے نام بہی ابتک ہنود کے نام سے ملتے ہین مگر جب تیمور شاہ نے بعہد رنجیت سنگہ
اس ملک کو فتح کیا چونکہ وہ خود اہل تشیعہ تہا انہون نے انکو بہی تشیعہ مذہب کا مسلمان

بنالیا - چنانچہ اب سب باشندے یہان کے شیعہ ہین انکو سیاہ کافر بہی کہتے ہین
اور مُلک کو سیاہ کافرستان - شراب یہ لوگ بہت پیتے ہین - یہ لوگ نہایت سچّے
اور غلیظ اور ایماندار ہوتے ہین سواے آدمی کے اَور کسی چیز کی چوری نہین
کرتے مگر بغاوت کیوقت سب آپسمین وغا کی راہ سے ملجاتے ہین مثل
مسافرون کے ہمیشہ سامان دنیا سے سبکدوش رہتے ہین - وامن گلگت سے
چترال - کشمیر - اسکرود برابر دس بارہ روز کی مسافت پر واقع ہین مشرقی
کافرستان کا حصہ درہ چترال کی مغربی حد ہے یہ لوگ پہلے تیر و کمان سے جنگ
کرتے تہے مگر اب بندوق کو زمین پر رکہکر برابر ہدف پر نشانہ لگاتے ہین ؞
چترال بہی ایک بڑا درہ ہے جو کہ شمالاً وجنوباً واقع ہے چلاس کے اصلی لوگ
دُرد کہلاتے ہین جو کہ غالباً راج ترنگنی کے ڈامر ہین متصل دریاے حصود -
گلگت - گور - چلاس - ہوری - دریل - تہونگی - کہولی پالس
جیوری - برنگی - جیہی - ٹکی - گنی وغیرہ مقامات مین ڈانگری کی بلی
بولی جاتی ہے ؞
درہ سندہ جو کہ اسکرود کے پاس ۶۳۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا گوہند سے
۹۰۰ فٹ نیچا اور میدان کشمیر سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے زیادہ سے زیادہ لمبائی
اسکی ۱۹ میل اور عرض ۷ میل ہے کوہستان قرب وجوار اسکے آٹہہ ہزار فٹ
تک بلند ہین اسمین دریاے سندہ کا پاٹ ۲۰۰ گز ہوگا ؞
اسکرود تبّت خورد کا دارالخلافہ ہے اسمین چار چشمہ ہین دو شگہر کے رستہ
پر اور دو شرقی سرے مین کٹ سورا کے پاس تالاب سوت پور چوہ کا طول انکو
دو میل ہے - اسکرود کے راجہ احمد شاہ کے خاندان والے اپنے تئین سکندر اعظم

کی اولاد بتلاتے ہین ۔ وجہ تسمیہ اسکردو کی یہ ہے کہ یہان دو دریا ملتے ہین سندھ
اور شگار کا سنگم ۔ شاستر مین ساگر سمندر کو کہتے ہین اور دو شمار دو سے مراد ہے
جسکے ساگر دو بنا جواب اسکردو ۔ سکردو یا کردو کہلاتا ہے ۔ قدیم الایام مین
یہان کے ساکنان یا تو ہندو تھے (جو کہ اس نام سے ظاہر ہے) ورنہ بودھ جو کہ
تبتیون کا مذہب ہے ایرانیون نے انکو آکر مسلمان کیا تھا ۔ اسکردو کے لوگ بڑے
بارکش اور مسکین ہین عورات انکی بدکاری کو چندان عیب نہین سمجھتین
بلکہ اس کام کو بغرض کمانے روپیون کے اپنے خاوندونسے اجازت پاتی ہین ۔
خوبانیان ورزشق وزیرہ یہان اچھے اور بہت ہوتے ہین ۔ لوٹ بھی بہت
یہان کے لطیف وشیرین ہین الو ہین سے شیرینی قند سیاہ وغیرہ کا کام لیا جاتا ہے ۔

دیوتہ سوہ کا میدان سطح سمندر سے بارہ ہزار فٹ بلند کشمیر کے شمال مین ہے
اسکا طول اندازاً ۳۰ میل اور عرض ۱۵ میل ہے ۔

گوریس کا درہ بہت خوبصورت اور خوشنما ہے اسکی لمبائی ۱۵ میل اور
چوڑائی ایک میل ہے صرف ۶ یا ۷ گانو اسمین آباد ہین ۔ میدان اسکا خطہ سکردو
اور کشمیر سے اونچا سطح سمندر سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہے زراعت یہان جو گیہون
ترومبہ کی ہوتی ہے ۔ گندم نہین ہوتی مگر گرم ہوتا ہے ۔ سردی شدت
سے پڑتی ہے ۔ یہ درہ دریاے تلیل ۱۴ گوریز کے شمال مین اسکے مشابہ ہے
کشمیر کا راستہ تبت کو یہین سے جاتا ہے بلتستان کے کوہستان ۱۸ سے ۲۰ ہزار فٹ
تک اونچے ہین اور شمال مشرقی ۲۵ سے ۲۶ ہزار تک اور ایک ۲۹ ہزار فٹ اونچا
ہے سکردو خاص دہ ۷۲۰۰ فٹ اونچا ہے سکردو کوئی شہر نہین ہے ۔ چند گھر یہان
اور چند وہان آباد ہین ۔ مہاراجہ گلابسنگہ کی فوج نے راجہ احمد شاہ والی سکردو

کو زیر کر کے قبضہ کیا تہا اِس معرکہ مین ڈوگرون نے بڑی دلاوری کی تہی اور تمام
بلتستان پر فتح نمایان حاصل کی تہی ایک نیا قلعہ وہان بنایا اسمین سکہر ایک
دلچسپ جگہہ ہیء

داروستان مین استر - بونجی - گلگت - یونیال بہی شامل ہین -
دریاے استر سندہ سے ملتا ہے - استر کا شمالی طرف درہ گودیز سے ملا ہوا ہے
بہوج پتر کے درخت اسمین بہت ہین سمت ۱۹۰۶ تک چلاسی یا دارد لوگ جو سنہ ۱۸۵۶
دیامیر یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین - درہ استور مین لوٹ
کہسوٹ کرتے رہے اور باشندون کو غلام بنا کر لیجاتے رہے سمت ۱۹۰۸ و سمت ۱۹ سنہ ۱۸۵۱ء
بکرمی مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے چلاس کو ایک بڑی مہم بہیجکر زیر
کیا تب ہی سے چلاس کا پرغمال کشمیر مین رہتا ہے اور چلاسی باج
دیتے ہین درہ ننگا پربت بہت دلچسپ ہے اسکی جہیل ۳۰۰ فٹ تک
عمیق ہے قصبہ استور درہ کے مغرب مین واقع ہے - عہد سکہان مین استور
تابع کشمیر تہا - مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے وزیر نے اسپر حملہ کیا تہا اور ۸ ماہ
تک قلعہ استور پر محاصرہ رکہا تہا اخیر غلہ نہ پہنچنے کے باعث محاصرہ اوٹہا لیا اور
راجہ کو قید کیا جو کہ بحکم مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب رہا کیا گیا تہا ؎

بونجی کے قدیمی باشندے دارد تہے دریاے گلگت جو کوہستان بدخشان و چترال
سے نکلتا ہے ۱۲۰ میل تک بہتا ہے درہ بونجی کے پاس بڑے دریا مین ملتا
ہے یاسین مین ۶۰ میل یونیال مین ۲۵ میل گلگت مین ۳۵ میل بہتا ہے
یاسین یاجگذار اور یونیال مقبوضہ کشمیر ہے شمال مشرق مین ہونزا
اور نگر کی دریاے گلگت کے کنارہ پر خاص ریاستین ہین قلعہ گلگت

مہاراجہ صاحب کا لشکر گاہ واردستان ہے گلگت سطح سمندر سے ۴۸۰۰ فٹ
اونچا ہے اسمین ریشم بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دریا سے سونا بھی بنتا ہے
قدیمی راجہ گلگت کے ترکی کہلاتے تھے۔ اور یاسین والے چونکہ پھر بھی سرزنی
سنہ ۱۸۵۹ ع کرتے رہے اسلیئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو ہمراہ کسیقدر فوج کے سمت ۱۹۱۶
مین بھیجا۔ مقابلہ کے بعد یاسین والونکو شکست ملی ملک اذمان ہمراہ ہمراہیون
کے بھاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بھیجکر باج دینا اور یرغمال
سنہ ۱۸۶۲ ع کشمیر مین رکھنا منظور کیا۔ اُسپر صلح ہوگئی۔ پھر سمت ۱۹۱۹ مین ھونزا والونپر
فوج کشی کی گئی۔ نیز وزیر زور آور اور کرنیل مجیب سنگہ نے ایک اور مہم کرکے
سنہ ۱۸۶۳ ع یاسین دلیل بھی فتح کیا۔ سمت ۱۹ مین یاسین والون نے پونیال پر حملہ کیا اُنکو
بخشی رادھا کشن نے گلگت سے جاکر نکالا۔

نقشہ واردستان یا ممالک گرد نواح گلگت

کیفیت	مذہب	ذات	فرمانروا	نام ملک
عموماً یہہ تمام مقامات قلعون کے اندر آباد ہین اور خود مختاری و بغاوت کی بو سر مین رکھتے ہین مصلحت وقت دیکھہ کر نرم ہوجاتے ہین	نصف شیعہ	چند ردلو	بلا زمان حسب مہاراجہ صاحب	گلگت
	”	اکثر یشکن	”	سی
	اہل سنت جماعت	”	”	حصورا
	مولائی و سُنی	یشکن	راجہ عیسیٰ باہادر تحت مہاراجہ صاحب	پونیال
	شیعہ	”	راجہ بگلٹ	نگر

نام ممالک	فرمانروا	ذات	مذہب	کیفیت
ہونزا	راجہ غزن خان	یشکن	مولائی	
اشکومن	علاقہ یاسین	″	″	
یاسین	پہلوان بہادر	″	مولائی وسنت جماعت	بردہ فروشی اس ریاست مین ہوتی ہے ۔
چترال مستوج	امام الملک	یشکن	سنی	
گوہجال واقع بدخشان	میر بدخشان	واکیاک	مولائی	
داریل	مجموعی	یشکن	سنی	
تنگیر	″	″	″	
گور	″	″	″	ان ممالک مین جنگی قیدی غلام کئے
تہیلچا	″	″	″	جاتے ہین مگر بردہ فروشی نہین ہوتی
سیالس	″	″	″	

ان تمام ممالک مین بستی خصوصاً قلعجات مین ہوتی ہے ۔ نگر دریاے
ہونزا کے بائین کنارہ پر واقع ہے اور اسی کے سامنے دہنی طرف کو ہونزا
ہے ۔ نگر والے سمبت ۱۹۲۰ سے مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ۱۸۶۳ء
ہین ۔ ہونزا والے نے سمبت ۱۹۳۳ مین اپنا معتبر سری نگر مین بھیجکر مہاراجہ صاحب ۱۸۷۶ء
سے اتحاد کیا ۔ گور والے بھی مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین ۔ چلاس
ریاست مجموعی پر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے سمبت ۱۹۰۸ کو مہم بھیجی اور فتح حاصل کی ۱۸۵۱ء

چنانچہ تب سی ہی یہ ریاست بہی باجگذار کشمیر رہی ہے ٭

مردم شماری کشمیر

رپورٹ مجموعی مرتبہ دیوان کرپارام صاحب سنہ ۷۷-۱۸۷۶ء مین لکہا ہے کہ قلمرو جمون وکشمیر ولدّاخ وغیرہ مین :- ۷۹۵۳۹۴ مرد ٭ ۷۳۹۵۷۸ عورتین میزان الکل ۱۵۳۴۹۷۲ ہین ٭ انمین سے ۵۰۶۶۹۹ ہندو ٭ ۹۱۵۳۴۶ مسلمان ٭ ۸۶۲۵۷ قوم میگہہ وڈوم وغیرہ ۲۰۲۵۴۵ بوہد جو لدّاخ مین رہتے ہین ۳۲۲۶ جنسی سکہہ جو کشمیر مین رہتے ہین ٭

تقسیم کشمیر

اسکی تقسیمین بہت ہین بعض لوگون نے اس ملک کو دریاے کرشنا گنگا سی چناب تک شمار کیا ہے شاستری والون نے بہوٹان سے ریاست چمبہ تک کشمیر کو قرار دیا ہے ٭

شلوک

भुट्टदेशात्समारभ्य यावच्चम्बावतीपुरीम् ।
काश्मीरनाममन्क्षेत्रं वाराणस्याश्चवाधिकम् ।

ارتہہ

بہوٹ دیش سے لیکر چمبہ تک تمام ملک کشمیر ہے اور یہ خط کاشی جی سی زیادہ ہی ٭

راقم نے صرف حدود بانہال ومظفرآباد کے اندرونی خط کی تقسیم لکھی ہے۔

جو تقسیم کہ بادشاہان سلف کیوقت سے چلی آتی ہے اسکو تقسیم سابق کے نام سے موسوم کیا اور جو تقسیم مہاراجہ صاحب کے عہد مین بالفعل ہوئی اسکو تقسیم حال کہا اور ان تمام اطراف کو جو سرینگر کے مغرب مین ہین حصہ مغربی کے نام سے لکہا جو شرق مین ہین حصہ مشرقی کہا۔

تقسیم سابق کشمیر

شاستری والون کا قول ہے کہ بسبب قدیم آبادی ہنود کے ہنود نے مہادیو کے ۳۶ تنت کے موافق اسکے ۳۶ حصہ کئے اور نام انکے بھی اپنے طور پر رکھے جنمین اب بالکل اختلاف و انقلاب ہو گیا ہے۔ بعض نے اس تمام خطہ کے صرف دو ہی حصہ کئے تھے۔ مراج یا مدیادراج یا مڑاج دوسرا کامراج یا کرمراج शرقی حصہ مراج اور غربی کامراج ہے کामراज मराज

پرگنات مراج ۱۸ ہین۔ شاہ آباد۔ بیرنگ۔ کوٹھار۔ مارٹنڈ۔ اننت ناگ۔ دچھن پارہ۔ کہاورپاورہ۔ اولر۔ ونہو۔ پھاک۔ دیوسر۔ اڈون۔ باٹو۔ سیر سمن۔ شکرود۔ شاورہ۔ زینہ پور۔ ناگام۔ اچھہ۔ بیروا۔ وینسو۔

پرگنات کامراج ۱۹ ہین۔ بانگل۔ بلدہ۔ سائرہ موضع بائین۔ لعل۔ کوٹی ہامہ۔ پرسپور۔ ماچہامہ۔ تیلہ گام۔ کردہین۔ کہوئی۔ زینہ گیر۔ تیہ حمل۔ تیہ لولاب۔ تیہ چھی پورہ۔ تیہ اوتر۔ تیہ رام محال۔ تیہ لنے ہری۔ وچھنہ۔ کہاورہ۔ وچھنہ ناریال تھل سے (جو کہ بارہ مولا کے درہ کے نیچے ہے) ہزارہ تک چلا گیا ہے اور کہاورہ اسکے سامنے دریا کی دوسری طرف جہلم کے شمال مین گذر کر کچھہ ہامہ سے گوہالن تک کے میدان و درہ کو کہتے ہین۔ باشندگان وچھنہ کو بیہہ اور کہاورہ کو

खख: کہکہہ کہتے ہین - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ ایک طرف قدیم الایام مین برہمن جس لفظ
ख شاستری مین سے بہ لیا گیا اور دوسری طرف کہتری جسمین سی حرف کہکہا لیا گیا
رہتے تہی چنانچہ مسلمان ہونے کے بعد اُن کے یہی نام وذاتین قایم رہین - بعض
لوگ کہتے ہین کہ بملی خان اور کہکے خان دو آدمی متوطن روم نے ترکستان
سے آکر قدیمی باشندون کو لوٹ مار کر مسلمان کیا اور اپنے اپنے نام پر ریاستین
بنالین - بعد اُسکے بملیخان کے بیٹے مظفر خان نے موضع چکاری کو اپنے نام آباد کیا
جسے مظفر آباد ہوا کہاورہ مین بڑا استقام اوڑی اور وجہنہ مین کہٹائی ہے ؎

कछाई شہنشاہ اکبر نے بذریعہ ٹوڈرمل کے اس خط کو چار حصونپر تقسیم کیا تہا -
اول حصہ مراج جسمین اننت ناگ - دیوہ سر - برنگ - اولر - آڈون - باٹو
سیرہ سمن - وجہن پارہ - کہاورہ پارہ - زینہ پور - شادرہ - شکرد ہ شاہ آباد
کوٹہار - مارٹنند - ناگام - اچہ - تیہ چہراٹ - وہو - ہین ؎

دوسرا حصہ کامراج - اسمین جمل - اوتر - مچھی پورہ - رام محال - نی ہری لولاب - زینہ گیر
تیسرا حصہ وسطی یا میانہ اسمین - وینسو - پہاک - مانچہامہ - بیروہ - پرسپور
بانگل - سایر موضع بائین - لعل - کروہن - کہوئی ہامہ - کہوئی - تیلہ گام
بلدہ کے پرگنات ہین + اِن ہر سہ حصص کو حصہ داخلی کہتے ہین اسکے سولے
حصہ خارجی مین بہی دو حصہ شامل ہین - ایک حصہ بیرون کوہستان متعلقہ کشمیر
اسمین بانہال کشمیر کے مغرب مین - دو آڈون پرگنہ کوٹہار کے عقب مین کشتوار
اُسی کے متصل - اُس سی آگے خیسال - ڈومیال - اس سی آگے راجوڑی جسمین
پونچہ وغیرہ مقامات شامل تہے - شمال مین وجہنہ - کہاورہ - پکہلی - دنتور - استور
گلگت - سرشال - اسکرد + دوسرا حصہ قدیم سے جو باجگذار کشمیر ہی - تبت کلان

تیراہ - بنگش واقع باغستان - قلماں - کہال - نوشہرہ - کاشال - وارنہ ۰

مشہور مقامات پرگنات

فاک پرگنہ پہاگ مین - واچھی گام اسمین شکار ہر ایک قسم کا ملتا ہی موضع دارا مین سی موسم گرما رخ دانہ شہر مین آتا ہی - الیشہ بر بسبب باغات و نیز تہہ گیت گنگا کے مشہور ہی - نبہ پور مین تہانہ ہی اسمین باغ شمشیر خان تہا جواب ویران ہی تیلبل مین علیمردان خان کا باغ و مکان تہا تہید مین چشمہ شاہی ہے زیٹھ ہار چشمہ زیت ٹادیوی کے باعث مشہور ہی ۰

وِہو پرگنہ وِہو - پان پور مین زعفران پیدا ہوتا ہی کہرد مین پیر تہہ جوالاجی کا ہی اور کان آہن بہی ہی - کان نقرہ کا بہی اسمین گمان ہی - چشمہ ہائے گندہک بہی از بہت ہین کہونہ موہ مین شیوجی کی غار ہی جسکو ہر شئے شور کہتے ہین ستراہ مین کان اور کارخانہ آہن ہی چقماق اور سنگ ہائے دیوار بہی یہان سی نکلتے ہین لدو مین پہلے بہت مندر تہی جواب ویران ہین وسترون کو ہنود متبرک مانتی ہین تریلون کے چشمہ سی سب سی پہلے زعفران نمودار ہوا ہے پاندرہ چوک مین چشمہ کور وچہتر ہے وین مین ایک گندہکی چشمہ ہی اسمین برتن ڈالنے سے طلائی رنگ کا ہو جاتا ہی ۰

اولر پرگنہ اولر مین اونتی پور قصبہ ترال مسکن جنسی سکہان اس پرگنہ مین خرس و شیر و خوک وغیرہ جانوروں کا شکار بہت ملتا ہی - وچہن پارہ مین دریا سے لدر بہتا ہی جسکا منبع تارسر و مارسر ہے سولے امرناتہہ - گنیش بل - سلہر اور کنجلی دن - ٹرالمہ - ہال مین مالی شور دیو کا تیرتہہ ہی یہان کے نہرون سے

رنگ برنگ کے پیالہ بنتے ہین کوہ گنجہ بل مین کان سرب ہی؛

ववरपार: کہاورپارہ مین عیش مقام اسمین تعمیرات شاہ جہان ابتک موجود ہین یہان زینک شمی کی نماز سے جسپر مسلمانون کا آستان ہی - بانز مولہ مین چشمہ مقدس ہاپہ ہرن ناگ ہی - سیرسالی مین چشمہ کارکوٹ ناگ ہی کہتے ہین جب وبا یا قحط ہونا ہو تو اسمین سی پہلے ہی صدائے توپ آتی ہی؛

मारंद मارٹنڈ - موضع بہون مین متبرک چشمہ ہی - بومزدکی ایک غار مین مندر ہی دوسری غار کے مندر پر بام دین کا آستان ہی؛

अनंतनाग انت ناگ مین قصبہ انت ناگ کے ایک چشمہ مین کان گوگرد ہی اس قصبہ مین تعمیرات شاہی بکثرت ہین اور چشمہ کہیر بہوانی اور آستان ریشہ مالو ہی - ویاگام - ڈورو شاہ آباد مین قصبہ شاہ آباد - ویرناگ - بٹہ گونڈ - ڈور - دیتہہ وتر؛

कुठार کوٹہار مین اچہ بل اسمین شاہی باغ اور چشمہ ہی - جیرہ پور مین کارخانہ ابریشم شانگسر مین چشمہ ڈالی ٹ ناگ ہی - برناگ مین چشمہ کوکرناگ - لوکہ بہون مین چشمہ مہاکال فتح پور مین تعمیرات شاہی ہین؛

देवसर دیوہ سر مین موضع روزل اسمین ایک چشمہ ہی جسمین پانی پایاب ورنگ آلود رہتا ہی درمیان اُسکے دو جڑ مین درختون کی ہین جو بموقع قحط یا جنگ معمول سے زیادہ بلند ہوجاتی ہین اور پانی پر بموقع جنگ علامات اسلح نظر آتی ہین؛

قیصران کوٹہر کولہ گام مین چوبی برتن وچرخہ اچھے بنتے ہین بانزپتہ اہرہ بل بڑا دل افزا دیہ ہی؛

लार لار مین قصبہ لعل چشمہ کہیر بہوانی مقدس واقع تولہ مولہ - مانی گام - بشر؛

ناگام مین قصبہ ناگام - چاڈورہ - کرالہ پور - کانر - وری گام مین نورالدین

کی زیارت ہی - ہنود اسکا اصلی نام سہج آنند بتلاتے ہین - پکھرپور ۔ رشی
یچھہ واہ تہورہ - اچھہ گام - بٹہ مالو ۔
رام محال چشمہ رام ناگ - لچھمن کنڈ - ہنومان کنڈ ۔ پرگنہ چہراٹ کے موضع
پایرہ مین ایک پُرانا مندر پانچ تہرون سے اغلباً پانڈؤنکا بنایا ہوا ہی ۔

تقسیم حال

مہاراجہ صاحب کی انتظام سی یہ کل خطہ چھہ وزارتونمین منقسم تہا - مگر سمبت ۱۹۳۳ اسی وزارت شوپیان و پٹن بہی دوسری وزارتون مین ملادی گئین اسلئے چار ہی وزارتین رہگئین - چونکہ انتظام ہمیشہ بدلتا رہتا ہی اسلئے کوئی مقررہ تقسیم قایم نہین ہی ۔

وزارت شہر خاص

یہ وزارت خاص سرینگر کی وزارت ہی اسمین تحصیل ہٰذے ذیل ہین :-
تحصیل پہاک - تحصیل ولر - تحصیل پچھہ - تحصیل ناگام - چکلہ آرہ وہی - اچھن خود کشت - تحصیل دہو - تحصیل رام تہری - تحصیل چہراٹ - مانچھامہ - لعل بیروہ - ودلنو - رام تہری - چہراٹ - مانچھامہ - لعل - بیروہ - ودلنو پٹن وشوپیان کی وزارتون سی کاٹکر شہر خاص کی تحصیلونمین ملائی گئی ہین ۔

وزارت اننت ناگ

تحصیل زبد - سنگہ پورہ - تحصیل اننت ناگ - تحصیل وچھن پارہ - تحصیل کہاوپورہ - مارٹنڈ وکوٹہار - اس وزارتکی تحصیلونمین شوپیان - دیوہ سر آدونکی

تحصیلین ملائی گئی ہین ٭

وزارت کامراج

اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین:- زینہ گیر - کرو ہن - اوتر مچھی پورہ جمسل اسکی تحصیلون بین تحصیلہا سے ذیل ملائی گئی ہین سایر مواضع پائین - بانگل ٭

وزارت مظفر آباد

یہ وزارت کوہستان محدودسی باہر ہے اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین:- آبادی کل اسکی ۷۰۳۳۷ نفر کی ہی - اسمین کشمیری پنڈت ایک بھی نہین رہتا تحصیل اوری - تحصیل کرناد - علاقہ وچھبہ علاقہ کہاورہ تحصیل چکار مظفر آباد اسمین تحصیلین ہین ٭

کُل کشمیر کی مردم شماری ۳۸۷۱۹ مرد ۴۴۴۱۳ عورتین ٭ ہندو ۶۱۱۳۴ کل ہندو، ۴۶۷۴۸۸ مسلمان مرد و زن - ۳۴۴۶ جنسی سکھہ مرد و زن ہین ٭

کوہستان کشمیر

اِسکے کوہستان محدود کی بلندی آٹھہ ہزار فٹ سے ۱۶ ہزار فٹ تک ہی کوہستان مغربی بہ نسبت شمالی کے زیادہ تر بلند ہین مشرقی و جنوبی طرف کے کوہستان ۵۰ یا ۷۵ کوس تک ہین اور اُنکے خاتمہ پر میدان پنجاب شروع ہوتا ہی اور یہ کوہستان شمالی کے انجام پر تبت اور وسط ایشیا ہی - یہ تمام کوہستان سلسلہ کوہ ہمالیہ کی شاخین ہین ٭

مشہور کوہستان یہ ہین

۱- ہاری پربت سری نگر سے شمال کیطرف شہر سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ۲۵۰ فٹ بلند ہی اسکا دوسرا نام کوہ ماران ہی پردمن پیٹھ یعنے چمکنے کی جگہہ بہی اسکو کہتے ہین اسکے گرداگرد پختہ پتھرون کی ایک دیوار ہی ۱۳- فٹ موٹی ۲۶ فٹ اونچی سنہ ۱۵۹۰ء مطابق سمت ۱۶۴۷ بکرمی مین بحکم شہنشاہ اکبر بنائی گئی تہی اسکے ایک دروازہ موسوم بہ کاٹھی دروازہ پر محراب مین تین پتھرونپہ اشعار ذیل کندہ ہین-

بنائے قلعہ ناگرنگر شد	بحکم بادشاہ دادگستر
سر شاہان عالم شاہ اکبر	تعالیٰ شانہ اللہ اکبر
شہنشاہی کہ در عالم مثالش	نبود است و نخواہد بود دیگر
کرورو دو لک از مخزن فرستاد	دو صد استاد ہندی جملہ چاکر
نہ کردہ ہیچکس بیگار این جا	تمامی یافتند از مخزنش زر
چہل و چار از جلوس پادشاہی	ہزار و شش ز تاریخ پیمبر

یہ پربت ہنود کے نزدیک نہایت متبرک و مقدس سمجہا جاتا ہی اکثر ہنود زن و مرد ہر روز اسکا طواف کرتے ہین جسکا دور قریب ڈہائی کوس کے ہوگا-
اسکے جنوب مشرق مین شارکا دیوی کا سوئمبو مندر اور چوٹی پر قلعہ سرکاری تعمیر
سنہ ۱۸۰۶ کردہ عطا محمد خان سمت ۱۸۶۰ کا جنوب مین کہنڈرات اخون ملا شاہ
اتالیق جہانگیر مغرب مین آستان شاہ حمزہ معروف بہ مخدوم صاحب شمال کی طرف مہاجیمی کا استہان اسکے پائین مین جو دگھ بادشاہی کے ویرانجات

اور باغ واہث خان گوشہ شمال مشرق مین مُقدس چشمہ بو کہری بل جیلخانہ جدید و ڈول
۲ - شنکر اچارج شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمال ومغرب کی طرف میدان کشمیر سے
۱۰۴۵ فٹ اور سطح سمندر سے ۶۲۶۳ فٹ اونچا - پون میل لمبا ہی اصلی نام اسکا
کوہ سندیمان تہا کیونکہ راجہ سندیمان نے سمت ۲۸۸۴ کلجگی مین اپنے نام پر ایک مندر
اسپر بنایا تہا جسکو اہل اسلام نے لفظ سلیمان سے بدل کر تخت سلیمان اسکا نام رکھا
بعد اسکے شنکر اچارج سوامی اسپر آکر رہا اور اُسکے نام سے کوہ شنکر اچارج ابتک مشہور ہے
اسکی چوٹی پر ایک سنگین مندر موجود ہی اسمین شیوجی کا لنگ ہی مندر مذکور کے
دیکہنے سے کاریگرونکی صناعی اور فضیلت دیکہہ پڑتی ہی اس کوہ کے دامن شمال مین
ایک چہوٹا سا جنگل اور دامن شمال ومغرب مین موضع گوپکار و آب گگری بل دامن
مغربی مین موضع درو گجن اور کوہ خورد رستم گڈی ہی جسپر مشنری شفاخانہ بنا ہی دامن
جنوب مین دریاے جہلم بہتا ہی یہ پہاڑ کوہ شالامار کے ساتہہ گوشہ جنوب وشمال
کی طرف سے ملا ہوا تہا جسکو کسی راجہ سلف نے بغرض پہنچانے ہوا کے تالاب ڈل کو
اسغرض سے کہ مبادا حبس ہوا کے باعث پانی تالاب مذکور کا خراب ہو جاے - کاٹ کر
علیحدہ کر دیا ہی اسجگہہ کو شاستری مین آدت گوہا اور کشمیری مین ایتہ گنج کہتے
ہین کسی مسلمان حاکم نے مندر کے ایک ستون پر عربی حروف بہی کہدا دئے ہین ہ
۳ - کوہ ماربل سرینگر سے گوشہ جنوب و مشرق مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر ۱۱۵۰۰ فٹ
سطح سمندر سے بلند ہی گذر راستہ کشتواڑ ور یاست چمبہ اسی پر کو ہی ۂ
۴ - کوہ مرگن شہر سے ۳۰ کوس گوشہ جنوب ومشرق مین ۱۱۶۰۰ فٹ چشمہ چوہر ناگ
اسی پر ہی"

۵ - کوہ برارہ سری نگر سے جنوب ومغرب مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر متصل ویری ناگ کے

۶- اہاٹینناک ۱۲۶۹۰ فٹ بلند متصل جھیل مانسبل اسکے پتھرون سی چونا بنتا ہی:
۷- تشکر الدین اولر تالاب کی سغرب مین ۷۰۰۰ فٹ بلند مسلمانونکا مقدس کوہ ہی:
۸- کوہ زوجہ بال جسکو انگریز زوجیلا پاس کہتے ہین سری نگر سے ۴۰ کوس مشرق کیطرف حدود پرگنہ لعل ہین سونہ مرغ اور دراس کے درمیان ۱۱۳۰۰ فٹ بلند بسبب پڑنے بہت برف کی سرما ہین گذر اسکا محال ہو جاتا ہی:
۹- کوہ وجہ بال ۱۱۷۰۰ فٹ بلند نواح پرگنہ کھوئی ہامہ ہین نہایت سرد ہی:
۱۰- کوہ پیر نزہ بال سری نگر سے ۶۰ کوس اسکرو و گوریز کے درمیان بہوج پتر کے درخت اسپر بہت ہین:
۱۱- بانہال شہر سے ۲۵ کوس جنوب و مغرب مین شاہ آباد و بانہال کے درمیان ۱۳۷۵۰ فٹ بلند چونکہ موسم سرما مین اسپر باد تند چلتی ہی اسلیئے اُس سی محفوظ رہنی کو مہاراجہ صاحب نے اسپر بہت سی مکانات پختہ جنکو مرکہتے ہین بنوا رکھے ہین برف اسپر بکثرت پڑتی ہی کوہستان جموان اور خط کشمیر کو یہی کوہ جُدا کرتا ہی یہ بھی پنجال کی ایک شاخ ہی:
۱۲- کوہ پیر پنجال شہر سی ۳۰ میل سطح سمندر سی ۱۱۴۰۰ فٹ بلند کشمیر کے جنوب و مغرب مین دور تک پھیلا ہوا ہی - وشنو پا دجرا اسکی اونچی چوٹی ہی ۱۳۵۰۰ فٹ بلند ہی اسکی چوٹی پر چشمہ کوثرناگ ہی:
۱۳- کوہ ہرمکٹ مقدس کوہ شہر سے ۳۰ کوس شمال کیطرف پرگنہ لعل مین ۱۶۹۰۵ فٹ اونچا مدام برف سی ستور رہتا ہی اصلی نام اسکا ہرمکٹ پربت ہی:
۱۴- کوثر شہر سی ۳۰ کوس جنوب کیطرف پرگنہ دیوہ سر کی نواح مین ۱۵۵۲۰ فٹ بلند - اسکی چوٹی پر چشمہ کوثرناگ ہی جسمین سی دریای وشو - بانہال و گلا بگدہ نکلی ہین:

۱۵-کوہ گوشہ برابر سری نگر سے ۱۰۰ میل شمال کیطرف کوہ ہمالیہ کے عقب مین چلاس کے درمیان ۲۶۰۴۶ فٹ بلند مدام برف سے مملو رہتا ہے۔

۱۶-کوہ ننگا پربت شہر سے ۶۷ کوس شمال مین اقلیم استور ہے سطح سمندر سے ۲۶۶۲۰ فٹ اونچا ہے۔

۱۷-کوہ امرناتہہ شہر سے ۵۴ کوس شمال و مشرق مین سولہ ہزار فٹ سے اونچا مُقدس ہے۔

۱۸-کوہ گلمرغ شہر سے گوشہ جنوب مغرب مین تین ہزار فٹ سطح سمندر سے بلند۔

۱۹-کوہ افروت پرگنہ کروہن مین اسکی چوٹی پر چشمہ ایلا تہر ہے جسمین سے دریا ہی نکل نکلتا ہے۔

۲۰-کوہ سونہ وارن ۱۲ ہزار فٹ بلند اسپر سے دو رستے گوریز کو جاتے ہین۔

۲۱-کوہ شالامار تالاب ڈل کے کنارہ پر اسکے عقب مین کوہ مہادیو ہے۔

۲۲-کوہ انت ناگ ۳۵۰ فٹ اونچا ہے۔

۲۳-کوہ ناگوبندان ہرپور کے متصل جب کشمیر ستی سر تہا اسپر کشتیان بندہتی تہین کشپ رشی نے اسی کوہ پر بہت عبادت کی تہی۔

۲۴-کوہ بارہ مولا ۵۰۰۰ فٹ بلند سری نگر کے مغرب مین ہے۔

۲۵-کوہ شوپیان شہر کے جنوب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر ۱۷۵۰۰ فٹ بلند ہے۔

۲۶-کوہ ترا گبل بندہ پور سے نو میل پر ۹۱۱۶ فٹ بلند ہے۔

۲۷-کوہ شاردا اوتر مچھی پورہ کے عقب مین شمال مغرب کے گوشہ مین ہنود کا مُقدس پہاڑ ہے اسی کے نام سے کشمیر کو شاردا پیٹھ کہتے ہین۔

۲۸-کوہ گنجہ بل متصل پہلگام اور گوشہ برار کے اسمین کان بلور اور سرب ہے۔

کوہ آتش فشان

کوہ جوالامکھی کشمیر مین صرف ایک ہی ہی اُسمین سے مثل جوالاجی کے مدام شعلہ نہین نکلتے صرف ایک دورہ چند سال کے بعد اس قطعہ کوہ مین سے گرمی نمودار ہوتی ہی اور بعض اوقات شعلے بھی نکلتے ہین اسکا نام سویدجی ہی - سویم کے معنے خود آنیوالا ہی یہ مقام کوپنجی ہامہ پر ہی جو کہ پرگنہ مچھی پورہ مین سرینگر سے گوشہ مغرب وجنوب مین تخمیناً ۳۵ کوس کے فاصلہ پر تقریباً ۱۶۰۰ فٹ بلند واقعہ ہی عطا محمد خان کیوقت مین بھی یہ مقام ایک ماہ تک شعلہ افشان رہا اُسمین

۱۸۲۸ء گندھک کی بو نہ تھی سمت ۱۸۸۵ کے زلزلہ مین نہ وہان بھونچال آیا اور نہ کوئی آواز نکلی اُسکے بعد سمت ۱۹۱۲ مین یہ آگ ظہور مین آئی - اب سمت ۱۹۳۴ مین اسکا ظہور رہا - تیرہ ماہ تک شعلہ افشانی ہوتی رہی - پنڈت لوگ اسی آگ کے ذریعہ دیگچون مین بھات پکاکر اُسکے پنڈون سے شرادہ کراتے ہین اور اسکا درجہ گنگا دگیا وپٹن کے برابر بلکہ اُسسے بدرجہا زیادہ مانتے ہین بموجب شاسترکے یہ تاثیر جاری ہی جن یعنے ۱۶ کوس تک اس زمین مین پائی جاتی ہی - مگر راقم نے صرف ۱۶ گز زمین ہی جلتی پائی تھی ٭

جھیلین اور چشمہ کشمیر کے

روایت ہی کہ خطہ کشمیر سابق مین ایک تالاب تھا جسکو ستی سر کہتے تھے بعد اُسکے یہ خطہ پانی نکالنے سے درہ کی صورت ہوگیا مگر تاہم اب بھی اسمین ہزارہا چشمہ ہین اُنکی چند اقسام ہین - اوّل وہ جسکو جھیل کہتے ہین اسمین سے اکثر ایسے ہین جنمین سے پانی اور نہرین جاری ہوتی ہین دوسرے قسم اول سے بہت چھوٹے مگر روان ہین - بعض ایسے ہین جنکا پانی جاری نہین یہ تمام چشمے علی العموم خورد وکلان دامن ہاے کوہستان اور کچھ چوٹیون پر واقع ہین -

ان تمام کو سر یا ناگ کہتے ہین ناگ کے معنے ہین پہاڑ سے نکلنے والا اور دوسرے معنے سانپ
بہی ہین کشمیریون کا اعتقاد ہے اور نیلہ مت پوران مین لکہا ہے کہ یہ خطہ سابق مین سانپون
اور ناگون سے آباد تہا انکا راجہ نیلہ ناگ تہا بہت سے چشمہ ہنود کے نزدیک متبرک و مقدس ہین
اوّل ڈل یا تالاب شہر - کہتے ہین یہ ایک دشت بے آب تہا اسکو وتیال مرگ
کہتے ہتے یہ تالاب تخمیناً پانچ میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا سری نگر کے شمال و مغرب مین بحساب
اوسط ۱۵ فٹ عمیق ہے چہار طرف باغات دل فسزا سے محدود دامن کوہستان شالامار مین واقع
ہے - کشمیریون نے اسکو چند حصون مین تقسیم کیا ہے (۱) ڈل خورد یا ڈل کو توال (۲) ڈل
کلان (۳) استہ واو (۴) سوڈر کہون ٭ جو تہا حصہ سب سے عمیق تر ۴۵ فٹ تک ہے
اسمین سے دو نہرین بہتی ہین - جو نہہ کول جو براہ نگر بی بل کوہ شنکر اچارج کے نیچے سے براہ
موضع دوہ گیبن شیر گڈہی کے سامنے دریا سے ملتی ہے - دوسرا نالہ مار جو باغ دلاور خان
کے پاس سے نکل کر پرگنہ اچہن کو سیراب کرتا ہے اس نالا کے شمال و مشرقی اطراف سبز اور
بلند پہاڑون سے محدود ہین پانی اسکا اکثر چشمون سے نکلتا ہے شمال کیطرف سے ایک پہاڑی
نالہ بہی اسمین آکر پڑتا ہے اسکا بہت سا سطح آب کنول نیلوفر شمسی و قمری اور **رادون**
و درختون سے مستور ہے پہلے یہ تالاب بہت بڑا تہا مگر اب اسکے کنارون کو لوگون نے مٹی
وغیرہ سے بہر کہتیان بنالی ہین ان کہیتون کو ڈیم کہتے ہین **راد** اس کہیت کو کہتے ہین
جو کہ سطح آب پر مثل تختہ کے تیرتا ہوتا ہے انکو اسطرح بناتے ہین ایک قسم کا گہاس ڈل مین
پیدا ہوتا ہے اسکو نیچے سے کاٹتے ہین وہ مثل چٹائی کے پانی پر آجاتا ہے اسطرح سے دو تین ٹکڑے
یا چٹائیان اس گہاس کی جو اوّل اوپر سے کاٹے پر ہو بہو چٹائی سی ہوجاتی ہے آپسمین ایک
دوسرے پر رکہہ دیتے ہین پہر اسپر مٹی ڈال دیتے ہین اور پہر ایک چوب دراز کو پانی مین نیچے
تک گاڑ دیتے ہین اور اس گہاس کو جسپر مٹی ڈالی ہوتی ہے اس ستون چوبی سے باندہ دیتے ہین

جسپر وہ ایک جگہہ قایم ہو جاتا ہی اُسپر ترکاریان وغیرہ اشیاء بوتی ہین بعض اوقات زمیندار لوگ جو ایک جگہہ سی دوسری جگہہ کہول کر اُسے لیجاتے ہین اس لئی ہندوستان وغیرہ مقامات مین مشہور ہی کہ کشمیر مین زمین چرائی جاتی ہی ۰

ڈل مین جیو یعنی سکہانارے سنگہاڑہ - مذر و یعنی بیخ نیلوفر اور کاہ لک جسکی چٹائیان بنتی ہین اور مکانات کی خس کے کام مین آتا ہی - کاہ بیچہ کان سی ڈل نابد* بہی نکلتا ہی اُسکو مسلمان لوگ کہاتے ہین پختہ اسکا موسوم بہ کلرت ہی مٹی مین ڈالکر کہگل کے کام آتا ہی اس تالاب مین دو سد آب جسکو ستہو کہتے ہین بہ ایں پل چلنے کو بنے ہوئے ہین ایک نابدیار سی درمیان ڈل کے ہوکر موضع ایشہ براری کے جنوب تک ہی اسکا طول ۴ میل اور عرض بحساب اوسط ۱۲ فٹ ہی اسپر نو پل ہین اس سد آب کو پنڈت جو ہری مہیش نے بنایا تہا نشاط باغ کے سامنے جو پل ہی اُسپر تاریخ ذیل کندہ ہی

هست تاریخ این خجستہ اساس بانیٔ پل مہیش شکر داس

دوسرا سندہ خواجہ یار بل سی سیف خان نے حضرت بل تک بنایا ہی ۰

تالاب ڈل کشمیر مین دولتمندون کیواسطے عجیب مقام تفریح سیر و تماشا ہی - غریب و پریشان خاطر کے واسطے اسسے بہتر کوئی مقام غم کرنیکا نہین ہی اسکی سیر و شکار ماہی و مرغابیونہین ہی باتین کرتے ہوئے دن گذر جاتا ہی عمر ہی غم ایکدم مین دور ہو جاتا ہی روایت ہی کہ ایک تاجر نے اپنے لڑکیکو دو تین لاکھ روپے کا مال دیگر تجارت کیواسطے ہندوستان سے یہان بہیجا تہا - تجارت بالائی طاق رکہکر اُسنے سب روپے سیر ڈل مین ضایع کر دئی باپنے جب حساب طلب کیا اُسنی لکہہ بہیجا کہ وہ سب روپیہ میان ڈل کے ذمہ ہی بہت مانگتا ہون وہ کچھ نہین دیتا - بلکہ اور مانگتا ہی باپ اسکا پریشان ہو کر کشمیر مین پہنچا اور سیر ڈل مین ایسا گرفتار ہوا کہ بقیہ دولت بہی کہو بیٹہا ایکدن باپ بیٹا کشتی مین سوار سیر ڈل کر رہے تہے باپنے پوچہا بیٹا وہ

* نابد کشمیری زبان مین مصری کو کہتے ہین -
۲ نابدیار ایک محلہ کا نام ہے جو رعناواری مین ہے

میان ڈلو کہان رہتا ہی جو روپیہ نہین دیتا بیٹے نے جواب دیا کہ یہی حضرت ہین جنکی آپ سیر فرما رہی ہین دونون پشیمان ہوکر وہین مرگئے اور گگری بل مین دفن کئے گئے کتاب لالہ رُخ مین اسکی بہت تعریفین لکہی ہین اسکے درمیان دو جزیرہ مصنوعی ہین ایک کا نام روپہ لنک یعنی نقرہ کی لنکا یہ نسیم باغ کے سامنے شالامار کے راستے مین ہی یہ جزیرہ ۶۵ ہ گز مربع اور ۳ فٹ پانی سے اونچا ہی واین صاحب سیاح نے ۱۸۳۵ء مین اسپر ایک چھوٹا سا مندر دیکہا تہا جسکا اب نشان تک نہین ہی ٭

سونہ لنک یعنی سونیکی لنکا - درمیان ڈل کلان یا جنوبی حصہ تالاب کے - ۸۰ گز لمبا ۶۰ گز چوڑا ہی اسکو امیر خان جوانشیر نے ۱۷۷۶ء مین بنایا تہا مغلون نے اسپر ایک چھوٹا سا چیلخانہ بنایا ہوا تہا اُسکی دیوار کے نشان ابتک موجود ہین اسیوجہ سے لوگ اسکو منحوس سمجہکر اُسپر نہین بیٹھتے عیاش لوگ زیادہ تر روپہ لنک پر بیٹھ کر خورونوش کرتے ہین اس تالاب کے ہر چہار طرف عمدہ عمدہ باغات ہین شہر سے بذریعہ چونٹہ کول کے دونون کنارون کے درختہائے سفیدار و چنار و پانی کی صفائی اور مرغابیان دیکہتے ہوئے کشتی مین سوار ہوکر اول ڈل دروازہ ملتا ہی اُسسے آگے کو ایک نہر گگری بل سے ہوکر دہنی طرف سے ڈل کو توال کو جاتی ہی اور دوسری براہ راست رعنا واری مین سے ہوتی ہوئی حسن آباد کی طرف سے ڈل مین پہنچتی ہی مغربی کنارہ ڈل پر (۱) حضرت بل ایک گانو ہی جہان رویت موے شریف محمد صلعم صاحب ہے اُسسے آگے تہوڑے فاصلہ پر **نسیم باغ** ہی اسمین ۶۵۶ درخت چنار کے ہین یہ باغ عہد اکبر شاہ سنہ ۱۵۸۶ء مین نسیم خان غلام کے اہتمام سے تیار ہوا تہا اسکے گرد جو دیوار تہی اب صرف اُسکے نشانات موجود ہین سو گز آگے جاکر موضع **بہگ** معروف بہ **رنگنا تہہ پورہ** ہی یہان جندرہا سے شالی کوب و کارخانہ ابریشم ہی اس سے آگے **تیلبل** ایک بڑا گانو ہی جو کہ تالاب کے شمال مین واقع ہی نالہ تیلبل کا پانی نہایت ٹہنڈا گنا جاتا ۱۰۰۰ سنہ ہجری

ہی شمال مشرقی حصہ کنارہ تالاب پر **باغ شالامار** ہی اسکو شاہ جہان نے بنایا تہا یہ باغ ۵۹۰ گز طویل ۲۰۰ گز عریض دس فٹ بلند دیوار سی محدود ہی ڈل سی باغ تک ۱۲ گز چوڑی ایک نہر بہتی ہی اس نام کی وجہ تسمیہ کی بابت بہت اختلاف ہی کہتے ہین یہان کا ۱۰ دیوکا مکان تہا شاستر ہی والے اسکو مار کہتے ہین اور شالا مکان کو حتی شالامار ہوا یعنے کام دیو کا مکان اور بعض کہتے ہین کہ مار کشمیری مین دریا کو کہتے ہین چونکہ انگریز سابق مین بشمینہ دہوتے تہے اُسی سے شالامار ہوا۔ وسطی مکان اس باغ کا قابل دید ہی۔ اُسکے چارونطرف تالاب ہین جنمین تقریباً ۱۴۰ فوارے ہین اسمین سنگ موسی کے ستون نہایت خوبی سی مجلا کرکے لگائے گئے ہین تالاب تارسے وماوسر کی ایک نہر اسمین بہتی ہی۔ شالامار سی ذرہ فاصلہ پر تالاب کے مشرق مین **موضع الیشہ بر** ہی اسکے پاس چشمہ گپت گنگا کا تیرتھ ہی؀

نشاط باغ تعمیر کردہ آصف خان بعہد شاہجہان دلافزا اور رحت بخش اسم بامسمیٰ ۵۹۵ گز طویل ۳۶۰ گز عریض ایک دیوار ۱۲ فٹ بلند سی محدود مشرقی کنارہ تالاب پر واقع ہی اس باغ کے درجہ ۱۶ اسی ۱۸ فٹ تک آپسمین پست و بلند ہین **چشمہ شاہی** مشہور و معروف چشمہ نشاط باغ کی طرز پر ۱۲۳ گز طویل اور ۴۴ گز عریض ۷ فٹ بلند دیوار سی محدود جنوب مشرقی کنارہ ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہی اسکا پانی پینے مین سبک اور ہاضم ہی؀ **انگور باغ** اسکے آگے مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۳ مین تیار کرایا ہی ۱۸۷۶ء اسمین فرانسیسی انگور کی بیلین لگائی گئی ہین؀ **پری محل** یا کوتلن ایک ویرانہ مکان تالاب کے جنوبی طرف موضع تہبد کے روبرو ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر تعمیر کردہ آخون ملا شاہ اتالیق جہانگیر واقع ہی؀ **چار چنار باغ** جنوب و مشرقی گوشہ مین ہی بیگم نور جہان کو یہ باغ بہت پسند تہا؀ **گوپہ کار** اسی آگے کو ایک چہوٹا سا گانو ہی جو کہ دامن کوہ شنکر اچارج مین خوبصورتی سے واقع ہی؀

(۲) مانسبل کشمیر کے تمام چشمون مین ازبس خوبصورت و راحت انگیز تالاب شمال مشرق و جنوب مغربی اطراف مین تخمیناً تین میل لمبا اور ایک میل چوڑا تمام چشمون سے عمیق تر موضع صفاپور کے پاس ہی اسکا پانی زیادہ تر اندرونی چشمون سے نکلتا ہی کوندہ بل کے سامنے نالہ امراوتے جسکو زین العابدین لایا تہا اسمین پڑتا ہی اسکے کنارہ پر موضع کوندلہ بل ہی جسکے ااگہر سنہ ۳۴۹ ہجری مین غرق ہو گئے تہے - چوٹی کوہ اہاپیگنگ کی ۶۲۹۰ فٹ بلند ہی ۔

(۳) تالاب انچار جو ڈل سے کچہہ بڑا ہی سرینگر کے گوشہ شمال و مغرب مین ایک کوس کے فاصلہ پہ واقع ہی اسمین نالہ سار پڑتا ہی اور دریا سے سندہ ایک طرف سے اسکے ساتہہ ملکر پہر علیحدہ ہو جاتا ہی ۔

(۴) جہیل و لر جسکو کشمیر کا سمندر کہنا چاہئے تمام جہیلون سے بڑا ہی یہان پہلے ایک شہر سندمتی نام آباد تہا جو کہ بسبب گنہگاری باشندون کے غرق آب ہو گیا اسکا اصلی نام پدم ناگ ہی یہ تالاب اعظم شہر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مشرق سے مغرب تک دس میل چوڑا اور شمال سے جنوب تک بارہ میل لمبا ۱۶ فٹ سے زیادہ بحساب اوسط عمیق ہی - بقول شاستر اسکی وسعت ۲۸ کوس تک ہی مچہلیون اور مرغابیون کا شکار اسمین بکثرت ملتا ہی اسکے کنارونپہ بہی لوگ ڈیم بناتے جاتے ہین ہوا کے وقت کشتیون کے غرق ہونیکا بڑا خوف رہتا ہی دریا سے بہت اسکے بیچون بیچ مین چلتا ہے سو ویا وزیر راجہ انتی ودما نے بڑی حکمت سے دریا کو اسمین ڈالکر نکالا ہے دریا کا پانی اسمین بالکل علیحدہ نظر آتا ہی اولر کا پانی جدا گانہ شمال و مشرق مین یہ دریا کوہستان بلند سے محدود ہے اسمین بہی اندرونی چشمون کا پانی زیادہ تر ہے جزیرہ زینہ لنک تعمیر کردہ زین العابدین جو اسکے درمیان تہا اب کنارہ پر

آگیا ہی یہ جزیرہ شمال سی جنوب تک ۵۹ گز لمبا اور مشرق سی مغرب تک ۵۷ گز چوڑا ہے بنڈ ٹہ پورہ اسکے شمال و مشرقی کنارہ پر ایک قصبہ آباد ہی گو دلیس و ہسکرہ وغیرہ کوہ ہین سی رستہ جاتا ہی کوہ تسکر الدین ۷۰۰ فٹ بلند مغربی کنارہ تالاب پر واقعہ ہی شکر الدین مرید نور الدین کی زیارت اسی پر بنی ہی۔

پہاڑ و نیز چشمہ ہائی ذیل ہین

۱۔ گنگبل کوہ ہرمکٹہ کی چوٹی پر مثل ہردوار گنگا کے مقدس و نجات بخش خیال کیا جاتا ہی سری نگر سے وہانتک یہ منزلین پڑتی ہین بجار ناگ ۔ نونر ۔ برزناگ ۔ رام راون کوہ بہرت ۔ برہمہ سر ۔ کوہ برنی بل یا بنبہ دہار ۔ چشمہ ہائی نند وکول چشمہ کول سر تالاب گنگابل قریب ڈیڑہ میل لمبا اور ۳۵۰ گز چوڑا ہی ہنود مُردون کے پہول اسمین بہا دون سندہی اُستمی کو ڈالتے ہین۔

۲۔ کولناگ یا کوثر ناگ ۲ ہزار گز لمبا پانچ سو سی چہہ سو گز تک چوڑا ہی دو سو فٹ گہرا ہی کل دور اسکا ۳ کوس کا ہی اسمین سی پانچ ندیان نکلتی ہین منجملہ انکی دریائے وشو کشمیر مین اور چار ندیان پہاڑون مین بہتی ہین اسکی مشرقی چوٹیون کو کوبدن کوٹہر کہتے ہین وشناہ پاد بہی اسی کے پاس ہی روایت ہی کہ وشنو کے پاؤن مارنے سی یہ تالاب بنا ہی چنانچہ نشان پانو کا ابتک موجود ہی۔

۳۔ شیشناگ یا ششرم ناگ امرناتہہ کے رستے مین درہ لدر کے سامنے۔

۴۔ چشمہ ایلاپتہر کوہ اخروت پر پرگنہ کروہن مین۔

۵۔ سوکھ ناگ کوہستان بیردہ پر سوائے انکے مارسر ۔ تارسر ۔ سونہ سر چندہ سر ۔ مہاکرسر ۔ نیلہ ناگ ۔ باغ سر مشہور ہین۔

چشمہ

اچھہ بل جسکا دوسرا نام صاحب آباد ہی اننت ناگ سی ۳ کوس دامن کوہ مین مشہور اور خوبصورت چشمہ اول دفعہ راجہ اچھہ کے نام پر مشہور رہا بعد اسکے شاہجہان نے وہان تعمیر بنا کر صاحب آباد کے نام سی معروف کیا اب مہاراجہ صاحب نے تعمیرات جدید وہان بنوائی ہین۔ پورانا حمام لایق دید ہی یہ کوہ جسکے دامن مین یہ چشمہ واقع ہی پرگنہ برنگ کو کہوہار کو جدا کرتا ہی لوگون کا خیال ہی کہ پانی جو اسمین سی نکلتا ہے وہ برنگی ندی کا ہی جو اسکے پیچھے ایک مقام مین غایب ہو جاتی ہی ٭

اننت ناگ مین چشمہ ہون مٹن سی آدہ میل پر ہنود اسکا گیاجی سی زیادہ تر مہاتم مانتی ہین ٭ **ویتھہ وتر** منبع دریای بہت۔ وین متصل پانپور ٭

ورناگ جسکو خیال کیا جاتا ہی کہ شیوجی کے ترشول سی بنا ہی یہ چشمہ ہشت پہلو خوبصورت و دلرباد امن کوہ بانہال ہین ۲۷ گز مدور اور ۵۰ فٹ گہرا ہی اسمین مچھلیان بے شمار ہین ایک نہر بڑی زور سی اسمین سی نکلتی ہے کہنڈرات باغات و مکانات شاہی جسکو شاہجہان نے بنایا اور جدید باغ و تعمیرات عالیشان والئی حال اس چشمہ کے قابل دید ہین نہ کہ شنید اس چشمہ کے گرد ۲۴ محرابین ہین جنمین سی ایک کے پتھر پر عبارت ذیل کندہ ہے ”بادشاہ ہفت کشور عدالت گستر ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ غازی بتاریخ ۱۵ سنہ جلوس درین سرچشمہ فیض آئین نزول اجلال فرمودند۔

تاریخ

از جہانگیر شاہ اکبر شاہ — این بنا سر کشیدہ بر افلاک
بانئی عقل یافت تاریخش — قصر آباد و چشمہ ورناگ“

چشمہ سی باہر دو سہرے سنگ موسلی پر جواب ٹوٹ گیا ہی کندہ ہی

حیدر بحکم شاہجہان بادشاہ دہر شکر خدا کہ ساخت چنین آبشار جوی
این جو بجی داوہ ست ز جوی بہشت یاد زین آبشار یافتہ کشمیر آبرو ی
تاریخ جو ئی گفت بگوشم سروش غیب از چشمہ بہشت برون آمدہ ست جوی

چشمہ سوندہ براری پرگنہ برنگ مین وسط لبا کہ سی وسط جیٹھ تک تین تین دفعہ خشک ہو جاتا ہی اور پھر تین ہی دفعہ پہر آتا ہی۔

رووَر سندہیا پرگنہ دیوہ سر مین - کہتی ہین وہ نہین گیارہ دفعہ خشک ہوکر گیارہ ہی دفعہ پہر آتا ہی۔

یون سندہیا پرگنہ شاہ آباد مین - اسمین بہی کہت چشمہ سوندہ براری ظاہر ہوتی ہی۔

ہا کرہ سر پرگنہ ماچہامہ مین - اسمین چند جزایر ہوا چلنے کیوقت بہتی ہوئی خیال مین گذرتے ہین۔

کہیر بہوانی سری نگر سی سات کوس پر مقدس چشمہ راگیان بہگوتی کا بشکل شاردا حرف اومکار کے واقع ہی قدرتی سے اسکا آب مقدس ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہی اور ہر ایک رنگ کی جدا گانہ تاثیر ہی۔

چشمہ اونتی پور مین غسل کرنے سے خارش و قولنج کے دور ہو جانیکا لوگون کو یقین ہی۔ چوہر ناگ برنگ مین۔ کرشنہ سر منبع دریائی کرشنہ گنگا۔ خوشحال سر نوشہرہ کے نزدیک۔ نندن سر کوہ نندن پر۔ سر بل دریائے سلنڈرن کا مخرج۔ جہجہر کن یعنے سنگ سفید منبع دریائی دودہ گنگا۔ چشمہ کورہتر موضع پانڈ جہو مین۔ نکچہاک ناگ موضع زیون مین۔ چشمہ جالندہر موضع زاورہ مین۔ سیجار ناگ نوشہرہ مین۔

کریوہ ہای

کشمیر مین بہت سی زمین معمولی سطح کشمیر سی بلند اور پتھریلی ہی اُسکو کریوہ کہتے ہین شمالی طرف کی کریوہ یہ ہین کریوہ بانپور - کریوہ اسلام آباد اور جنوبی یہ ہین تریگہ پور - نونگر کریوہ خانپور - کریوہ دامودر - ان تمام کریون کو پہاڑی پانی اور خندقین آپسمین ایک دوسری سے علیحدہ کرتے ہین کریوہ ہائے ذیل بہی مشہور ہین کریوہ لتہ پور - کریوہ وولنسو - کریوہ بڈہی اوڈر - مٹن اوڈر - کریوہ رام نگر - کریوہ چکدر وغیرہ *

نمبل ہای

نمبل اُس قطعہ زمین دلدلی کو کہتے ہین جسمین پانی قدرتی چشمون یا کسی تالاب کا بارہ مہینے بہرا رہتا ہی اور سطح آب گہاس سی مستور رہتا ہی بعض بعض نمبین کوسون تک چلی گئی ہین - چند کے نام یہ ہین - کونہ بل وہو مین * گیر نمل اولر مین * کرہ سر نمل بلدہ پائین مین * تولہ بل نمل کلان تر کہیر بہوانی کے گرداگرد پرگنہ لعل مین * پہارڑ و نمل خود کشت مین * کنی پور اچہہ مین * بیجبہارہ نمل - ورہ نمل کروہن مین * بوڈ نمل کامراج مین * بیزتار و نمل او نمل او نتم سایر مواضع پائین مین * نمل کاؤسان پانچہاسہ مین * ولنہ نمل کروہن مین * ٹنگہ نمل دیوہ سر مین * ندر نمل اور قیصر نمل اچہہ مین * براری نمل سری نگر مین کشتیبان بہی ان تمام مین بخوبی چلتی ہین *

دریاے ہای کشمیر

چہوٹے چہوٹے دریا کشمیر مین بہت ہین مگر یہان خاص دریا لکہے جاتے ہین +

اسے بتستا۔ جسکو یونانی ہائیڈسپس پنجابی جہلم پنڈت وتستا مسلمان بہت کہتے ہین ایک بڑا دریا ہی جوکہ تمام کشمیر کی زمین کو سیراب کرتا ہی اور قریب قریب تمام قبائل دریا کشمیر کے اسمین پڑتے ہین یہ دریا چشمہ ویتہہ وتر واقعہ شاہ آباد سی نکلتا ہے بہت زبان شاستری مین اُس مقدار کو کہتے ہین جوکہ نر انگشت کی برابر ہو چونکہ اصلی منبع اسکا بہت چھوٹا ہی اسلئے اسکا نام ویتہہ ہوا۔ ویتہہ وتر سی نکل کر پانی اسکا آب چشمہ سبت رشیان سی ملکر چٹی گنڈ مین جو ہی درناگ ملحقہ پرگنہ بکی سانڈرن جو کوہ برابر و کاورن واقعہ پرگنہ شاہ آباد کے چشمہ سرل سی نکلتا ہی پیوست ہو کر آب واسک ناگ پانزت ناگ دریاسے وشو سی ملکر برنگے ندی و آب کوکرناگ وجو آرہ پتی سی جسکا مخرج باہم سرلپتہ سرور ودرہ سر واقع کوہ دامند و پرگنہ کوٹہار ہی و آب چشمہ مارتند و چشمہ اچہہ بل سی اننت ناگ مین ملکر کہنہ بل کے نیچے اسقدر پانی جمع ہوتا ہے کہ کشتی وغیرہ اسمین چل سکتی ہی اور دریا کی صورت نظر آتی ہی پہر اَور ندیون سی ملتا ہوا بہت سی حصو نمین شمال کیطرف شنکر اچارج کے نیچے خمدار سات پیچ کہاتا ہوا شہر مین جنوب ومغرب کی طرف بہتا ہوا تمام کشمیر مین تخمیناً ساٹہہ میل کے فاصلہ پر چل کر کوہ بارہمولا سی باہر نکلتا ہی پہر دریای کرشنہ گنگا وغیرہ ندیون سی ملکر قصبہ انگلی کے نیچے جاکر حدود ملک گکہر مین سی گذر پہاڑ سے نیچے گر قصبہ جہلم مین بنام دریاے جہلم مشہور ہو کر قصبہ جہنگ سیالان سی آگے آٹہہ کوس تر موگہاٹ پر دریاے چناب سی ملکر پہرا ہی دریای سندہ بحر عرب مین گرتا ہی یہ دریاے کبھی خشک نہین ہوتا اور بموجب نشیب فراز پانی کے ایک گہنٹہ مین ۱/۲ میل سی ۳ میل تک چلتا ہی ماہ جولائی و اگست مین پانی اسکا معمول سی بارہ فٹ اور کبھی زیادہ بڑہکر باعث سیلاب و نقصان زراعت وغیرہ ہو جاتا ہی کہنہ بل سی آگے پہلے سونہ کول جسکا منبع کپال موچن ہی۔

پہر گنڈ کی ندی - چندرہ کول جسکو غالباً راجہ مہرہ کول نے کہدوایا تہا - سانڈرن ندی - برنگی ندی - آرہ پنجی ندی اسمین ملتی ہین - اُسکے بعد بجانب راست یہ ندیان معاون بنتی ہین - دریا سے لدریا لمبودری جسکا منبع گنیش بل ہے دو شاخون سے کہنہ بل کے نیچے اسمین پڑتا ہے - دریاے چونٹہہ کول جو ڈل مین سے نکلا ہے شہر مین شیرگڈہی کے سامنے بسنت باغ کے پاس اس سے ملا ہے - دریاے سندہ جو کہ اباسین کی ایک شاخ ہے اور بعض کا قول ہے کہ امرناتہہ مین اسکا مخرج ہے یا امراوتی اسمین ملتی ہے اول تالاب انچار سے ملکر پہر شادی پور کے پاس دریاے بہت سے ملتا ہے ان دونون کے سنگم کے پاس درمیان دریا کے ایک چبوترہ پر چنار کا درخت ہے اسکو پریاگ کہتے ہین ۔ دریاے پوہرو دابہ گاو کے ذرہ نیچے ایک بڑا نالہ دریاے بہت سے آکر ملتا ہے - نالہ ہائے ذیل بائین طرف سے اسمین آکر ملتے ہین دریاے دشوم ہامہ کے نزدیک دریاے رامچہو موضع کاکہ پور مین - دودہ گنگا جسکا مخرج سنگ سفید ہے سری نگر کے نیچے دریا سے رامشی کوہستان شکردہ سے نکلکر موضع وہپال مین - دریاے ننگل کروہن مین سے گذر کر تالاب اولر مین پڑتا ہے نالہ کٹہہ کول یعنے نقلی دریا ہے جو کہ شیرگڈہی کے نیچے سے کاٹ کر صفاکدل کے پاس پہر دریا مین ملایا گیا ہے یہ نالہ اکثر سرما مین خشک ہوجاتا ہے دوسرا نارو کے نام سے ایک نالہ گرمیون مین شادی پور کے پاس سے علیحدہ ہوکر ننگل کے متصل تالاب اولر مین پڑتا ہے - دریاے رامو کر یوہ لونگر اور خانپور کے درمیان بہتا ہے - نبلہ گنگا امرناتہہ مین - نالہ پہلگام - نالہ مار تالاب ڈل کے حصہ برارہی نل سے نکلکر پرگنہ اچہن کو سیراب کرکے تالاب آنچار مین جاملتا ہے اسمین جو فرش اینٹون کا تہا وہ سب مٹی مین دب گیا ہے - یہ نالہ سلطان زین العابدین نے بنایا تہا اسیر بہی بہت سے پل ہین - نالہ سونہ کول - شوپیان - رمبی آرہ - بدہو منتی - گورلیس کیطرف بہنے

آگے کہوئی ہانسہ کو سیراب کرکے پہر جہلم مین پڑتا ہے بعض کا قول ہے کہ مدہومتی دریا ہے گزشتہ گنگا کا دوسرا نام ہے نالہ ماور آوتر جہی پورہ ہین۔ دریاے حمل پرگنہ حمل مین بہتا ہے۔

پُل

دریاے بتستا یہ کہنہ بل سے بارہ مولا تک تیرہ پلہاے ذیل ہین جو کہ چوب دیودار سے نہایت مضبوط اور خوبصورت بنے ہین نام اُنکے یہ ہین۔

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	تعداد پایہ	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱	کہنہ بل	۶۶	۱۲	۱	۱۴	یہ پُل سب سے اول اور چھوٹا ہے اننت ناگ
۲	بیج بہارہ	۱۰۰	۱۷	۳	۶	کے پاس۔
۳	پانپور	۱۳۲	۱۴	۴	۶½	
۴	امیرا کدل	۱۳۴	۳۰	۵	۱۶	یہ پُل امیر خان کے نام پر مشہور ہے اور شہر مین اوّل پل ہے
۵	حبہ کدل	۹۷	۲۴	۳	۱۶	
۶	فتح کدل	۸۸	۱۷	۳	۱۶	یہ تیسرا پُل شہر کا فتح شاہ کے نام سے مشہور ہے
۷	زینہ کدل	۹۶	۲۴	۳	۱۶	بنام زین العابدین چوتھا پُل شہر کا مشہور ہے
۸	عالیکدل	۸۲	۱۷	۳	۱۶	عالی شاہ کے نام پر پانچوان پل مشہور ہے
۹	نوکدل	۷۵	۱۸	۳	۱۶	
۱۰	صفاکدل	۱۱۰	۱۹	۴	۱۶	سیف خان کے نام پر اصل سفاکدل ساتوان پل مشہور ہے۔

نمبر	نام	طول بحساب گز	عرض بحساب فٹ	[illegible]	عمق بحساب فٹ	کیفیت
۱۱	سنبل	۱۱۲	۱۶	۴	۱۵	علاوہ انکی اور بہت سے پل نالہ مار
۱۲	سوپور	۱۱۴	۱۶	۳	۱۸	وغیرہ پر ہین یہ ایک جدید پل گوہالن کے
۱۳	بارہ مولا	۱۴۶	۱۶	۶	۳۴	پڑاؤ مین مہاراجہ صاحب کی حکم سے
						آہنی پختہ ۴۸ گز لمبا اور بنا ہی

کشتیان

یہان کے دریا مین کئی قسم کی کشتیان ہین - **اوّل پرندہ** ایک لمبی کشتی ہوتی ہی اسکے سرے پر ایک طرف چھوٹا سا بنگلہ بنا ہوتا ہی اور باقی تمام جگہہ پر ہانجی لوگ (ملاح) چپا مارنیکو بیٹھتے ہین سوای امرا و والیان ملک کی عام لوگ اسپر نہین بیٹھ سکتے ؀

چاکہ واری اسی کا ایک قسم ہی اسکا بنگلہ کسیقدر بڑا مثل ایک کمرہ کے درمیان مین ہوتا ہی ؀ **لرطی ناو** ایک بڑی شاہی کشتی کا نام ہی اسکے درمیان ایک مکان مثل دیوانخانہ کے بنا ہوتا ہی امرا مع مجلس کے اسپر بیٹھتی ہین - یہ قسم خاص لوگونکیواسطی ہین ؀

دوسری قسم عام لوگون کے لئے یہ ہین - **ڈونگہ** عموماً ۵۶ فٹ لمبا ۵ ۳/۴ فٹ چوڑا ۱ ۳/۴ فٹ عمیق نیچے سے چپٹا دونون گوشونکی طرف گاؤ دم ہوتا ہی اسپر چٹائیون کی چھت دیوار گیر اور پردہ ہوتے ہین اسمین جائی نشست و باورچیخانہ و ہانجیون کے بیٹھنے کی علیحدہ جگہہ ہوتی ہی - **شکاری** اس سے چھوٹی اور ہلکی اسیطرح کی ہوتی ہی ایک قسم **وار** کے نام سے مشہور ہی وہ کشتی جس کام مین لگائی جاوی لفظ وار کو اسی نام سے مرکب کر دیتے ہین ؛ مثلاً **آرم وار** یعنے کشتی سبزی فروش کی ؀

گاڈہ وار یعنے ماہی فروش کی کشتی جہٹہ وار جو باد طوفان کیوقت تالاب ڈل یا اولر
مین بیخوف رہتی ہی اسپر سے شکار بہی خوب کہیلا جاتا ہی یہ قسم وار زیادہ تر تالابون اور
نالہ مار مین رہتا ہی اور ہر قسم کی بار برداری مین کام آتا ہی۔ کرناؤ کے ذریعہ دریا مین
وار پار عبور کیا جاتا ہی سب سے بڑی اور بہاری کشتی جو بار برداری غلہ وچوب وغیرہ
مین بکار آتی ہی باہچ کہلاتی ہی ہانجی لوگ اکثر سکونت شبانہ روز انہین کشتیون مین
رکہتے ہین۔ سمت ۱۹۳۲ بکرمی مین ایک چہوٹا سا دخانی جہاز یا کشتی سٹیمر کے نام سے بہی ۱۸۷۵ء
بہت مین ڈالی گئی تہی*

مرغزار یعنی گلزار کشمیر

مرغزار اُن میدانون کو کہتے ہین جو کہ پہاڑونکی چوٹیون اور درہون مین ایسے واقع
ہین جنمین قدرت سے طرح طرح کے پہول گلہا ئے گوناگون شگفتہ ہوتے ہین خاص مشہور
مرگ یا مرغ یہ ہین سونہ مرگ۔ نجلہ مرگ۔ انیہ مرگ۔ رای بلرو
نندن سرمرغ۔ جندن سرمرغ۔ مرگ ھائے کوہ مھادیو
مرگ ھائے امرناتھ ھلشہ مرگ۔ گل مرگ۔ شاجی مرگ
نندی مرغ۔ گوکل مرغ۔ توسہ میدان۔ استان مرغ*

سونہ مرگ پرگنہ لعل کے اختتام پر ہی اور قریب ۲ میل تک پہیلا ہوا ہی* ل
گلمرغ ایک نہایت خوبصورت اور خوشنما میدان سری نگر کے مغرب مین پرنیج
کی تنا خون مین واقع ہی اسکا طول تخمیناً ۳ میل اور عرض ایک میل ہی اس کے
گرد چہوٹے چہوٹے کوہستان پر چہیلون کے درختون مین یہ میدان سطح کشمیر سے
... ۳ فٹ اونچا اطراف شمال و مغرب اور جنوب مشرق مین واقع ہی جنوب شرقی

سری سے ایک نہر ہے مین شمال مغرب کیطرف خمدار بڑی خوبی سے روان ہے اسکے
دونون کنارے خوشنما پہولون کے بوٹون سے رنگے ہوئے معلوم ہوتے ہین اسکو درمیانی
چہوٹے چہوٹے ٹہیلونپر علیحدہ علیحدہ اقسام کے پہول شگفتہ معلوم ہوتے ہین اس کے
شمال مشرقی طرف بابا پیم رشی کی زیارت اور جنوب مشرق کیطرف راہ فیروزپور
ہے نان تیہر یہان کا تختہ ہے گرمیونمین صاحبان سیاحان اور ہیڈ کوارٹر افسران
سپیشل ڈیوٹی بمعہ شاخ ڈاکخانہ کے یہان دو ماہ تک رہتے ہین ۔۔ وجہ تسمیہ اسکی
یہ بتلاتے ہین کہ گوہری یعنے پاربتی جی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا
اول نام گوہری مرغ ہوا پہر گلہ بانون نے گہوڑے اسمین چرانے شروع کئے جسنے
گورگ ہوا کیونکہ کشمیری زبان مین گہوڑیکو گور (گُر) کہتے ہین ۔ اب بسبب افراط
گلہائے گوناگون کے گلمرغ کہتے ہین ۔ استرون اونتی پور کے پاس اسی قسم کا
ایک میدان ہے ۔۔

سری نگر خاص

سری نگر جو خطہ کشمیر کا دارالخلافہ ہے پہلے سوریہ نگر یعنے شہر آفتاب کے نام سے مشہور تہا
راجہ پرورسین نے سمت ۲۳ کلجگی مین مطابق ۱۸۹ بکرمی کے اس شہر کو ۱۳۲ء
بنام پرور سین نگر آباد کیا تہا اسکو ۱۷۷۵ برس گذرے اُن ایام مین کہتے ہین یہ
شہر شادی پور تک بستا تہا ۔ عہد اسلامیہ مین شہر مذکور کا نام بہی کشمیر ہی لیا جاتا
تہا یہ شہر کشمیر کے درمیان کوہستان شمالی و مغربی کے نزدیک ہاری پربت کے
جنوب مین دریاے بتستا کے دونون کنارون پر شنکر اچارج سے چہچہ پل تک دریا کے
کنارہ کے ساتہ پیچ کہاتا ہوا تخمیناً ۳ میل تک چلا گیا ہے اور سطح سمندر سے ۷۶ ۱ فٹ

اونچا ہی بسبب نزدیک ہونے ممبل اور دلدل کے آب وہوا اسکی صحیح المزاج نہین ہے
آبادی اسکی ایک لاکھ ۳۰ ہزار آدمیون سی کسیقدر زیادہ ہوگی اور قریب ۳۰ ہزار
کے اسمین مکانات ہین یہ تمام مکانات عموماً پختہ چوب آمیز وخوبصورت ہین اور سبکی
چھتین سلامی دار ہین ۲ سی ۴ تک انکی منزلین ہین۔ مکانات رہایش سکنا۔ حمام۔
مندر زیارتین شہر کی تعمیرات ہین دریا کی دونون کنارونپہ گہاٹ ہاے سنگین جسکو
بارہ بل کہتے ہین اکثر بنی ہوئی ہین۔ بازار جو تہوڑے ہین بہت تنگ اور ناہموار
تیہرون سی فرش کیے گئے ہین موسم سرما مین یہان کیچڑ سخت ہوجاتا ہی۔ دریا سے
وتستا نے اس شہر کو دو حصو نپر اور پلون نے سات حصونمین اور انتظام پولیس نے
بارہ ضلعونمین تقسیم کیا ہی انکے نام یہ ہین (۱) نرسنگھہ گڈہ (۲) جبہ کدل (۳)
تاشہ دان (۴) جامع وچھتہ بل (۵) ملک صاحب (۶) دیدہ مر (۷) نوکدل
بلدیمر (۸) نوہٹہ (۹) خانیار (۱۰) رعنا واری (۱۱) نوشہرہ (۱۲) سنگین
دروازہ ۔ ضلع نرسنگھہ گڈہ مین (۱) تنکراجا رج (۲) رام منشی باغ (۳) کوٹھی
باغ (۴) ہری سنگہ باغ (۵) چنار باغ واقعہ لب نالہ چونٹہہ کول (۶) رستم گڈہی (۷)
شیخ باغ ۔ یہ سب جاے فرودگاہ صاحبان سیاحان ہین ۔ شیخ باغمین مقبرہ سیاحان
محکمہ عدالت صدر وغیرہ لال منڈی ۔ شفاخانہ ۔ سرکے ۔ کارخانہ ابریشم ۔ ہفت چنار
رام باغ ۔ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب ۔ مہاراج باغ تعمیر کنانیدہ مہاراجہ
صاحب حال ۔ حضوری باغ ۔ مستریخانہ ۔ شیر گڈہی وچہاونی فوج ہٹہ مالو وغیرہ
امیرا کدل مقامات خاص ہین ۔ شیر گڈہی پہلے بہت چھوٹی تہی جسکو امیر خان جوان شیر
حاکم افاغنہ نے تعمیر کرایا تہا ۔ اب مہاراجہ صاحب نے نہایت عمدہ قابل دید تعمیرات
یہان تیار کرائی ہین ۔ یہ عالیشان عمارت ۵۰۰ گز لمبی ۲۵۰ گز چوڑی شمالاً مغرب

وجنوب مشرق مین لب دریا پر ۴ فٹ اونچی دیوار سے محدود واقعہ ہے- مہاراجہ صاحب اسمین
فروکش ہوتے ہین دربار حاکم اعلیٰ اور تمام دفاتر جنگی و ملکی مکانات صحن بیرونی مین ہین
ان سے باہر چہاونی فوج- دریا کی دوسری کنارہ پر ریسیڈنسی باغ تیار کردہ کرنیل میانگنہ
دفتر تاربرقی واقع ہے ✤ ضلع چھہ کدل مین مندر بجی سنگہ- مندر گنپت یار- مندر رینوان
آستان زینہ دار صاحب و مکانات دیوان بدری ناتہہ حاکم اعلیٰ و چھہ کدل ڈینگی پورہ
ہے ✤ ضلع تاشوان مین فتح کدل- مندر دیوان صاحب- مندر رنبیر السوامی ہے جو سمت ۱۹۳۴
مین تعمیر ہوا- زینہ کدل- مہاکالی- شاہ ہمدان- نو مسجد ہے- یہ نو مسجد زینہ کدل
کے ذرہ اوپر کو ہے اسکو بیگم نورجہان نے مصفا پتھرون سے بنوایا تہا اسکی اندرونی لمبائی
۶۰ گز عرض ۸ گز ہے یہ مسجد باعتبار مضبوطی و خوبصورتی کشمیر کی تمام مسجدون سے
عمدہ ہے مسلمان لوگ اسواسطے اسمین نماز پڑہنا حرام سمجہتے ہین کہ تعمیر کنانیدۂ عورت
ہے سکہہ اسکو موتی مندر کہتے ہین آجکل اناج بہرنیکے کام آتی ہے اسکی تاریخ دوبارہ
مرمت ہونیکی یہ ہے

تاریخ

ہاتفے گفت عہد میر ہزار — نو شد آباد مسجد سنگین

میر ہزار صوبہ کشمیر نے ۱۱۹۳ہجری مین دوبارہ مرمت کیا تہا ✤ ضلع جمالٹہ و چہتہ بل
مین نواب بازار سہریار جہان مکان و باغ مؤلف ہذا ہے آستان رہ بابا صاحب-
ٹہگ بابا صاحب- عالی کدل- نوکدل- صفا کدل سراے ہین ✤ ضلع ملک صاحب
مین عیدگاہ و عالی مسجد ہین ✤ ضلع بلدیمر مین مہاراج گنج- آستان ریشہ پیر صاحب
سدہ لچہمی- آستان بلبل شاہ- محال واغشال- سایر- مندر بڈشاہ- بڈشاہ
کا اصلی نام ہٹی شور ہے اسکو راجہ رادن نے سمت ۱۸۴۰ کلجگی مین اپنی پوجا کیواسطے بعبوت
پنج مکہی بنایا تہا زنجیر گہڑیال کی ابتک اسکی گنبد مین آویزان ہے جب سلطان زین العابدین

جسکو مسلمان بسبب رعایت کرنے اخیر مین ہنود کے بڈشاہ اور ہنود بڈشاہ کہتے تھے
اسمین دفن ہوا تو بڈشاہ کی نام سے مشہور رہوا اکثرون کا قول ہے کہ اس مندر کو بھی راجہ
پرورسین نے بنایا تہا مگر راجہ ترنگنی مین اسکا ذکر کہین نہین اسکے گرد نواحی گورستان
مین ایک پتہر پر جو قریب ۱½ گز لمبا اور ۴ فٹ چوڑا ہے مرزا حیدر گورگان کی فتح
کشمیر کا حال زبان فارسی مین کندہ ہے باغ دلاور خان بھی اسی ضلع مین ہے جو کہ
برار ہی نل کے ایک کنارہ پر ۲۸ گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا واقع ہے خانہ یار مین آستان پیر دستگیر
ہے۔ رعنا واری مین مندر میانصاحب۔ آستان پیشاہ صاحب۔ ہاری پربت۔
نوہٹہ مین **جامع مسجد** ہے اس مسجد کو اول دفعہ سلطان سکندر بت شکن نے
سمّت ۱۴۶۲ کے اندازہ مین مندر تارابیڈ کو گرا کر اور پہر سلطان حسن شاہ نے پہر سلطان زین العابدین
اور محمد جہانگیر بادشاہ اور پہر اورنگزیب نے تعمیر اور مرمت کرایا پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ
صاحب نے سمّت ۱۹۳۵ مین بلکہ ایک دفعہ اسسے پہلے بھی مرمت کرایا اور نہر اسمین پہنچائی۔
یہ بڑی وسیع مسجد ہے جو بارہا جل گئی ہے۔ اسکی درمیان ایک صحن ہے جسکے شمال جنوب
اور مغرب مین مکانات ہین اُنمین ۳۷۰ ستون ہائے چوبی عظیم الشان لگے ہین اس کے
اطراف شمالی و جنوبی ۴۰ گز لمبے اور ۴۰ گز چوڑے اور شرقی و مغربی اطراف ۱۱۰ گز
لمبے ہین مشرقی ۱۶ گز اور مغربی ۲۲ گز چوڑے ہین اسکے باہر کو مندرون کے کہنڈرات
اور قبرستان چکون کے ہین۔

باشندگان کشمیر

کشمیر مین فی زمانہ پنڈت۔ لوہری۔ جنسی سکہہ۔ ڈوگری۔ مسلمان سنت جماعت
اور اہل تشیعہ آباد ہین۔

پنڈت لوگ یہان کے قدیمی اور اصلی باشندہ ہین انکو اول ہی کشپ رشی نے آباد کیا تہا یہ تمام برہمن ۳ ۱۳ رشیون اور منیونکی اولاد اور چیلے ہین منجملہ ان کے ۶ رشیونکی اولاد انکی زیادہ تر بزرگی کے باعث زیادہ تر خاص ہین جنکو اصل ذات کہتے ہین - دتاتری - بہردواج - پالہ دیلو - اوپہ منیو - دہوم - تموگلی + انہین سے دتاتری جنکی اولاد کول ہے - اوپہ منیو (جنکی اولاد ریو ہین) دہوم جنکی اولاد راذدان سے خاص ہین - بعض کا قول ہے کہ قدیمی بانی اس خطہ کی آبادی کے یہ تین بہائی تہے کٹیاچابج - ممٹاچابج - اوبٹاچابج انہین کے تین خاندان سے اسقدر ذاتین بنگئین اور بعض نے کل اقوام کو تین بڑے خاندانون بھٹ - پنڈت اور راذدان مین سے خیال کیا ہے چنانچہ بہٹ مین سے کول اور پنڈت مین سے سوپوری پنڈت اور راذدان مین سے رینہ اعلیٰ قسم کی ذاتین ہین - ذاتین اور القاب کامون اور پیشون پر بہی مشہور ہوگئے ہین - بعضون نے انکو مرہٹون مین سے اور اکثر کنوجی براہمن خیال کیا ہے یہ بات شاید اسلئے مشہور ہوئی ہے کہ کولون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ لوگ کولاپوری ملک مرہٹہ سے آئے ہین جسکا صحیح حال کچہہ معلوم نہین ہوتا - مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ کشمیری پنڈت قوم آریا مین سے اول اور اعلیٰ قسم کی قوم ہے انکی شکلین خوبصورت اعضا سے جسم مضبوط چہرۂ خوشنما رنگ پختہ اور گندمی اکثر سفید ہی مایل خط وخال صحیح قد وقامت کوتاہ بہی اور اکثرون کا بالا اور ایک ہی خون رکہتے ہین - طبیعت انکی ازبس تیز ہوشیار - چالاک - ذہین - رسا - طامع - فضول خرچ - تبید پرور - مدمغ ومغرور - منحتی - بزدل جنگ جدل سے متنفر ہواہین ڈاڑہی لمبی نیچ کو جہکی رکہتے ہین ان تمام برہمنون کے یہ دو حصہ بانہ ماس - دملہ ماس کے نام سے مشہور ہوگئے ہین

ذوالقدر خان ترکمان کے ظلم وستم سے اور پہر سکندر بت شکن کے جور والم سے جب
تمام ہنود تہ تیغ کئے گئے تہے تو بہت سے لوگ اطراف ہندوستان کو بہاگ گئے اور یہان
بہت تہوڑے پنڈت لوگ باقی رہگئے جیسے کہ بعض کا بیان ہے کہ کشمیر مین گیارہ ہی
گہر پنڈتون کے رہے تھے بعد اسکے سلطان زین العابدین نے ان پنڈتون کو
جو بہاگ گئے تہے ہندوستان سے منگوا کر از سر نو کشمیر مین آباد کیا تہا جو لوگ
ان باقیماندہ گیارہ گہرون مین سے اب یہان ہین انکو ملہ ماس کہتے ہین اور
جو ہندوستان سے آئے انکو بانہ ماس۔ بانہ ماسی لوگ ہوند کے مہینے کو اور
ملہ ماسی اکثر اڈہائی سال کی ماہ کو مین کی شرادہ وغیرہ رسوم مین مانتے ہین اور
یہ تمام پنڈت لوگ عہد زین العابدین مین دو فریق پر تقسیم ہوگئے۔
باچھ بٹ جو صرف سنسکرت پڑہتے ہین اور پروہتائی کا کام کرتے ہین +
کارکن جو نوکری چاکری کرتے ہین اور فارسی وغیرہ علوم پڑہتے ہین باچہ
بٹ انہین کے نواسے ہین باچہ بٹ تیر تہہ کے برہمنو نکا درجہ اپنے سے ادنی سمجھتے ہین
برہمنان کشمیر کا ہندوستان کے برہمنون سے خور ونوش نہ کرنیکا یہ باعث ہے کہ سلف مین
ایک شخص فرات کا جمار یہان کے فاضل پنڈت کے پاس شاستر ہی پڑہنے کو بلباس
برہمن آیا ایک مدت تک پڑہتا رہا اور اس کے ساتہہ کہانا پینا بہی رہا آخرالامر معلوم
ہوگیا کہ وہ شخص اصلاً برہمن نہ تہا اسپر پنڈتان کشمیر نے متفق اللفظ ادہر کے برہمنون
سے میل جول شادی نسبت خلاف معمول قدیم ترک کردیا جو کہ اتباک مروج ہے۔ کریا کرم
مین فرق ہونیکا یہ باعث ہے کہ لوگا کہہ رکھی نے جو یہان کا متوطن تہا اور بیاس جی پوسے
پڑہنے گیا تہا بخلاف ہدایت بیاس جی پو پنڈتان کشمیر کے لئے موسم اور طبیعت کے موافق
تمام شاستروں اور پورانون اور بید ونمین سے ایک پستک اختصار کرکے علیحدہ

طور پر تیار کیا اُسکے مطابق یہ لوگ اپنی رسوم ادا کرتے ہین مگر اصول سب کے ایک
ہی ہین یہ بہی کہتے ہین کہ بہٹارک قوم اعلیٰ راجاؤن کے اور رانہ داک وزیران
عظامی کی اولاد ہین خاندانی اُس شخص کو یہ لوگ مانتے ہین جسنے چند پشتون تک ریاست یا
امارت کی ہو کمذات وہ ہین جنکی نسل یا قوم مین فرق آگیا مثلاً کسی رشی نے
اپنے سے کم درجہ کی عورت سے شادی کرلی جسکو اُنکے دہارما روا نہ تہا اُس سے
جو نسل چلی وہ کمذات ہے علاوہ اسکے جو شخص کوئی عیب یا ادنیٰ کام کرے اُسکو
داغی کے نام سے پکارتے ہین لڑکی کی شادی مین داماد سے روپیہ لینا بہی انکے
نزدیک داخل عیب عظیم ہے راجہ اشوک کیوقت مین یہان مذہب بودہ بہی پہیل
گیا تہا مگر جلد جاتا رہا اسلئے سوائے لداخی لوگون کے یہان اب بودہ مذہب کا
کوئی آدمی نہین ۔ لوہری ایک قسم کی ہندو ذات ہے جو کہ قدیمی چہتریون مین سے
یہان باقی ہین اور اکثر دوکانداری کا کام کرتے ہین انکی عورتین خلاف مستورات
پنڈتان کمر کہیں رکہتے ہین اور نتہ ناک مین پہنتی ہین انکی طبیعتین اکثر ڈوگرون سے
ملتی ہین ۔ چال و چلن بہی انکا علیٰ ہذا القیاس ۔ مسلمانی سب سے پہلے بلبل شاہ
فقیر نے سنہ ۷۹۶ھ مین جسکا مقبرہ عالی کدل سے ذرہ نیچے کو ہے اور پہر شاہ ہمدانی ١٣٤١ء
نے دہلی سے آکر یہان بخوبی مروج کی اُسکا مفصل حال تواریخ مین درج ہے مختصر
کیفیت یہ ہے کہ ہنود بڑی بیرحمی سے مسلمان کئے گئے جو اپنے دہرم پر ثابت قدم رہے
وہی جان سے مارے گئے طرح طرح کے عذاب و عقوبات و زرخریہ انپہ لگائے تراہم
برہمن بہ تہمت تبرہ فضلاء و علماء ہنود بہ ستم ہائے نامحدود مع عیال و اطفال
خورد سال تہ تیغ بیدریغ و دریا برد کئے گئے عقلا و امرا اہالی و عماید و روسائے
و شرفائے ہنود اور اُنکے عزیز و اقارب اپنے دہرم پر قایم رہے جنکی پاسداری حکام وقت

کو بضرورت حصول زر و انتظام ملک واجب آئے اور اُنمین سے ہزار ہا پنڈت بنفعات
و مراتب اطراف ہندوستان کو جا بسے اور اُنکے بہاگنے پر راہداریان مزاحمت راہ کو
اور محلہ وار و ضلع وار ممانعت ادائے رسوم مذہبی کو مقرر کئے گئے جس سبب سے ابتک
یہ لوگ عادی اسبات کے ہین کہ جب کوئی تیوہار یا بڑا دن ہو تمام پنڈت لوگ حسب
حیثیت تہوڑا بہت محلہ وار وغیرہ کو دیکر رضامند کرلیتے ہین یہی باعث ہے کہ ہنود مسلمان
شدہ نے اول دفعہ اپنے بزرگون کے معابد و منادر کے پاس مقبرہ و مساجد بنائے اور اپنے
معابد کی پرستش اس پیرایہ سے کی اور پہر رفتہ رفتہ اپنے اصل سے دور ہو کر نئے مذہب کے
پیرو ہو گئے - یہ مسلمان یہان ۲۰ قسم کی ذاتین رکہتے ہین چکونکی بابت روایت ہے
کہ دادوستانین کسی روز ایک عورت پانی لانیکو جاتی تہی - راستے مین ایک قوی ہیکل
جن نے بصورت انسان (غالباً کوئی قوی الجثہ آدمی ہوگا) اُس سے مباشرت کی
وہ حاملہ ہوگئی ایام معہودہ کے بعد اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بڑا طاقتور اور زور آور
تہا اُسکی اولاد مین سے لشکری چک بعہد راجہ سہدیو کشمیر مین آیا تہا ڈانگر بہی
دادوستان سے یہان آکر آباد ہوئے تہے - گلوان جو ایک وحشی قوم ہے نیز چکونکی
اولاد مین انکی رہائش گاہ اصلی تارہ گام ہے - یہ لوگ سخت لوٹ کہسوٹ کیا کرتے
تہے بلکہ اکبر کا مقابلہ بہی انہون نے کیا تہا دیوان کرپارام اور کرنیل میان سنگہ
نے انکو زیر کرکے بہتونکو قید اور اکثرونکو قتل کرا ڈالا تہا *

ہانجی بہی مسلمانونکی ایک قوم ادنی ہے جو ملاحی کا کام کرتے ہین اور اکثر کشتیونمین
رہتے ہین یہ قوم بڑی ادنی اور رذیل ہے تمام بدمعاشیان اور بدکاریان اور
شرارتین یہی لوگ کرتے ہین - لڑائی انکی مشہور ہے - مگر خانہ جنگی *

شیعہ ملت عہد سلطان حسن شاہ مین یہان پہیلا تہا - میر شمس الدین عراقی نے

بشفارت سلطان حسین میرزا والی خراسان یہان آکر اول دفعہ جکو نکو شیعہ بنایا تہا
سکہہ لوگ عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ سی یہان آباد ہین - جنسی سکہہ اصلمین برہمن تھے
انکو راجہ سکہہ جیون بوٹہو ہار و کوہستان سی عہد احمد شاہ دورانی مین یہان لایا
تہا چونکہ انکو جنسی طلب ملتی تہی اسلیئے انکا نام جنسی پڑا اور سکہون کے عہد مین یہ سب
سکہہ ہوگئے یہ لوگ زیادہ تر پرگنہ ترال مین رہتے ہین - واتل خاکرو بون کو کہتے ہین
مسلمان لوگ بہی دراز تند یہو دیون کی وضع پر مضبوط بعض شرفا کے بغیر رذیل
قوم شریر فتنہ انگیز متعصب نمکحرام بے ہنر ناخواندہ کاریگر ہوا ہین بارکش مختی
لیست ہمت منافق بزدل ہوتے ہین - جو شخص انسی نیکی کرے بلا مضایقہ اس سے
بدی کرتے ہین چنانچہ کسینے خوب کہا ہے

اگر قحط الرجال افتد ازین سہ کم گیری :: یکی افغان دوم کمبو سوم بد ذات کشمیری

کشمیری کیطرح بہی انہین (کے حقمین مشہور ہے)

پوشاک مروجہ کشمیر

اصلی اور قدیمی پوشاک کشمیریونکی بالکل تبدیل ہوگئی ہے پہلے یہ لوگ مثل برہمنون کے
دہوتیان اور پگڑیان اور مرزائیان استعمال مین لاتے تہے عہد اسلامیہ مین عرصہ تک
انکی وہ پوشاک بہی جو راجہ ابہی مینو کے وقت بدل چکی تہی تبدیل ہوتی رہی -
قاضیان و مفتیان اسلامیہ نے فتوی دیا کہ ہنود پگڑی نہ باندہا کرین - آخر محمد شاہ
جنتہ کے عہد مین پنڈت جی رام یہان نے بموقع شادی فرزند خود دار السلطنت
مین جاکر فریاد کی اور بادشاہ سی سوگز کا دستار حاصل کیا اور صمد خان کو قاضی
شرف الدین کے تدارک کیلئے بادشاہ سی ہمراہ لایا اسنے یہان پہنچتے ہی قاضی مذکور
کو توپ کے آگے باندہ کر اڑادیا چنانچہ کشمیریون نے اس واقعہ کی یہ تاریخ کشمیری زبانمین

سبھی ہیں۔ ہکہ آؤ صمد نہ پہٹرن زین ۰ نہ رود کو نہ شرف نہ رود کو نہ دین ۰
تب سے پنڈتوں نے سو سو گز کی پگڑیاں باندہنی شروع کین اور عہد مہاراجہ گلاب سنگھ سے پہر چہوٹی اور معمولی پگڑی باندہنے لگے ہین لمبے کورتہ کا رواج راجہ ہرشدیو کے عہد سے ہے پانو مین کونش پہنتے ہین کورتے پر کمربند باندہتے اور ماتہے پر ٹیکا لگاتے ہین
یہ تمام پارچات ہنود و مسلمان کے اگر امیر ہون تو پشمینہ سے ورنہ پٹو سے بنائے جاتے ہین۔ مسلمانون کی پگڑی اور پاجامہ کی بندش جدا ہوتی ہے اور انکی عورتین کمر کہلی رکہتی ہین اور بخلاف مستورات ہنود جو کہ پانو مین پولین ڈالتی ہین۔ کونش پہنتی ہین۔ مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب کے عہد سے دربار کے پنڈت لوگ کورتیان و پاجامہ وغیرہ بہی پہننے لگے ہین ۰

زبان کشمیر

اصلی و قدیمی زبان یہانکی سب سے پہلے سنسکرت تہی جو انقلاب مین آکر بصورت دیگر ایک خاص کشمیری زبان بنگئی ہے جیسے کہ شاستر مین لفظ شالکے تہا شالہ بنگیا شادی سے ہادی۔ منش سے مہنو۔ شمبلہ سے ہمبولہ بنگیا عہد اسلامیہ مین الفاظ عربی و فارسی کی بہی اسمین ملگئی اور اب ڈوگری و اردو بہی ملتے جاتے ہین اصلی کشمیری زبان یا مستورات پنڈتان یا بعض پرگنات کے زمیندار بولتی ہین۔ سو کشمیری لفظونمین بخلاف تحریر واین صاحب ۲۵ سنسکرت ۱۰ فارسی ۵ ہندوستانی ۴ عربی اور باقی کشمیری و الفاظ وغیرہ ممالک متصلہ واردستان و تبت کے ہین اس زبانمین چند آوازین خاص ہین جو کہ کسی اور زبان مین تلفظ نہین ہوتین۔ کشمیری زبان کے الفاظ اکثر دو دو تین تین معنے دیتے ہین اور

بہت سے الفاظ مین سوائے اصلی معنی کے مذاق پیدا ہوتا ہے اس زبان کی صرف ونحو بھی
باعانت راقم سیجر پی ڈی ہینڈرسن صاحب بہادر نے ۱۸۹۸ء مین تیار کی ہے جسکے پڑہنے
سے اسکے حاصل کرنے مین سہولیت ہوسکتی ہے بازاری لوگ کسیقدر اردو و ڈوگری
زبان کو بھی بولنے لگے ہین ؞

خوراک باشندگان کشمیر

خوراک باشندگان خطہ ہذا کی علی العموم چاول۔ گوشت۔ ماہی وساگ وچاء ہے
نان تنور بھی یہ لوگ کہاتے ہین زمیندار اور غرباء گال وارزن ومکائی وغیرہ
اجناس ومیوہ پر بھی گذارہ کرتے ہین برت کے روز ہنڈتان کشمیر اور اکثر سکناے
کنارہ تالاب ولر وغیرہ سنگھاڑہ بھی کہاتے ہین چاء پینے اور نسوار سونگھنے کے یہ لوگ
بڑے ہی شایق ہین۔ گوچھیان اور کرم ساگ وکاہ کرم وبیخ نیلوفر انکی خاص ترکاریان
ہین۔ مسلمان لوگ پیاز ولہسن وتوم بھی بکثرت کہاتے ہین ؞

مذہب

کشمیر قوم آریا کا مقام اول ہے یہ لوگ وسط ایشیا کو بھی یہان سے گئے تھے ناگ پوجا
کا رواج بھی یہان عرصہ تک رہا۔ تہوڑے عرصہ تک بودہ مذہب کی بنیاد بھی ڈالی گئی
تھی۔ ہندو مذہب کو دوبارہ راجہ ابھی منیو نے زندہ کیا مذہب اسلام بلبل شاہ و
سید علی ہمدانی ومیر محمد نے یہان پہیلایا۔ عہد افاغنہ مین ہندو مذہب کے کلیتاً قطعی
دور کرنیکی تدبیر کی گئی تھی جبکہ پنڈتان کشمیر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو یہان لائے مختصر اسقدر
لکھنا شاید خلاف مصلحت نہوگا کہ ہندو مذہب کو روز بروز یہان ضعف پیدا ہوتا

جاتا ہے گو والی حال اسکے قایم رکہنے مین تہ دل سے بہت ساعی ہین - چند سال سے پادری صاحبان بہی مذہب عیسوی کی ہدایات اور وعظ خوانیان رستم گڈہ ہی مین کیا کرتے ہین ۔

طریق معاشرت

پنڈت لوگ جو کار کن ہین علی العموم نوکری پیشہ ہین علم سیاق و منشی گری کے فارسی زبان مین بڑے مشاق ہین دستخط انکا پختہ ایرانی وضع کا خوبصورت ہوتا ہے چونکہ آجکل انکا روزگار عنقا صفت ہے اسلئے یہ لوگ ایک ایک کے پیچھے دس دس لگے رہتے ہین پنڈت لوگ سپاہگری و زراعت کو پسند نہین رکہتے مگر اب دوکانداری اور تجارت کرتے جاتے ہین بلکہ دیہاتی پنڈت زراعت بہی بعض بعض کرنے لگے ہین - آجکل انکا ایک بڑا حصہ محض بیکار ہے باوجود بیکاری کے ماتھے پر ٹیکا لگا تے ہین قلمدان پکڑے دربار و نمین جا بیٹھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر وے ایسا نکرین تو محلہ دار وغیرہ اونہین تنگ کرینگے اور ستائینگے ۔

اِن لوگو نمین شادی زنار بندی موئے تراشی وغیرہ موقعو نپر مستورات گہر مین بیٹھ کر بآواز شیرین و ملایم مہذبانہ گایا کرتی ہین - فحش گیت زبان پر نہین لاتین جو لوگ ناخواند ہین وے رسوئی داری خیاطی خدمتگاری کے کام کرتے ہین مگر بہیک بالکل نہین مانگتے اسکو معیوب جانتے ہین مستورات انکی سوا چرخہ کاتنے و کارخانہ داری کے اور کام نہین کرتین - پڑہنا بالکل معیوب جانتی ہین - حالانکہ قدیم زمانہ مین یہان کی مستورات بہت خوبی پڑہا کرتی تہین مثلاً للی شوری کے واک - اور زوجہ منشی بہوانیداس کے نظم اور روپہ بہوانی کے نصایح مشہور ہین - جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو دس برس تک اُسکا ہو بڈرا

زُنار بندی و شادی ہو جاتی ہی اٹھارہ برس تک تحصیل علوم سی فارغ ہو کر تلاش
معاش مین پڑ جاتا ہی - شادی و غمی مین انکی مستورات گانا اور رونا راگون مین سہرو دوین
سرانجام ہوتا ہی اُن گیتون مین اُس شخص کی صفات یا اپنی خوشی و غمی کا تذکرہ ہوتا ہی
جسکا غم یا کار خیر ہو - ہنود لڑکی کی شادی مین سوا ے خلعت شاہ کی اور کوئی آرایش
مثل تخت روان و باجہ نوازی یا آتشبازی کے نہین کرتے اگر کوئی کرے تو کمذات
متصور ہوتا ہی لڑکے کی شادی مین حیثیت سی بڑہکر رواج وغیرہ دیتی ہین اور سال بہر تک
ہر موقعہ تیوہار ہا لاگ نقد و جنس اُسکی سسرال مین بہیجتے رہتی ہین اور بعد سال کے اِن
رسوم مین اگر غریب ہی تو کمی کرتے جاتے ہین مردہ کی کریا کرم مین بہی سال بہر تک
حتی المقدور روپیہ بہت سا خرچ کرتے ہین - باجہ بٹ و پنڈت لوگ ججمانون کے
دان و پُن پر گذارہ کرتے ہین ॥

مسلمان لوگ جو امیر ہین تجارت کرتے ہین بڑا حصہ انکا زراعت پیشہ ہی باقیماندہ
شالباف - دوکانداری - نوکری - حرفت کاری - دستکاری - مزدوری
باربرداری وغیرہ کا کام کرتے ہین قوم ہانجیان بڑی بدمعاش رذیل اور خراب
فرقہ ہی - تمام شرارتین انہین سی ہوتی ہین اکثر سیاحان کشمیر کو یہی لوگ عیاشی اور
رنڈی بازی مین ڈالکر لوٹتی ہین اور بعض اوقات اپنی ہانجنو نکو پنڈتانیون کا لباس
پہنا کر اُنکے پاس لیجاتے ہین - گالی گلوچ لڑائی بہڑائی انکی بہی جو مسلسل کئی ہفتون
تک جاری رہتی ہی - اپنا نظیر نہین رکہتی بہیکہ مانگنے اور بدکاریون مین بہی
انکو شرم نہین - موقع غمی و شادی مین یہ لوگ بہی راگون مین تمام حالات بیان کرتی
ہین برات کی ساتھ انکی عورات بازارون مین سٹہنیان دیتی اور گاتی پہرتی ہین -
اولاد بہی بسبب خوراک لحم ماہی و شلجم و مقوی اشیاء اور نہ کرنی سفر کے کشمیر مین

زیادہ ہوتی ہے چونکہ مسلمانیان ایک سے زیادہ شوہر کرنیکی مجاز ہین اور شرعاً بوقت
مرجانے ایک خاوند کے یا طلاق ملجانے پر اور خاوند کر لیتی ہین اسلئے اُنکی اولاد بہ نسبت
ہنود کے کثرت سے ہوتی ہے کیونکہ بیوگان ہنود دوسری شادی کی مجاز نہین ہین *
بسبب سردی اور افلاس کے غلاظت اور کثافت یہان کے باشندونکے ساتھہ رہتی
ہے۔ہنود مین متبنیٰ کرنے کا بڑا رواج ہے چنانچہ متبنیٰ اُنکا بحالت موجود ہونے اولاد
بطنی کے ملکیت اُنکی کا وارث ہوتا ہے *

حروف مروجہ

قدیم سے یہان شاردا حروف کا رواج تہا جو کہ شاردا بہگوتی کے بنائے ہوئے ہین۔سلف
مین کاروبار دفاتر و تجارت و تحصیل علوم اِنہین حروف مین ہوتا تہا۔چنانچہ قدیمی
بہوج پتر کے پتکون پر یہی حروف ابتک ملتے ہین جب اہل خلاف نے یہان کی پتکون
کو ضایع کرنا شروع کیا تو لوگون نے بہوج پتر پر لکہنا مروج کیا کیونکہ ایسے موقعون پر
اُن پتکونکو لوگ کنوون اور دریاؤنمین پہینک دیتے تہے تو وہ پانی مین خراب
ہوتے۔پُرانے مندرونمین سے چشمہ کنہ سوہ کی کنارہ پر ابہی تک شاردا حروف
کندہ ہین اب دیوناگری۔فارسی۔عربی۔انگریزی۔ڈوگری۔گورمکہی وغیرہ
حرف بہی یہان مروج ہین مگر پنڈت لوگ برابر شاردا ہی استعمال کرتے ہین *

اوقات تخم ریزی

جو غلہ ماہ ہاڑ مین پکتا ہے اُسکو ربیع اور جو ماہ اسوج مین پکتا ہے اُسکو خریف
کہتے ہین روپر کے ضلعونمین شالی۔۱۵ لبا کہہ کو اور پائین کیطرف ۱۔جیٹھ سے ۱ ہاڑ

تک بوئی جاتی ہے۔ مکی کرو تہہ۔ ماش کماس پہ شنوت گنہار۔ باقلا۔ لوبیا بھی اسیوقت تک بوئے جاتے ہیں۔ ترنبہ۔ ارزن وغیرہ ماہ ہاڑ مین بوئے جاتے ہین تر شف اور کتان اول ماہ جلیٹھ سے ۱۵۔ تاریخ تک بوتے ہین ساگ شروع بہار مین ؎

باٹ اور مروجہ سکے

۶ چاول متوسط برابر ہوتا ہے ایک رتی کے ۰۰ ۶ رتی کی ایک دانگ ۰۰ ۱۵ دانگ کی ایک روپیہ بہر جو مساوی ہے گیارہ ماشہ دو رتی کے ۰۰ ۱۹ روپے بہر کا ایک پاؤ چار پاؤ کا ایک سیر اور ۶ پاؤ کا ایک منوٹہ ۰۰ چار منوٹون کا ایک ترک اور ۱۶ ترک کی ایک خروار ۰۰ ہری سنگی روپیہ ۸ کو ۰۰ خلکی ۱۰ کو چلتا ہے ۰۰ ٹکون کا نرخ یکسان نہین ہتا مگر سمت ۱۹۳۶ سے خام آنہ ہی جیسے چہوٹے مروجہ حال کا ہوتا ہے پشمینے کا گز نمبری گز سے ایک گرہ لمبا ہوتا ہے۔ برف کا گز ہتی کی ٹانگ کے برابر شمار ہوتا ہے یہ وزن اور گز اور پیمانہ کرنیل میانسنگہ کے مروج کئے ہوئے ہین ؎

تیرتہہ ہائے ہنود

خاص تیرتہہ نامی گرامی ہنود کے یہ ہین۔ بیجی شور بیج بہارہ مین۔ گنگا کو نر گام میں مارتنڈ۔ برگہہ شکہا۔ مالی شور۔ لمبودری۔ شیلہ گنگا۔ جاماتر ناگ ششرم ناگ امر لیشور۔ موضع کجل ون واقعہ پرگنہ وچہن پارہ۔ گنیش بل گورہ ون مین۔ اوما دیوی موضع اوترس مین۔ کارکوٹ ناگ پرگنہ کوٹہار مین۔ ناردکہی کا مکان برہما کا مکان کدارکنڈ۔ نرسند ہیا۔ سپت رشی ناگ پرگنہ برنگ مین و اسک ناگ پرگنہ دیوہ سر مین۔ زرعت شالی کیوقت اسمین پانی بہر آتا ہے پہر خشک ہو جاتا ہے

گوداوری - ماتنگی دیوی - چنڈ کا دیوی + کپال موچن - شویایان کی پاس یہان
سنچو نگی کریا ہوتی ہی - کشمیری زبان مین اسکو دوگوم بہی کہتے ہین + کولہ واگی شوری
دیوہ سر مین + اوتپتہہ ناگ موضع کانرس مین شالی اول دفعہ اسی چشمہ سی نمودار ہوئی
تہی کہتے ہین کہ شیوجی نی یہان زراعت کی تہی - وشنو پاد موضع کہی گوم مین +
منگلا دیوی موضع ورنگابین + بیڈا دیوی کوہ شکردہ پر + نیلہ ناگ مین سی نیلہ مت
پوران نکلا تہا + مہا ناگ ولر مین کہتے ہین تالاب ولر پہلی اسیجگہہ تہا ساوتری کنڈ موضع
لدہو مین + جوالا مکہی موضع کہرو مین اسکو راجہ کہگندر نے بنام کہگندر پور بنایا تہا بالا زر پرسندری
موضع بالاہوم مین + بہونی شوری موسوم بہ برشہی شوری دامن کوہ کہونموہ مین + شیلا دیوی
کوہ زون کے درمیان + تارسر مارسر پہاک دہی کے درمیان تارسر کا پانی وچہن پار کیطرف
دریاے لدر مین اور مارسر کا پانی پہاک کیطرف سے تالاب ڈل مین گرتا ہی - شاردا موضع سندل
پرگنہ پہاک مین - رشٹا دیوی اسمین ماہ جیٹہہ کی ہر دو برہسپت وار کو یاترا ہوتی ہی +
موضع زیٹہہ ہیر مین گپت گنگا کی یاترا بیساکہہ کی سنکرانت کو + سورہی شوری واقع کوہ
پہاک کی یاترا بہادون بدی اشٹمی کو + مہا دیو کی یاترا ساون کی پورنماشی کو +
اشٹ بہیرو موضع بیل مین + سجارہ ناگ ایاتہیر نوشہرہ مین اسمین جیت بدی ماوسی
کو اشنان ہوتا ہی + شارکا بہگوتی آما - کاما چارونگی - ٹنکہ وہارنی - تارا پاپر ودنی
بکہنی - سویمبو ہاری پربت کی گرد بہیر بنیال رعنا واری مین - اسمین بیساکہہ سودی
چہہ کو یاترا ہوتی ہی + چشمہ شور شنکر اچارج پر + پریاگ سنگم شادی پور مین سوموتی اماوس
کو اسکی یاترا ہوتی ہی + گیا شادی پور مین سوموتی اماوس کو یہان میلہ ہوتا ہی +
بالدر موضع بارسو مین سجے جے کہنے سے اسمین سے پانی ٹپکتا ہی اور پہر گم ہو جاتا ہی + جیٹہہ سدی ۹
وادشی کو اسمین میلہ لگتا ہی + گنگا جلن ہیر دہ مین بہادون سدی اشٹمی کو اسمین

سے پانی نمودار ہوتا ہے۔ لولوناگ لولاب مین۔ پوشکر مین بہادون بدی اماوس کو میلہ
لگتا ہے۔ بدریشو ناتہہ پامہ مین۔ کوٹی تیرتہہ بارہ مولا مین۔ رام تیوون تو مہہ گام مین
ہتومان اوشکر مین۔ سویم بہی پورہ مین۔ راگیان بہگوتی موضع تہولہ مولہ مین جیٹھ
سُدی اشٹمی و پورنماشی کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہے۔ سرینگر سے یہ مقام مُقدس سات کوس کے
فاصلہ پر ہے دریائے رستی سے شادی پور سے آگے دریائے سندہ اور پہر نہر نمبل چشمہ موصوف کے
ذریعہ کشتی جسپر چار ہانجی* ہون تین گہنٹہ کے عرصہ مین پُہنچ جاتی ہے خشکی کے راستے مین نوشہرہ
بیجارناگ موضع سورہ۔ پنج نارہ۔ دودرہامہ سولر وغیرہ مقامات ملتے ہین۔ کالی کمنڈ
فتح کدل و زینہ کدل کے درمیان۔ امرناتہہ جسکا درشن سوائے کشمیر کے اور کہین نہین ہوتا
یہ مُقدس تیرتہہ سرینگر سے بجانب شمال تخمیناً ۶۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اننت ناگ سے
جو سرینگر سے ۲۰ کوس ہے۔ منزل ہائے ذیل وہانتک پڑتی ہین عیشہ مقام ۱۴½ میل
پہلگام ۱۴ میل۔ چندن واری ۸ میل۔ ششرم ناگ ۷ میل۔ پنج ترنی ۱۴ میل۔
سوامی امرناتہہ ۳½ میل اور شرقی رستہ اسطرح سے واقع ہے۔ سرینگر سے اننت ناگ
۲۰ کوس یہان یاتری لوگ تمام سامان بہم پُہنچا لیتے ہین کیونکہ آگے پہر کچہہ نہین ملتا
دوسری منزل بیزگام ۱۲ میل موضع سولر سے عیشہ مقام کا خیمہ گاہ ایک کوس کے فاصلہ
پر ہے نالہ سے عبور کرکے تیسری منزل پہلگام ۱۴ میل یہ درہ ۲ میل چوڑا ہے۔ ٹانن ۱۰ میل
یہانتک ٹٹو آسکتا ہے اور آگے پتہریلہ رستہ ملتا ہے۔ زوجہ بال ۹ میل ششرم ناگ سے
ایک میل وادہ جن ۱۴ میل پنجترنی ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہے اور شیشہ بال ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہے
گوگام ۱۴ میل امراوتی و سندرہ یہان ملتے ہین اور پنجترنی رستہ مین ملتی ہے خاص غار امرناتہہ
سوامی کے شمال مشرق کیطرف ۳ میل کے فاصلہ پر ہے یہ مُقدس گپہا تخمیناً ۷۵ گز لمبی
اور اسیقدر چوڑی ۲۰ گز عمیق ۳۰ سے ۳۵ گز تک بلند ہے برف کی تہہ مثل بلور کے سامنے جو لہا

* ہانجی کشمیری زبان مین ملاح کو کہتے ہین۔

سال سے جیسے ہوئے رنگ برنگ کے ہو رہے ہین عجیب سیر دکھاتی ہین - آفتاب عالمتاب کو
کو بھی یہان کے درشن شکل سے ہوتے ہین سانپ اسمین کثرت سے ہوتے ہین - ساون
کے مہینے مین جو تترہ برف کا اسمین خود بخود بنجاتا ہے اور اسی پر بیر فانی لنگ شیوجی کا
نموادار ہوتا ہے جو کہ چاند کے ساتھہ بڑہتا رہتا ہے اور پورنماشی کو سمپورن اور مکمل ہو جاتا
ہے اور پہر چاند ہی کی کاہیدگی کے ساتھہ گہٹتا ہوا بالکل عنقا ہو جاتا ہے پورنماشی کو
یاتری لوگ امراوتی پر کپڑہ اوتار کر مثل سادہون کے بھبوت رما کر بھوج پتر کی آربند
باندہکر درشنون کے لئے غار مین اُسی چبوترہ پر دل کہولکر لوٹتے ہین اسی روز چند جوڑہ
کبوترون کے انکو درشن دیتے ہین جو کہ گن شوجی کے سمجھے جاتے ہین - چڑہاوا یہان کا نصف ملک
مسلمان لوگ جو یاتریونکو رستہ بتلانیمین امداد دیتے ہین اور نصف بٹن کے برہمن اور
سادہو لوگ بانٹ لیتے ہین ؛

زیارت ہائے مسلمانان

آستان شاہ ہمدان کالی کنڈ پر فتح کدل اور زینہ کدل کے درمیان ؛ آستان
بہاؤالدین صاحب پاس بنڈو پر ہاری پربت کی باہر ؛ آستان شاہ ہمزہ یا مخدوم صاحب
ہاری پربت کی مغرب مین ؛ مسجد حضرت بل واقع لب ڈل اسمین رویت موے
مبارک پیغمبر صاحب ہوتی ہے ؛ مسجد خانیار مین رویت تبرکات پیر دستگیر صاحب
آستان رہ بابا صاحب عالی کدل مین اسمین بھی تبرکات و رویت پیر دستگیر رہتے ہے
جامع مسجد نوہٹہ مین ؛ مسجد شاہ نعمت اللہ صفاکدل مین ؛ قصبہ چرار مین زیارت
شیخ نورالدین صاحب ؛ زیارت رلیشہ مالو صاحب اننت ناگ مین ؛ آستان بابام
ریشی صاحب گلمرغ مین ؛ ماتم ہرائے اہل تشیعہ حسن آباد اور جڈی بل مین ؛

حصّہ غربی کشمیر

غربی حصہ کشمیر سے مراد اُن مقامات کی ہے جو سرینگر سے مغرب کیطرف واقع ہین
(۱) دودہ گنگا شہر کے نیچے ⁘ (۲) چہاونی فوج گاہ عہد سکہان شہر سے ایک میل کے
فاصلہ پر شادی پور سے ۶ کوس۔ دریاے سندہ اِس جگہہ ایکسو گز چوڑا ہے (۴) سنبل
اسکا دوسرا نام اندر کوٹ ہے اسکو نالہ مانسبل دریا مین گرتا ہے ۵ جن ۳ کوس پر ایک
بڑا گانو ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر سیور بنا کردہ راجہ للتادت اسی مقام پر تہا
تمام حصہ زمین پر جو مانسبل اور اولر کے درمیان ہے یہ سیور تہا چنانچہ کہنڈرات اسکے
ابتک دریا کی بائین طرف موجود ہین ہ جن سے آگے جہیل ولر ۶ قصبہ سوپور اسکا
اصلی نام سویہ پور ہے وزیر سویہ حکیم نے اسکو عہد راجہ اونتی ورما مین آباد کیا
تہا اسمین وزیر وزارت اور دیگر حکام ماتحت رہتے ہین یہ قصبہ بہی دریا کے دونون
کنارونپہ ابتا ہے ہنود و مسلمان دونون قومین اسمین آباد ہین ۷ دریا سے پوہر موضع
دوابہ گاہ کے نیچے ۵۷ گز چوڑا ہے اسمو ضعمین گیاہ ہا بس کے باغ بنائے گئے ہین ۸ ورمل
جسکو پنجابی بارہ مولا کہتے ہین سوپور سے ۵ کوس دریاء جہلم کے دہنے کنارہ پر ایک شہر آباد کردہ
راجہ جلوک کشمیر کے دامن کوہ مغربی مین آباد ہے دریاء وتستا یہان سے گم ہو کر کشمیر کے
کوہستان سے باہر نکلا ہے ۹ پٹن کا اصلی نام پنج ستہر تہا اور شنکر ورمانی اسکو پٹن
انغنت کے نام سے مشہور کیا تہا۔ سری نگر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع
ہے یہان ایک ستون سنگی پر شاردا حروف لکھے ہین ⁘

مشرقی حصہ کشمیر

شرقی حصہ سے مُراد اُن اطراف کشمیر کی ہے جو سری نگر کے مشرق کیطرف بانہال تک واقع ہین یہ حصہ نہایت خوبصورت ہے (۱) منشی باغ کے آگے شنکر اچارج کے نیچے دریا مین سات چشمے واقع ہوئے ہین جنکو شو پور پہیر کہتے ہین انکے پاس باغ رام منشی دریا کے دہنی طرف آگے کو تہوڑی دور پر نالہ ونیتہ نور ۳۰ فٹ چوڑا ہے (۲) پاندریتہن جو ایک وقت کشمیر کا دار السلطنت تہا ایک مندر تعمیر کردہ راجہ اشوک ایک تالاب مین ابتک یہان نہایت مضبوط اور قابل دید موجود ہے (۳) پانپور راجہ اجتا پیڈ کے وزیر پدمانی اپنے نام پر بنام پدمپور آباد کیا تہا اسمین ایک مندر جدید بن رہا ہے یہ قصبہ شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے زراعت زعفران اسی کریوہ پر ہوتی ہے یہ زمین زعفرانی دس بارہ میل تک پائی جاتی ہے زعفران کو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین روایت ہے کہ بید واگہ بٹ نام کو زیون ناگ مین سے اول دفعہ زعفران ہاتہ لگا تہا اور اُسی سے اُسکی کاشت ہوئی زعفران کے بیج پیاز کے گٹہے کے مطابق ہوتے ہین یہ بار بار نہین بوئے جاتے صرف زمین کاشت کرکے کیاریون مین تقسیم کیجاتی ہے اسکا پودا ۱/۲ فٹ اونچا گہاس کیطرح پر ہوتا ہے اسمین آسمانی پہول لگتا ہے اور پہول کا اندرونی زیرہ زعفران ہوتا ہے موضع وانتو کا زعفران اعلی قسم کا ہوتا ہے پانپور سے تین میل پر شمال و مشرق مین موضع وئین ہے اسمین چشمہ پہوکہ ناگ و کلش ناگ ہین. موضع نتہارہ دو میل اُس سے آگے اسمین کارخانہ آہن ہے (۴) کاکہ پور پانپور سے ۲ میل دریا کے بائین کنارہ پر یہان دریا سے راجہوا کرہ و تستا مین ملا ہے اسمین دو پُرانے مندر بہی موجود ہین (۵) لتہ پور سری نگر سے خشکی کی راہ ۱۰ میل پر دریا کے

دہنی کنارہ پر ہی (۶) اونتی پور کا پہلا نام وشواک سار تہا بعد اُسکے راجہ اونتی ورما کے نام پر اونتی پور مشہور ہوا ایک زمانہ مین یہ شہر تمام کشمیر کا دار السلطنت تہا سرینگر سے خشکی کی راہ ۱۷ میل کے فاصلہ پر کنارہ بہت دریا پر واقع ہی موضع ترال اونتی پور سے شمال و مشرق مین ۶ میل کے فاصلہ پر ہی اُسکے آگے مارہامہ کے نیچے دریاے وشو بہت مین پڑتا ہی اور ہنود اسمقام کو سنگم کے نام سے مُقدس خیال کرتے ہین (۷) قصبہ بیج بہارہ اسکا اصلی نام ودیا دہار یعنی معدن علم تہا راجہ بجی نے سمت ۳۱۴۸ کلجگی مین بمہ بجی شور کے اسکو اپنے نام پر آباد کیا تہا اسکو بجی کہتر بہی کہتے تہے قدیمی مندر کو سکندر بت شکن نے گراکر مسجد بنوادی تہی اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے اُس مسجد کو منہدم کراکر بدستور ایک مندر جدید بنوادیا راجہ اشوک نے بہی ڈہائی سو برس قبل از عیسی علیہ السلام ایک مندر وہان بنوایا تہا جو نیز بجی شور کے ساتہہ ہی گرایا گیا تہا اس شہر سے آگے آگے دریا بتدریج تنگ عرض ہوتا جاتا ہی اور کہنہ بل پر جو ۳ میل کے فاصلہ پر ہی ایک پُل چوبی بنا ہی (۸) اسلام آباد جسکا اصلی نام اننت ناگ ہی کہنہ بل سے ایک میل گوشہ شمال مشرق مین واقع ہی اسمین تقریب سات آٹہہ سو مکانات کے ہونگے اسکا پہاڑ جسپر یہ واقع ہی ۳۵۰ فٹ اونچا ہی اسمین چشمہ ہا اور زیارت ریشہ مالو ودیگر کوچی کا مندر اور سرکاری مکانات اور وزارتگاہ وغیرہ مقامات ہین (۹) مارتند یا مٹن اننت ناگ سے ۵ میل شمال کیطرف مارتند سورج کو کہتے ہین یہان ایک مندر عالیشان تعمیر کردہ راجہ للتادت ہی اُسنے یہان جو شہر بنایا تہا اُسکی تعمیرات مین تانبا پیتل وغیرہ لگائی گئی ہین اس مندر سے ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر ایک غار ہی جسکو مسلمان چاہ بابل کہتے ہین بہومنین جو مارتند سے ½۱ میل پر ہی ایک مُقدس و متبرک چشمہ ہی جسکو بسبب سے ریچ بلی و بنیر کے گیاسی بہی زیادہ فوقیت دیگئی ہی بمزو بہی بہون سے ایک میل

پر ہی اسمین ایک غار ہی جسکا طول و عرض کچھہ معلوم نہین (۱۰) اچھہ بل اننت ناگ سی ۶ میل کے فاصلہ پر مشرق مین ہی اسسی ۸ میل کے فاصلہ پر نوبوگ ہی وہان سی ۱۲ میل کوکرناگ ہی (۱۱) شوپیان نوہان سی ۹ میل سرینگر کے جنوب مین ۱۵ کوس کی فاصلہ پر ہے یہ قصبہ بھمبر و سرینگر کے رستہ پر واقع ہی اسکا پہاڑ ۳۵۰۰ فٹ اونچا ہی راموشوپیان سے ۱۰ میل اور شہر سی ۹ کوس - چرار راموسی ساڑہی تین میل اور سرینگر سی ۱۵ میل ہی *

(۱۲) درہ لدر کشمیر کے شمال مشرق مین پہلگام تک پہیلا ہی اور آگے جا کر دو حصو نمین تقسیم ہو گیا ہی ایک حصہ درہ سندہ سی ملگیا ہی اور دوسرا ششترم ناگ کیطرف چلا گیا ہی *

(۱۳) شاہ آباد ۵۶۰۰ فٹ بلند ہی اسکا پہلا نام ویر تہا اسی سی ویرناگ ہو انورجہان بیگم کے یہان رہنی سی اسکا نام شاہ آباد ہو اسکے اوپر کوہ پہاڑ پر موضع صوف ہی اسمین کان آہن ہی - اسکے کوہستان متصلہ مین کانہا ہی مس - نقرہ - سنکہ - طلا ہی سکہ کم نکلتا ہی تانبا ۵ جگہہ ہی یہان کا لوہا آہن کشتوار سی اچھا ہی - اوما دیوی بہی اسی علاقہ مین ہی - نے بوگ نی بڑہی خوبصورتی سی واقع ہی اسکا عرض ایک دو میل کا ہے اور صرف دو تین گانو اسمین آتی ہین درہ ورددان تنگ اور لمبا کشمیر کی مشرقی طرف ہین قریب ۴۰ میل لمبا ہے میل چوڑا ہی دریا جو اسمین روان ہی دریاے چناب مین گرتا ہی *

داغ شال

شالبافی کا فن اول دفعہ عہد زین العابدین مین یہان سیکہا گیا تہا اور عہد دیوان کرپا رام صوبہ سکہان مین دو ہزار دوکانین شالبافی کی یہان ہو گئین - جرنیل میانسنگہ کیوقت کسیقدر ترقی پر ہو گیا مہاراجہ گلابسنگہ صاحب کے عہد مین زیر انتظام پنڈت راجہ کاک در

اسکی گرم بازاری اور رونق یہانتک بڑہگئی کہ کل کشمیر کا گذارہ اسہی سی ہونے لگا ؞ قریب ۳۵ لاکہہ روپے کی اسکی آمدنی ہوگئی - بعد سرگباش ہونے مہاراجہ گلاب سنگہ جنت مکان اور انتقال ہونے پنڈت راجہ کاک کی بسبب جنگ فرانس وجرمنی کے اسکی ایسی کساد بازاری ہوئی کہ روز بروز اسمین تنزل آتا گیا مگر دیوان کرپارام سرگباسی کے عہد حیات تک انکی سرپرستی اور فیاضی سی تہوڑا بہت کارخانہ اسکا چلتا گیا بعد اُسکے اسمین بدرجہ غایت تنزل ہوگیا تو مہاراجہ مسند نشین حال نے دریادلی سی تمام محصولات اور باج جو اسپر شاہان سلف کیوقت سی چلے آتی تہی محض بغرض پرداخت فنتہ شالباف و ترقی تجارت معاف فرماکر خزانہ عامرہ سے بہت سی امداد دی اور لاکہون روپیہ کی باقیات معاف کردین مگر سمت ۱۹۳۷ و سمت ۱۹۳۸ کی قحط مین اسکا ازبس تنزل ہوکر سمت ۱۹۳۸ مین کسیقدر خواہش وقدر ہوگئی ہی ؞ ۱۸۸۱ء

کارخانہ کاغذ

کاغذ کا کارخانہ بہی زین العابدین کیوقتمین ہی یہان جاری ہوا تہا اور روز بروز اُسکی ترقی ہوتی گئی - چنانچہ اب نہایت مضبوط اور خوبصورت کاغذ یہان تیار ہوتا ہی چند اقسام اُنکے یہ ہین شیر جنگی - دہ مشتی - قلمدانی - ہشت مشتی - حریر وغیرہ ریشمی کاغذ سب سے عمدہ ہے

تار برقی

عہد مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب والی حال مین سمت ۱۹۳۴ سی کشمیر سی جموں سیالکوٹ تک ۱۸۷۷ء
اور سمت ۱۹۳۹ مین کشمیر سی گلگت وحصورہ سے اسکردو تک تیار ہوگئی ہی ؞ ۱۸۸۲ء

سیاحان کشمیر

عرصہ تخمیناً ۲۵ سال سے سیاحان کشمیر ممالک ہندوستان و فرنگستان سے خاص کر کے افسران جنگی رخصت لیکر موسم گرما مین سیر و سیاحت کو یہان آتے ہین ریاست کیطرف سے ایک افسر انکی مدارات کیواسطے مقرر رہی اور گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے ایک افسر بنام آفسر آن سپیشل ڈیوٹی بغرض انفصال مقدمات سیاحان مذکور بشمول ایک افسر عدالت ریاست کی اور ایک سول سرجن انکی علاج معالجہ کو اور ایک ڈاکخانہ انکی رسل رسایل کو ایک منسٹری انکی نماز پڑھانے و رسوم مذہبی ادا کرانیکو ہر سال مقرر رہتے ہین ماہ اپریل یعنی چیت لباکہہ سے سیاحان کشمیر کی آمد شروع ہوتی ہی اور ۳۰۰ تک آ جاتے ہین اسوقت ایک افسر ریاست انکی مدارات کیواسطے اور ایک وکیل حاضر باش محکمہ افسر آن سپیشل ڈیوٹی ریاست کیطرف سے مقرر رہتا ہی یہ لوگ اکتوبر کے آخیر یعنی اسوج یعنی کتک تک سب کے سب کشمیر سے چلے جاتے ہین اور شاخ ڈاکخانہ مذکور بہی اٹہہ جاتی ہے قبرستان صاحبان انگریزیہ شیخ باغ مین ہے

تجارت کشمیر

زیادہ تر کشمیر کی اشیاء زعفران بہی دانہ زیرہ سیاہ شال دوشالے پٹو ٹوپیان پنجاب کو جاتی ہین ۔ برتن و ظروف طلاء و نقرہ منقش کار و اشیاء نقاشی وغیرہ یوروپ کو جاتے ہین۔ ریپورٹ ۱۸۶۲ء کا نقشہ تجارت ذیل مین درج ہے۔ پارچات سفیدی نمک سنگ و مصالحہ وغیرہ ہندوستان سے یہان آتی ہین ۔

نقشہ اشیاء تجارتی جو کشمیر سے باہر جاتی ہین

نمبر	نام اشیاء تجارت	از کشمیر	از جمون	کل	کیفیت
١	پشمینہ شال	١٢ لاکھہ	٦٠ ہزار	١٢٦٠٠٠٠	اسمین اب بہی کساد بازاری ہی
٢	پارچات اونی	٤٠ ہزار	٢٠ ہزار	٦٠٠٠٠	
٣	چوب کٹ	١٦ ہزار پانچسو	.	١٦٥٠٠	
٤	زعفران	٢٠ ہزار	.	٢٠٠٠٠	
٥	بہی دانہ	٥ ہزار	٢ ہزار	٧٠٠٠	
٦	میوہ جات	١٥ ہزار	١٥ ہزار	٣٠٠٠٠	
٧	ریشم خام	٧ ہزار	.	٧٠٠٠	اسمین نہایت ترقی ہوکر سمت ١٩٣٦ مین تخم بہی نذر ہا - اور سمت ١٩ مین بہی اسکا انجام شروع ہوا
٨	کاغذات کشمیری	١٥ ہزار	.	١٥٠٠٠	
٩	چوب دیودار	.	٣ لکھہ	٣ لاکھہ	
١٠	اشیاء نقاشی	٦ ہزار	.	٦٠٠٠	
١١	چوب چرکی	.	٥ ہزار	٥٠٠٠	
١٢	زیرہ سیاہ	٣ ہزار	.	٣٠٠٠	
١٣	مصالحہ ادویات	٢٦ ہزار	٧٤ ہزار	١٠٠٠٠٠	
١٤	دانہ برنج وغیرہ	.	٢٠ ہزار	٢٠٠٠٠	
١٥	گہی	.	ڈیڑہ لکھہ	ڈیڑہ لکھہ	
کل	———	١٣٥٣٥٠٠	٦٤٦٠٠٠	١٩٩٩٥٠٠	

نقشہ اشیاء تجارتی جو پنجاب وغیرہ مقامات سے کشمیر میں آتی ہیں

نمبر	نام اشیاء تجارت	بکشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱	پارچات انگریزی	۷۵ ہزار	۳۳۶۰۰۰	۴۱۱۰۰۰	
۲	کمخواب وغیرہ	۴۰ ہزار	۱۳۴۰۰۰	۱۶۴۰۰۰	
۳	روئی	۱۰ ہزار	۱۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۴	کلابتون زری	۵ ہزار	۱۵ ہزار	۲۰۰۰۰	
۵	کمبل ونمدہ	۰	۲۵ ہزار	۲۵۰۰۰	
۶	جواہرات	۰	۷۵ ہزار	۷۵۰۰۰	
۷	چاء	۲۵ ہزار	۵ ہزار	۳۰۰۰۰	
۸	نمک لاہوری	۲ لکھہ	۳ ½ لکھہ	۵ ½ لکھہ	
۹	کھنڈ	۴۸ ہزار	۴۰ ہزار	۸۶۰۰۰	
۱۰	قند سیاہ وغیرہ	۲ ہزار	۴۰ ہزار	۴۲۰۰۰	
۱۱	تیل	۳ ہزار	۵ ہزار	۸۰۰۰	
۱۲	رنگ مصالحہ و دوئیات	۵۰ ہزار	۸۰ ہزار	۱۳۰۰۰۰	
۱۳	لاکھہ رنگ	۱۰ ہزار	۲ ہزار	۱۲۰۰۰	
۱۴	اشیاء بساطی	۱۵ ہزار	۲۵ ہزار	۴۰۰۰۰	
۱۵	ظروف چینی	۲ ہزار	۱ ہزار	۵۰۰۰	
۱۶	تانبا و روئین	۳۰ ہزار	۴۵ ہزار	۷۵۰۰۰	

نمبر	نام اشیاء تجارت	بہ کشمیر	بجمون	کل	کیفیت
۱۷	دہات پیتل وغیرہ	۶ ہزار	۱۰ ہزار	۱۶۰۰۰	
۱۸	میوہ افغانستان	۷ ہزار	۱۰ ہزار	۱۷۰۰۰	
۱۹	ہلاس شاوری	۵ ہزار	ایک ہزار	۶۰۰۰	کشمیر مین اسکی گرم بازاری ہے
۲۰	غلہ چینہ وغیرہ	۴ ہزار	۴۶ ہزار	۵۰۰۰۰	
۲۱	اسپہای افغانستان و پنجاب	۰	۲۰ ہزار	۲۰۰۰۰	اب کشمیری لوگ بہی انکو خریدتے ہین :.
۲۲	مویشی	۰	۱۰ ہزار	۱۰۰۰۰	
میزان کل	———	۵۴۹۰۰	۱۲۲۰۳۰۰	۱۸۴۹۰۰	

زعفران

یہ تحفہ خاص کشمیر مین پیدا ہوتا ہی اسکی روایت یون ہی کہ شوجی نے پہلی پہل زعفران کو کشمیر مین بویا تہا اسی لئے اسکو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین یہ بہی بیان کرتے ہین کہ بید واگ بٹ کو زعفران اول فوزیون ناگ سی ملا تہا - زعفران کی جڑہ مثل پیاز کے ہوتی ہی وہ بار بار نہین بوئی جاتی موسم برسات مین ماہ جون کو صرف زمین مین ہل پہرا ہین اور کیاریان بنالیتے ہین تو اسکا پودا خود بخود اوگتا ہی اور قریب ڈیڑہ فٹ اونچا مثل ساگ سویا کے ہوتا ہی کاتک مین اسمین پہول آسمانی رنگ سرخی مایل لگتا ہی پہول کے اندر کا زیرہ یا تری زعفران سرخ رنگ کا ہوتا ہی اعلی قسم کا زعفران قطعہ دانتو مین پیدا ہوتا ہی - پہول کے وقت اسکی خوشبو تمام میدانمین مہکتی رہتی ہی اور اسکو مرقت

سرکاری پہرہ اسکی حفاظت کیواسطی مقرر ہو جاتا ہی کشمیری پنڈت علاوہ انکی مصالحہ کے اسکو قشقہ مین بہی صرف کرتے ہین۔ سوائی کرلیوہ یا پانپور کے کشمیر مین بہی اور جگہہ یہ پیدا نہین ہوتا مگر کشتواڑ مین قدری پیدا ہوتا ہی لیکن وہ ایسا عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ کشمیر کا زعفران ہوتا ہی۔

لولاب

کشمیر کے تمام پرگنون سے زیادہ تر خوبصورت اور دلافزا کشمیر کے شمال مغرب مین واقع ہی قریب ۷ میل لمبا اور ۳ میل چوڑا ہی۔ ۲۰۰ مواضعات اسمین آباد ہونگی۔ اسکا اصلی نام لولوپور تہا جسکو راجہ لو نے اپنے نام پر بنایا تہا۔ ان تمام دیہات مین سی لالپورہ خاص ہی یہ پرگنہ بڑا فرحت انگیز و زرخیز ہی ہر طرف کوہستان سے جنپر چہار جنگل دیودار و جہیلین اور غارین و نہرین ہین محدود ہی۔ میوہ جات کی فصل مین ریچہ بہی بکثرت یہان آتے ہین۔

وانگت کی کہنڈرات

درہ سندہ مین سے زیادہ تر خوبصورت اور عجیب کہنڈرات ویرانجات وانگت ہین اسمین سونمرغ سرینگر سے ۴ میل پر مین راہ دیل ان کہنڈرات کی بہت نزدیک ہی وانگت مین جو ویرانجات مناور ہین وہ مناور بانٹھ واونتی پور کی مشابہ ہین۔

درہ وردوان

یہ تنگ اور لمبا درہ کشمیر کے مشرق کیطرف تخمیناً ۷ میل لمبا ہی اور عرض اسکا قریب ۱ میل دریائی وردوان جو اسمین بہتا ہی دریائی چناب سی ملتا ہی۔

تمام شد حصّہ اوّل جغرافیہ کشمیر

حصہ دوم

تواریخ کشمیر

ہر چند سب سے اول بندہ ہرگوپال خستہ مؤلف کتاب ہذا کو بقول مورخان زمانہ حال اس بات کا افسوس ہے کہ قدیم الایام سے ہندوستان میں تاریخین راست راست لکھنے کیطرف لوگونکو بالکل توجہ اور رغبت نہ تھی اس سبب سے ہندوستان کی قدیمی آغاز آبادی و سلطنتونکا تحقیق حال بخوبی معلوم نہین ہوتا اور اگر کسینے لکھا بھی تو بطور کہانیکی نظم مین دل بہلانے کو اور وہ بھی اہل خلاف کی تعصب وحسد سے نابود و نایاب ہوگیا مگر یہ خیال کئی پہلو اور نظیرون سے غلط معلوم ہوتا ہے دراصل تاریخین اون ایام کی ضرور لکھی گئی تہین جو کہ مثل مہابہارتھ او بالمیک امائن اور راج ترنگینون کے ابتک موجود ہونے سے (جو کہ کسی حکمت سے ہنود سے اہل خلاف کی دست برد سے بچ رہے ہین) واضح و لائح ہے اسمین کوئی شک نہین کہ بالمیک رامائن نہائت پرانی اور معتبر کتاب ہے اور اوسکا مصنف بڑا محقق و صاف گو شخص تہا کیونکہ باوجود ہونے ہندو کے کہیں اوس نے تمام رامائن مین کوئی کلمہ تعریفیہ یا القاب مبالغہ کا یا اوتار کرکے سری رام کو نہین لکھا - اسیطرح کلہن پنڈت نے نہایت عمدہ عمدہ مفصل و معتبر حالات لکھے جس زمانہ آدگونند سے اوس نے اپنی تاریخ لکھی ہے اوس وقت کی کوئی تاریخ ہندوستان

کی نہین ملتی بلکہ جن تاریخون کو دیکھہ کر اپنی کتاب لکہنے کا حوالہ اوسنے دیا ہی وہ بھی عنقا کیطرح نایاب ہین اگر اوس زمانہ مین اس فن کیطرف کلیتًا کسی کو بہی رغبت نہوتی تو یہ کتابین بہی ملجاتین مگر اصل حال یہ ہی کہ اہل خلاف کی زیادتیون سے اُنکی تمام کتابین نہ صرف تاریخین بلکہ اور علوم کی کتابین بہی عدم کے ساتہہ ملائی گئین جسکو اب کہا جاتا ہے کہ قدیم مین یہ فن ہی نہ تہا ہنود کی کتابون کو اول حملہ آوران ممالک غیر اور پہر بودہ مذہب والون اور پہر مسلمانون نے نیست و نابود کردیا تاکہ انکی عظمت و دانش و بزرگی قدیم جہالت و کہتری سے بدل جائے اور بمقابلہ انکی جدید اہل خلاف دانا و طاقتور و انکی ہمعصر ثابت ہوسکین جو کہ ہر ایک پہلو اور مذہب کی کتابون سے ثابت ہی۔ نوشیروان کے حملہ اور خلفا عمر و علی و ولید کی حملات سکتگین۔ محمود غزنوی۔ سکندر لودی۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ نادر شاہ وغیرہ لوہدون کے تسلط کے حالات کو دیکہو۔

یہ بات درست ہی کہ قدیم مین مبالغہ پردازی و شاعری کو بڑا رواج تہا۔ اب مختصرًا اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ سب سی پہلے اور قدیمی کتاب ہنود کی وید ہی جسکو بیاس دیونے ترتیب کیا کہتی ہین کہ یہ مقدس کتاب برہما نے اپنی زبان سی کہی ہے اسمین صرف بابت وحدانیت کے حالات درج ہین اوسکے بعد منو نی دہرم شاستر بنایا اوسمین قواعد و قوانین لکہے۔ راجاؤنکی بابت لکہا ہے کہ پہلے ہندوستان مین صرف دو ذات کی راجہ تہے ایک وہ جو سورج کی اولاد مین سی ہین اور سورج بنسی کہلاتی ہین دوسری چندر بنسی انہین دونکا راج برابر چلا آیا۔ سورج بنسیونمین بیسست منی کا بیٹا اول راجہ اکہچہواکو ہوا جسکو بحساب بید کت والون کے ۲ لاکہہ برس سی کچہہ کم اور جین مت والون کی بموجب ۱۲ آنک کا عرصہ اور انگریزون کی خیال سے چار ہزار برس گذری اوسنی سلطنت اودہ (اجودہیا) کی بنیاد ڈالی اوس سی ۶۵ پیڑہیون کے بعد رام چندر ہوئے اور ۶۵ بعد اوسکے سمتر تک ہوئی ٹاڈ صاحب لکہتی ہین کہ یہہ سمتر بکرماجیت کا ہمعصر تہا۔ اسلیئے انگریز راجہ اکہچہواکو کے عہد کو ۴ ہزار برس کا عرصہ تبلاتی ہین۔ اور بید ک مت والے رام چندر کے عہد کو ساڑہی آٹہہ لاکہہ برس اور جین مت والی گیارہ لاکہہ ۶۵ ہزار برس سی زیادہ عرصہ بتاتی ہین۔

اکیچھواکو کی دختر الاچندر کی بیٹی بدھ کو بیاہی گئی تھی اسیکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل
پراگ کی تہا اور اب جہوسو کہلاتا ہی فرمانروا ہوا یہہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا جسنے سلطنت الہ آباد
کی قایم ہوئی اسکے بعد چہتریون اور براہمنون مین سخت جنگ باہمی ہوا پرسرام نے ۲۱ بار چہتریون کو
شکست دیکر نیست و نابود کیا۔ راجہ سگر سورج بنسی سمندر پر بہی قابض تہا مہاراجہ رام چندر کا مفصل
اور ٹہیک حال رامائن مین درج ہی اوسکے بعد ایک اور بڑا بہاری جنگ ہوا جسکا ذکر مہا
بہارت مین ہی یہہ جنگ زمانہ سری کرشن مین بمراد قبضہ ہستناپور کی درمیان کوروا اور پانڈون کی
ہوا یہہ جنگ ۱۸ روز تک میدان کوروکہیتر مین ہوتا رہا آخر کار درجودہن قتل کیا گیا اور جدہشٹر
نے بامداد سری کرشن فتح حاصل کی اور پانڈونکی جیت ہوئی کرشن چندر کی عہد کو بیدک دہرم والی
پانچ ہزار برس اور جین مت والی ۸۶ ہزار برس کے اوپر کچہہ عرصہ لکہتی ہین مہابہارت کا آخیر
راجہ جدہشٹر پرورا کے ۵۴ پشت کی بعد ہوا جب جدہشٹر ہمالیہ کو گلنے گیا تو ارجن کا پوتا پریچہت راج پر بیٹہا
پریچہت سی لیکر ۲۶ پشت تک اوسکی اولاد مین راج رہا چہبیسوین پشت مین چہیمک کو اوسکی وزیر نی
مار کر جدہشٹر کی گدی لی اوسکے خاندان مین ۱۴ پشت راج رہا پہر اور خاندان مین حکومت آکر ۱۶ پشت
بعد تیسری کل مین راج گیا اونکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے
مارا اوسکو بکرم نی مار کر ملک پر قبضہ کیا اور یہہ حال رہا اودہر مگدہ دیش مین جراسندہ کی اولاد
مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نی کرشن جی کی مدد سی مارا تہا) ۲۲ پشت تک حکومت رہی اونکی
آخری راجہ رپنجی کو اوسیکے سونک وزیر نی مار ڈالا - پہر تکہک قوم نے جو ناگ بنشی تہے اور اونکو ابتک
۲۴۷۷ برس گذر گئے حکومت حاصل کی اونہون نے دس پشت تک راج کیا اخیر راجہ اونکا مہانند تہا اوس
وقت ہندوستان مین بودہ مت پہیل گیا تہا نیز داراب بادشاہ ایران نی جو ۲۴۳۵ برس آج سے
پہلے گذرا ہی اور اونکی بعد بودہ والون سے نے ہندوستان پر حملات کیے پہر قبل از پیدائش بکرماجیت
۲۵۴ برس سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دریاے ستلج تک براہ سندہ

آیا - سندہ پر ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج سے پل بنا کر پار اوترا ستلج تک رہا اور امرا پنجاب نے
بعد مقابلہ آرائیکے اوسکی اطاعت قبول کی مگر چونکہ مگدہ دیش کے ناگ بنسی مہا پلی راجہ کے
پاس ۶ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تھے اوسکی رعب سی سکندر ستلج سے
واپس پہرا - اوسکے بعد مہاپلی مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی آٹہہ بیٹیون نے ملکر ۱۲ برس
تک راج کیا تب نوین چندر گپت نے جو شکم ناین سی تہا بامداد چانک برہمن اون آٹہونکو مار
کر قبضہ کر لیا اسنے بابل کے سکندر بادشاہ کی سپاہ سالار کی دختر سے شادی کی ۱ پشت تک
حکومت اوسکے خاندان مین رہی بودہ مت کے پہیلنے کے باعث کوہ آبو پر برہمنون نے اگنی کنڈ
رچا اوسمین سے بقدرت الہی اگنے کل کے چار چہتری بنی - پرہر - چوہان - سولنکہی
پرہار - پرمر گوترا والی پوار کہلاتے ہین انکا راج تمام ہندوستان پر ہو گیا اور
بودہون کو بھی انہون نے نکالنا شروع کیا اسی خاندان مین سے ۵۷ برس سنہ عیسوی سے
پہلے راجہ بکرماجیت ہند کا راجہ بنا جسکی دار السلطنت اوجین تھی بکرماجیت سی پہلے حملہ اسلامیہ
تک اور بہت راجے نامی ہوئے لیکن اندہ بنسی راجاونکی حکومت جنکی دار السلطنت مگدہ دیس مین
پٹنہ ہے بہت بڑہ گئی انکا نام آور آخیر راجہ بلوم تھا جسکی حکومت چین تک پہونچی - پہر اوسکا
وزیر رادہ پو کل ہندوستان کا راجہ ہوا پہر اوسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اوسکے عہد مین
نوشیروان شاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا نوشیروان سمت ۵۸۸ بکرمی مین تخت پر بیٹہا
تہا بعد مرنے پرتاب چند کے اوسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبہ دبا بیٹہے - اور جدا جدا راجہ
ہو گئے اور سلطنت ہند کمزور ہو گئی نفاق باہمی نے غیر ملک والون کو بلایا چنانچہ سمت ۷۵۷ بکرمی
مین حضرت محمد کے فوت ہونیکے بعد خلیفہ عمر نے اور سمت ۷۶۸ مین ولید نے حملات کئے اور پہر سمت ۱۰۶۶
سے سمت ۱۲۸۳ تک محمود غزنوی وغیرہ بادشاہان غزنی کے تصرف مین آیا اور پہر سمت ۱۵۸۳ تک مغل 1321-
جنہین سے تیمور ہمایون وغیرہ تہے ہند کے بادشاہ بنے پہر بابر سے اکبر تک سمت ۱۶۹۲ تک جہانگیر

اورنگ زیب نادرشاہ وغیرہ ہندوستان پر حکومت کرتے رہے جنکی فہرست آخیر مین درج ہوگی۔
سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین انگریزون نے دخل پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی بخواہش تسلط فساد کرتے رہے اونکو فتح کرکے انگریزون نے اس زمانہ مین ایک قایم اور مستحکم سلطنت تمام ہندوستانمین قایم کرلے۔

مخفی نرہے کہ بیدک دہرم اور جین مت والے مورخون کے عہد کو مغربی مورخ زیادہ تر اسبات پر جہوٹ سمجہتے ہین کہ باوا آدم کو (جسے وہ دنیا کا اوّل آدم جانتے ہین) صرف ابتک ساڑہی چہہ ہزار ہی برس گذرے ہین پس بموجب اونکے اس اعتقاد کے رام چندر وغیرہ کا جو زمانہ ہنود لاکہون برس بتلاتے ہین صاف غلط پایا جاتا ہے کیونکہ وہ آدم سے پہلے کسیکا ہونا نہین مانتے۔ مگر اصل مین باوا آدم تمام دنیا کا اوّل آدم نہ تھا گو مغربی ملک مین وہ اوّل آدم تہا۔ دراصل اوّل مقام آبادی وخلقت تمام جہان کا وسط ایشیا یا کیلاس کا گرد اہے اور وہین سے لوگ رفتہ رفتہ کشمیر وکابل وسندہ وغیرہ کے رستے ہند مین آئے چونکہ یہ قوم آریا تھی اسلئے اسکا نام بہی اونہون نے آریا ورت رکہا اسمین بہی کوئی شک نہین کہ قدیم الایام مین افغانستان وایران وتمام وسط ایشیا وغیرہ مین آریہ لوگ ہی آباد تھے چنانچہ لفظ آریا سے ایران وآراکان وآرمینیا وغیرہ نام نکلے یونان والے ایران کو آران عرب کو آرے کہتے ہین۔ ہرات دروازہ ہند آرتہہ سے بنا ہے ارتہہ لوگ سورج کراوپاسک تھے سمرقند سمیر وکہنڈ تبت تروشپٹ وغیرہ نام اسی طرح انقلاب زمانہ واختلاف آب وہوا سے بدل گئی قندہار کو گاندہار کہتے تھے تاتاری لوگ آگ اور ناگونکو پوجتے تھے جوکہ اونکے سکہ ہای سلف سے صاف ظاہر ہے اور انکے آخیر سکّون پر شیوجی کی مورتی بھی ترشول لئے بنی ہے جسّے صاف پایا جاتا ہے کہ وے شیوجی کو مانتے تھے اونکے سکّون پر سورج چاند نانان دیوی بہی لکہتے ہین۔ اسی نانان دیوی کو افغانستان والے بی بی نانی کہتے ہین اسیطرح

آریہ لوگ مشرق و مغرب کو بھی چلے گئے اور آتم معروف بہ آدم ادہر پیدا ہوا روایت ہی
کہ مکہ مین ایک رکھی یعنے عابد تہا جو مکیشور مہا دیو کی عبادت مین مصروف رہتا اکثر گومید
جگ کرتا اور بہ برکت عبادت سے گاؤ کو زندہ کرتا آخر جگ مین جبکہ دواپر کا اخیر تہا
اوسکی عورت نے (جو حاملہ تھی) کسیقدر گوشت اوسکا کہا لیا جب بعد اختتام جگ عابد
نے گاؤ کو زندہ کیا تو اوسکے جسم مین سے اوسقدر گوشت کم پایا اور عورت مذکور
نے کہا لینے کا اقرار کیا - اوسوقت عابد نے کہا تیرا کچھہ قصور نہین تو نے دوسرے
آتما کی خواہش سے جو تیرے پیٹ مین ہے یہہ کام کیا گناہ کبیرہ گردن پہ لیا اب جو لڑکا
پیدا ہوگا وہ آتم کے نام سے معروف ہوکر اسی کہانیکی جرم مین مقہور الٰہی ہوگا -
اوسکی اولاد قدیمی دہرم سے محروم رہیگی پس قدرت الٰہی دعائے عابد سے وہ لڑکا
پیدا ہوا اور عابد اوسکو تنہا چہوڑکر کہین چلا گیا وُہی آتم آدم کے نام سے مشہور ہوا
آتم سے آدم کا ہونا تعجب نہین یہہ اختلاف لہجہ زمان سے ہو جاتا ہے جیسا کہ انگریز اسی
آدم کو ایڈم و حوّا کو ایو کہتے ہین اسلئے اوسکی اولاد قربانی گاؤ کو بخلاف ہنود درست
جانتے ہین اور بموجب اعتقاد مغربی مذہبون کے آدم کا باغ عدن سے نکالا جانا جرم
کہانے مین ہی پایا جاتا ہے نتیجہ کلام یہہ ہے کہ آدم بھی قوم آریہ مین سے پیدا ہوا تہا اوس
طرف پہلے آبادی کے معدوم ہونے یا بالکل نہونیکے ہی باعث یا ملک کیلاس وسط
ایشیا وغیرہ کی آبادی سے ناواقف ہونیکے سبب (جیسا کہ امریکا کو نئی دنیا کے نام سے
پکارا جاتا ہے) اوسکی اولاد نے اوسکو مغربی ملکون کا اول آدم بنایا اور جب وہ
ایک نیا مذہب اپنے طریق کا باپ چکے تب انکو ادہر کی خبر ہوئی جس لئے اونہون نے
مجبور ہوکر اوسکو اوّل آدم مانا - مگر اوسکے پہلے آدمی ہونے سے وی انکار نہین
کر سکتے جیسا کہ مصر مین حضرت علی نے ایک مکان کو دیکھکر بیان کیا تہا کہ یہہ مکان

قبل از وجود آدم ۵۲ ہزار برس پہلے کا بنا ہے سلمان پارسی کے سوال کا جواب بہی
حضرات سے یہی ملا تہا کہ آدم سے پہلے جب تک قیاس دوڑا و تب تک آدم ہی تہے
ہدایت الاسرار مین منقول ہے کہ حضرت علی سے قوم نصاریٰ کی ایک عالم نے دریافت
کیا کہ حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے کیا تہا فرمایا کہ آدم،، اوسنے مکرر سکرر عرض کیا
مگر حضرت نے وہی جواب دیا۔ تاریخ خواجگی مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے ،، کہ حضرت آدم سے پہلے سو آدم پیدا ہو چکے ہین اونکی اولاد و خادم مدتون دنیا
مین رہے ،، نرسنگہ اوتار کا قدیمی ستون سنگی واقعہ مصر پر منقوش ہوتا جو ابتک افریقہ
مین موجود ہے ثابت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم مین اہل ہنود یا تو کل جہان مین حکومت
کر چکے یا اونکا مذہب ہر ملک و کل دنیا مین پہیلا ہوا تہا لیکن آدم والون نے ہنود کی اس
ترقی کا اپنے فرمانروایون کی طرح کچھہ حال نہین لکہا جسکا باعث یہی ہے کہ مذہب ہنود
یا تو اونکے ممالک مین قبل از ظہور آدم ہو چکا اور وہ مثل آبادی اول کے اوس سے
بے خبر ہین یا تعصب اونکو مانع ہوا۔ ۱۸۸۲ عیسوی کے ایک پرچہ اخبار طوطی ہند مین درج
تہا کہ قاہرہ کی ایک غار مین مصر کے ہزارون بادشاہون کی لاشون کے صندوق بمعہ
اونکے کرسی نامہ کے دستیاب ہوئے ہین جو کہ قبل از آدم ہو چکے تہے۔ یونان کے نامی حکیم
یوزاسپ حکیم بابل کا مقولہ ہے کہ ایک لاکہہ اسی ہزار سال قبل از طوفان نوح ایجاد عالم
ہوا پس تحریر ہنود درست ہی یا آدم والون کی۔ آدم والون کا تمام مسئلہ قریب قریب
گیتا سے ملتا ہے گیتا کا بانی کرشن اوتار ہے اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اون تمام کی
گیتا سے ہے کرشن جند کو بعض اہل اسلام بہی پیغمبر ہونا قرار دے گئے ہین اور اہل
اسلام کی معتبر کتاب فتوحات مدنی مین درج ہے کرشن اوتار کی بیاس دیو بہی شہادت
دیتے رہے ہین بیاس دیو کا اوتار ہونا پارسیون کے صحیفہ آسمانی دستاتیر مین درج ہے۔

دست برد اہل خلاف سے جو کتابین باقی رہین اونسے ثابت ہے کہ ست جگ سے آریا ورت
مین لوگ آباد ہین اور ست جگ مین بہ نسبت ترتیا اور ترتیا مین بہ نسبت دوا پر دوا پر
مین بہ نسبت کلجگ کے عمر و برکت و زور و قد زیادہ تہا جو کہ کلجگ مین کہٹ گیا۔ اگر کوئی اہل
خلاف کہی کہ ہنود کی کتابین غلط ہین پس اس اعتراض سے اونکی کتابین اور اعتقاد
بہی غلط ہو جاتے ہین کیونکہ اسوقت کسینے اوتارون یا پیغمبرون کو بچشم نہین دیکہا
یا خدا کو بید و پوران و توریت و انجیل و قران بناتے یا نزول فرماتے بچشم نہین دیکہا
سب بموجب تحریرون و کتابون کے ان باتونکو مانتے ہین اپنے اپنے بزرگون کا ہونا درست
جانتے ہین چونکہ خدا کل جہان کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک خاص ملک کا۔ اسلئے اوسکی کتاب
مین سب زبانین ہوتین یا ایک خاص زبان جیسکہ سنسکرت ہی جو کسی ملک مین سوائے
خواندیکے بولی سمجھی نہین جاتی اگر معترض کہین کہ پرانی ہونیکے باعث یہ زبان ترک ہو گئی
ہے اس سے بہی ثابت ہی کہ یہ زبان اور اسکا مذہب قدیمی و آسمانی ہے علاوہ برین ایسی کوئی
زبان نہین جسمین شاستر کی ترکیب اور الفاظ شامل نہون جنکا تلفظ بسبب اختلاف آب وہوا
مالک بدل گیا ہے شاستر کی حروف تہجی ہر ایک ملک کے الفاظ کو پورے پورے لکہہ لیتے
ہین اور کسی ملک کے حروف تہجی سے نہین لکہے جاتے جس سے ثابت ہے کہ ہر ایک علم کے حروف
تہجی بہی اسی سے نکلے ہین مغربی مذہبونکی کتابون سے یہہ ثابت ہے کہ پہلے ایک زبان تھی بعد طوفان
نوح کے زبانین مختلف و متفرق ہنگئین مگر یہہ کہین اونہون نے نہین لکہا کہ وہ کونسی زبان تھی
جو ایک ہی بولی جاتی تہی چونکہ سنسکرت کا مدتون سے مروج ہونا ثابت ہی اسلئے قیاس
چاہتا ہے وہ زبان سنسکرت تھی علاوہ برین بید وغیرہ پورانون سے پہلے کتاب کوئی
کسیکی پاس موجود نہین ہے جس زمانہ مین آدم و نوح وغیرہ ہوئے ہین اوسوقت کے مغربی
باشندے سوائے اہل یونان کے جاہل مطلق تہے ہندوستان علم و ہنر مین سب کا پیشوا تہا

پس ہنود کی تحریرین جنکی وقتاً فوقتاً نشانیان بہی دستیاب ہوتی رہتی ہین حکماء کی گواہی دیتے ہین کیونکر غلط ہو سکتے ہین۔ گو مبالغہ ہی ہوتا ہم کچہہ نہ کچہہ سچ بہی ہوگا البتہ اہل ہنود نے جو ابتدا سے مین بڑے طاقت ور و ہنر مند و صاحب کرامات تہے اوس زمانہ مین ایسے کام کئے ہین جو اِسوقت بعید از فہم ہین جن کامون کو مغربی لوگون نے کلیتاً مبالغہ سمجہا۔ جیساکہ ہماری کاہلی و غافلی اِسوقت بہی باوجود بچشم دیکہنے کے امور جر ثقیل امریکا و یورپ والون کے ریل تار وغیرہ سامان حرب کو دیکہہ سنکر حیران ہوجاتی ہین کیونکہ وہی کام ہم خود نہین کرسکتے چین مین مذہب بودہ جو ابتک مروج ہے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اہل ہند نے چین بہی فتح کیا تہا جس سے ہندو کشمیر کا راجہ اشوک و جلوک سے مراد ہے جنہون نے وہان اس مذہب کو پہیلایا۔ ایسے حملہ آورون کے تذکرہ مغربی محققون نے نہین کئے جنکی نشانات تاحال موجود ہین سکندر وغیرہ کا نام جلدی سے لیدیا ہی جنکی فتوحات و کامون کا مثل سد سکندری وغیرہ کی اسوقت کوئی ثبوت موجود نہین علاوہ برین مغربی لوگ جنکا فخریہ نام لکہتے ہین اونکا مذہب بہی اوسی قسم کا تہا جو کہ اہل ہنود سے مطابقت رکہتا ہے۔ ہر ایک شخص قایل تحریر و منقول پر ہے اور منقول و معقول مین ایسی ضد ہے جیسی آب و آتش مین مثلاً عقل نہین مانتی کہ ہنومان دم مین ہزارون کوس تک پہاڑ اوٹہا لایا۔ نرسنگہہ ستون سے نکلا۔ کرشن دیو نے ارجن کو منہ مین تین لوک دکہائے اور ایک بہیل کے ہاتہہ سے مرے حضرت محمدؐ صاحب نے شق القمر کیا حضرت عیسےٰؑ نے مُردون کو زندہ کیا اور خود سولے چڑہے اور موسےٰؑ نے خدا سے باتین کین وغیرہ وغیرہ۔ مگر منقول اسکو درست سمجہتا ہے پس جو شخص قایل بمنقول ہو وہ کوئی اعتراض کسی مذاہب کے منقول پر اوسوقت تک نہین کرسکتا جب تک اوسوقت کا کوئی شاہد چشم یا اوس سے پہلے کی کوئی

کتاب پیشین گوئیون کی نہ دکہا دی جبکہ ہنود کی کتابون مین تمام مذہبون کے پیشواؤن
کی پیشین گوئیان موجود ہین۔ حضرت عیسے کی بزرگی راماین مین ترحٹا کی دعا سے حضرت
محمد صاحب کا حال شیو پوران مین صاف درج ہے کہ کلجگ مین اونکا عہد ہوگا۔ پس ماننا پڑا کہ آدم
کو جسبی ساڑہی چہہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ نہین گذرا جہان کا اول آدم کبہی نہین کہہ سکتے
جبکہ اوس سے پہلے آدم کا ہونا ثبوت ہے اور اسیطرح بیدک دہرم یا جین مت کے حساب عہد
وجود و حکومت راجگان ست جگ وغیرہ کو قطعًا غلط مان نہین سکتے

خیر یہہ تو ایک طویل قصہ ہے ہمارا مطلب صرف تاریخ کشمیر لکہنے سے ہی۔ جو حال ہندوستان کا
رہا ہی کیفیت کشمیر کی بہی ہوئی کہ ہر ایک فرقہ و قوم نے اسپر حملات کئے اور قدیمی تاریخین
اسکی معدوم ہوگیئن مورخان حال بین سے کسینے نہین لکہا کہ **آد گونند** سے پہلے راجہ
یہا لکا کون تہا۔ اور ملک کی حالت کیا تہی ڈریو صاحب کا بیان ہے کہ ابو الغازی نام ایک
تاتاری نے اپنا مذہب (معلوم کونسا مذہب) پہیلانیکو تبت تاتجت بابل آرمینیا و ہندوستان
فتح کرکے اسپر حملہ کیا گو پہلے راجہ جگمانے جو والی پنجاب تہا اوسے بڑی دلیری و جوانمردی
سے روکا مگر ایک سال کے بعد وہ کامیاب ہوا اور یہان پہونچکر قتل عام کیا اور
بدخشان کی طرف سے اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ (یہہ نہین لکہا کہ اوسوقت کشمیر مین راجہ
کون تہا) سو یا ڈیرہ سو برس قبل از حضرت عیسیٰ تین تاتاری راجاؤن نے (جنکا نام و عہد
حکومت نہین لکہا) یہان کی فرمانروائی کی۔ اور پہر ۹۹۷ء مین محمود غزنوی نے اسپر حملہ
کیا اوسکے بعد تبت والون نے راجہ **سینادیو** (شاید سہدیو سے مراد ہو) کے عہد
مین ۱۳۲۲ء کو ادہر کی طرف رُخ کیا پہر **تیمور لنگ** نے ۱۳۹۲ء مین اسے فتح کیا۔
۱۵۲۳ء کو مرزا **حیدر** بہمراہی **سکندر خان** کاشغری براہ تبت اسپر
حملہ آور ہوا (یہہ حال ایک پتہر پر لکہا ہے) اسی سال مین اوسنے **ہمایون** کی نوکری کی

اوسکے بموجب ۱۵۴۳ع مین ہمایون نے بہی کشمیر پر قبضہ کیا ۱۵۶۶ع مین اوسکے بیٹے اکبر اعظم نے اسکی حکومت حاصل کی پہر ۱۷۳۹ع مین بعہد نادر شاہ یہہ خطہ اونکے ہاتہہ سے نکلکر امیر کابل کے قابو چڑہا اونمین سے پہلے ہی احمد شاہ ابدانی نے ۱۷۵۲ع مین اسکو لیا اور ۱۷۶۳ع مین فوج بہیجی اور حاکم سکہہ جیون سے چہین کر اپنے ہاتہہ مین کیا اور ۱۸۰۹ع مین تیمور شاہ کے عہد مین عبد اللہ خان یہان پہونچا اور ۱۸۱۹ع مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اسپر قبضہ پایا۔ ڈریو صاحب نے ان مسلمان فرمانرواؤن سے پہلے فرمان رواؤنکا حال بالکل نہین لکہا۔ اٹکنسن صاحب کا قول ہے کہ سب سے پہلے خاص باشندگان کشمیر یہان کے راجہ ہتے بعد اوسکے غیرون نے اسکی حکومت پائی بعض فارسی مورخون کا خیال ہے کہ جب اخیر مین یہان کوئی راجہ نرہا تو باشندگان کشمیر جمون کے راجہ کو یہان لائے اور ششم حصہ خراج کا اوسکو دیتے رہے اور بعض کا خیال ہے کہ ۵۲ راجگان جنکو کاہن پنڈت نامعلوم الاحوال لکہتا ہے راجہ ہائے خاندان جمون مین سے ہتے کشمیر مین افواہ ہے کہ چین والون نے بہی یہان حکومت کی۔ غرض کہ بہت سے مورخون نے اسکے حالات اپنے اپنے طور پر مختلف طرح سے لکہے ہین مگر یہہ بات یقینی ہے کہ جسنے کچہہ لکہا وہ بہی راج ترنگنی مصنفہ کلہن پنڈت کا (جوکہ قدیمی اور معتبر تاریخ ہے) محتاج رہا افسوس ہے کہ اوسکے مطابق پورا پورا حال کسینے نہین لکہا اپنی اپنی طرف سے کمی زیادتی تغیر و تبدل (شاید کتاب کا مضمون اور طرز جدید بنانیکو) کرتے رہے۔ اسوجہہ سے اصلی اور راست باتین بہت اختلاف و انحراف ہوگیا اول تو راج ترنگنی بہی شاعرانہ طور سے مبالغہ اور پرانی دستور کے موافق لکہی ہے مگر چونکہ سوائے اسکے پرانے وقت کی کوئی کتاب معتبر نہین ملتی اور یہی ایک کتاب ہے جس سے کم زیادہ حال دریافت ہوتا ہے پہر کب واجب ہے کہ اوسمین بہی تا بہم پہونچنے کسی ثبوت کامل کے دست اندازی ترمیم و تنسیخ کی جاوے البتہ اگر کوئی بات

خلاف عقل اور فضول معلوم ہو تو اوسکے ترک کرنے مین چندان قصور و مضایقہ نہین یہہ کتاب لاجواب بقول مصنف بعہد راجہ **جی سنگہ** سمت ۲۲ شا کا شالباہن مین جسکو ابتک ۷۲۹ برس گذر ہی تصنیف ہوئی ہتی اِسکی عبارت سنسکرت کی نہایت مشکل اور پیچیدہ مضامین مین لکہی گئی ہے مگر مفصّل اور تحقیق - مصنف کا بیان ہے کہ اوس نے گیارہ راج ترنگیتان (یعنے تاریخین) مثل راجہ ترنگنے - سورت پنڈت - کہیم اندر پنڈت **ہولاراج - پدمہ مہر** - پنڈت **چہولاکر** وغیرہ ونیز **نیلہ مت پوران** و چند اسناد و پروانجات و سندات و تعمیرات مکانات منہدم شدہ راجگان سلف کی دیکہہ کر اپنے راجہ ترنگنے کو لکہا ان مورخون کی تاریخین بڑی مشکل اور طول طویل ہین **کہیم اندر** کی شاعری گو بُہت اچہی ہتی اِلا اوسکے مضامین و مطالب کتاب ٹہیک نہ پاسکے اِسلئے اون سبکو ترمیم کرنا پڑا - تعجب ہے کہ یہہ راج ترنگنیان جنکا ذکر کلہن پنڈت نے لکہا ہے عنقا صفت ہوگئے ہین مگر سُننے مین آیا ہے کہ سمت ۱۹۳۲ مین **ڈاکٹر بہولر** صاحب کو کہیم اندر کا ایک نسخہ شاید یہان سے ملا - چونکہ کلہن پنڈت نے اپنی کتاب اون کتابون کو دیکہہ کر تصنیف کی اسلئے سوا اونکے اِس راجہ ترنگنی پر بُہت کچھہ بہروساو اعتبار ہوسکتا ہے کیونکہ کلہن پنڈت بڑہ محقق اور دانا آدمی تہا - یہہ کسی تاریخ سے ثابت نہین کہ **کشب رکہی** کے عہد سے **آدگوند** کے وقت تک فرمانروایان کشمیر کون تہے - اور اونکو کیا ہُوا اور **کشیپ رشی** سے پہلے یہان کون لوگ آباد تہے گو یہہ لکہا ہے کہ اوس سے پہلے کشمیر بصورت تالاب کے تہا مگر اُسکے پہر کیا معنی ہین کہ جلدبہود لوگون کو آزار پہونچاتا تہا جب یہان آبادی نہ ہتی تو دیوندکو رنے تکلیف کنکو دی اور اُبکا سہر دیو جبکا ذکر **نشار کا مہاتم** مین ہے کسکو دکہہ دیتا تہا اور نشار کا بہگوتی نے کسکے بچانے کو اوتار لیا تہا ان باتون سے ضرور پایا جاتا ہے کہ یہان

کشب رشی سے پہلے ہی آبادی ہتی اور آدگونند تک جسکو ہزارہا سال گذری کشپ رشی کی وقت سے ہی ضرور ہر قسم کا نظم ونسق حاکم ومحکوم تہے جلیبا کو سہ نندن وبہو نندن کا حال بر تہہ کتہا مین اور وشونگش اور پرتاب بہانو وغیرہ کا پورانون مین راجہ وریادیو کا ذکر نیلہ مت پوران مین سوریج ورما کا گیتا مین درج ہی جو کہ غالباً انہین ایام کے راجاؤن مین سے فرمانروایان کشمیر تہے۔ اسمین بہی کوئی شک وشبہہ نہین کہ قدیم سے اسکے باشندی ہنود تہے اور ہر چہار ورن - برہمن - چہتری - بیش - شودر یہان رہتے ہتی جو کہ چندرہ دیو برہمن کے راجہ وریادیو کو نیلہ مت پوران دینے سے بخوبی ثابت ہے شک اگر ہے تو یہی کہ اون ایام کی کوئی تواریخ نہین ملتی آدگونند سے پیچہے کا حال ہی کلہن پنڈت کی مہربانی اور پنڈتون کی طرف سے اوسکی نگہبانی کرنے سے معلوم ہوا ورنہ اسقدر زمانہ کا حال بہی ایساہی ہوجاتا - انس صاحب لکہتے ہین کہ حضرت آدم وحوا نے بہی اس خطہ کو دیکہا - اس سے شاید مراد شیوجی وپاربتی سے ہی جو کہ ستی سر ایام سے ثابت ہی ورنہ یہہ اونہون نے نہین لکہا کہ یہہ بات اونکو کہان سے معلوم ہوئی اونکا بیان ہے کہ سیتہہ کی اولاد نے بہی گیارہ سو برس تک راج کیا (خدا جانے کب) حضرت سلیمان کا آنا اور تخت سلیمان کا کوہ شنکر اچارج پر ٹہیرنا مسلمانون کو اعتقاد ہے لیکن اسبات پر سبکو اتفاق ہے کہ پہلے کشمیر ایک تالاب تہا اور ستی جی دختر دکہہ پرجاپت جو ستی ہوگئی تہین اسپر سیر کرتی رہین اون ایام کا نشان کشتی باندہنے کا ابتک شوپیان کے نزدیک وشنہ پاد پرنو کا بندن مین موجود ہے بلکہ لفظ نو کا بندن کے معنی ہی کشتیان باندہنے کی جگہہ ہے اسی سبب سے اسکو ستی سر کہتے ہتی کشمیر کے دوسرے معنی یہہ ہین - شاستری ہین کہ پرجاپت کو اور پرجاپت سے مراد ہے کشب رشی کی اس سے بہی معلوم ہوا کہ کشب رشی ہی بانی آبادی کشمیر تہا - مصدری معنی لفظ کشمیر کے یہہ ہین

کہ غیرون کے گناہون کو اپنی پاکی نفاست سے دور کرے چونکہ اسمین تمام تیرتھہ واقع ہین جنکا گواہ شلوک ذیل ہے اِسلئے ہنود کا خیال ہے کہ کشمیر والے لوگ اپنے گناہون سے پاک ہوکر سورگ کو جاتے ہین

شلوک

[illegible] यानि तीर्थानि तानि काश्मीरमण्डले ॥
काश्मीरे यानि तीर्थानि तानि वैतस्तके जले ॥२॥

جہان مین جتنے تیرتھہ ہین وہی تمام کشمیر مین ہین اور جتنے کشمیر مین ہین وہ سب بہتنا کے پانیمین ہین"۔ دوسری روایت ہے کہ تالاب ستی سر مین جلد بہو دیو سخت ظالم وخونخوار سکونت پذیر مانع آبادی تہا وہ ظالم اکثر کوہ ہرمکٹہ واقع پرگنہ لعل و گوترناگ پر جو پرگنہ دیوہ سر مین ہے کشت وخون کیا کرتا تہا اوسکی دہوم اور شہرت ملک ہای قرب وجوار مین زبان زد عام وخاص ہوگئے اسلئے نہ کوئی فرد بشر ادہر آنیکا حوصلہ کرتا اور نہ یہان بستا تہا وہ سفاک ۶ منوتر تک یہان رہا۔ بحساب شاستر ایک منوتر اکتر ذورہ ہای چہار جگ کو کہتے ہین جو کہ حکومت راجہ اندر حاکم بہشت کا عہد ہے اور جب چودہ منوتر پورے ہوتے ہین تو برہما کا ایک دن ختم ہوتا ہے ہنود نے تمام زمانہ کو چار جگون پر تقسیم کیا ہے (۱) ست جگ سترہ لاکھہ ۲۸ ہزار برس کا (۲) تریتیا جگ ۱۲ لاکھہ ۹۶ ہزار برس (۳) دواپر آٹھہ لاکھہ چونسٹھہ ہزار برس (۴) کلجگ ۴ لاکھہ ۳۲ ہزار برس آغاز ساتوین منوتر مین کشپ رکھی پوتا برہما کا ہندوستان کے تمام معابدون ومندرون وتیرتھون کی یاترا کرتا ہوا موضع بجبہیر متصل راجہ ترمی کے پہونچا اور جلد بہو کا حال سنکر اوسکے دفعیہ کے فکر مین مقام نوکابندن مین جو بیرپورہ کے متصل ہے ایک ہزار سال تک عبادت کرتا رہا وہان اوسکی دعا قبول ہوئی اور سودرشن چکر کے ذریعہ (جو خاص صلح مخرج آب پیدا کرنیکا ہے) کوہستان غربی بارہ مولا کے نیچے سے ایک مخرج نکلا

پانی کے بہہ جانے سے سطح زمین نمودار ہوا اور جلد بہو دیو کوہ ماران مین جہان ایک عمیق قطعہ پانیکا باقی رہ گیا تہا جا چہپا کشب منی نے یہہ دیکہہ کر پہر عبادت شروع کی (یہہ عبادت غالباً سماپٹنگ پر جو متصل موضع ترال کے اونتی پور سے ۶ کوس پر ہے عمل مین آئی) دوسری دفعہ بہی دعاے عابد قبول ہوئی اور شارکا بہگوتی یعنی قدرت حق نے جبکا یادگار اب تک کوہ ماری پربت معابد ہنود ہی ظاہر ہوکر پارہ کوہ سمیر لاکر رہائش گاہ دیو مذکور پر رکہدیا اور وہ سفاک خاک مین ملگیا۔ سطح ستی سر تمام بلاؤن سے پاک ہوکر قابل بود و باش ہوگیا تب سے ہی نام اس خطہ کا کشمیر اور پردمن پیلہٹہ کا ماری پربت مشہور ہے رشی مذکور نے جب اِس گلزمین کو آبادی کے لایق دیکہا تو از بس خوش ہوکر تمام ہندوستان خصوصاً دکن سے برگزیدہ وچیدہ برہمنان نیک سیرت کو لاکر یہان آباد کیا بعد اوسکے اور قومین ہنود کی مثل چہتری۔ ببیش وشودر وغیرہ کے بہی یہان آئین دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ لوگ صرف گرما کے چند ماہ یہان بود و باش رکہکر موسم سرما مین بخوف افراط برف باری وقوم اجنہ کے جو بکثرت ہوتے تہے یہان سے جاکر کوہستان گرد و نواح بہمبر وغیرہ مین رہکر تابستان کو یہان واپس آجاتے تہے ایک مدت تک یہی حال رہا پہر ایک سال کا ذکر ہے کہ وقت روانگی کوہستان کے ایک شخص مسمے چندر دیو برہمن نے جو نہایت سن رسیدہ اور بوڑہا تہا اپنے لواحقون سے بسبب ناتوانی کے کہا چونکہ مجہہ مین تاب سفر لانے کے نہین ہے اِسلئے واجب ہے کہ میری واسطے تمام سامان خوراک وغیرہ مہیا پہونچا کر تم لوگ جاؤ مین یہان رہونگا اگر بچ گیا تو پہر ملاقات ہوگی ورنہ موت تو ہر جگہہ ممکن ہے اون لوگون نے اوسکی درخواست کے مطابق عمل کیا اوسکو تمام سامان مطلوبہ بہم پہونچا کر خود راہی کوہستان ہوئے (تب ہی سے کشمیر مین رسم ہے کہ اخیر موسم گرما مین سردیون کے واسطے یہان کے باشندے غلہ ہیزم سوختنی زغال

شلغم وغیرہ بہم پہونچا لیتے ہین) جب برف بہت گر گئی تو قوم جن حسب معمول آئی ایک جنبی
شکل دیکھہ کر تعجب سے اوس بوڑہے کو مثل گیند کی ادہر اودہر اوچہالنے لگے حتی کہ بیچارہ ایک
جنبکی ضرب زور آور سے تالاب **نیلہ ناگ** کے کنارہ پر جا پڑا اودیکھتا ہے تو راجہ نیلہ
ناگ جسکے گرد و پیش غلامان زرین کمر و حلقہ بگوشان پری پیکر پوشش ہاے
بوقلمون اور زیورہاے گوناگون پہنے ہوئے کہڑی ہین مسند آرای تخت حکومت ہے
نیلہ ناگ نے اوس بوڑہے کی زبانی اوسکا تمام حال سُنکر بہ کمال ترحم وکرم اوسکو کتاب
نیلمت پوران دی اور زبانی فرمایا کہ اس کتاب مین عدم مزاحمت قوم اجنہ ووفعیہ دیگر بلیات
کا انسداد درج ہے تم لوگ اسکے مطابق عمل پذیر ہوکر وقتاً فوقتاً خیرات کیا کرو اوس سے ہر سال
مصائب طی مراحل وعبور منازل سے محفوظ رہوگے پہر بذریعہ ایک غلام صبا رفتار
کے بوڑہے کو اوسکے مسکن مین پہونچا دیا- بہار کے وقت اوسکے لواحقین نے اوسے
سلامت پاکر اوسکی زبانی تمام کیفیت سُنی اور وہ کتاب نیلمت پوران اپنے راجہ
وریا دیو مسند نشین وقت کو دی اوسنے اونکو انعام دیکر اوس کتاب کے موافق عمل
کیا اور اپنی رعایا سے بہی اوسپر عمل کرایا قدرت بادشاہ حقیقی سے بلاے افراط برف
وجن دور ہوگئی لوگون نے باران ماہ سردی وگرمی بود وباش کشمیر اختیار کرلی اور
آبادی بخوبی ہوتی گئی کلہن پنڈت نے اپنی تاریخ مین سب سے اول راجہاے
معلوم شدہ کی راجہ **آد گونند** کو لکہا ہے اوسکا بیان ہے کہ باون راجاون کا
نال بالکل معلوم نہین ہُوا منجملہ اون کے بلا تحقیق زمانہ حکمرانی چار راجی بموجب نیلمت پوران
کے یعنے **آد گونند- دامودر- بال گونند-** رانی **جسومتی** اور
آٹھہ مسندرجہ تاریخ پدمنہ کرا) لو (۲) **کرشی** شتے (۳) **کہگندر** (۴) **سورندر**
(۵) **گودر** (۶) **سوورن** (۷) **جنک** (۸) **شچی نر** (۹) اور ر با پنج

مندرجہ تاریخ پہول کرد (۱) اشوک (۲) جلوک (۳) دامودر (۴) ہشنک ۔ ذشنک ۔ کنشک (جو ترکستان سے آئی تہی کل ۷ اراجہ معلوم ہوئے اور ۵۳ باقی اندونکا بالکل کچہہ سراغ نہین ملتا ۔ کہتے ہین کہ ان راجاؤن کے آخیر راجہ کی چونکہ اولاد نہ تہی اسلیئے اعیان دولت کشمیر نے ایک اور خاندان کے راجہ گونند کو تخت شاہی پر بٹہایا کلہن پنڈت نے ان سب کے عہد حکومت کو بارہ سو چہیاسٹہہ ۱۲۶۶ سال لکہا ہے

راجہ آد گونند

جسوقت کورواور پانڈون مین مقام کوروچہیتر جنگ عظیم ہو رہا تہا اور کلجگ کے ۶۵۳ برس گذر چکے تہے راجہ آد گونند جلوہ فرمائے تخت شاہی کشمیر ہوا یہہ راجہ جسراسندہ کا رشتہ دار تہا اسلیئے اوسکی درخواست سے راجہ آد گونند نے یہان سے نہضت فرما کر شہر متہرا کا محاصرہ کیا اور سری کشن سے رزم خواہ ہوا اول دفعہ بکمال شجاعت و مردی اُس نے فوج مخالف کو پس پا کیا ایک روز چونکہ فوج اوسکی رزمگاہ مین گہبرائی تو راجہ موصوف خود میدان جنگ مین نکلا اور بعد بہت سی ہنر آزمائی کے بلبہدر جی برادر سری کرشن جی کے ہاتہہ سے دریائے جمنا کے کنارہ پر مغلوب ہو کر مارا گیا

راجہ دامودر

پہر راجہ دامودر بیٹا اوسکا گدی نشین ہو کر انتقام پدر کے فکر مین رہا اسی درمیان مین دختر راجہ قندہار کا سوئمبر جگ ہوا قندہار مین چارو نطرف سے راجگان آکر جمع ہوئے اور سری کشن مہاراج کے وہان رونق افروز ہونے کی خبر پاکر بہ غرض لینے انتقام پدر کے راجہ دامودر بہی وہان پہونچا بعد بہت سی ہنر آزمائی کے سری کشن کے ہاتہہ سے باپ کے پاس عدم کو پہونچا لاولد ہونے کے باعث سری کشن نے راج کشمیر کا اوسکی رانی جشومتی کو جو حاملہ تہی بخشا ۔

بال گونند

بعد ایام معہودہ کے راجہ بال گونند پیدا ہُوا وہ بسبب صغر سنی کے جنگ عظیم الشان مذکور مین شامل ہنوسکا اوسکے پیچھے جو ۵۳ راجے گذرے اونکا حال کچھہ معلوم نہین اور منجملہ تیرہ کی اول راجہ لو اوس نے عدل و انصاف سے رعایا کو اپنا متشکور کر کے شہر لو پور نام جسکی آبادی چوراسی لاکہہ تھی اپنے نام پر آباد کیا بہت سے اطراف دور دست کو فتح کیا آخر مین مقام لی وار برہمنون کو جاگیر مین بخشا مر گیا۔ (اوسکے بیٹے) کوشی شیا کہہ لینے کنعول مین نے مقام کورو مار جکو اب کولر کہتے ہین جاگیر مین دیا اوسکے فرزند خگند نے جانشین ہنکر کہاگ اور کہونہ موہ کی بنیاد ڈالی پھر اوسکے بیٹے سُورانڈر نے اپنے عہد مین داوستان مین سورک نام شہر (غالباً سورو) آباد کیا اور سیرگاہ کے واسطے نرانڈر بہون بناکر موضع سورس کی بنیاد ڈالی اور آخر کو بے اولاد منزل عدم کو گیا۔

راجہ گودر۔ پھر ایک اور خاندان کے راجہ گودر نے سریر آرای سلطنت ہوکر موضع گودر اور ہست ہیل آباد کیا اوسکے بیٹے سوورن نے اپنے عہد مین پرگنہ آڈون کی آبادی واسطے ایک نہر موسوم بہ سونہ من جکو اب سونہ نور کہتے ہین کہدوائی پہر اوسکے فرزند دلبند راجہ جنک نے عروس سلطنت کو ہم آغوش کر کے موضع جالور اور باغ جالور بنوایا اور شچی نر زیب بخش تاج خسروی ہوا یہہ بڑا شیر دل راجہ تہا موضع شانگس اور شناس کو آباد کر کے یہہ راجہ بہی عدم کو سدہارا چونکہ وہ لاولد رہا اوسکے بعد اوسکے چچا راجہ شکنی کی اولاد مین سے (جس شکنی کا ذکر مہابہارتہ مین ہے)

راجہ اشوک

اشوک نے حکومت حاصل کر کے یہان مذہب جین یعنی بودہ کی بنیاد ڈالی اور پرگنہ ویلنو کے دیہات

ہو کہ لہتری اور وترہیل مین مندر جین بکثرت تعمیر کیے منجملہ اونکے ویلہنہ وتر
منبع دریا سے بہت پا ایک بڑا مندر بنایا جو آسمان سے باتین کرتا تہا پہر ایک شہر بیرنگر
آباد کیا جسکو اب دچہن پارہ وکہاورپارہ کہتے ہین اسکی آبادی ۹۶ لاکہہ آدمیون کی
ہتی بیجبہارہ کے پرانے مندر کو گراکر بجاے اوسکے ایک عالیشان سنگین مندر اپنے
مذہب کا تعمیر کرایا دو اور مندر اوسکے متصل بنام اشوکیشو بنائے چنانچہ مہاراجہ
گلاب سنگہ صاحب کے عہد مین جو سنگہاسے کلان پل کے متصل برآمد ہوئے غالباً اوہنین
مندرون کے پتہر تہے اودہ کے شمال اور ہمالیہ کے دامن مین ایک سلطنت ہتی جسکا نام
کپل وست تہا یہہ ریاست غالباً گورکہپور یا نیپال مین واقع ہتی قریب ساڑہے
پانسو برس پہلے سنہ عیسوی کے یہان کے راجہ کے گہر ایک کنور بنام شاکہ منی یا
گوتم رکہہ پیدا ہوا - جو کہ بعد ازان بوہد یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا - شاکہ منی
اگرچہ قوم کا چہتری وسپاہی و کنور راجہ کا تہا مگر بچپن سے ہی اوسکو مطالعہ و غور و تفکرات
کی خو ہتی چہوٹی سی عمر مین باپ کا راج و حکومت چہوڑ کر تارک دنیا ہو کر فقیر ہوا -
اوّل تو برہمنون کا چیلا بنا پہر جنگل مین عبادت کرنے لگا - انجام کار اوسنے ایک نیا مت
نکالا جو کہ اب تک بوہد مذہب کے نام سے نامزد ہے - بعجلت تمام یہہ مذہب تمام ہندوستان مین
پہیل گیا اور تخمیناً ایک ہزار برس تک اوسکا زور و غلبہ رہا اب تک بہی اس مذہب کا
یہہ زور ہے کہ دنیا کے تمام آدمیون مین سے ایک تہائی اوسکے پیرو ہین شاکہ منی عمر بہر لوگونکو
اپنے مذہب کی تعلیم دیتا رہا کہ درحقیقت تمام انسان یکسان ہین اونکی ذات کچہہ ہی ہو اوس
سے فرق نہین آتا مکتی یعنی نجات یہہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتون و خواہشون سے کنارہ
کرین اونکا کچہہ فکر نکرین راستبازی و پاکیزگی و ایمانداری پر عامل ہون - ان سب سے
زیادہ تر یہہ ہے کہ کل مخلوق سے خیرخواہی و مہربانی یعنی ہمدردی کرین بوہد مذہب کے

مقلّدون کا بڑا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ نروان حاصل کرین یعنی فنا ہو جاوین کیونکہ بوہد کی تعلیم کی موجب انسان نفسانی شہوتون و رحمتون اور آتما کے دایمی آواگونون یعنی تناسخ سے اسیطرح نجات پا سکتا ہے چونکہ بوہد کی تعلیم پاک و سیدہی سادہی ہتی اسلئے لوگون کے دلمین کُہب گئی - غالباً بوہد کی زندگی مین ہی ملک بہار وا وسکے اضلاع گرد و نواح اوسکے پیرو ہو گئے یہان تک کہ **مگدہ دیش** کے راجہ نی خود بوہد مذہب اختیار کر لیا - اور آناً فاناً اور اضلاع ہند مین بہی پہیل گیا رفتہ رفتہ ملک **تبّت** - **برہما** - **جزیرہ سنگلدیپ** اور **چین** مین بہی مروج ہو گیا گزین ہو گیا بوہد کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اس مذہب کی سنگت یعنی مجلس منعقد ہوئی اور راجہ **اشوک** والی **مگدہ** کے عہد مین بوہد مذہب ہند کا راج دہرم ہو گیا - اور اوسکے جلوس کے سترہوین سال اس مذہب کا تیسرا جلسہ پہر منعقد ہُوا - راجہ اشوک حضرت **عیسےٰ** سے ۲۶۳ برس پیشتر مگدہ کے تخت پر بیٹہا اور قریب ۴۰ برس تک راج کرتا رہا بوہد مذہب ۱۳ سو برس تک ہندوستان مین رہا -- آخر الامر **سوامی شنکر** اچارج مہاراج کی سعی اور فصاحت سے جبکہ تمام ہندوستان اونکے مباحثہ سے مغلوب ہو گیا تو بوہد مذہب بیخ و بنیاد سے دور ہُوا اور **شیو** مذہب کو ترقی ہوئی - **بہولر** صاحب کی زبانی راقم کے ایک دوست کو معلوم ہُوا کہ راجہ اشوک کا ایک پروانہ جو لوح مس پر کندہ تہا **دکن** سے برآمد ہُوا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دکن تک راجہ اشوک نے فتح کیا تہا **تمر** **تاچہک** والے نے لکہا ہے کہ راجہ اشوک **چندر گپت** کا پوتا تہا چندر گپت ۲۶۳ برس سنہ عیسوی اور ۲۰۶ برس بکرماجیت سے پہلے مگدہ دیش مین ہُوا نوین چندر گپت نے جونانین کے بیٹ سے تہا **سکندر** بادشاہ **بابل** کے سپہ سالار کی بیٹی سے شادی کی ہتی اوسیکا پوتا اشوک تہا جو کہ ۴۱ برس کے عہد حکومت کے بعد بیاسی برس کی عمر مین ۲۲۲

برس سنہ عیسوی ۲۵۶ برس سنہ بکرمی سے پہلے مرگیا اسنے ہندسار کی تمام لڑکون کو
سواے اپنے بہائی کے قتل کراڈالاتہا اِسکے یہان ہرروز ساٹہہ ہزار برہمنون کو بہوجن ملتا
تہا اور کبہی کبہی آٹہہ ہی ہزار کو۔ ایک روز ایک بوہدمت والے فقیر نے اسکو اپنا معتقد
بنایا تو اوسنے بوہدمت قبول کرلیا اور برہمنون کو چھوڑ دیا بجاے برہمنون کے بوہدمت
والون کو بہار بنا کر دینے لگا اُسنے پرانے پشپ پور کی جگہہ شہر پٹنہ بنایا پٹنہ وہار
کا مہنت فساد کے باعث گنگا کو چلا گیا تو اشوک موگل پتر کے ساتہہ تیرتہون کو
گیا اچاری بوہدمت والے لنکا و ہمالا کو بوہدمت پہیلانے کو ہبیجے اشوک چکرورت
راجہ تہا چین مین بہی اُسی نے بوہدمذہب پہیلا دیا تہا۔ چین والونکا قول ہے کہ یہہ
راجگان نہایت زبردست ہوئے ہین حتے کہ اونکے شہزادگان کو منگواتے رہے ہین
موسم سرما مین ہندوستان مین بہار مین قندہار گرمی مین کابل کے شمالی کوہستان م کشمیر
مین رہتے تہے سمت ۹۵۶ بکرمی مین پہاہی آن چین سے تیرتہہ کرنے ہندوستان کو آیا ۲۹۹ع
تہا اور مگدہ دیش کو گیا پہاہی آن سے ۲۳۲ برس پیچہے ہو آنت سانگ آیا
وہ لکہتا ہے تب تک سمرقند مین اگنی پوجا ہوتی تہی ہوم جگ بہی ہوتا تہا بلخ مین
ایک سو بہار تہے اُسنے راجہ اشوک کے تصنیف کئے ہوئے ۵۰ سے زیادہ پُتک دیکہے تہے
پشاور کے پاس کپرہی گری کٹک کے پاس دہونی گرنار کے پاس جوناگڈہ مین پتہر
کہدے ہوئے اشوک کے موجود ہین جی پور مین بیراٹ ڈیرہ دون کے پاس
کالسی گنجام مین بہی پتہ لگا ہے دہلی۔ پریاگ کیرا روہیا
ترہٹ مین بہی اوسکی یادگارین بنی ہین۔ اِسکے بیٹے کونال کے ساتہہ (جسکو
دہرم وردن بہی کہتے ہین اوسکی ایک رانی بہناچاہتی تہی چونکہ اُسنے قبول
نہین کیا اسپر رانی مذکور نے اشوک کی ایک مُہر کاغذ پر لگوا کر کونال کو اندہا کروایا جب وہ

جاتیا ہی جلوادیا اوسکا پوتا **سمپندی** پٹنہ مین راجہ ہوا پہر بعد مرنے راجہ اشوک کے کشمیر مین सपदे
راجہ جلوک نے حکمران ہوکر ایک بوٹی بنام **کوٹی بید** جس سے سونا بن سکتا
تہا کہین سے پائی تہی کلہن پنڈت اس راجہ کو بسبب اوسکی خوبیون کے دیوتا کے
لقب سے پکارتا ہے شجاعت عدالت وسخاوت مین یہہ راجہ یگانہ عصر تہا پنڈت विजश्वर
اودبیت کی ہدایت پر جو موحد عصر اور اپنے فن مین شخص کامل تہا اوس نے **بلیجے**
شو رونند کیشو رکی پوجا کرکے پنڈت مذکور کو اپنا گورو بنایا بودہ
لوگون کو جو زور پا گئے تہے مغلوب کیا چونکہ اس راجہ کو ایک ناگ سے بڑی الفت تہی اسلئے
سانپون کی حفاظت بہت کرتا تہا۔ ہمت مردی وجوانمردی سے اوسنے تمام ہندوستان
کو **قنوج** تک فتح کیا اور ملیچہون کو مقام **وز زنٹہ ڈمپ** مین بسا کر پہر چہاکے वजजटः
وہان برہمن چہتری بیش شودرون کو کشمیر مین آباد کرکے مذہب بودہ کو نیست و نابود
کیا اور سات قسم کے سردار ملک مین مقرر کئے مہتمان دہرم - خزانچی - تحصیلدار -
فوجدار یعنی افسران جنگی - وکلا رپہ وہت اور جوتشی صلح کار و مصاحب موضع **بارہ**
ولہ اوسکا یادگار ہے اوسکی رانی **ایشان دیوی** ماترچکر ست ہال وغیرہ تعمیرات
بنا کر شاگرد **بیاس** سے نندی پوران کی کتہا سنکر نندی شور کی معتقد ہوئی یہہ راجہ नंदीश्वर
سودرڈل کی سیر مین مدام مشغول رہتا تہا اور اعلے درجہ کا رحم دل تہا گو بودہون
کو ناپسند کرتا تہا تاہم ایک عورت کو درخواست کرنے پر **مندر جین** بنانے کی اجازت
دی اور آخیر کو **کپال موچن** مین **سونہ کول** کے منبع کے پاس جان تسلیم ہوا
-**ترنا شنک** مین لکہا ہے کہ راجہ جلوک ہی اشوک کا دوسرا پوتا تہا اور کشمیر کا راجہ
ہوا اوسنے **شیومت** قبول کیا تہا اوسنے **یاختر** بغداد کے یون راجہ **یوتی**
دی موش کو شکست دی اور اوسکے **سمدہی یون** راجہ او **نتی اوکسر**

نے **جلوک** کے ساتہہ وہی قول وقرار بحال رکہا جو اشوک کے ساتہہ کیا تہا۔ لہذا سکو
راجہ **دامودر** جو نہ معلوم اوسیکا بیٹا تہا یا کوئی اور حکومت کشمیر پر مقرر ہوا یہہ
مثل راجہ جلوک کی صفات حسنہ سے مشہور اور نیک باطن راجہ تہا **گوڈہ سوتہو**
یعنے سرِ آب واقعہ پرگنہ **بچہہ** اُسنے بنایا کریوہ دامودر مین اوسکی دارالسلطنت تہی
ایک روز بموقع شرادہ کے یہہ راجہ اشنان کرنے کو جارہا تہا۔ راستہ مین چند
برہمن زادے سایل بہوجن ہوئے اونکے جواب مین اوسنے کہا بعد اشپسی و
وفراغت اشنان کے دونگا بالفعل سر پتہ* (یعنے جاؤ) اونہون نے اسبات پر
غضب ناک ہوکر اوسے دعاے بددی کہ سر پو ہو یعنے ساپ بن جاؤ چونکہ وہ پاک
ضمیر تہے اونکی دعا قبول ہوئی اور راجہ ساپ ہوگیا اوسپر اونہون نے کہا کہ جبکہ وہی
تمکو ایک روز مین تمام راماین سناویگا تم اصلی صورت پر آوگے۔ کلہن پنڈت کا بیان
ہے کہ اوسکے وقت مین بہی کریوہ دامودر مین بہت لوگون نے اوس ساپ کو دیکہا تہا
پہر **ہشک۔ کنشک۔ زشک** تین شخص جو **ترکستان** سے
آئے تہے بالاتفاق فرمانروای کشمیر ہوکر نیک نامی اور خوش انتظامی سے باعث
آسایش رعایا ہوئے گو یہہ لوگ ترک تہے مگر اونہون نے ہر دلعزیزی سے سبکو خوش
رکہا انکے عہد تک **شاکیہ سہم** بانی مذہب بودہ کو ڈیڑہ سو برس گذری تہی جسکو
ترناشک والے نے لکہا ہے کہ شاکہنی ۶۲۳ برس قبل از عیسے ۵۶۶ برس قبل از
سنہ بکرمی پیدا ہوا تہا اوسوقت **ناگی ارجن** موضع **ہارون** مین بودہ مذہب
کے لوگون کو ازحد تکلیف دیرہا تہا اور اوسکا پہر غلبہ ہونے لگا **ناگ ارجن**
کی نسبت ترناشک مین لکہا ہے کہ ناگ ارجن تاشترک یوگی بعہد بکرم (معلوم کونسا
بکرم) مدریہہ مین پیدا ہوا تہا اوسکا نام **ناگ سین** بہی تہا اوسکے چیلے

*ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اون ایام مین زبان کشمیر کی خاص سنسکرت تہی۔

مادرہ پاک کہلائی کاشمیر مین اُسنے بوہد دہرم کا چوتہا سماج کیا تاتارہ سے لیکر پودہیب (جاوا) تک بوہد مذہب پہیلایا" راقم کی رائے مین یہہ ناگ ارجن غالباً وہی ہوگا جسکو کشمیری مشہور ہیمال کا عاشق جانکر اوسکے قصہ کو گاتے ہین جسکو راقم نے بہی سمت ۱۹۳۹ مین اردو زبان مین منظوم کیا ہے عجب ہنین کہ پاتال مین جانے سے مراد ہو ہندوستان مین جانی کے اور ہیمال انہین تینون مین سے کسی راجہ کی دختر ہو کیونکہ بقول ترنا شک والیکے ہشک - کنشک - وزشک بہی شیوجی کو مانتے تہے اور اونہون نے بوہد شیو اور اگنی پوجن تینون مت کو ملاکر ایک کیا تہا اِسسے یہہ بہی ثابت ہے کہ اون دنون مین ترکستان مین بہی آریہ مذہب ہی تہا گو ملک کے باعث وہان کے لوگ ترک کہلاتے تہے ہشک نے ہشکر جسکو اب اوشکرہ کہتے ہین پرگنہ کروہن مین زشک نے زشکپور جسکو اب وکر کہتے ہین پرگنہ پہاک مین کنشک نے کانسپور اپنے اپنے نام پر آباد کیا زشک نے جی سوامی پور جسکو اب ذہاب پور کہتے ہین نیز آباد کیا اونکے بعد راجہ ابہی منیو نے اونکا جانشین ہوکر موضع کنڈور برہمنون کو دیکر موضع ابہی منیو پور جسکو اب ابہہ پور کہتے ہین بنایا اوسکے وقت مین چندر آچارج برہمن نے جو بڑا فاضل وقت تہا مہا بہاشیہ لاکر یہان کے برہمنون کو پڑہایا اور خود بہی چندرہ بیاکرن تصنیف کرکے یہان مروج کیا بوہد لوگ ناگ ارجن کے سکہلانے سے مذہبی تکرار و مباحثہ کرنے لگے اور لوگون کو دہرم کرم سے انحراف کرنیکو بہکاتے رہے اوس سبب سے بلاے شدت برف باری سے ملک تباہ ہونے لگا - حتی کہ راجہ اور لوگ موسم سرما مین کشمیر کیطرف نقل مکان کرنے پر بہت مجبور ہوئے - آخر الامر چندر آچارج نے نیلہ ناگ کی عبادت کی اسپر اوسی نیلہ مت پوران پر عمل کرنیکا الہام ہوا او سکے مطابق سب لوگون نے صدق دلسے صدقہ و خیرات دیا اور برف کی مضرت سے محفوظ رہے

بودہ یوگ بہی دور ہوئے ان راجگان گم شدہ کا مدت عہد کلہن پنڈت نے ۲۲۶۶ سال لکہا ہے اس حساب کلہن پنڈت سے بیدک دہرم والون کا حساب بہت درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے ہوئے بتلاتے ہین اوس وقت سے اب تک کلہن پنڈت نے تاریخ وار اپنی راج ترنگنی لکہی ہے جوکہ برابر پانچ ہزار برس کچہہ کم یعنی اب تک ۴۹۸۲ برس ہوتے ہین جین مت والونکا حساب غلط معلوم ہوتا ہے - اور نہ بکرم سے پہلے کسی راجہ کا اور کوئی سمت ملتا ہے بیدک مت والون کا سمت کلجگی ۲۰۴۲ مین جوکہ ۱۲۲۵ سال قبل از پیدایش بکرماجیت تہا تخت اقبال کو آراستہ کیا عدل و انصاف کے ساتہہ رعایا کو خوش رکہا اسکے عہد مین آزار مذہب جین اور شدت برف دور ہوگئی ۳۵ سال کے بعد مر گیا اور **وبیشن** بیٹے اوسکے نے ۳۵ سال چہہ ماہ تک سمت ۲۰۵۷ کلجگی مین راج پہ بیٹہہ کر راہ عدم لی اور سمت ۲۰ مین **اندرجیت** ۳۵ سال کے واسطے اور سمت ۲۰۴۲ ک مین **راون** نے ۳۰ سال راج کیا اسنے اپنی پوجا کے واسطے ایک **سنگ ملکہی** شوالہ **وٹی شور** نام بنایا جسمین کلہن پنڈت کے وقت لنگ مہادیو کا جسپر ایک نقطہ اور خط منقش تہا صحیح وسالم اور راقم نے بہی زنجیر گہڑیال آویزان ہونے کے اوس مین دیکہی اوس سے لوگون کی بہت مرادین برآتی تہین فال وشگون معلوم ہوتے تہے اینٹین اوسکی گہسکر اکثر امراض پر لگانے سے صحت حاصل ہوتی تہی اس مین کوئی شک نہین کہ وہ یہ مندر ہے جس مین **زین العابدین** کی قبر تہی اسکی بابت کسی نے کچہہ نہین لکہا یہہ مندر سنگ ملکہی ہے اور سوا اسکے کوئی دوسرا سنگ ملکہی مندر کشمیر مین نہین زنجیر گہڑیال لٹکانے کی اب تک اوسکے گنبد مین آویزان ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے عہد مین بلور بہی اوسکی زمین سے بہت نکلا وینہی سنہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مندر بہت پرانا ہے سمت ۱۹۳۵ مین مہاراجہ رنبیر سنگہ

صاحب نے اِسکے گنبذ کو مرمت کروایا آج کل بہی اکثر لوگ اِسکی اینٹین بہوری وغیرہ امراض پر گہسکر لگاتے ہین اور چونکہ زین العابدین اوس مین دفن کیا گیا سلئے اوسکو بہی اوسی مندر کے نام سے **وٹ شاہ** جسے اب **بڈشاہ** کہتے ہین مشہور کیا راون کا بیٹا **وبلیشن** دوم سمت ۲۰۷۲ ک مین ساڑہے ۳۵ برس تک اور سمت ۲۱۰۸ ک مین اوسکا بیٹا **اکبر** جسکا اصلی نام **نرہ** تہا تخت نشین ہُوا گو یہہ راجہ بڑا عادل تہا مگر رعایا کی بدنصیبی سے اپنی رانی کے عشق مین شب و روز مشغول رہتا اوس کی اس غفلت کے باعث ایک بوہد ساکن موضع **کانز** نے جوگ مایا سے راجہ کی رانی پر قبضہ پایا اوسپر راجہ نے آتش غضب سے سُرخ ہو تمام منادر وخانہاے بوہد جلا کر اونکے مواضعات و مال وغیرہ برہمنون کو دے دئے اور دریا کے کنارہ پر ایک شہر آباد کیا چشمہ **سُوسروا** نام مین ایک روز **لساکہی** نام ایک برہمن جو دور سے تہکا ہُوا آیا تہا بیٹھکر ستو کہانے لگا تو اوسکے کان مین اول آواز خلخال کی سُنائی دی پہر دیکہا تو اوس چشمہ مین سے دو لڑکیان آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے نہایت حسین ماہ جبین نکلین اونکو دیکہکر وہ تاب نہ لاسکا وہ کچہہ خراب سا میوہ کہانے لگین متعجب ہوکر برہمن نے ازراہ ترحم ستو کہلا کر اونسے پوچہا کہ تم کس کی لڑکیان ہُو اور یہان کیون آئی ہو باوجود اِسقدر حُسن وجمال ایسا خراب میوہ کہانے کا کیا سبب ہے اونمین سے ایک بولی کہ میرا نام **ایراوتی** ہے میری نسبت شادی کی راجہ **بدیادہر** سے باپ نے کردی ہے اور اوسکا نام جو مجہہ سے چہوٹی ہے **چندرہ ریکہا** ہے ہم دونون اس ناگ کی بیٹیان ہین خراب اشیاء کہانے کا سبب جیٹھہ بدی دواوشی کو موضع **زلون** واقع **پانپور** پر بموقع **یاترا تکچہک** کے ہمارا باپ (جسکے موے سر پانی ٹپکتا ہوگا اور ہم اوسکے ساتہہ ہونگی) بتلادیگا۔ اسقدر کہکر وہ سے غایب ہوگئین برہمن حیران

وپریشان اوس ونکا منتظر رہا روز مقررہ پر وہان پہونچکر اوس جگہہ ایک ناگ کو
بمعہ دخترون کے دیکہا اون لڑکیون نے دور سے ہی اوسے دیکہکر باپ کو اشارہ
سے بتلایا کہ وہ برہمن یہہ آیا ہے ناگ نے اوسپر برہمن سے خیر و عافیت دریافت
کی برہمن نے اوسسے کہا آپ کی سکیم الحالی کا سبب کیا ہے ناگ نے جواب دیا کہ تمکو اس
سے کیا حاصل اگر بتلاؤن تو میری مشکل کا حل کنندہ کون ہے برہمن نے کہا کہ
بتلانے مین کیا نقصان ہے۔ پہر اوسکے مبالغہ سے ناگ نے
کہا کہ سامنے درخت کے نیچے سرمنڈا آدمی لمبی چوٹی والا جو بیٹہا ہے غلہ و میوہ جات کا
محافظ ہے تاوقتیکہ یہہ جو نئی چیز کو نہ کہائے ہم کچہہ نہین کہا سکتے اگر تم اسکو
کسیطرح نیا اناج کہلا سکتے ہو تو ہم تمہارے حکم کی تعمیل کرین گے برہمن نے اوس محافظ
کی نوکری کرکے ایک روز اوسکے معمولی کہانے مین نیا اناج ملا دیا اوسنے بیخبری سے
کہا لیا فوراً ناگ نے ژالہ باری کی اور بہت سا اناج سمیٹا اور برہمن کو اوسی چشمہ پہ
لیجاکر دلخاطر کی اور بوقت رخصت کہا کچہہ جو درکار ہو مانگ بجواب برہمن نے
چندرہ ریکہا کو مانگا ناگ نے اپنے وعدہ سے مجبور ہوکر بمعہ دولت و حشمت کے وہ لڑکی
اوسکو دی برہمن اوسکو ہمراہ لے گیا اور نرپورہ (غالباً نرور) مین مدت تک رہا ایک روز چندرہ
ریکہا برہمنی نے کچہہ شالی دہوپ مین سوکنے کو ڈال رکہی تہی اوسپر ایک ٹٹو آپڑا چندرہ
ریکہا نے اپنے دست یمین سے جو ہین اوس یابو کو ہانکا تو تہا اوسکا سنگ پارس کا کام کرگیا
یعنے اوسکے بدن پر نشان طلائی ہوگیا یہہ خبر راجہ کو پہونچی سنتے ہی پروانہ وار اوسکے
خاوند سے اوس شمع رو کا خواستگار ہوا برہمن نے چونکہ اوسکی درخواست کسیطرح
نہ مانی جبلکہ پہرہ سپاہیوں کا بادشاہان ظالم کی طرح جو غرور سروری سے فرض شہی کو بہول
کر مسکینون پر ظلم روا رکہتے ہین اوسکے گہر بہیجدیا وے دونون جورو خاوند مخفی طور بہاگ

کرناگ کے پاس گئی ناگ نے یہہ قصہ جانسوز سُننتے ہی آتش غضب سے سُرخ ہوا آسمان
سے انگارے برسائی اور تمام شہر کو جلا کر خاک سیاہ کردیا بہت لوگ جان عزیز
لیکر کرپوہ **چکدر** جو متصل **بیج بہارہ** کے ہے بہگ گئے ہزارون جان بر نہو سکے اور
طعمہ نہنگ آتش ہوئے ناگ کی ہمشیرہ **رمنی ناگنی** بہی یہہ ماجرا سُنکر بکمال شتابی
پتہر لیکر آئی یہہ معلوم کرکے کہ کام ہو چکا ہے سنگہاے کلان کو وہین پہینکدیا
چنانچہ بیس کوس تک پتہر ہی پتہر ہو گئے اوس جگہہ کو **رمن نٹوہی** اور کشمیری
زبان مین **رمب آرہ** کہتے ہین - بعد اوسکے یہہ ناگ **ششرم ناگ**
مین جا ب داماد کو بہی ساتہ لیگیا چنانچہ یہہ دونون ششرم ناگ یعنی **خسر** اور
جاماتر ناگ یعنی داماد کے نام سے **امرناتہہ** کے راستے مین ابتک ملتے ہین
پانی اون دونون کا دریاے **لمبودری** مین پڑتا ہے یہہ شہر جو جل گیا تہا نام
اوسکا **کنبر پور** تہا مدت حکومت اِس راجہ کی چالیس برس نوماہ ہے اِسکے بعد
بیٹا اوسکا **گُندہ** جسکو ایک دائی بیج بہارہ مین لے گئی تہی سمت ۲۱۴۸ کہ مین فرمانروای
کشمیر ساٹہہ برس تک عدل و انصاف سخاوت و شجاعت وغیرہ نیک کامون مین
گذار کر عشرت کدہ بقا کو گیا - اور بیٹا اوسکا **اوت بلاکہہ** سمت ۲۲۰۸ مین ساڑہے
تیس برس تک بعدل و بذل اور پہر اوسکا بیٹا **ہرنیا کہہ** سمت ۲۲۳۹ مین ۳۷ برس
۹ ماہ تک **ہرنیا کہہ پور** جسکو اب **رتل** کہتے ہین بنا کر اور پہر اوسکا بیٹا **ہرنیہ
کُل** سمت ۲۲۷۷ کہ مین ساٹہہ برس تک اور سمت ۲۳۳۷ کہ مین فرزند اوسکا
وسہ کُل ساٹہہ برس تک پہر اوسکا بیٹا **مہرہ کول** سمت ۲۳۹۷ کہ مین ستر برس
تک فرمان روا تہا اوسکے عہد مین ایک ترک بادشاہ کسی طرف سے حملہ آور ہوا تہا
اوسکو بڑی جوان مردی اور بہادری سے زک بر زک دیکر نکالا - پہر تو اوسکی ناک

بندہ گئے اسکی خونریزی نے یہان تک ترقی پکڑی کہ جب طرف اوسکا گذر ہوتا صدہا درندے وبہایم بغرض خون آشامی کے اوسکے پیچھے ہو لیتے شاید ڈربو صاحب نے اسی ترک کو **ابوالغازی تاتاری** لکھا ہو مگر ڈربو صاحب لکھتا ہے کہ وہ کامیاب ہوکر وطن کو پھرا تہا اسبات اور سنہ کی اوس سے مطابقت نہین ہوتی یہہ مہاراجہ ایک روز اپنی رانی کے لباس زرکارین چہاتی پر نشان پائے راجہ **سراندیب** دیکہکر آگ ہوگیا نقش طبیعت کا بدل گیا فوراً سراندیب کی طرف لشکرکشی کی **لات** اور **چول** اور **کرناٹ** دیس کے راجاؤن کو مطیع کرتا ہوا تمام ممالک مین لوٹ کہسوٹ کر راجہ سراندیب کو مار کر بجاے اوسکے دوسرا راجہ مقرر کرکے حکم دیا کہ آیندہ کو آفتاب کا نقشہ جو کشمیر کے مارتنڈ کا نشان ہے پارچات پہ لگاتے رہنا ورنہ جامئہ ہستی سے مایوس ہوگا پہر معاودت کرکے **پنچال** پہ پہونچا تو ایک ہاتہی وہان سے پہسلکر لوٹ گیا اوس صدمہ سے چیخا یہہ چنگہاڑ اوس تلخکام کی اوس ترشرو کو شیرین معلوم ہوئی برابر سو ہاتہی ایک دوسرے کے بعد وہان دہکا دیا چنانچہ تب سے نام اوس جگہہ کا **ہستی ونج** یعنے ہاتہی گرانے کی جگہہ ہوا۔ پہر کشمیر مین پہونچکر مقام **ہول لاڈر** مین شہر **چہرہ پور** آباد کرکے **قندہار** کے کمینہ براہمنون کو جاگیرین بخشین اور پہر **چندرہ کل** کہدائی ناگاہ ایک سنگ کلان بہاری آب کے روبرو آکر اٹکا کسی تدبیر سے نہ اوٹہ سکا اوس سنگ دل نے پوجا کے بعد خواب مین دیکہا کہ جب تک کوئی صاحب عصمت و پارسا عورت اوسکو ہاتہہ نہ لگائے تب تک یہہ پتہر جنبش نہ کریگا اوسپر راجہ نے بہت سی مستورات کو بلاکر اوسے ہاتہہ لگوایا مگر کامیاب نہ ہوا انتہا بیحد برہم و درہم ہوکر اوسکی عقل پر پتہر پڑے کہ عورتون کو بہ تہمت بدکاری اور مردون کو زناکاری

اور بچون کو حرامزدگی کی علت مین اِس کثرت سے مروا ڈالا کہ نوبت مقتولون کی تین کروڑ تک پہونچی پہر ایک کوزہ گرنی چند روتی نام نے آکر کہا کہ اے راجہ تو نے اتنے خون ہاے بیگناہ اپنی گردن پر ناحق لئے لازم تہا اول اپنے گہر کی عورتونکا امتحان کرتا یہہ کہکر اپنا ہاتہہ پتھر پر رکہکر اوسکو تہسے اوکہیڑ لیا بعد اوسکے آخرکار راجہ اپنے گناہون کے دور کرنے کی غرض سے ہون کی آگ مین بجاے آہوت کے خود بخود جلگیا اوسوقت غیب سے آواز آئی کہ تین کروڑ آدمیون کا قاتل مکت ہوا اُسکے بعد بیٹا اوسکا پاک سمت ۲۳۴۲ ک مین ۶۳ سال کے واسطے موجب آسایش بندگان الٰہی ہوا گو لوگ اوسسے ڈرتے تہے مگر اوسنے بڑی عقل و انصاف بذل و الطاف سے رعایا کو خوش کیا او رمندر پاک سوامی مقام بکہ شور مین بنوا کر ایک ندی پاک نام کہدوا کر لایا اور شہر پونچہہ آباد کیا ایک جوگنی نے راجہ کی قربانی کرنے کو جگ کیا اور اوسکی ضیافت کی راجہ نیرنگی بیرزال و نہاروون سے بیخبر رہکر رو ارادت و عقیدت قلبی سے اوسکی حسن و جمال پر شیدا ہوکر معہ عزیز و اقارب وہان گیا اوس ساحرہ نے جادو کے زور سے اون سب کا کام تمام کیا اور آپ غایب ہوگئی صرف کہتے ہین نند بیٹا راجہ کا جو بچ رہا تہا سمت ۲۵۰۳ ک مین مسند نشین ہوکر ۳۰ سال کی حکومت کے بعد مرگیا اور

وسنند بیٹا اوسکا سمت ۳۵۶۶ ک مین حکومت طراز سلطنت ہوکر بڑی دانائی و ہوشیاری سے باون سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد عدم کو سدہارا اور راجہ نرجو بیٹا اوسکا تہا سمت ۲۶۱۲ ک مین ۶۰ برس تک اور پھر اوسکا بیٹا اکہہ سمت ۲۶۷۲ ک مین پچاس سال تک راجہ کشمیر کا رہا اوسنے موضع اکہہ پال جسکو اچہہ بل کہتے ہین بنایا پھر فرزند اوسکا راجہ گوپادت ساڑہے ساٹھہ برس تک

سمت ۲۷۳۳ ک مین فرمانروائے کشمیر ہوا قرب وجوار کے تمام ممالک فتح کرکے رعایا کو اُسنے اسقدر آرام دیا جسکا حد وحساب نہین موضع کہہلی جسکو اب کہل ناروا اور کہاگ کا جسکو اب کہاگ اور ماڈگرام معروف بہ ہاہی گام سکندرپور جسکو اب گنڈر بولتے ہین آباد کرکے بہت سے دیہات برہمنون کو جاگیر مین دئے - پیاز کہانے والون کو بوجہہ داری مین برہمنون کو گوبہ کار مین لبایا اوسکے وقت مین جانور کشی کی بہت ممانعت تہی اِسسے پیچہے

گوکرن بیٹا اوسکا سمت ۲۷۹۲ ک مین ستاون برس وش ماہ کے واسطے زیب بخش مسند حکومت ہوا پہر اوسکا لڑکا نزاندر آوت ۲۶ سال ۳ ماہ تک سمت ۲۸۵۰ ک مین پہر اوسکا بیٹا اندہ جدہشٹر ۵۶ برس ۵ ماہ تک سمت ۲۸۸۶ ک مین فرمانروائے کشمیر بنا اُسکی آنکہین بہت چہوٹی تہین کچہہ عرصہ تک اوسنے بڑی عدل وانصاف کے ساتہہ حکومت کی بعد اوسکے یکبارگی مزاج اوسکا بدل گیا سخت ظلم وستم کرنے لگا اس سے امیر وزیر اوسکی خرابی کے درپے ہوئے اور نفاق باہمی بہی روز بروز بڑہنے لگا - آخر تنگ آکر راجہ ہندوستان کو بہاگ گیا راستے مین ایک راجہ نے پہچان کر مار ڈالا مدت حکومت اوسکی ۵۶ برس ۵ ماہ ہے یہان راج ترنگنی کا اول ترنگ ختم ہوا - اِسکے بعد سمت ۲۹۴۳ ک مین اعیان ملک نے راجہ پرتاپادت کو جو بکرماجیت کے عزیزون مین سے تہا منتخب کیا وہ ۳۲ سال کی رعایا پروری کے بعد مرگیا اور راجہ جلوک بیٹا اوسکا ۳۲ سال تک اور پہر لڑکا اوسکا توبخین سمت ۳۰۰۳ ک مین ۳۶ برس تک راجہ بنا اِسکی رانیکا نام واگ گشٹا تہا اِن دونون نے ملک امید عالم کے چمن کو اپنے قطرات بخشش سے سرسبز کیا مہند ترنگی شورا اور ہرا داس سند لو ترنگ مین جو بیج بہارہ کے اوپر

اوپرہ کی طرف ہے بنایا اور شہر **کنانک** آباد کیا بے شمار درخت جو اوسنے مراج نے لگائے اوسکی حسن نیت سے اون کی تمام شاخون مین شگوفہ کاری اور میوہ جات کی کثرت سے گرانباری ہوئی ایک دفعہ ماہ بہادون مین زراعت شالی پر بے موسم برف اسقدر گری کہ لوگونکے دل سرد ہو گئے اور قحط کی گرم بازاری ہوئی رعایا کا دل اس آتش بلا کے شعلہ افشان ہونے سے سوخت ہو گیا ہر طرف سے فریاد گریہ و زاری شروع ہوئی یہانتک کہ آدم خوری پہ نوبت پہونچی راجہ بہ کمال فیاضی اطراف و نواحی سے غلہ خرید کر محتاجون کی پرورش اور غمخواری کرنے لگا جبکہ سب خزانوں کے صندوق بہوکہون کے معدے کی مانند اوسکی کثرت جود و کرم سے خالی ہو گئے اور باقی کچھہ نرہا تو راجہ نہایت گھبرایا آخر بوقت شب آبدیدہ ہو کر اپنی رانی واگ پُشتا سے کہا کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے تن پروری اور عیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹھانے بار رنج و پریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے مجھسے بسبب تہیدستی کے بہوکہون کے پیٹ کی آگ نہین بجھہ سکتی لہذا آبرو اسمین ہے کہ آج اپنے جسم خاکی کو آگ مین جلا دون تاکہ کل کو آہ مظلومون سے میرا خاندان و مکان نہ جلجائے رانی نے گرمی محبت مودت سے التماس کیا کہ مہاراج دلشکستہ اور نا اُمید نہو اپنا اعتقاد درست رکھکر عاجزی سے آج شب کو باری تعالےٰ سے دست بدعا ہو آپ کی نیک نیتی سے بے شبہہ - بے اثر ظاہر ہوگا چونکہ واگ پُشتا زیور کرامت اور خوارق عادت سے آراستہ تھی صبح ہوتے ہی دعا کی پذیرائی ظاہر ہوئی خدا کی قدرت سے جسطرح موسےٰ کی قوم کے گہرون مین من و سلوٰ پہونچا تہا اوسکی رعایا کے مکانون مین کبوتر بے جان فایز ہوئے اِس بخشش عام الٰہی سے گروہ خلق کی تنگدستی دور ہوئی راجہ رعیت کے غم و تردد سے فارغ ہوا چونکہ فصل نزدیک

آئی ہتی بہت سا غلہ زمین سے پیداوار ہوا اوسکی برکت سے رزق کی فراخی اور ارزانی ظاہر ہوئی واک پشٹا نے رامو اور لیمو آباد کیا برہمنون کو بہت سی جاگیرین عطا فرمائین اوسکے بطن سے کوئی اولاد نہ تہی آخر کو راجہ کے ساتہہ ستی ہو گئی جس مکان مین وہ جلے ہتے اوسکا نام واک پشٹا ٹوئی ہے اِسکے بعد ایک اور خاندان سے راجہ بجی سمت ۳۳ ک مین تخت نشین ہوکر ۸ برس تک فرمان روائے کشمیر رہا شہر بلیجہارہ اور مندر بجیشور آباد کیا - اِسکی تخت نشینی کے ایک سال بعد راجہ بکرماجیت نے سموت اپنا بنایا -

پھر راجہ جی اندر سمت بکرمی مین سندمتی وزیر نیک تدبیر کے مشورہ سے راجہ بنا عدالت و انصاف سے نیکنامی حاصل کی چند عرصہ کے بعد حاسدون نے اسی وزیر نیک تدبیر کی نسبت اہتمام برپا کئے راجہ نے ورانداز ون کے قول پہ اعتبار کیا اور اوسی پایہ وزارت سے گراکر خوار و ذلیل کیا اتفاقاً وضیع وشریف لوگ جو اوسکے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی شکر گذار ہتی کہنے لگے کہ سندمتی اسملک کا راجہ بنے گا یہہ خبر پاکر وزیر مذکور کو نہایت درجہ کی سزادی پا بزنجیر کرکے قیدخانہ مین بہجدیا وہان دس برس تک نہایت سختی مین رہا آخرالامر راجہ کو ایک عارضہ جانستان لاحق ہوا دلمین خیال کیا اگر سندمتی زندہ رہا تو بعد میرے ضرور بسبب رضامندی خلایق کے بادشاہی اسیکو ملیگی بدین نظر اوسکو قیدخانہ قالب عنصری سے رہا کرکے برسردار کہنچا اور خود بہی ۳۷ برس کی حکومت کے بعد عازم ملک بقا ہوا

راجہ سندیمان

چونکہ راجہ جی اندر کا کوئی قایمقام نہ تہا چند دنون تک کشمیر لاوارث پڑا رہا الغرض

دیوگور و وزیر مذکور کا جو **الیشہ برارری** واقعہ لب تالاب ڈلمین جو اوسکے نام سے آباد ہے رہتا تہا یہہ خبر پاکر اوسکے جلانے کو آیا دار سے اوتار کر اوسکے بدن کو کیا دیکہتا ہے کر اوسکی پیشانی پہ یہہ شلوک لکہا ہے۔ **شلوک**

यावज्जीवंदरिद्रत्वंदशवर्षाणिबन्धनम् ।

ارتہہ **शूलस्पर्शेनरागोपुनाराज्यंभविष्यति ॥**

"جب تک وہ زندہ رہیگا تب تک نادار یعنی مفلس رہیگا دس برس قید رہیگا پہر دار پر مرجائیگا بعد اوسکے راجہ بنیگا" یہہ دیکہہ کر اوسنے سوچا کہ اس شلوک کے تین فقرے جو پورے ہوئے ہین تو کیا عجب ہی کہ خدا کی قدرت سے چوتہا فقرہ بہی پورا ہو بدین خیال اوس نعش کو بدستور دار پر رکہکر منتظر ملاحظہ قدرت آلہی کا رہا اتفاقاً ایک شب کو دیکہا کہ پہلے تمام میدان نورانی ہوگیا اور پہر چند جوگنی عورتون نے لاش کو نیچے اوتار کر قدرت قادری سے ازسرنو زندہ کرکے اپنے ساتہہ مباشرت مین مشغول کیا الیشان دیو یہہ تماشا دیکہہ متعجب ہوکر خوف زدہ ہو رہا تہا کہ صبح ہوتے ہی اون عورتون نے چاہا کہ اوسے بدستور نعش بناکر چلے جاوین اتنے مین الیشان دیو ہاتہہ مین تلوار لیکر وہان پہونچا اور غل کرنے لگا جس سے وہ عورتین بحیا و شرم وہان سے بہاگین آسمان پہ پہونچکر ایک نے اونمین سے آواز دی کہ الیشان دیو اسکو خدا نے پہر جان دی اسکا نام سندیمان رکہنا **آرہی** راجہ بہی کہلائیگا ان بعد دونون آپسمین بڑے تپاک اور محبت سے ملکر شکر قدرت خدا ہوئے بعد بہت سی بحث کے سب نے مان لیا کہ بلاشبہہ یہہ وہی وزیر سندمتی ہے اوسکے اطوار پسندیدہ کو یاد کرکے بالاتفاق سندنشین حکومت کشمیر کیا اوسکے عرصہ حکومت مین ملک علوی و سفلی بلیات سے محفوظ رہا وہ خود ہر صبح کو ہزار مہنہ ہزار شیو پتہر کے تیار کرتا اگر کسی سبب سے

کبھی ہزار پوری نہوتی دوبارہ ارادہ ثابت رکہنے کو ایک پتھر پر ہزار شیوجی کی شکل کہینچکر
بعد عبادت کے روٹی کہاتا چنانچہ اونمین سے ایک پتھر ابتک سیول گام پرگنہ کہاور بازہ
مین موجود ہے اور بہت سے مندرون کی روزمرہ پرستش کرتا برہمنون کو جاگیرین
دیتا جہان پر سردار کہینچا گیا تہا وہان مندر سندلیشور اور ایشہ براری مین
ایشی شور نام مندر اپنے گورو کے نام پر بنوایا اوسکا نشان ابتک موجود ہے
موضع ہتیبہ مین تہندا دیوی کہرو مین ہیما دیوی کا مندر جو ابتک موجود ہے وغیرہ
بنائے ۴۷ برس کی حکومت کے بعد ترک دنیا کرکے بلباس فقیری کہین کو نکل گیا اوسکے
آخر زمانہ مین شہرہ ہوا کہ گوپادت جدہشٹر کی اولاد مین سے راجہ قندہار
کے سایہ عنایت سے اوقات گذاری کرتا ہے اوسکے ایک لڑکا ہے میگواہن
نام اندنون پراگ جوتش نے اپنی لڑکی امرتہ پربا نام کا سویمبر مقرر کیا اس
جشن شادی کا اشتہار دیا ہے اس تقریب سے باجازت پدر میگواہن بہی شریک
جلسہ مذکور ہوا چونکہ نسیم اقبال نے غنچہ مراد شگفتہ کرنا تہا امرتہ پربا نے پہولونکا
ہار میگواہن کے زیب گلو کیا اوسنے فضل ایزدی سے غنچہ تمنا شگفتہ پایا یاوری بخت
بیدار سے دولت دنیا مال ومنال اور عروس صاحب جمال ہاتہ لگی رنج دیرینہ
پایمال ہوکے خوشی خوشی بڑی کروفر سے قندہار مین اگر باپ سے ملا اس امر کے سنتے
ہی امرائے کشمیر کو یہہ مثل یاد آئی کہ کل جدیدًا لذیذًا اپنے راجہ سندی مان سے روگردانی
کی اور راجہ میگواہن کے نام نامہ وپیغام اس مضمون سے ارسال کئے کہ تاج شاہی
حضور کے سر سے تصدق ہونے کے ارمان مین قالب تہی کرتا ہے تخت پابوسی کی
تمنا مین ہے چونکہ سندی مان اکثر اوقات عزیزہ کو خدا کی عبادت مین صرف
کرتا اور عروج دنیوی کو موجب تنزل آخرت جانتا تہا بدریافت اس کیفیت

کے ترک دنیا مناسب سمجہا ہرچند کہ تدارک اور انتظام ہر فتنہ و فساد کا کر سکتا تہا عروس خلافت کے آغوش سے کنارہ عافیت اختیار کیا پس ہر امیر و وزیر سے عذر خواہ ہوکر لباس گدائی جسم شاہی پر آراستہ فرمایا اور اوتر کی طرف چشمہ **نندی** **کہنبیر** پر ایشور کے دہیان مین آسن جمایا یہان راج ترنگنی کا دوسرا ترنگ ختم ہوا پہلے ترنگ کے ۲۱- راجگان نے ۱۰۲۴ سال اور دوسری کے ۶ راجاؤن ملنے ۱۹۲ برس تک حکومت کشمیر کی

میگواہن

الحاصل راجہ میگواہن نے عروس خلافت کشمیر سے بغلگیری کی یہہ راجہ بڑا منصف رحمدل اور دہرماتما تہا جانور کشی کو روا نہ رکہتا پردم منادی کراتا کہ کوئی متنفس جانور نہ مارے مکان **میگہہ ون مشٹہ گام میگہہ مٹ** کی بنیاد یہی اوس نے ڈالی جو کہ پرگنہ **پہاک** مین ہین رانی امرتہ پربہا نے بودہون کی خاطر **امرتہ بہون** وغیرہ مکانات کی بنیاد ڈالی چونکہ راجہ نے سُنا کہ ہندوستان مین جانور کشی بہُت ہوتی ہے اسلئے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر تمام راجاؤن کو مطیع کرتا ہُوا اور اونسے جانور کشی چہوڑاتا ہُوا دریاے شور کے کنارہ تک پہونچا وہان معہ لشکر ہاتہی گہوڑون کے سمندر پار ہوکر جزیرہ **سنگلدیپ** مین پہونچا وہان راجہ **وبہی شن** نے اوسکا استقبال کرکے بہُت خاطر کی - (مخفی نرہے کہ جو راجہ **لنکا** مین ہوتا ہے شاستر والے غالباً اسکو وبہی شن کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین جیسکہ **روم** والون کو سلطان و **چین** کے شاہون کو خاقان کہتے ہین) اور راجہ لنکا نے حفاظت جانورون کی دل و جان سے قبول کرکے بڑشما دولت دل سے باپ پیشکش کیا پہر راجہ وہان سے چند جہنڈے لیکر جو کہ **عہد جی سنگہ** تک نشان فتح مندی کے خیال سے

موجود رکہے ہوئے ہتے پہر بڑی شان وشوکت سے مراجعت کرا یا کسی روز ایک برہمن اپنا بیمار لڑکا لئے روتا ہُوا راجہ کے دربار مین آکر دادخواہ ہُوا کہ منجمان دقیقہ رس کہتے ہین کہ اس لخت جگر کی زندگانی بلا ادائے رسم قربانی ناممکن ہے چونکہ اس زمانہ مین قتل ذبیحیات کا ممنوع ہے اِسکی زندگی کا بچاؤ کیونکر ہے تعجب ہے بجائے حیوان مطلق کے حیوان ناطق کی جان جاوے اور ایک غریب برہمن کا خون حضور کی گردن پر رنگ لاوے راجہ نے اِس دل آزردگی کا کلام سُنکر اوس خستہ دل کی دلداری کو اور بیمار کی سلامتی کے واسطے دوسرے روز کا وعدہ کیا آدہی رات گذری ہوگی کہ راجہ نے اپنے دلمین ٹہانی کہ بلا سے جو کچہہ ہو اپنی جان قربان کیجے جو ہین چاہا کہ خودکشی کرے ایک روحانی شکل ظاہر ہوئی راجہ کی تعریف کر کے اِس ارادہ سے روکا برہمن کے لڑکے نے بہتوڑی عرصہ مین شفائے کامل پائی یہہ راجہ ایسا خوش نیّت تہا کہ اُسکے زمانہ عدالت مین گیدڑ کی بہبکی سے شیرون کے ناخن گرتے ہتے اور بخوف بازپرس درندون کے دانت خونریزی سے کٹتے تہے ایکدفعہ رات کے وقت اوسنے اپنے محل پر سے آواز سُنی کہ چور چور رہہ پکارا باندہ لو پانچ چہہ روز کے بعد جو سیر کو نکلا تو چند حسین عورتون نے دست بستہ عرض کی کہ وہی ناگنیان ہین رات کے وقت ہمارے خاوند پہرہ رہے تہے زمینداروں نے چور کا نہو کہا کر چور چور کرکے پکارا اوسپر حضور نے باندہ لینے کا حکم دیا وہی قدرت سے پہانسی مین گرفتار ہوگئے حضور نے جانور کُشی موقوف کی ہے اور ہمکو اس غذا بمین ڈالا ازراہ ترحم اوسوقت راجہ نے کہا چہوڑ دو چہوڑ دو اور وہی بند سے چہوٹے

یہہ راجہ سمت ۹۱ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا اور چونتیس سال کے بعد مسند عدم پر راحت دایمی کو سو گیا سنہ ۳۴ ع

(سرشٹ سین)

سمت ۱۲۵ بکرمی مین راجہ سرشٹ سین جسکو پرورسین اور توسخین بہی کہتے ہین سنہ ۶۸ ع

ہتی تیس برس تک زینت بخش خیام شاہی رہا مانند جکر ادر بھرہ زرلیشور مہادیو
وغیرہ مندر بناکر اون کے مجاوروں اور پوجاریوں کو ترگرت ولیش کو وقف کیا (ترگرت
دیش **نگرکوٹ** سے مراد ہے) اِسکے دو لڑکے ہتے **ہرن** اور **تورمان** بعد
انتقال پدر راجہ ہرن تخت خلافت پر بیٹھا راجہ ہرن اور تورمان اوسکا وزیر بنا تہوڑی
عرصہ کے بعد تورمان نے اپنے نام کا سکہ جاری کیا بہائی کے اُس کہوٹے چلن سے
راجہ دل کوفتہ ہُوا اور غصہ کی آنچ مین تاؤ کہاکر اوسکو قیدخانہ مین بہیجا اوسکی
قید کو زمانہ دراز منقضی ہُوا تورمان کی رانی **انجنا** نام جو راجہ اکیچہوا کو **سورج
بنسی** نامور راجہ کے خاندان کی **وزندر** راجہ **رگہوبنسی** کی بیٹی ہتی اوس سے
آثار حمل کے نمایان ہوئے جب وضع حمل کے دن نزدیک آئے شرم وحیا سے پوشیدہ
بیٹا جنا ایک کمہار کی جورو نے کمال عزت سے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور لڑکی کی
مانے اوسکو پرورسین کا پوتا ظاہر کیا اِسلیئے اوسکا نام پرورسین رکہا گیا جب وہ
کہیلنے کودنے کے لائق ہُوا تو قدیم عالیخاندان کے لڑکون سے مصاحبت کرتا اور کمہار کے
لڑکون کو سزاوار ہمنشینی کے نہ جانتا جب دانشمندون کے لڑکون سے کہیلنے مین
شامل ہوتا بجائے لہو ولعب کے احکام شاہی جاری کرتا سب ہمعصر لڑکے اپنے حتی الوسع
ہر ساعت اوسکی اطاعت مین مستعد ہتے اتفاقاً ایک روز اوسکا خالو جی **اندر**
نامی اونکے کہیلنے کی جگہہ مین آیا اوسکا اونچا مرتبہ دیکہہ کر لڑکون کا جی چہوٹا ہوگیا ایسا
رعب سمایا کہ کہیل کا رنگ بگڑ گیا لیکن پرورسین نے کمال بے پروائی اور استقلال سے
نیم نگاہ بہی نہ کی جی اندر کی تیوڑ سے پلک تک بہی نہ جہپکی جی اندر بہتوڑی دیر تک وہان
ٹھہرا بزرگی کی علامتین اوس خورد سال کی پیشانی مین دیکہہ کر ہیشنگی کی کہ ہونہار بروے
کے چکنے چکنے پات خط وخال چال ڈہال سے معلوم ہوتا ہے شاید میرا بہانجا ہے اِس خیال

کچہہ آکا پیچہانہ کیا اوسکے پیچہے ہولیا جب دروازہ سے مکان مین ونیز آیا اپنی بہن کو
پہچانا دونون نے باہم گر اُٹھہ اُٹھہ کر روئے۔ پرورسین نے یہہ کیفیت کمہارن سے پوچہی
روئیداد دریافت کی باپ کے قید ہونے سے نہایت تنگ ہوا غیرت نے جوش کہایا
پہلوانی اور ورزش سیکہنے لگا راجہ ہرن نے جب اُس واقعہ سے خبر پائی تورمان کو
خلاص کیا مگر تورمان اوسی زمانہ مین قید ہستی سے بہی چہوٹا پرورسین ہندوستانی
جاترا اونکو نکلا اونہین ایام مین ہرن بہی تین برس کی حکومت کے بعد مرگیا چونکہ کوئی
وارث تاج موجود نہ تہا ملک بے سر ہوگیا اسپر رئیسان کشمیر نے راجہ بکرماجیت والی
اوجین کی حضور مین عرض کی۔ اوس زمانہ مین ایک برہمن کشمیر کا **ماترگپت** نام
علوم عقلی ونقلی معاش ومعاد سے بخوبی واقف مشہرہ قدردانی راجہ بکرماجیت
کا سُنکر حاضر دربار راجہ موصوف تہا تمام اوصاف حسنہ وافعال پسندیدہ اوسکے
ذات مین موجود تہی ایکدن کا ذکر ہے کہ موسم زمستان مین جب آدہی رات گذری راجہ
بیدار ہُوا اور دیکہتا ہے کہ تمام شمع بجہی ہین اندہیرا ہورہا ہے نوکرون کو آواز دی کر
بتی روشن کرو اتفاقاً سب بیہوش سوتے تہے ماترگپت آواز پاتی ہے مثل صداے
گنبذ کی آیا اور تمام شمعون کو روشن کرچکا تو راجہ نے پوچہا کہ رات کتنی باقی ہے
ماترگپت نے کہا ڈیرہ پہر۔ پہر راجہ نے پوچہا کہ تجہکو کیونکر معلوم ہُوا اوسنے بڑہی
فصاحت وبلاغت سے ایک شلوک ذیل فی البدیہہ عرض کیا **شلوک**

शीतेनोद्धुषितस्य माषशिमिवच्चिन्तार्णवे मज्जतः ।
शान्ताग्निस्फुटिताधरस्य धमतः क्षुत्क्षामकण्ठस्य मे ॥
निद्रा क्वाप्यवमानितेव दयिता सन्त्यज्य दूरं गता ।
सत्पात्रप्रतिपादितेव वसुधा न क्षीयते शर्वरी ॥

معنے" مین سردی سے ماش کی پہلی کے موافق سمٹا ہوا ہون۔ فکر کے بحر مین ڈوبا

ہوا بجھی ہوئی اگ پہونکتے ہوئے میری لب پھٹی ہوئی ہین گلا میرا لگ گیا ہے۔ ایسے شخص (یعنے مجھکو) نیند بہت دور چھوڑکر چلی گئی ہے جسطرح سے کہ کوئی عورت جسکی بےعزتی ہوئی ہو چلی جاتی ہے۔ جیسکہ زمین جو اچھے آدمی کو دیجاوے اور کم نہین ہوتی اوسیطرح میری رات نہین گھٹتی"۔ راجہ اوسکا یہہ شلوک سُنکر بہت خوش ہُوا اُسکے کنایہ سے زمین کا حسن طلب معلوم ہُوا سوچا کہ کشمیر مین کوئی حاکم نہین ہے اگر ایسا دانا اور نیک آدمی وہانکا حاکم بنایا جاوے تو نہایت مناسب ہو پس اوسیوقت کشمیر کو قاصد بہیجا کہ ماترگیت فرمان اور سند حکومت لیکر یہان سے روانہ ہوتا ہے ہر شخص کو لازم ہے کہ بہرحال اوسکے امر و نہی کے بجالانے مین بدل سرگرم اور مستعد رہی علے الصباح ماترگیت کو بُلایا وہ غمگین حاضر ہُوا راجہ نے ایک فرمان سربمُہر دیکر فرمایا کہ کشمیر کو روانہ ہو لاچار بہ تعمیل حکم بے توشہ و زادراہ بحال غریب روانہ ہُوا اور دلمین کہتا گیا کہ افسوس ایسی بارگاہ عظیم سے بہی مین مایوس اور محروم رہا بلکہ راجہ کی خدمت سے بہی علیحدہ ہو گیا۔ جسوقت ماترگپت بادل غمگین کرمہہ ورت کے نزدیک پہونچا تو اپنے یاربجات دہو ئے اور سُنا کہ کشمیر کے امیر ہیر پور مین ٹہرے ہین جب ہیر پور مین آیا حکمنامہ ارکان دولت کے ہاتھہ مین دیا اونہون نے اوسیوقت سمہٹ ۱۶۵ ب مین خلعت پہنا کر تخت سلطنت پر بٹہلایا ماترگپت نے زہد و پرہیزگاری سے ۱۲۸ء

جانداروں کے مارنے کی ممانعت اور رعایا کی پرورش و پرداخت کی پہلے دن ہی خزانہ عامرہ سے زر بسیار امرا اور اہالی کشمیر کو عنایت فرمایا اور اپنے تمام رشتہ دارون و آشناؤن کو بڑے بڑے منصبون پر بٹہلایا اور بہت سے تحایف و نفایس کشمیر جمعکرکے راجہ بکرماجیت کی خدمت مین روانہ کئے اور چار سال ۹ ماہ تک راج کیا۔ جسوقت پرورسین نے سنہہ مین راجہ ہرن کا مرنا اور کشمیر مین ماترگپت

کا حال سُنا ہوش وحواس کہو گئے اسی فکر مین ایک پربت پر اشویاد نامی درویش
کامل کی خدمت مین پہونچا اوسنے اپنی صفائی اور روشن ضمیری سے پردرسین کو مژدہ
جہانداری سُنایا اوسکے بعد ایک سال تک عبادت کرتا رہا اور دوبارہ اشویاد
سے فتح مندی کا مژدہ سُنکر تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ امیر و وزیر کشمیر کے اوس
نیک تدبیر سے ملگئے اور کشمیر پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اُس عالی حوصلہ نے
سوچا کہ ماترگپت کا مرتبہ مجہسے چہوٹا ہے اوس سے مقابلہ کرنا پست ہمتی کا شیوہ ہے
مردانگی کا یہہ بلند ارادہ ہے کہ اوسکی پشت پناہ ومعاون راجہ بکرماجیت سے
جو بڑا ہے مقابلہ کرون اور اپنی شجاعت سے اوسے چہوٹا بناؤن پس ولایت مالوہ
پر لشکرکشی کی اور ملک ترگرت یعنی نگرکوٹ بعد جنگ آزمائی کے فتح کرکے
آگے قدم بڑہایا اثنا راہ مین سُنا کہ راجہ بکرماجیت نے خلوت خانہ عدم کی راہ لی
چونکہ دشمن عظیم الشان نہ تہا آگے جانیکا ارادہ فسخ کیا بعد اوسکے خبر پائی کہ ماترگپت
نے بکرماجیت کی وفات کی خبر سُنکر تاج وتخت چہوڑدیا اور بارادہ کاشی تو اس
اسی راہ سے آتا ہے لہذا اِس گمان سے کہ مبادا امیری اقتدار کی شہرت سُنکر
وزیرون نے اوسکو لڑائے کے واسطے برہم کیا ہو تہوڑے آدمیون کے ساتہہ ماترگپت
کے پاس گیا اور تعظیم وتکریم کی بعد ترک سلطنت کا سبب پوچہا ماترگپت نے کہا
کہ راجہ کے مرنے سے مجہے اسقدر غیرت ہوئی کہ سلطنت سے نفرت ہوئی اب قبای شہریاری
تیرے تن پر زیبا ہو راجہ نے بکرماجیت کا بخشا ہوا ملک برہمن سے واپس لینا اپنے
حوصلہ سے دور جانا اور بلند ہمتی سے کشمیر کی حکومت پہر اوسکو سپرد کرنا چاہا
ماترگپت نے متبسم کرکے بکمال استغنا کہا کہ راجہ بکرماجیت نے مجہہ سے نالایق کو اسقدر
انعام فرمایا اب خواہش نفسانی سے اوسکے حقوق کیونکہ بہلادون اگر تجہہ سے

سلطنت قبول کرون راجہ کی بخشش عظیم تہا جیسا ناظاہر ہے کیونکہ اوسکی بخشش
دوسرے کی سخاوت سے مشابہ ہو جاویگی اوسکی فضیلت کچھہ نرہے گی پرورسین
نے ہرچند اس امرمین اصرار کیا لیکن ماترگپت نے حکومت پر رغبت نہ کی اور کاشی
جی مین عبادت خدا کرنے لگا راجہ پرورسین اپنی سخاوت سے دس برس تک تاوقتیکہ
وہ زندہ تہا کشمیر کا تمام خراج اوسکے واسطے کاشی مین بہیجا رہا لیکن ماترگپت کمال
بے پروائی سے محتاجون کو دیدیتا اور آپ گدائی سے روزی بہم پہونچا کر گذارہ کرتا
ترناشک والے نے لکہا ہے کہ بکرم آٹہہ ہوئے ہین ایک بڑا بکرم سنہ ۵۰۰
اور سنہ ۶۰۰ کے درمیان مین ہوا جسنے **ماترگفت** کو کشمیر بہیجا اور پرورسین نے
اوسکے بیٹے **شیلادت** سے سنگہاسن ۳۲ پتلیون والا چہین کر کشمیر مین
پہونچایا۔ دوسرا **چندرگپت** بکرم اسکو **وہ سموت** والا لکہتا ہے
اور تصدیق کرتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا مگر یہہ بات غلط ہے بکرم سموت والا
وہی ہے جسنے ماترگپت کو کشمیر بہیجا تہا۔ اور یہہ بہی غلط ہے کہ وہ سنہ ۵۰۰ و سنہ ۶۰۰ مین
ہوا بلکہ وہ سنہ عیسوی کے آغاز مین جسوقت ماترگپت نے اوسکو بہیجا اوسوقت سنہ ۱۲۸ شاکہ
تہا اور سمت ۱۸۵ بکرمی تہا بکرماجیت کا سموت سنہ عیسوی سے ۵۷ سال ہی پہلے چلا ہے
گو اوسکی عمر کا پورا تخمینہ معلوم نہین ہوتا مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ سنہ عیسوی کے
شروع مین وہ زندہ تہا اور ماترگپت کے بہیجنے کے بعد چار سال کے وہ مرگیا۔ بلکہ
اوس سے **منو** کی یہہ بات بہی تصدیق ہوتی ہے کہ کلجگ مین عمر انسان ۱۰۰ سال
دواپر مین ۲۰۰ برس و ترتیا مین ۳۰۰ برس کی دست جگ مین ۱۰۰۰ برس کی ہتی کیا
عجب ہے کہ بسبب اوسکے نیک اعمالون ست جگی کے اوسکی عمر ۱۰۰ برس سے کچہہ کم زیادہ
ہو جو کہ راج ترنگنی کے حساب سے ہوتی ہے۔

بکرم لکھتا ہے کیونکہ بکرم پورہ نہ تہا جیسا کہ متر ناسک والا معلوم ہوتا ہے دوسرے وہ خود لکھتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا پس اگر خطاب تہا تو ضرور بکرم دوسرا ہی تہا جسکے نام کو اوسنے فخریہ اپنا خطاب بنایا - ۴۴۴ میں **بکرماوت** خلف رناوت کشمیر کا راجہ ہوا ہے اوسنے سموت ہیں چلایا۔

راجہ پرورسین

القصہ پرورسین دریاے شور بک بڑے زور وشور سے سب بادشاہون پر غالب آیا شیلاوت بکرماوت کا بیٹا جسے پرتاپ **شیل** بہی کہتے تہے دشمنون سے مغلوب ہوکر آوارہ وطن ہو رہا تہا پرورسین کی دستگیری سے دوبارہ تخت پر بیٹہا اور تخت سنگہاسن جسے پرورسین کے بزرگون سے دشمنون نے چہین لیا تہا اور بکرماجیت کے پاس پہونچا تہا پہیر لیا بعد چندے پرتاب شیل نے رد گردانی کی اور فوراً موںہہ کی کہائی دوسری مرتبہ بہی ناسپاسی کی راہ مین قدم رکہا اور مکافات سے ٹہوکر کہائی اسی طرح سات مرتبہ اوسنے سر اوٹہایا مگر راجہ پرورسین نے ہر مرتبہ نظر لطف وعنایت سے زیر کرکے سرفراز کیا اور ملک واپس دیا اور ساتوین مرتبہ مجبور حکومت سے خارج کرکے قید کیا اور اپنی محفل مین طاوئس ۔ (سنگہاسن) کے ساتہہ پہونچایا اس مقام پر راجہ کی سازعالی ہمتی نے یہہ آہنگ کیا کہ اوس بدخیال کو دایرہ حبس سے رہا فرمایا او بہت سی دولت ومال دیکر ازسر نو تخت وتاج واپس دیا پرورسین اسیطرح تمام ظالمون کو برباد اور نیک راجاؤن کو امداد ودیتا رہا جہان اوسنے تسلط کیا وہان کا راج وہین کے رئیس کو واپس دیا اور اسیطرح تمام ہندوستان پنجاب مالوہ وغیرہ کو فتح کرکے اوسکے دلمین ارادہ ہوا کہ کشمیر مین اپنے نام سے ایک شہر آباد کرے اسی خیال مین ایک دفعہ رات کو تنہا پہرتے ہوئے کنارہ بہت پر جہان مردہ جلاے جاتے ہتے ۔ ایک ویتال

یعنے جن قوی ہیکل ودراز قد کو دیکہا اوسکے چشمہاے آتشی سے گویا گرمی راجہ کے بدن تک پہونچتی تہی اور پہاڑ پر بہی بجلی کوندتی ہوئی نظر آتی اوسنے راجہ کو اپنے روبرو بلاکر کہا کہ اے راجہ مینے صرف اپنا درشن راجہ بکرماوت اور **سدرک** کو (جسکا ذکر برہتہ کہتا مین ہے) دیا ہے اب تجہکو دکہلائی دیا ہون تم تینون نے میری دیکہنے مین مردانگی ظاہر کی تجہہ سے بہت رضامند ہوا جو چاہے مانگ اور جو خواہش آبادی شہر کی تیرے دلمین ہے اسوقت جا کل جہان چونیکا (آکہ) خط دیکہے گا وہین اپنے شہر کی بنیاد ڈالنا صبح ہوتے ہی راجہ شمال کی جانب گیا تو نشان پایا اوسکے مطابق کوہ **ہاری پربت** کے دامن مین جسے **پردمن پیٹہہ** کہتے ہین ایک اتنا بڑا شہر آباد کیا جس مین ۳۶ لاکہہ گہر آباد تہے جنوب مین اسکے **دریا ی ولتا** بہتا تہا شمال مین ہاری پربت اوسکے غربی پل کا نام **ناوہ پور** رکہا وہ اب تک اوسی نام سے مشہور ہے اوسکے وزیر **سورک** نے (جسنے سراندیب فتح کیا تہا) اپنے نام پر **سورہ بہون** پرگنہ **پہاک** مین جسے اب **سورہ** کہتے ہین بنایا راجہ کے خالو جی **اندر** نے مقام **سوکرم** جسکو اب ہارون کہتے ہین شہر کے شمال آبادی کے نزدیک بنایا یہہ
راجہ سمت ۱۸۹ بکرمی مین تخت کشمیر پر بیٹہا اور ساٹہہ برس کی حکومت کے بعد فتوحات ملک سنہ ۱۳۲ع
عدم کی غرض سے نہضت فرما ملک بقا ہوا

راجہ جُدہشٹر

اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ جُدہشٹر جو رانی **رتنہ پربہا** کے بطن سے پیدا ہوا تہا سمت ۲۴۹ سنہ ۱۹۲ع
بکرمی مین زیب بخش تخت خلافت ہوا اوسکے وزیرون امیرون نے بہت سے گانو اور مندر بنائے ۴۸ سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ نے عدم کی راہ لی

سنہ اندر آوت۔ پہر اندر آوت اوسکا لڑکا سمت ۲۸۸ بکرمی مین اوسکا جانشین ہوکر ۲۳۱ع

۳۰۰ برس کی حکومت کے بعد مر گیا اوسنے ایک محکمہ اسناد کا خاص جاری کیا تہا

رنادت

سنہ ۲۴۴ء سمت ۳ ب مین اوسکا چہوٹا بہائی رنادت جسکو تو بجین بہی کہتے تہے عروس سلطنت سے ہم آغوش ہوا کہتے ہین اسکے سپر ایک نشان سعد مثل ناقوس کی تہا اسکی رانی رنبہا میہ بڑی نیک خصلت اور خوش نیت تہی یہہ رانی راجہ رت سین والی جولی کی شہزادی تہی جو اسکو سمندر کی لہرون مین سے دستیاب ہوئی تہی جگ سومیہ مین اوسنے راجہ رنادت کو قبول کیا تہا راجہ ترنگنی مین لکہا ہے کہ پچہلے جنم مین یہہ راجہ بڑا اقمار باز تہا۔ تمام مال و اسباب ہار کر فقیر بن گیا تہا تو کوہ بندہیا چل مین اوسنے بہت ریاضت اور عبادت کر کے دیوی کا طالب ہوا تہا اوسپر دیوی نے بلباس دختر راجہ رت سین کے گہر دریا کی لہرونین سے آکر سومیہ ور مین اوس سے شادی کی اس راجہ نے ناری پربت پر ایک مندر ایک شفا خانہ شہر مین مریضون کے علاج معالجہ کو بنوایا تہا اسیطرح تین سو برس تک انصاف و عدل سے رعایا پروری کر کے آخر الامر معہ رانی موصوفہ کے ایک غار مین چلا گیا جہان سے اوسکا پتہ نہ لگا۔ اگر معترض اسکے عہد حکومت مین صدیونکا اعتبار نہ کرین تو ممکن ہے کہ اس قدر عرصہ تک اوسکی اولاد مین حکومت رہی ہو جسکو اوسیکے نام سے منسوب کیا گیا ہے اسکے عہد مین لشکر نوشیروان ہندوستان مین آیا۔

(بکرمادت)

سنہ ۵۴۴ء پہر سنہ ب مین بکرمادت خلف اوسکا مسند حکومت پر جلوہ بخش ہوا اور ۴۲ برس تک خلقت کو اپنے عدل و داد سے خوش رکہا۔

(بالادت)

یہہ شخص سنہ ۳۶۲۳ بکرمی مین باپ کا جانشین ہُوا اور تخت پر بیٹھتے ہی دریای محیط کے سنہ ۵۸۶ع
کنارہ تک کے بلاد کو اپنے قبضہ مین لایا حدود بنگالہ مین کشمیریون کے رہنے کو شہر
کالپی آباد کیا اِسکے ارکان دولت **کہشاک - شترگہن - مالوہ** نے
بہی دیوارین مند اور محلہ آباد کئے **اننگ لیکہا** نام راجہ کی لڑکی جو نہایت
حسین و خوبصورت سرتاج مہ جبینان جہان ہتی ایک روز باپ کے پاس بیٹہی ہتی
کہ ایک جوتشی وارد ہُوا وہ اپنے علم نجوم کے کمالات سے خط تقدیر کا مضمون
بتلاتا ہتا اوس لڑکی کی شکل دیکہتے ہی راجہ سے بولا کہ یہہ لڑکی تیری سلطنت اور
سلسلہ حکومت خاندان **گونند** کا خاتمہ ہے سررشتہ فرمانروائی اِسکے
خاوند کے ہاتہہ مین آویگا راجہ نے یہہ بات سُنتے ہی قضا کا مقابلہ کرنے کو اِس
خیال سے کہ پست ہمت آدمی بلند حوصلہ نہین ہو سکتا **دُرلب وردن**
نامی ایک آدمی سے جو داروغہ اصطبل کا بیٹا تہا اور ماں اوسکی **کارکوٹ ناگ**
کے خاندان مین سے ہتی اوس پری چہرہ کو بیاہ دیا وہ شخص اپنی خوشخو سے نیک
چلنی اور شگفتہ روی سے مرجع خلایق ہوتا چلا کچہہ عرصہ کے بعد راجہ نے
چند دیہات بہی اوسکو دیئے چونکہ ماباپ کے گہر لڑکیون کو پردہ حجاب کم ہوتا ہے
اننگ لیکہا جوش جوانی مین آکر نوجوانون پر نگاہ دورانی اور خوشرو
کم سنون پہ نظرین ڈالنے لگی اور وزیر **کنک** سے دربردہ لگاوٹ پیدا کی
چہندی ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلا کے تاڑنے والے رفتہ رفتہ اوسکے تن بدن
کے حال سے محرم ہوئے کنک وزیر نے اوسپر زرپاشی و فیاضی اختیار کی پردہ درون
کو انعامات بخشنے لگا بقولیکہ ؎ زر برسر فولاد نہی نرم شود - مگر ایک روز دربان
جو حرم سرا مین آباد دیکہتا ہے کہ آفتاب فتنہ و فسا روشن ہے یعنے وہ دونون عاشق

معشوق ہم بغل نیند مین سرشار پڑے ہین اس سانحہ ناموس سوز کے دیکھنے سے اوسکی آنکھون مین اندھیرا چھا گیا وہ غضب ایوان دماغ تک سما گیا چاہا کہ اوس تیرہ بخت کی شمع حیات کو صرصر غضب وعتاب سے گل کرے لیکن عقل دوراندیش نے صبر کا نور دکھلایا اور بشتعالک ہوا کہ جب انسان اپنے قریب اشیاء دخلی پر کہ نفس اور بدن سے نایض نہین یعنی جب وہ تغیر کرتے ہین کچھہ تصرف نہین کرسکتا سب اشیاء خارجی پر جو دور ہین مثل زن و فرزند کی کیونکر متصرف ہو سکتا ہے محقق کے نزدیک محض دلبستگی کا خیال ہے کہ یہہ چیز میری ملکیت مین ہے ورنہ بیگانی عورتون کی بدکاری دیکھکر بہی غصہ ہوجاتا ہے پس اوسی پر غضب کرنا چاہیئے نہ کہ دوسرے پر پہر ایسے خیالات کے بعد درلب درون نے کہنگ وزیر کے دامن لباس پر یہہ مضمون لکہدیا کہ ہرچند تیری بدکاری مقتضا اس امر کی ہتی کہ تیرے تن سے بارگرون بذریعہ شمشیر اوتار کر تجہی زیست کے بوجہہ سے سبکدوش کردون مگر نیک نیتی و فراخ حوصلگی اور عالی ہمتی نے گوارا نہ کیا اس مصرعہ پر اکتفا کیا کہ ع در عفو لذتے است کہ در انتقام نیست ٭ مگر اس چشم رحم سے بخشنے کا خیال مدنظر رہے کہ دیدہ و دانستہ تجہی خون سے رہائی دی اور وہ بے پاؤن باہر کو گیا جب وزیر مذکور بیدار ہوا اور مضمون دامن پڑھا بخوف جان سر بگریبان ہوکر دلمین سوچنے لگا اس جان بخشی کے عوض میز شرمندہ ہوکر اپنی بدکاری سے باز آیا اور درلب درون کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف ہوا **بالادت** ۳۵ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اور سوائے دامادکے کوئی شخص وارث تخت نرہا اسکے عہد مین سنہ ہجری شروع ہوا اور تیسرا ترنگ راجہ ترنگنی کا بیان ختم ہوا

درلب درون

پہر حکومت کشمیر دوسرے خانوادہ مین منتقل ہوکر خاندان **کارکوٹ ناگ** بنسی مین

آئی اور سمٹ ۶۷۸ ب مین بہ پیروی کہنک وزیر حکومت کشمیر راجہ درلب وردن کے نامزد ہوئے اوسکے شہزادہ کا نام ملہن تہا یہہ راجہ ۳۶ برس کے بعد مرگیا۔ سنہ ۶۲۷

دُرلبک

یہہ راجہ رانی اننگ دیومی سے پیدا ہوا اور بسبب متنبہ کرنے بالادت کے اوسکا دوسرا نام پرتاپادت بہی رکہا گیا اسکے وزیر کا نام ہنومان تہا اس راجہ نے اپنے نام پر شہر پرتاب پور جسکو اب تاپر کہتے ہین آباد کیا ایک دفعہ اطراف عالم کے سوداگر اور کاریگر جمع ہوئے اور لون نامی ملک التجار علاقہ مالوہ کے رہنے والے نے ایک مندر بنوایا ایک دن راجہ نے مجلس آراستہ کی اوسمین ہر طرح کے فرش وفروش مکلف بچہوائے اور کہانے ایسے نفیس پُرمزہ پکوائے جنکی بوباس سے فرشتہ کا دل لوٹ پوٹ ہوا جاتا تہا اور کافوری شمعین عجب لو سے روشن کین جنکی نورافشانیون پر شمعرویون کا دل پگہلا جاتا تہا صبح ہوتے ہی سوداگر مذکور کا غنچہ طبیعت افسردہ نظر آیا اور سر مین اوسکے درد ہوگیا راجہ نے اوس سے اسبات کا باعث دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ شمع کا دہوان سراسر دماغ مین ساری ہوا ہیجا تمام خشک ہوگیا راجہ یہہ بات سُنکر متعجب ہوا القصہ دوسرے دن لون سوداگر راجہ کو اپنے مکان مین لے گیا شرایط مہمانداری بجا لایا خاطرداری سے پیش آیا ایسی ایسی چیزین محفل مین آراستہ کین جنکے مشاہدہ سے مردم جہان بین کو حیرت ہو اور بجاے شمع وچراغ کے روشنی کے لئے محفل مین جواہرات روشن کے ڈہیر لگا دیئے راجہ اِس عجایب کے سیر سے محو حیرت ہوا بڑی خوشی اور رضامندی سے تین روز مہمان رہا لون کے گہر مین ایک عورت تہی کاہش بدر غیرت ہلال نرانڈرپربہا نام قضارا اوس غارت گر متاع صبر وشکیب کی جلوہ گری نے

راجہ کی آنکھون مین پری کا سایہ دکہلایا طرفۃ العین مین عجب سیر ہوئی آنکھون سے دوچار ہوتے ہی عقل و تمیز کا نشہ ہرن ہوا بار بار بوئی نافہ تا تار زلف دماغ مین آئی اوس بُت فرخار کے خار خار عشق نے بیقراری کے کانٹے دلمین چبہوئے تمنائے وصال خانہ دل مین سمائی مدت تک عشق کو چہپایا وحشت کو ضبط فرمایا شرم دامنگیر ہوئی کہ راجا اون کو اپنے محکوم کی عورت پر نظر کرنا زیبا نہین دولہ طبیعت کو روکا الغرض اسباب کا چرچا ہوا رفتہ رفتہ اون کے کان مین یہہ خبر پہونچی یہہ وفادار حق ادا کرنے کی نیت سے راجہ کی حضور مین آیا یہہ چند کلمہ زبان پر لایا کہ ہر چند معیوب امور کا مرتکب ہونا عقلمندون کو سزاوار نہین لیکن عجب تدبیر سے کام گذر جائے امر قبیح کو اختیار کرنا جایز ہے یہہ عشق وہ بد بلا ہے جسکی دوا بجز نوشدا روی وصال نہین ہے اب ارشاد فرمائے کہ معشوقہ مدعا حضور مین حاضر ہو۔ راجہ نے اپنی پارسائی سے انکار کیا مگر علامات عشق چہرہ سے آشکار تہے سوداگر نے دوبارہ عرض کیا کہ مصلحت اسمین ہی کہ **نرانذر پربا** حضور مین حاضر ہو اگر افشا راز کا خیال ہے تو اوسکی تدبیر کیا محال ہے درپردہ اوسکو ناچنے والیونکا لباس پہناؤن مقام رقص مین حاضر لاؤن ناچ کے وقت نذر کرون اسوقت لوسکے اقبال کرنے مین انکار نہ کیجے اِس نیک تدبیر مین کچھہ بدنامی نہین راجہ کو یہہ طرز پسند آیا تاجر نے اقرار پورا کر دکہلایا آخر نرانذر پربا کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک **چندراپیڈ** جسکا دوسرا نام **بجرادت** تہا دوسرا **تاراپیڈ** جسکا دوسرا نام **اودیادت** تیسرا **ملکتاپیڈ** جسکا دوسرا نام **للتادت** تہا۔ اِس راجہ نے پچاس سال راج کیا اور معشوقہ اجل پر فدا ہو کر اوس سے وصال کیا۔ ❊

چندراپیڈ

سنہ ۶۷۲ پہر سمت ۲ ب مین آٹہہ سال آٹہہ ماہ تک چندر آپیڈ تخت شاہی پر بیٹہا یہہ راجہ بڑا لوانا نصفت شعار ہنرمند اور عادل تہا راجہ نے تربہون سوامی کا گہر بنانا شروع کیا تو اوس مین ایک چمڑہ فروش کا مکان آیا تہا ملازمان سرکاری نے وہ مکان اوس سے بقیمت مانگا اوسنے نہ دیا راجہ نے خود اوسکے مکان پر جاکر اوسکی منت وسماجت کی دوچند سہ چند قیمت دی بعد اوسکے عدم کی راہ لی

تاراپیڈ

سنہ ۶۸۱ سمت ب مین راجہ تاراپیڈ تخت حکومت پر رونق بخش ہوا یہہ بڑا ظالم راجہ تہا اوسنے بیٹی کی شادی مین بجاے بخشنے انعامات کے بہت سے لوگون کی جان اوسپر فدا کی اور چار سال کی حکومت کے بعد برہمنون نے اوسکو جادو کرکے مار ڈالا

مہاراجہ للتادت

سمت ب مین عنان سمند حکومت مہاراجہ للتادت کے ہاتہہ مین آئی اسنے تخت پر بیٹہتے ہی تسخیر ملک کا عزم کیا ملکی انتظام نظم ونسق کرکے پنجاب اور قنوج فتح کیا راجہ **لشودرم** نے تنگ آکر اوس سے صلح کی اسکا وزیر **متر شرما** صلح سے تنگ ہوا اسپر للتادت نے اوسکو گرفتار کیا دریا سے **کالکا** کے کنارہ تک تمام ملک وشہر **کلنگ** اور **گوڑ دیس** وغیرہ دریاے شرقی تک اپنے قبضہ مین لایا پہر بنگال وبہار کو تسخیر کیا اور گوڑ دیس کو فتح کیا پہر دکن مین پہونچ تا نک دیس پر قبضہ لایا اور رانی **رٹا** کے بعض حدود کو دبایا رانی مذکور نے اسکا مردانہ مقابلہ کیا لیکن بڑی کارزار کے بعد مغلوب ہوئی تو عفو تقصیرات چاہی اور ملک واپس حاصل کیا ممالک دکن کو فتح کرکے دریاے **کاویری** پر جس سے دریاے شور کی مراد ہے پہونچکر اوسکی سپاہ نے شراب نارجیل پیا اوس سے تکان اوسکا دور ہوگیا وہان سے تمام جزائر ملحقہ کو قبضہ مین

لاکر ہفت کنگن دیس مالوہ پر قابو پاکر گجرات پہ متصرف ہو دوارکا
مین آکر اوجین کو فتح کیا پھر دہلی و پنجاب کو قبضہ مین لاکر کابل مین پہونچ
جنگ عظیم کے بعد گھوڑے مال و اسباب لیکر بخارا مین پہونچا وہان کی حاکم
مومن نام نے تین دفعہ سخت مقابلہ کیا مگر آخر کار مغلوب ہوا بعد اوسکے تبت
سیبریا - وارد - ترکستان - استری راج - ماوراالنہر
کاشغر - ختن و خطا کے تمام حکام کو زیر اور مطیع کرتا ہوا بہت سا
مال و اسباب گھوڑے و دولت بیشمار نفایس و تحایف گوناگون ہر ایک اطراف و
دیار لیکر کشمیر مین آیا یہان پہونچکر اپنے اہلکارون کو جاگیرین اور خلعت عطا فرمائے
بہت سے معابد و منادر کی بنیاد ڈالی اِس دلاور مہاراجہ نے بہت جگہہ اپنی عظمت
پر قایل ہونے کو اکثر عادتین ایسی ڈلوائین جو اب تک مروج ہین استری راج کے
باشندون کو عادت ہے کہ چلتے وقت پچھلی طرف ہاتھہ دبا زور کہنا - دکن والون کی
پوشاک مین پچھلی طرف ایک ٹکڑا کپڑے کا آویزان رہتا ہے اور ہر ایک ملک مین
مندر - سرائین - مسافرخانہ بنوائے کشمیر مین موضع نسچنت پورہ - درپیت
پورہ - پہلہ پورہ - پورنیتھہ - یعنی پوچھہ اور شہر للتا پور جسکو اب لتہ پورہ
کہتے ہین آباد کیا اور ترکستان مین ایک عالیشان مندر بنوایا للتا پور مین سورج کا مندر
تعمیر کراکر خراج قنوج کا اوسکے لئے وقف کیا ہوکر مین مندر مکتہ سوامی کو
مہادیو پر مہادیو سوامی بناکر پنجاب کو مفتوح فرما ہوتے ہوئے ایک کروڑ سکہ
اور معاودت کے وقت گیارہ کروڑ سکہ اوسپر چڑھایا شنکراچارج پر بہی ایک مندر
بنوایا کریوہ چکدر پر باوجود فرازِ کوہ کے پانی پہونچایا مندر مٹن کے گرد ایک سنگین
دیوار بنوائی پرسپور نام ایک اور شہر آباد کیا جو کہ اندرکوٹ کے سامنے دریا کے

کنارہ اب تک موجود ہے وہان ایک مندر پر ماہس **کیشو** نام اور دوسرا ملکتا **کیشو**
سونیکا مندر بنوایا موخر الذکر پر چوراسی ہزار تولہ سونا لگایا اور مقدم الذکر پر چوراسی
ہزار پل چاندی اور اسیقدر سیرن بیتل لگواکر اوسمین بودہ اوتار کی مورتی رکھوائی پل
چار تولہ کے برابر اور سیرن ڈیرہ پاؤ کو کہتے ہین۔ اوسکی رانی چکر مرد کانی **چکرپور**
نام قصبہ آباد کرکے اوس مین ساتھ ہزار گہر آباد کئیے یہہ راجہ جس مقام مین پہونچا وہان کے
ہنرمندون کو ساتھ لایا وزیر **چنکن** جو اصل مین ساکن بخارا تہا راجہ کے بڑے کام آتا
تہا ایک دفعہ پنجاب کے اوس مقام پر پہونچا جہان پانچ دریا ملتے ہین بسبب طغیانی
آب و نہ ملنے کشتی کے بڑا تنگ آیا اوسوقت وزیر چنکن نے جیب مین سے ایک لعل
نکالکر دریا مین ڈالا پانی پایاب ہوگیا راجہ بمعہ حشم وخدم کے پار اوتر گیا دوسرے
کنارہ پر پہونچکر وزیر موصوف نے دوسرا لعل دریا کی طرف دکہلایا اوسکی جذب سے
پہلا بہی نکل آیا راجہ نے وہ دونون لعل اوس سے لیکر بودہ کی مورتی جو **مگدہ دیش**
سے لایا تہا اوسکو عنایت فرمائے للتادت نے علاقہ موضع **شیر درون** سے
ایک مندر دبا ہوا نکالا اوسکے دروازہ پر لکہا تہا کہ اس مندر کو سری **رامچندر**
لچہمن نے بنایا ہے ایکدفعہ جب راجہ تسخیر ولایات مین مصروف تہا ایک شخص
مقطوع الانف اوسکے حضور مین حاضر ہوکر گویا ہوا کہ اوسنے حضور کی تعریف اپنے
راجہ کے حضور مین (جو کہ شمالی ملک مالوہ کے سمندر کا راجہ ہے) کی تہی اوس نے ناراض
ہوکر اوسکے ناک اور کان کاٹ دئیے اب حضور کی خدمت مین اسواسطے حاضر ہوا ہون
کہ چلکر اوس سے میرا انتقام لین اور مین آپکو نزدیک راستے سے لیجاتا ہون پندرہ
روز کے واسطے پانی اور خوراک وسامان مطلوبہ ہمراہ لے چلین کیونکہ راستے مین کچہہ نہین
ملتا اسپر راجہ فی پندرہ روزہ سامان اور پانی وغیرہ ہمراہ لیکر بمعہ لشکر ظفر پیکر اوس

ملک کی راہ لی جب چلتے چلتے پندرہ روز جنگلون مین گذر گئے اور پانی وغیرہ خرچ ہو گیا
تو راجہ نے اوس وزیر مقطوع الانف سے پوچھا کہ اب وہ ملک کتنی دور ہے اوس نے
جواب دیا کہ اب عدم کا راستہ آپ کے نزدیک ہے مینے یہہ تمام حکمت تیری ہاتھ سے
اپنے راجہ کے بچنے کو کی تہی اب اس جنگل سے نکلنا محال ہے یہہ گفتگو اوس بدرو کی سنکر
ہمراہیان راجہ سخت حیران ہوئے مگر راجہ نے بڑی شجاعت اور حوصلہ سے بارگاہ الٰہی مین
بہ تضرع و زاری دعا مانگی جو کہ قبول ہوئی نیزہ کے زمین مین گاڑتے ہی آٹھہ جگہہ سے
پانی روان ہوا اون ندیون کو اب **کونتی واہنی** کہتے ہین۔ پہر راجہ نے اوس
مکار سے کہا کہ دیکھا قدرت الٰہی آفرین ہے تیری اس نمک حلالی پر جو تونے اپنے
مالک کے خاطر کی مگر افسوس تجہی کچھہ سود نہوا یہہ کہکر وہان سے کوچ کیا اوس ملک مین
پہونچکر اوسکے راجہ کو مارا اور ملک فتح کیا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ اس مہاراجہ نے
ایسے ایسے بہت سے امورات کئے جنکو بسبب طوالت کے چہوڑ دیا۔ راجگان گوڑ اور
بنگالہ سے مہاراجہ کا اقرار تہا کہ وہ مارے نہ جاوینگے مگر آخیر مین کسی بات پر اون سے
ناراض ہوکر اون کو جان سے مار ڈالا جسپر اونکی سپاہ نے کشمیر مین پہونچکر مندر
پرہاس کیشو پر حملہ کیا اور مندر **رامچندر** کو توڑ ڈالا آخر فوج کشمیر نے اونکو زیر
و زبر کر دیا پھر راجہ نے دوبارہ سیر ممالک دیگر کے خیال سے کشمیر سے کوچ کیا اور شمالی
ملک مین پہونچکر قاصدون کے ذریعہ وزرا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ شمالی ملک بڑا
وسیع و دلکش ہے ہر ایک مقام کثرت آبادی سے معمور ہے چونکہ محبوب جدید کے روبرو
پرانی عجوزہ کی کچھہ قدر نہین خلق خدا ہلال کے روبرو مشتاق بدر نہین پس کشمیر کو لوٹ
آنا اور ایک ہی جگہہ پر قیام کرنا مجہی پسند نہین چونکہ تم لوگ بہت دانا اور عقلمند ہو
مین اسطرف بہت فتوحات کرونگا تمکو لازم ہے کہ ملک سے سیاست نہ اٹھنے دو۔

کوہی گوجرون کا ہرگز اعتبار نہ کرو - یہہ لوگ بدمعاش اور غارت گر ہوشش ہین کوئی
خیانت نہ کرنی یاد رہے - **کولیا پیڈ** اور **بجراوت** جو میرے دو بیٹے ہین جیسے
قابل سلطنت دیکھو راجہ بناؤ بڑے کی تعمیل حکم نہ کرنے سے چندان خوف نہین -
چھوٹے سے ڈرتے رہنا - میرے پوتے **جیا پیڈ** کو میری زبانی کہنا کہ وہ میرے برابر
ہو وزراے کشمیر نے یہہ خبر سنکر بہت غم والم کیا اور بڑے شہزادہ کو راجہ بنایا للتادت
نے ۳۶ برس ۱۰ ماہ تک راج کیا اور آخیر مین بعض کا قول ہے کہ بسبب در پیش آنے ایک
مشکل کے شرم سے آگ مین جلکر مرگیا اور بعض نے لکھا ہے کہ **آریانک ویش** مین
برف کے نیچے دب گیا اکثروں کا خیال ہے کہ بباعث نیک اعمالون کے بمعہ لشکر زندہ
ہے دیوتاؤن سے ملگیا - ؎

کولیاپیڈ

پہر سمت ۸۰۳ ب مین اوسکا بڑا بیٹا کولیاپیڈ تخت نشین ہوا مگر اوسکے بہائی نے اوسکی
پوری حکومت نہ ہونے دی اور وزرائی خوب دولت لوٹی مگر بعد چندے کولیا پیڈ نے
اسباب انتظام بخوبی کرلیا پہر ایک وزیر نے اوسکی حکم عدولی کی چاہا کہ اوسے
قتل کرائے مگر خیال کیا کہ اس معرکہ مین جب تک اوسکے رفقا کام نہ آئین گے فساد دور
ہوگا اور ایک شخص کی سزا کے واسطے بہت آدمیونکا ہلاک کرنا گناہ عظیم ہے اسلیے
مصلحت یہہ ہی کہ جہان فانی سے مونہہ موڑکر چندے فقیری کی لذت دیکھیے اور باقی
ایام مستعار کو یادگار پروردگار مین کاٹیے - یہہ دل مین ٹھان کر سلطنت سے برخاست
ہو صبح کے وقت راج پاٹ چھوڑکر جنگل **پولکہ بر ستروں** مین فقیر ہوگیا اسکا عہد
حکومت ایک سال ہی جب یہہ خبر وزیر **متر شرما** کو پہونچی تو نہایت شرمندہ اور خجل
پہر پاگ مین جہان دریاے **سندہ** اور **وتستا** کا سنگم ہے معہ اپنی بی بی کے

ڈوب کر مرگیا۔

بجرادت

سمت ۸۱۴ ب مین اوسکا بہائی بجرادت مسند آرا ے حکومت ہوا اسکو ببپی کہہ سنہ ۷۵۷ ع
اور للتادت ثانی بہی کہتے ہین یہہ شخص بڑا ظالم تیز مزاج اور شہوت پرست
ہتا اسکے محلات مین رانیان بکثرت ہتین پرسپور کے معابدون کا ساز و سامان
جو اُسکے باپ نے سرانجام کیا تہا تمام لوٹ لیا اس سنگدل کی عادت ظالمانہ سے
ہر فرد بشر نالان تہا یہہ بے رحم لوگون کو سخت عذاب سے مارتا تہا تمام بری
رسوم نے اسکی عہد مین رواج پایا آخر کو ۷ برس کی حکومت کے بعد عارضہ
تپ دق سے آتشکدہ جہنم کو گرم روان ہوا

پرتہواپیڈ

یہہ شخص باپ سے زیادہ تر جفا جو تہا چار سال کے بعد تخت سے بہائی کے ذریعہ سے معزول کیا گیا

سنگراماپیڈ

یہہ شخص سات روز جہانداری کے چنگلے پنجے مین رہا آخر شش جہت کے فتنہ و فساد
سے لاچار ہوا اور دورنگی زمانہ سے یکہ و تنہا قرارگاہ اصلی کو چل بسا

جیاپیڈ

پہر بجرادت کا چہوٹا بیٹا سمت ۸۲۳ ب مین جیاپیڈ نامی زینت بخش اورنگ شاہی ہوا سنہ ۷۶۶ ع
اکثر گرد و پیش کے راجاؤن کو نامہ و پیغام سے اپنے مطیع کرکے بمعہ لشکر جرار و سپاہ
بسیار جو تعداد مین اسّی ہزار تہے ہندوستان کی جانب کوچ کیا۔ اسکے چلے جانے کے
بعد اوسکے خسر پورج نے سرکشی کی راہ سے کشمیر پر قبضہ کرکے تین برس
تک برابر حکومت کی جب اُس بلوہ کی خبر مشتہر ہوئی ہمراہی لشکر بیدل ہوئے مگر

راجہ نے بڑی عقل اور دور اندیشی سے لشکریون کی غمناکی کا سبب دریافت کرکے بہت سے راجاؤن کو ہمراہی سے رخصت وطن عنایت فرمائی اور خود بدولت تہوڑی فوج مکان متبرک **پریاگ** پر جاکر ایک لاکہہ گہوڑا دان کیا ایک پتھر پر کہُدوا دیا کہ جو شخص ایک لاکہہ گہوڑی خیرات دے وہ اِس نقشہ کو مٹا دے رات کو شہر **پوندرورن** واقعہ **گوڑدیش** مین (جہان کا راجہ جی اتنت تہا) گیا شہر بین ہوتے ہوئے **کومارجی کے** مندر مین جاکر ایک پتھر پر بیٹھہ گیا اوسنے راجہ کی نورانی پیشانی سے سرنوشت جہانبانی صاف پڑہ لی پروانہ وار تصدق ہوکر بکمال عجز و نیاز اپنے عشرتکدہ مین لائے تمام دن لونڈیون کی مانند اوسکی خدمت مین مصروف رہی جبوقت عروس ماہ نے حجرہ شب مین جلوہ افروزی کی **کملا** عورت موصوف نے راجہ کی خدمت مین ناز معشوقانہ شروع کئے اور بوسہ و کنار کی آرزو مین ہمکنار ہوئی راجہ نے اپنی پارسائی سے کنارہ پکڑکے ہرچند اوس سے گرم جوشی کی مگر سرد مہری دکہلا کہا مین بہی تجہے پسند کرتا ہون مگر چونکہ میرا حال بموجب شلوک ذیل کے ہے بالفعل مجبور ہون **شلوک** سمت ۱۰۸

असमाप्तजिगीषस्य स्त्री चिन्ता का मनस्विनः ।

अनाक्रम्य जगत्सर्वं नो सन्ध्यां भजते रविः ॥२॥

معنی ’’وہ بہادر شخص جو اپنی خواہش پوری نہ کرچکا ہو عورت کی فکر اوسکو کہان اور جب تک آفتاب تمام دورہ نہ کرلے تب تک شام کے پاس نہین جاتا‘‘

یہہ سُنکر کملا نے چند روز ٹہرنے کی التجا کی راجہ نے مہربان نوازی کی راہ سے قبول فرمایا اور چندے متوقف ہُوا ایک روز راجہ حسب معمول عبادت کے واسطے دریا کی کنارہ گیا تہا جب واپس پہرا کملا کو نہایت حیران و پریشان پایا جب سبب پوچہا اوسنے جواب دیا کہ یہان سے قریب ایک خونی شیر نے اپنے پنجہ خونریز سے بہت جانین

ضایع کردین چونکہ اسوقت تیر سے لوٹنے مین دیر ہوگئی اسلئے مجھہ تشنہ لب کی جان
ہونٹون پہ آگئی ہتی جیاپیڈ یہہ سنکر وم بجود ہوگیا کچھہ جواب نہ دیا دوسرے روز سر شام ہر
خون آشام کے سر پر پہونچا اور شیرانہ نعرہ مارا وہ کلہ دراز ہی آکر مقابل ہُوا راجہ نے
اپنی کُہنی اوسکے مُنہ مین دی دوسرے ہاتہہ سے باعانت خنجر پیٹ چاک کیا شر وفساد
کا قصہ پاک کیا اور کملا کے مکان پر آیا مگر یہہ حال ظاہر نکیا دوسری روز شیر کے مارے
جانیکا شہر مین شہرہ ہُوا راجہ جی اننت نے بعزم سیر گلگون سُبک سیر کو جولان کیا
اوسکے خادمون نے شیر کے مونہہ ہی بازوبند نکالا جس مین جیاپیڈ کا نام منقوش
ہتا راجہ اس بازوبند کے ہاتہہ لگنے سے خوش ہُوا شہر مین منادی کردی کہ **کلیان**
دیوی نام راج کنیا جسکو مینے مثل بیٹون کی پرورش کرکے **کلٹ** کے نام سی مخاطب
کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اوسکا بیاہ راجہ جیاپیڈ کے ساتھہ کرونگا - الحمد للہ کہ خدا نے
میری منصوبہ کو درست رکہا اور راجہ موصوف اِس شہر مین آیا ہے اب یہہ تمنا ہے
کہ اوسکے ملاقات سے مسرور ہوُن راجہ جیاپیڈ نے جب اِس نوید کو سُنا تو راجہ
جی اننت سے ملاقات کی اور کلیان دیوی کے وصال سے دلشاد ہُوا گوڑ دیس کے
۵ شہر بڑی بہادری سے فتح کرکے جی اننت کو دئے چند مدت کے بعد دیوشرما وزیر
معہ فوج کے جیاپیڈ کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج اب لازم ہے کہ اپنے
وطن کو تشریف لیچلین چنانچہ معہ کملا اور کلیان دیوی کے بجانب قنوج متوجہ ہُوا
وہان فتح حاصل کرکے معاودت فرمائی کشمیر ہُوا مقام **ہوکہ لتری** مین بچ کو
جنگ مین شہری دیو کے سنگ فلاخن سی سنگسار کرکے فتحیابی اسکے بعد عدالت سے
شبستان جہان کی تاریکی دور ہوگئی یہہ راجہ مدام عقلا و شاستری خوان پنڈتون
کی صحبت رکہتا تہا ہنرمندون کی قدر راجون سے زیادہ کرتا تہے کہ یہی پنڈت لوگ امر

امیر و وزیر و مصاحب تہے یہہ قدر دانی راجہ کی دیکھہ کر ہر ایک شخص کو پڑہنے کا حوصلہ ہوا ہر ایک اپنے علم و فن مین صاحب کمال تہا **جہا بہاش** کے پڑہانے کو اور ملکون سے پنڈت لوگ بلائے کلیان دیوی نے **کلیان پور** اور راجہ نے خود **ملہان پور** پرورسین دوم

اور چند راجہون کے ذریعہ سے جنکو راجہ نے لنکا کے راجہ **بہبی شن** سے بذریعہ سنہر کے منگوایا تہا ایک عظیم الشان تالاب کو بہروا کر اوسپر **جی پور** نام ایک شہر بنوایا **اندر کوٹ** اور **بہر کوٹ** و **جی پور** **دوارکا** وغیرہ مقامات بنوائے چنانچہ سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈاکٹر **بہولر** صاحب نے **چیتر آتما کیشو** کے نشانات بہی وہان سے بر آمد کر کے دریافت کیئے پہر فوج جرار ہمراہ لیکر مشرق کی طرف تسخیر ملک کو گیا وہان پہونچکر مشرق مین اوسنے ایک شہر **وینہ دت پور** نام آباد کر کے اپنا نام بہی وینہ دت رکہا مشرق مین ایک شہر کے حالات دریافت کرنے کو راجہ **بہیم سین** کے محل مین اکیلا ہی گہس گیا وہان نجح کے خرپورہ **سدہ** نام نے پہچان کر اوسکو گرفتار کیا آخر کار جیا پیڈ نے ایک بیماری کے حیلہ سے جسکا وہان کے لوگون کو بہت خوف تہا رہائی پائی۔ سنہ ۱۹۳۳ اب

ارمڈی راجہ نیپال نے بہ حکمت و فریب اوسکی فوج کو غرق دریائے شور کرا کر اوسے گرفتار کر لیا اور قلعہ واقعہ لب دریائے **کال گنڈ** کا مین قید کیا وہان راجہ بڑا اتنا آیا دیوشرما وزیر بنی اسبات سے بہت مضطرب ہوکر بہ حکمت تمام راجہ نیپال کیخدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی جو راجہ جیا پیڈ کو آپنے قید کیا اب مین حضور کا غلام اور خیر خواہ ولی ہون چاہتا ہون کہ کشمیر کی تمام دولت آپکے ہاتھ لگے مگر وزرائے کشمیر ہرگز نہ مانینگے اور جنگ کرنے مین معلوم کامیابی کسکو ہو اسلیئے چاہتا ہون کہ جیا پیڈ کے پاس جا کر دہوکے سے حکم لکہوالون اور تمام دولت بہ محنت آپ کے قبضہ مین آوے ع بدوزدہ طمع دیدۂ ہوشمند۔ کا قول صادق آیا۔ ارمڈی نے دیوشرما

کو قلعہ مین جانی کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین پہونچکر جیا پیڈ سے کہا کہ فوج آپ کی دریا
کے پار منتظر ہے اگر آپ یہان سے کود کر دریا کے پار جا سکین تو خوب اوسنے جواب دیا کہ
کود تو سکتا ہون مگر تا وقتیکہ کوئی چیز تیرنے کے واسطے مہیا نہ ہو دریا کے پار پہونچ نہین سکتا
اسپر وزیر نے اوسکو کہا کہ آپ ذرہ باہر تشریف لیجا دین اور تھوڑی دیر کے بعد آکر
ملاحظہ فرمادین مین اکیلا بیٹھکر کچھہ تدبیر سوچتا ہون اسپر راجہ باہر جاکر بیٹھا اور ایک
ساعت کے بعد آکر دیکھا کہ وزیر نے اپنا جسم سوجا اوسمین ورم لاکر اپنے تئین ہلاک کر
اوس نیک نیت جسم کو سناح کی مثل تیرنے کے لایق بنا رکھا ہے اور کپڑے کے دامن پہ
خون سے لکھہ رکھا ہے کہ مہاراج اس جسم ورم آوردہ پہ سوار ہو کر دریا مین کود کر پار اوتر
جا دین وہان سپاہ کشمیر موجود ہے یہہ حال دیکھہ کر جیا پیڈ نے اول تو ایسے نیک
وفادار وزیر و رفیق کی دائمی مفارقت کا نہایت افسوس کیا اوسکی خیر اندیشی اور جان
نثاری پہ کلمات آفرین وتحسین کہی پھر اوسکے ذریعہ دریا پار جاکر فوج مین پہونچا اور ر
ارنڈی کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور اوسکو معہ اوسکی سپاہ کے قتل کر دیا
اور باوجود فتح ونصرت کے دیو شرما کی خاطر بڑا مغموم اور ملول رہا بعد اوسکے سمندر کی
ہر چہار طرف کی جزایر کو قبضہ مین لاکر کشمیر مین آیا اور ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ مہا
پدم ناگ خواب مین اوسی کہتا ہے کہ دراوردیس کا ایک بنگالی یہان آیا ہے اوسکا
ارادہ ہے کہ مجھی یہان سی لیجاکر کسیکے ہاتھہ فروخت کر ڈالے اگر اوسکے ہاتھہ سے تو مجھے
بچاوے تو تجھے کان طلا دکھلاؤن اسپر صبح ہوتے ہی راجہ نے اوس بنگالی سے جب دریافت
کیا تو خواب کو صحیح اور درست پایا اور حیران ہو کر اوس سی پوچھا کہ اگر یہہ ممکن ہے کہ اتنا بڑا
تالاب خشک ہو سکے تو میری روبرو اوسکو خشک کر اسپر بنگالی مذکور تالاب پدم ناگ
کے کنارہ پر منتر پڑھنے بیٹھہ گیا تالاب رفتہ رفتہ خشک ہوتا گیا صرف ایک جگہہ تھوڑا

سا پانی باقی رہا وہان ایک چہوٹے سی سانپ کے ساتہہ ہزارون اور بہی سانپ ہتی یہہ
دیکہتے ہی راجہ نی ادسکو کہا کہ اب اسکو پہر اصلی حالت پہ بدستور کر دی اوس نے ویساہی کیا
اور ہزار ہا روپے انعام کے لیکر اپنے ارادہ سے باز آکر وطن کو چلا گیا راجہ ایفاء وعدہ
پدم ناگ کا منتظر تہا ایک روز پہر خواب مین دیکہا کہ پدم ناگ اوسی کہتا ہے ای راجہ چونکہ
تو نے میری پردہ دری کر کے سخت تکلیف پہونچائی اب کس بات کا ن طلا کا خواستگار رہے
کیا راجاؤن کا یہی وہم ہے ۔ خیر اب تیری خاطر سے بجائے طلا کے کان مس بتاتا ہون جو کہ
فلان مقام پر ہی تجہکو ملے گی اسکے بعد راجہ کی آنکہہ کہلی تو کردہ خود سے نادم ہو کر صبحکو کامراج
مین پہونچا اور کان مس دریافت کی اوس تانبے سے ایک کم ارب پیسہ کا سکہ دیا اور کہا
جو شخص پورا سو کرو ر پیسہ کی ضرب دی وہ میرے نام کو مٹا وے یہہ بات ظاہر ہے کہ
زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہین رہتا ہر دم نیا رنگ دکہلاتا ہے مصداق تحریر مین یہ تقریر ہے
کہ اس مرتبہ خیل خوردون نے خلوت خاص مین دخل پایا ۔ خانہ برانداز ون نے ایسے راجہ
نیک سیرت کے دلمین اپنا نقش جمایا عرض کیا کہ ملکون کی فتح سے اور شہرون کے
تسخیر کرنے مین مال حاصل ہوتا ہے لیکن سفر کی سختیان جہیلنا اور وطن سے جدائی
اختیار کرنا اور لشکر کا ضرر اوٹہانا خلاف مصلحت ہے علاوہ برین دشمنون کے خوف
سے بہی ایمن ہونا چاہیئے خدا معلوم انجام کو فتح و شکست کسکے نصیب ہو بہتر یون ہے
کہ اسی سرزمین کے ساری آدمیون سے اخذ زر کیا جائے چندے کوشش اس امر مین درکار ہے
کہ گنج بے رنج سے خزانہ آرزو بہر جائے راجہ اس مصلحت کی سنتے ہی جور و بدعت پر متوجہ
ہوا تین برس تک ہمت و قید و قتل و ضبط جاگیرات اور عہد شکنی کر کے مال و دولت بندگان
خدا کا بہ جبر و تعدی غارت کرنے لگا اور حرص و طمع کے سبب سے محصول کشتکاری کا بزور لیتا
ایک دفعہ برہمن لوگ جاگیر دار جلائے وطن کئے جاتے ہتے دریا ے **چندر بہاگا** مین

ننانوے آدمی غرق ہوکر عدم کے کنارہ لگے - اِس واردات سے راجہ بہُت شرمندہ ہُوا پہر محتاجون کی جاگیرات ضبط کرنیکا محتاج نرہا ایک مرتبہ چند برہمن دربانون کی گرم مزاجی سے دل سوختہ ہوکر راجہ سے مستغیث ہوئے کہ اگلے راجہ برہمنون کی بددعا سے ڈرتے ہتے تجہے روز حساب کا کچہہ خیال نہین اب تیری ظلم و بدعت کی آگ سے بہت لوگون کی عزت وآبرو خاک مین ملتی ہے برہمنون کی اس گرما گرمی سے راجہ کا شعلہ غضب دہک اوٹہا اور کہا کہ اس گروہ سایل گدا صورت کو کس برتے پر تتا پانی دو دن کی سوجہتی ہے یہہ وہی مثل ہے رہی جہونپڑی مین خواب دیکہے محلون کا اگر کچہہ دم واعیہ ہو تو اوٹہا رکہین - ہم بہی دیکہین کہ اونکی بدعا مین کیسی قبولیت ہے راجہ کی اس گفتگو سے برہمنون کو اپنا پاس کلام آن پڑا آخر یہہ لوگ بددعا دینے لگے کہ ایخدا اے زمین وآسمان اس عدو سیر بلائے آسمانی نازل کر چنانچہ اِس بددعا سے اوسکی لات مین ایک مرض سے کیڑے پڑ گئے اور معنج کے تین سال کے ٣٢ برس کی عہد حکومت کے بعد اوسی درد وایذا مین تختۂ تابوت کا خواستگار ہُوا

للتاپیڈ

یہہ شخص جیاپیڈ کا بیٹا سمت ۸۵۵ بکرمی مین تخت پر بیٹہتے ہی کہیل کود عیش وعشرت ٨٠١ شروع
مین ایسا پہنسا کہ امور جہانداری کا کہیل بگڑ گیا عقلمندون اور سپاہیون سے جو قوت بازوے خلافت ہین موافقت نرہی بلکہ برخلاف اوسکے کمینون پست ہمتون کے نشۂ دوستی سے سرشار رہتا تہا جیا دیوی نام دختر می فروش کے شراب عشق سے مخمور رہتا روز وشب اوسیکے تاک ہتے نشۂ تعلق کے امور سے رم تہا آخر اوسکی نالایقی سے حکم واحکام مین رواج نہوا اس راجہ کے تعجب انگیز سخاوت ہوئی کہ سونہ پارہ اور بہلہ پور دیوتس برہمنون کو جاگیر مین عطا

کیا بارہ برس کے بعد دیر ناپائدار کے ششدرے سے رہا ہوکر بازیگاہ عقبیٰ کی راہ لی

سنگراما پیڈ

یہہ شخص جیاپیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام پرتہنوا پیڈ ہے اس جوان نے ۷ برس عروس مملکت کو زیور حکمرانی سے آراستہ کیا۔

چیپٹ جیا پیڈ

یہہ راجا للتاپیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام برہسپت ہے اسکی ما جیا دیوی ایک می فروش کی بیٹی راجہ کی لونڈی ہتی چونکہ یہہ نوجوانی مین فرمان روا تہا اور ریاضت کیش بہی نہ تہا اسلئے اوسکے خالو پدم۔ اوت۔ کلیان۔ مم۔ دم۔ امورات سلطنت مین خود مختار رہے دامن حرص کشادہ کرکے دولت بیشمار سے بہرنے لگے بارہ برس کے بعد راجہ کی حکومت زایل ہوئی اوسکے خالو جو کمینہ تہے خودغرضی سے مخالف ہوگئے جیا دیوی نے جی ایشور مندر بنایا ان کمینون نے جیاپیڈ کی تمام دولت برباد کرکے باقی ماندہ سے اپنا نام کا سکہ اور ضرب چلایا آخرالامر ہرن نے یہہ خبر پاکر اوسکو گرفتار کرلیا۔

اجتاپیڈ

اوت پل نے راجہ اجتاپیڈ کو فرمان روا بنایا یہہ شخص للتادت کی اولاد مین سے تہا اوت پل کے بہائیون نے اوسی صرف نام کا راجہ بنا رکہا تہا تمام ملکی و مالی کام انہون نے اپنے قبضہ مین رکہے اور پانچوان حصہ محاصل کا اوسی دیتے تہے اگرچہ یہہ لوگ ذات کے کمینے تہے مگر بخشش و فیض رسانی مین لاثانی تہے اوت پل نے اوت پل پور پدم نے پدم پور جسکو اب پانپور کہتے ہین دم نے دم سوامی کلیان ورمانی کلیان سوامی کیشو آباد اور مم نے ۵۰ ہزار مادہ گاؤدان کین پہر مم اور اوت پل

مین سخت خونریزی ہوئی **شنکک** شاعر نے **بھونا پدی** نام پتک اس کارزار کی بابت بنایا مم کے بیٹے **یشوورم** نے جنگ مین بہت سے بہادرون کو قتل کیا اور مم نے فتح پاکر اجت پیڈ کو ۳۶ برس کے عہد حکومت کے بعد معزول کرکے سنگراما پیڈ کے بیٹے

سنہ ۸۶۸ع **اننگا پیڈ** کو سمت ۹۲۵ بکرمی مین تخت شہی پر بٹھلایا ادت پل کا بیٹا **سوکہہ ورم** مم کے خود کردہ ہونے کے باعث اس راجہ سے حسد کرتا رہا اور ادت پل کے مرنے کے بعد مین گذرے ۵ سال کی عہد حکومت کے بعد سنہ ۹۳۱ ب مین

اوت پلا پیڈ کو حکومت کشمیر پر مقرر کیا اوسکے وزیر **رتن** نے **رتن السوامی** مندر بنایا اور **کارکوٹ بنسی** راجاؤن کا آخیر ہوا **شنکی** نام ایک شخص نے سوکہہ ورم کو مار ڈالا - راج ترنگنی کا چوتہا ترنگ یہان ختم ہوا

اونتی ورما

سنہ ۸۷۹ پہر سمت ۹۳۶ بکرمی مین ایک اور خاندان کا راجہ اونتی ورما نام تخت کشمیر پر زینت بخش ہوا سخاوت وشجاعت مین یہہ راجہ مشہور ہوا پچہلے راجاؤن کا تمام خزانہ اوسنے محتاجون کو تقسیم کردیا صرف چنور اور تاج اپنے واسطے رہنے دیا انتظام ملک بہی از سر نو کیا **شورہ ورما** کو جو اوسکا سوتیلا بہائی تہا اپنا نایب بنایا - اوسنے اور ملکون سے داناؤن اور عالمون کو بلاکر ملک مین علم کو رواج دیا **مکتا کنٹھ شوہ سوامی - آنند وردن - رتنا کر** - اسکے عہد مین بڑے فاضل پنڈت صاحب تصنیف ہو گذرے ہین شورہ ورما وزیر نے موضع **شورہ پور** جسکو اب **ہورہ پور** کہتے ہین بنا کر وہان ڈاک بٹھلائی اوسکے بیٹے کا نام

رتنہ وردن تہا شورورما وزیر راجہ کا بڑا خیر خواہ اور وفادار نایب تہا اوسمین باہمی محبت بہت ہتی دس برس تک راجہ نے خدا ترسی کے راہ سے جان داردن بحری وبری کے بارزی کی ممانعت کی - **کلٹ** وغیرہ فاضل پنڈت جنہون نے علم **شیو** تصنیف کیا اسیکے عہد مین ہتے کثرت سیلاب سے ہمیشہ عمارات کشمیر ڈوبہ جاتی تہی راجہ للتادت نے اکثر مقامات پر سیلاب کی روک کے واسطے پشتے بنوائے ہتے اور راجہ جیاپیڈ وغیرہ کی غفلت سے وہ سارے سدِ آب ٹوٹ گئے ہتے کہیتون مین عالم آب ہوگیا اکثر لوگ کشتکاری سے لاچار اور عاجز ہوگئے اس نقصان سے بڑی بے لطفی حاصل ہوئی وہان کے خروار ایکہزار ۵۰ دینار تک گران ہوگئے اونتی ورما اپنے دریا کے تدبیر کو لہراتا تہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جس سے روے زمین پانیکا خروج ہو مگر کچہہ بن نہ پڑتی تہی اوسی زمانہ مین ایک چنڈال کی عورت **سویہہ نام** ایک لڑکے کو راستے سے اوٹہا لائی تہی اوسے پرورش کیا وہ لڑکا حد بلوغ مین سویہہ کے نام سے قدم رکہتے ہی عقل و خرد کی بلندی پر فایض ہوا ایک جگہہ مدرسی کرنے لگا راجہ کی راز سے خبردار ہوکر بار بار کوچہ و بازار مین یہہ گفتار کرتا تہا کہ اس کار خطیر کی تدبیر میرے ضمیر مین ہے لیکن بآسانی اس عقدہ سربستہ کا کہلنا غیر ممکن ہے زر کہان جو اسکی تدبیر کی جاوے باریابان بارگاہ نے چند بار اِس خبر کو راجہ والا تبار کے گوش گذار کیا باری راجہ نے سویہہ حکیم کو دربار مین طلب کیا اوسنے وہان بہی وہی گفتار کی ہرچند اوسکی زمانہ ادبار کو دیکہہ کر راجہ کو اوسکی گفتار پر یقین نہ آیا مگر بغرض امتحان اوسکو اپنے توشخانہ کا مالک بناکر ہزاران ہزار دینار اوس عقل شعار کو دے سویہہ نے وہ بیشمار دینار لیکر مراج کے موضع **نندک** مین اور کامراج کی طرف ایک جگہہ جہان پانی بہت عمیق تہا بہت سارو پیہ اور دینار ڈالنا شروع کیا چونکہ لوگ سب مفلس ہوگئے ہتے اس خبر کے

مشتہر ہوتے ہی گروہ کے گروہ خلق اللہ جمع ہوئے اور اس موج سے کہ دریا سے
کان زر نکلیگی سخت کوشش اور محنت سے پانی کا رستہ بنایا تھوڑے ہی عرصہ
مین بڑی جد و جہد سے پانی کی آبرو گہٹا دی راجہ کو سویہ کی کارروائی پر یقین ہوا اور اوسکا
اعتبار بڑہایا بعد اوسکے سویہ حکیم نے دریا بہت آغاز بہاو سے دوسری طرف کٹوا دیا اور
اصلی جگہہ کو کہدوا کر اوسے عمیق اور صاف کرا کر بہت سی جگہہ پر پختہ گہاٹ اور کنارہ بناکر دریا
پہر وہین چلایا جس سے سیلاب کا آنا بند ہوگیا اور مثل نالہ گنہ کول کی بہت ندیان
کہدوا دین دریاء سندہ کو جو پہلے موضع ترگام کے پاس دریاے بہت سے ملتا تہا شادی
پور کے نیچے دریاے مذکور سے ملا دیا سری نگر اون ایام مین اوسی سنگم
تک آباد تہا دریا کو اس دانا حکیم نے جہیل اولر مین اِسطرح چلایا کہ جیسے تیر کمان سے
جاتا ہے اور پانی دریا کا علیحدہ دکہلائی دیتا ہے پہر اوسنے بہت سے مواضعات مثل
اوچہہ کنڈل وغیرہ جنکی شکل کنڈ سی ہے بناکر جہان پانی نہ تہا نہرین کاٹ کر پہنچا
اور دلدلی قطعات کو مٹی سے بہروا کر زراعتین کرائین اسوقت ۳۶ ٹکون کی خروار
وہان کی بکنے لگی کا مراج مین اوسنے دریاے بہت کے دونون کنارون پر اپنے نام سے
ایک شہر سویہہ پورہ نام جسکو اب سوپور کہتے ہین آباد کیا اور سویہہ کنڈل
اور اِسکا آب بہی بنوائی شیرہ ورم نی شیرہ ورم سوامی چتر آتما کیشو سوامی شور اور
دیوی دوارہ راجہ اونتی ورمانے قدیمی وشنواک سار نام موضع اپنے نام کا ٹکڑہ
بہاکے شہر اونتی پورہ آباد کیا اس راجہ نی ایک بہاٹ کو حکم دیا کہ ہردم یہہ شلوک پیچھے
کہڑا ہوکر سُنایا کرے جسکے معنی یہہ ہین جاہ و حشم ناپائدار ہے آج اگر دست قدرت
رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو ہاتھہ سے سر رشتہ
اختیار جاتا رہے پھر تجہکو ندامت اور پریشانی ہو اوسوقت تو نیکی کیا کر سکیگا“ اِسیہ

برابر عمل کرتا رہا آخر کو راجہ بیمار ہو کر کوہ تر پر پیشور کے زرشتی شور پر رہنے کو گیا اور ۲۸ برس کی حکومت کیے بعد نیکنامی جہان کی لیکر بہشت کو سدہارا

شنکر ورما

راجہ اونتی ورما کے مرنے کے بعد سمت ۹۶۳ بکرمی مین مسندنشینی کے واسطے بڑا نزاع اوٹہا اور آخر رتنہ وردن ڈیوڑہی والہ کی مصلحت سے شنکر ورما تخت پہ بیٹھا اور سوکہ وہ لم نایب بنا دونومین فساد رہتا تہا آخرکار راجہ نے اوسکو معزول کردیا اور خود بہمراہی تین سو فیل سوار ایک لاکہہ اسپ سوار اور نو لاکہہ پیدل سپاہ کے تسخیر ولایات کو نکلا اور راجہ بہمبر کو قید کرکے راجہ نگر کوٹ کو مطیع کر علیخان حاکم گجرات کی گردن کو کمند عدو بند مین پہنایا اوسکا تمام ملک ضبط کر مگدہ دیس اوسے پہر عطا فرمایا اور پرتہوی چند راجہ بہوج کو اطاعت کی راہ دکہائی ترکون کی ترکی اوسکی تیغ ہندی سے تمام ہوئی سندہ وار اور دیگر شہر ہای ترکستان بہی اوسکے قبضہ مین آئے کشمیر مین پہونچکر زمین پنج ستہر پر شنکر پٹن نامی ایک شہر بنایا جسکو اب پٹن کہتے ہین اور اوسمین پرسپورہ کا عجیب وغریب اسباب پہونچایا چونکہ یہہ راجا شہوت پرستی اور قمار بازی مین یکتا تہا تہوڑے عرصہ مین سارا خزانہ خالی ہو گیا جب کوئی داؤ خزانہ پر کرنے مین نہ چلا ظلم وبدعت کی چال سوجہی مستحقون کے معاش ضبط کیے مندرون کا چڑہاوا برہمنون سے بزور چہیننے لگا ہر ایک سے خراج طلب کیا امیرون کو اپنے ستم کیشی سے فقیر بنادیا جب کبہی عزم سفر کرتا تو باربرداری کے واسطے رعایا کو بیگار پکڑتا جب کچہہ رشوت پاتا اوسیقدر کو خراج آیندہ کا مقرر کرتا بٹے گز وغیرہ آلات وزن وپیمایش کی مقدار متعینہ سے گہٹوادی تاکہ قیمت جنس بڑہ جاوے سربلندان زمانہ کو پست کیا کمینون کو شریف رتبہ پر پہونچایا اہل شرفا اور عقلمندون سے

رشتہ محبت توڑ کر نالائقون سے ملتا تہوڑے سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرتا سبکو اوسکے منفعت سے محروم رکہتا زبردستی سے بدون دینے دست مزد کے قصبہ **پٹن** مزدوران بیدست و پا سے ہاتہون ہاتہ تعمیر کراتا ایک حبہ بہی اوسکی مزدوری کا کسیکو ہاتہہ نہ لگا سب کے سب ہاتہ ملکر رہ گئے ایک مرتبہ بڑے جماؤ سے جانب شمال جا نکلا اور اوتر کے شہرون پر لب دریاے سندہ تک قبضہ کیا معاودت کے وقت اوسکے بہائیون نے اوڑی مین وہان کے رہنے والون سے فساد برپا کیا اوسوقت کسی تیرانداز نے فراز پہاڑ سے گوشہ کمان کر کرایا تیر خانہ کمان سے نکلتے ہی سیدہا راجہ کی حلقوم کاٹ گیا اور تیر اجل کا نشانہ ہوا مشیران مملکت نے بہ خیال فتنہ و فساد چہہ روز تک اِس بلای ناگہانی کی دوچار ہونے کے حال سے کسیکو اطلاع نہ دی روان و دوان اوسکی لاش کشمیر مین لائے ۱۸ سال اِسکی فرمانروائی رہی تین رانیان بمعہ لاٹ وغیرہ اوسکے ساتہہ جل گیئن۔

گوپال ورما

سنہ ۹۷۵ خ
یہہ شخص برخلاف پدر کے سمت ۹۸۲ ب مین وادگستر ہوا غمازون کے قول و فعل کا اعتبار نہ کرتا باپ کی راہ پر نہ چلتا **سوگندہ** رانی اوسکی والدہ نے ننگ و ناموس کو جواب صاف دیا اپنی آرایش و زیبایش مین مصروف ہوکر وزیر اور خزانچی کے ساتہہ پلید گار ہوئی ساری عفت اور پرہیزگاری رو ہوئی راجہ کو جب اِس بدکاری کا ظن ہوا خزانچی اور وزیر کا دشمن ہوا اتفاقات وقت دیکہئے اجل نے مہلت نہ دی مجبور حساب دوستان در دل رکہکر عقبے کی راہ لی اِسکے آغاز حکومت سے سرداران ملک مین نزاع اور فساد باہمی شروع ہوا عرصہ تک نقارہ مخالفت کا بجتا رہا

سنکٹ ورما

یہہ شخص گوپال ورما کا بہائی تہا اور صرف ۱۰ روز زینت افروز تخت شاہی رہا اور پنچی سرای کو اوسکی زیب وزینت نہ بہائی ناچار برخاستہ دل ہوکر بعزم سفر آخرت تخت خلافت سے اوٹہہ کر اپنی راہ لگا۔

سوگندا رانی

اِس رانی کے ساتہہ نیر فلک نے دو برس موافقت کی۔ تخت نشین تو ہوئی مگر ارکان دولت اسکی اطاعت و فرمان روائی مین درنگ کرتے تہے رانی نے اپنی حکمرانی مین **گوپال پور** اور **گوپال مٹ** اور **سوگندا پور** آباد کیا فرقہ **ایک آنگی** و **تانتری** جو اوسوقت بڑے طاقت ور تہے آپس مین بگڑے اور رانی کو ارکان خلافت کی بیدلی دریافت ہوئی اور اولاد مین کسیکو نہ پایا لاچار چاہا کہ **شور ورما** سوتیلی بہائی **اونتی ورما** کو جسکا دوسرا نام **نرجتہ درم** اور **پنگو** تہا ولیعہد کرے تانتریون نے جو قوت اور حشمت مین یگانہ امراے روزگار تہے پسند نہ کیا بخلاف مرضی رانی کے باتفاق پنگو کے لڑکے **پارتہہ** کو جو ہنوز نابالغ تہا راجہ بنایا بدین غرض کہ اوسکی صغرسنی مین کارروائی ملک کی ہمارے اختیار مین رہے گی۔ جب رانی نے ارکان دولت کو حلقۂ اطاعت سے باہر پایا رشتہ امید قطع کرکے انجام کو دل خستہ و پریشان ہوکر کنارہ کش ہوئی اِسلئے اونہون نے پارتہہ کو جو دس برس کی عمر مین تہا راجہ بنا بہلایا رانی کو راج دہانی سے نکال دیا کچہہ عرصہ کے بعد رانی نے بموقعہ ایک جنگ کے ایک بودہ کے گہر مین قید ہوکر دنیا دون سے سفر کیا اور پنگو نے بازار رشوت ستانی گرم کیا خود بہی خدمتگاران راجہ کو رشوت دیتا رہا اودہر فرزندان **میر وردن** بغرض حصول حکمرانی روپیہ خرچ کرنے لگے **سوگنداوت** اور **شنکر وردن** نے باتفاق خزانہ سرکاری مین تغلب کیا پہر سیلاب کے

باعث زراعت اسقدر بہہ گئی کہ قحط عظیم الشان نے ظہور پایا یا ہزار دینار کو خروار شالی
بکنے لگی فاقون کے باعث لوگ اسقدر مر گئے کہ دریا مین حباب کی طرح بجای مچھلیون
کے مردہ نظر آتے لوٹ کھسوٹ نے رواج پایا ادہر پارتہہ نے جوان ہو کر باپ سے
لڑنا شروع کیا کبھی پنگو راجہ بنتا کبھی پارتہہ کی نوبت آتی زناکاری اس دست بڑہی
کہ پنگو کی رانی **بپٹ دیوی** وزیر **سوگندادت** کے ساتھہ اولجہی **میروردن**
کے بیٹون نے بہ طمع زر پنگو کو اپنی ہمشیرہ دی وہ بہی سوگندادت کے عشق مین خبردار
ہوئی آخرالامر باامداد فرقہ تانتریان پنگو نے پارتہہ کو معزول کیا اور خود مسند حکومت کو آراستہ
سنہ ۱۸۵۹ء کیا اور سلطنت مین **جکرورما** کو راجہ کشمیر کا بنایا اور خود اوسی سال مین بماہ ماگہہ مر گیا
پہر پارتہہ نے فرقہ ایک آنگی سے جنگ کیا اور تانتریون **نرمرگاونی** کے بیٹے
شوروردما ولد پنگو کو بجائے جکرورما فرمانروای کشمیر بنایا ہرچند شورورما چہا
راجہ تہا مگر تہ رشوت دینے کے باعث اوسی معزول کر پہر **پارتہہ** کو اپنا راجہ بنایا اور
تانتریون نے رشوت لیکر پہر جکرورما کو مسند حکومت پہ بیٹہایا ماہ پوہ مین تانتریون
کے خوف سے جکرورما سنگرام ڈامر سے عہد و پیمان لے قوم ڈامر کی امداد لیکر شہر کی
طرف آیا جنگ کے درمیان شنکہ وردن میر فوج تانتریون کو بڑی دلاوری سے
مار کر شکست سے تانتریون کو معہ پانچ چہہ ہزار لوگون کے قتل کر شہر مین پہونچ **شمبہ**
وردن کو گرفتار کرکے مسند حکومت پر بیٹہہ تکبر و غرور سے ظلم ہائے گوناگون کرنے
لگا اور ایک قوال کی دو لڑکیون حسین و خوبصورت **ہنسنی** و **ناگ لتا**
کو دربار مین وقت رقص و سرود دیکہہ اونکے عشق سے متاع ہوش و صبر کہو داخل محل
شاہی کرکے ہنسنی کو اپنی رانی بنایا جسنے اوس رانی کی تابعداری کی وہ امیر بنا
اور جسنے اوسکی نافرمانی کی وہ بگڑا اور چمار رزیل لوگ بڑے آدمی اور اہلکار ہوئے

اور راجہ برہمنون کو جبراً داخل محلات کرتا نیز مکر و فریب سے قوم ڈامرون کو بہی مروایا اوسپر اونہون نے راجہ کو معہ اوسکی ستی رانیکی مار ڈالا

اونمنا دنتی ورما

پہر سمت ۱۰۱۸ بکرمی مین فرزند پارتہہ اونمنتا ورما وزرا کی مرضی سے زیب بخش مسند حکومت ہوا اور چاکرہ ورما سے بڑہکر بدکار اور ظالم تہا وہ لوگ اوسکے وزیر بنے جو سوائے گانے بجانے کے اور کچہہ نہین جانتے تہے اس ظالم نے بہت سی عورات حاملہ کے حمل گرائے آخر کو آہ مردم سے بیمار ہوکر داخل جہنم ہوا سنہ ۹۶۱ع

شور ورما

پہر شورہ ورم اوسکی رانیون کا متنبہ مسند نشین ہوا مسند نشینی کے دن راجہ منک جی سوامی کی طرف جو گیا تو **کملہ وردن** نے جو اسکا دشمن تہا مراج کی طرف سے آکر شہر کے متصل اوس سے جنگ کیا راجہ کی فوج مغلوب ہوئی دشمن اوسکے محلات مین جا گہسا شورہ ورم کو اوسکی رانی نے کہین چہپا دیا لیکن تخت پر وہ برضی خود نہین بیٹہا برہمنون کو دوسرے روز جمع کرکے تخت نشینی کے لئے ملتجی ہوا اونہون نے اوسکو پیچھے ہٹا دیا یہان راج ترنگنی کا پانچوان ترنگ ختم ہوا

یوشسکر

سمت ۱۰۱۰ب مین راجہ یوسشکرنے فروغ بہر عدل و انصاف سے ظلم وجور کی تاریکی دفعہ کی اول بار برہمنون کو محفل شاہی مین دخل ندیا اور باہر نکالکر برہمنون کا پابوس ہوا اور عرض کی کہ جہانبانی کے امورات حکم محکم سے مستحکم ہوتے ہین جبکا حکم سست ہوا اوسکا بندوبست درست نہین ظاہر ہے کہ تمہاری دولت یہہ رتبہ جاہ و دولت کا مجھے میسر ہوا پس اپنے مددگار کی تعظیم سب سے زیادہ ہے سنہ ۹۶۲ع

لیکن فرمان وہی کافر وشکوہ یہی ہے کہ اول بار بڑی بڑے صاحبان عالیشان پر حکم سخت جاری فرماوین تاکہ دوسریکے دلون مین مہابت اور خوف طاری ہو اب غرض یہہ ہے کہ آپ لوگ مصاحبت کا خیال دل سے دور کرین اور بی طلب ومطلب کے دربار شاہی مین نہ آوین راجہ نے جو ایسے برہمنان محترم کی ہتک عزت کی رعب خاص کل عوام کے دلون مین سماگیا اور چونکہ کسی کی نظر دنین یہہ راجہ جنچتا نہ ہتا اپنا سکہ بہٹلانے کے واسطے غرور اور وقار اور تحمل اختیار کیا قانون عدل وداد کے جو منسوخ ہوگئے تہے جاری فرمائے رہزن اور چور ونکا زہرہ اوسکی شمشیر حفاظت سے اسقدر پانی ہوا کہ اکثر اہل شہر ودیہات دروازہ دن اور دوکانات مین تختہ بندی نہ کرتے تہے اور راہ رو سوداگر بارہا اپنا مال واسباب شب تاریک مین بے محافظت راہ مین چہوڑ جاتے تہے سوداگرون کو اوسکے دربار مین باریابی دشوار تہی فتنہ گرون کی کشتکاری کا حکم دیا شراب نوشی اور قمار بازی کی ممانعت فرمائی برہمنون کو سوائے عقل آموزی کے دیگر اشغال سیکہنے کی اجازت ندی خدا پرستون کو زن وبچہ کی محبت سے خلاص کیا اہل تذویر کو فقیر یکے حیلہ مین جو عوام کو بہکاتے تہے مردم فریبی سے باز رکہا عورتوان کو اپنے شوہرون کی اطاعت کے واسطے حکم دیا منجم اور طبیب مصاحب ووزیر ومرشد ووکیل ودفتری وعدالتی وغیرہ کو راہ غلط سے صحت پر لایا برہمنون کو جود وبخشش سے فارغ بال فرمایا حصول علم کے واسطے مدرسہ کی بنیاد ڈالی جسے اپنی پناہ دیتا اوسکے ساتہہ عہد شکنی نکرتا آخر در دشکم مین مبتلا ہوا اور **رنٹ** کو جو چچا کی اولاد مین سے تہا ولیعہد بنایا اس شخصکو جہالت سے غرور اور خود سری تہی چہہ روز کے سوا باغ جہانداری سے پہل کہلا

سنگرام دیو نے اپنی لڑکے کو نابالغی مین قایممقام کیا جب مرض نے روز
بروز سختی پکڑی نعمت فراموشون نے زہر پلا دیا اوسکے ایام حکومت ۶
دن ہین - یوشسکر کا عہد حکومت ۸ سال ۵ ماہ ۲۲ دن ہے

سنگرام دیو

یہہ راجہ برائے نام تخت نشین ہوا پروہ گپت نے اسکا اور ربوبٹ وغیرہ پانچ
وزیرون کا کام تمام کیا ایک آنکی فرقہ کے خوف سے اسکو زہر تو ندیا مگر ایک دفعہ
بارش برف کے وقت موقع پاکر تنہائی مین رسیون سے باندہ کر ایک پتھر کے ساتھہ دریا
مین ڈبو دیا اُس نے ۶ ماہ راج کیا -

پروہ گپت

پروہ گپت نے باوجود ہونے تیرہ رانیون کے گوری زوجہ یوشسکر کو منظور نظر
فرما کر طلب کیا اوس پاکیزہ سرشت نے جواب دیا کہ جبوقت مندر یوشسکر کا تمام ہو
تمہارا کام ہو چند روز کے بعد جب مندر مذکور کی عمارت ختم ہوئی یہہ عفت
سرشت بہی بلحاظ اپنی عزت و آبرو کے زندہ آگ مین جل گئی راجہ کے حال پر
لعنت ابدی کا داغ لگا گئی اور پتیب برتاوٴن مین اپنا نام کر گئی ایک سال ۲ ماہ
کی حکومت کے بعد مقام سریشور مین راجہ کی روح نے پیٹھہ دکہلائی دم
واپسین کی نوبت روبرو آئی

کھیمہ گپت

سمت ۱۰۰۶ بکرمی مین فرزند دلبند پروہ گپت یعنی کھیمہ گپت کے تاج خسروی سر پر سنہ ۹۴۳ع
رکہا یہہ شخص میخوار جواری اور عیاش تہا روز و شب لولیان پری رخسار اور
کنیزک زادگان ماہ دیدار کی محبت رکہتا مخنثون اور لولیون کی مصاحبت کرتا -

عقلا کو اوسکے دربار مین بار نہ تہا رنڈیون اور رقاصون کا بازار گرم تہا رقص و سرود مین اکثر خود بدولت بہی شریک ہوتے بہانڈ بہگتون کو خزانے کے خزانے عطا ہوتے جب کبہی نیزہ بازی کرتا بلبیون کا شکار کہیلتا مقامات دیار مین آگ لگا دی چونکہ رذیلون اور کمینون کو دولت بہت دیتا اونہون نے خوشامد سے نام اسکا کنکن ورش یعنے سونا برسانے والا رکہا دختر ملیمہ شاہ والی لوہر کوٹ مسماۃ ویدا کو یہہ راجہ اپنے عقد مین لاکر اوسکی عشق مین دل و جان سے پہنا چتے کہ اسکا نام ویدا کہیم بہی مشہور ہوا پیلگن وزیر نے اپنی دختر چندرہ لیکہا بہی اُسکو بیاہ دی آخر کار راجہ کو بخار ہوا اور بارہ مولہ مین ۸ برس ۶ ماہ کی حکومت کے بعد پوہ سدی نومی کو مر گیا

۹۸۱ ع ابہی مینو - یہہ شخص سمت ۱۰۳۸ بکرمی مین جانشین پدر ہوا اور ویدا رانی متکفل امور سلطنت رہی اسکے عہد مین آتشزدگی سے تمام شہر جلکر خاکستر ہو گیا فتنہ گر دلہ اور سرکشون کو اوسنے تدبیر و تدبیر سے زیر کیا پیلگن وزیر بہی پونچہ کو بہاگ گیا اوسکی مارنیکو رانی نے بہت سے لوگ تعاقب مین بہیجے اور بارہ مولا مین پہلاگن بہی جنگ کو تیار ہو گیا اوسپر رانی نے خود وہان پہونچکر روتے ہوئے پیلگن کو کہا کہ اگر خاوند اوسکا نہ مرتا تو تم لوگ بغاوت کیون کرتے اِسبات کو سُنکر اوسے رحم آیا ہتہیار وہین ڈالکر پونچہ کو چلا گیا مگر تمام وزرا باقی کے برخلاف ہو کر پانپور مین جنگ کو آمادہ ہوئے اوسوقت وزیر نرواہن نے رانی کی طرف سے بعد کارزار سخت کے تمام باغیون کو مار ڈالا اور مہمن بہی جادو سے مارا گیا یشوور سپہ سالار نے راجہ تہنگن والی شاہی کو گرفتار کرکے رانیکو بہت سی دولت دی اور آخر الامر لوگون کے بہکانے سے وزیر نرواہن کے ذریعہ رانی نے اوسکو جلاوطن کیا اوسپر شورہ مٹ کی نزدیک پہر ایک بہاری جنگ ہوا اوسمین نرواہن نے بہی یشوور کو مغلوب کیا بعد اوسکی رانی کی بیقدری اور ہتک کرنے سے نرواہن نے بہی خودکشی کی پہر سنگرام ڈامر کے لڑکون کا بہی جال ہوا اور رانی نے پیلگن وزیر کو پونچہ سے طلب کیا وہ مع اور بہت سی مسلح سپاہ کے شہر مین

آیا اوسکے ہمراہیون نے خوب لوٹ مچائی ۱۳ برس ۱۰ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ ابہی مینو مرض دق سے دق ہوکر شفاخانہ آخرت کو سدھارا

(نند گپت)

سمت ۵۲ ب مین ویدارانی نے اوسکے بیٹے نند گپت کو تخت پر بہٹلایا اور یوہی کو ناظم شہر بنایا ویدارانی نے ۹۹۵ سنہ ع
ابہی مینو پور جسکو اب بمن اور کنکنپور جسکو اب کنان کہتے ہین اور گنگابل کے راستے مین ملیا نمبر
بہیمہ مٹ اور ۶۴ مندرون کے آباد کیا اپنے لڑکے کی مرنے کی غیرت اور غم مین ایسی غرق ہوئی کہ چند روز تک
فتنہ و شر اپنے سر ہی رکہا اور رضا جوئی خلق مین مصروف رہتی پرورسین نگر کے مکانات جو جل گئے تہے از سر نو
بنوائے ایک برس ایک ماہ کے حکومت کے بعد نند گپت کو بہی رانی نے جادو کرکے ماگہہ
شدی دوادشی کو مار ڈالا

(تربہون گپت)

اسکے بعد دوسرے پوتے تربہون گپت کو اوسکا جانشین کیا اور کسی بات پر اوسکو بہی ایک برس گیارہ ماہ کے بعد علاک
بہائی کے پاس بہیجا۔ پہر اوسکے بیٹے بہیمہ گپت کو سمت ۵۴ بصغر سنی مین تخت آرا کیا اوس وقت پہلگن وزیر بہی مرگیا تہا ۹۹۷ سنہ ع
اور ویدارانی نے کچہہ آگا پیچہا نسوچکر گریبان ننگ و ناموس کو چاک کیا تنگ گوجر کو جو علاقہ پونچہ سے خط
لیکر آیا تہا اپنے تن بدن کا محرم بنایا اور یوہی وزیر اعظم کو بہی سبب دیکر مارڈالا اوسکی جگہہ اپنے رازدار دیو
کلش کو مقرر کیا جس وقت بہیمہ گپت کو قوت تمیز حاصل ہوئی کچہہ نیک و بد کی تمیز کرنی پایا تہا کہ قضا نے
اپنا کہیل کہلایا یعنی بعد ۵ برس ۴ ماہ کی سلطنت کی رانی نے گرفتار کرکے اوسکا کام تمام کیا ۱۰۰۰ سنہ ع

ویدارانی سمت ۵۸ ب مین خود ویدارانی تخت پر رونق افروز ہوئی اول ہی عالم مین ججا تہا کہ ویدرانی اپنی حکمرانی کی
حرص مین لڑکون کو دیکہہ نہین سکتی زہر پلاکر مار ڈالتی ہی جو بہیمہ گپت کا یہہ حال ہوا یہی خیال لوگون کا تعیئد ہوگیا تحاصل تیدی
وزرا تمام بگڑ گئے اور تونگ کا اقبال روز افزون ہوا اسی زمانہ مین پہرتی پال راجہ راجوڑیکا بہر گیا گردن اطاعت حلقہ
سے باہر کی اسلئے لشکر گران بسر کردگی تونگ اوسکی سرکوبی اور گوشمالی کو روانہ کیا اوسنے وہان پہونچکر بعد سخت
حرب و پیکار کے اوسے پامال اور مطیع کیا اور شہر مین آگ لگادی آخر کار رانی نے اپنے برادرزادہ سنگرام
دیو کو درجہ نیابت عطا فرمایا اور خود بعد حکومت ۲۳ سال کے روانہ اقلیم عدم ہوئی ویدہ مربہی اوسے
کے نام سے مشہور ہے۔ یہان چہٹا ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

سنگرام دیو

۱۰۲۷ء ۱۰۸۳ بکرمی مین سنگرام راج نے چھتر اقبال کو اپنے سر پر زیبا کیا وزیر تونگ کو اسکے عہد مین بہی بڑے اختیارات ملے گو برہمنان پرسپو نے اسکو دور کرنے مین طرح طرح کی تدابیر کین مگر کچھ پیش نہ گئی انہین دنوں مین ترلوچن پال راجہ شاہی راجہ سنگرام دیو کی خدمت مین بطلب امداد آیا اور بیان کیا کہ ہم میر نام ایک غنیم ترکستان سے چڑہ آیا ہے امیدوار ہون کہ اسکے مقابلہ کو کچھ لشکر عطا ہو (اسمین کوئی شک نہین کہ ترلوچن پال یا تو مراد ہے راجہ اندپال والی لاہور سے جو کہ ان راجگان کا ہمعصر تھا خصوصاً زمانہ اسکا راجہ بہیم گپت و دیدارانی سے ملتا ہے جو کہ بخوف محمود غزنوی کے کشمیر مین بہاگ آیا تہا اور تہوڑے دن رہکر واپس گیا تہا یا اسی کے کسی لواحق کا نام ترلوچن پال ہوگا یا اسی کا دوسرا نام ہوگا) راجہ نے بسرکردگی تونگ کے لشکر جرار کو اسکے ساتھ بہیجا ترلوچن پال نے فوج کثیر کو لایق مقابلہ غنیم نہ دیکھ کر خود ہمیر کے ساتھ جنگ کیا اور شکست پائی وزیر تونگ نے بہی مقابلہ آرائی کی اور ہزیمت پاکر واپس گیا راجہ ترلوچن پال نے فوج جمع کرکے پہر مقابلہ کیا بڑی جوانمردی و دلاوری سے کارزار مین مشغول ہوا مگر دشمن نے غالب آکر اسکے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجاکر نام و نشان مٹا دیا۔ وزیر تونگ پشیمان ہوکر واپس پہرا راجہ سنگرام دیو نے اپنی چستی اور چالاکی سے ترکون کے (غالباً محمود غزنوی کے) منہہ پہیر دئے حاسد ونکی غمازی سے آخرالایام مین راجہ کے دلمین میل آگیا صفائی وہ نہ رہی یہ موقع دیکھکر خیرو سروان نے بلا حکم ایک روز تونگ کو حسد سے ایسے بڑے رتبہ پر جو دیکھہ نہ سکے گردن ماردی اور نالایقون کا اختیار بڑہا بیدادگری شروع کی

غریبون پر بدعت ہونے لگی ملک بین تہلکہ پڑگیا بدرلیشور وزیر نے مندرون پر
دست غارت دراز کیا شری لیکہا رانی راجہ کی شوقمین عیاش ہوگئی آخرکار
۴۲ برس ۹ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ مرگیا۔

ہریراج

یہ شخص سنگرام دیو کا لڑکا تہا اپنی عدل و انصاف سی ۲۲ روز گلزار جہانداری
کی سیر کی آخر کو اسکا غنچہ حیات صرصر حماقت سی پژمردہ ہوا اُسوقت اسکی ماں شری
لیکہا کے دل بین یہ ہوا سمائی کہ گلشن حکومت کی باغبانی کرے مگر گلدستہ بندان
گلشن خلافت نے ہرگز پسند نہ کیا۔

اننت دیو

سنہ ۱۰۵۱ع ہریراج کا بہائی اننت دیو سمت ۱ بکرمی بین بعمر آٹہہ سال فرقہ ایک آنگیون کی
مدد سے تخت پر بیٹہا شری لیکہا کا راج کی خواہش بین بیٹے کو مار دینا کچہہ کام نہ آیا
اس خبر سے وگرہ راج بہائی سنگرام راج کا غضبناک ہوکر لوہر کوٹ سی بعزم تسخیر ملک
سبک خیز ہوا لوہر کوٹ راجوڑی اور تہتہ کے درمیان آباد تہا جو آجکل ویران ہی
لڑائی کے معرکہ مین بضرب شمشیر تیز ریزہ ریزہ ہوا جبوقت راجہ حد بلوغ کو پہنچا رودرپال
کو وزیر بنا کر اُسکا ڈیڑہ لاکہہ سکہ یومیہ مقرر کیا اور رویدا پال کا ۸۰ ہزار سکہ مقرر ہوا
رودرپال موذی کی کجروی سی راجہ کی عقل ماری گئی چورون اور ظالمون کے حال
سی اخذ زر کے طمع نی غافل کردیا گہوڑون کے شوق سے میر آخور پر سخت حکومت نہ کرتا
اُس زمانہ کے آخور کے ہاتہہ سی اکثر لوگونپہ ظلم وجفا ہوتے ڈلک جو اُسکا مسخرہ تہا

اُسکو بہی لوٹ مار کا کچھہ خیال نہ تہا بلکہ راجہ کا گویا شریک تہا رودرپال نے مندرونکا
سونا نکلوا لیا راجہ نے پاسخاطر سے خواب خیال سمجہا کچھہ خیال نہ کیا اوت پل وزیر نے ایک مدرسہ
بنوایا جسمین اندہون کو تعلیم دیجاتی تہی راجہ جالندہر کی بڑی بیٹی سے اوت پل نے اپنی شادی
کرلی اور چہوٹی بیٹی شری متی نام راجہ اننت دیو سے منسوب ہوگئی تہی یہ رانی بڑی نیک
باطن خواندہ اور دانا تہی۔ برہتہہ کتہا کو پیشاچ بہاشا سے بذریعہ سوم بٹ برہمن کے سنسکرت
مین ترجمہ کرایا اسی اثناء مین وزیر تریہون کسی بات پر ڈامرون کو لیکر راجہ کے مارنیکو
آیا اور مُنہہ کی کہا کر بہاگا ایک انگیوان نے اُن تمام ڈانگرون کو مارا راجہ نے خود
حل کے پرگنہ تک اُنکا تعاقب کیا اور فتح پاکر ہمراہیون کو بہت انعام دیا اور تریہون
کا قصور بہی معاف کرکے اُسکی عہدہ پر ممتاز کیا برہمہ راج نامی خزانچی رودرپال
کی ضد سے جو بہاگ گیا تہا سات راجاؤن کی فوج لیکر وہان کے راجاؤن اور راجہ
دارد کو ہمراہ لاکر جنگ آور ہوا موضع کہیرہ پرشٹ پر جب وہ پہنچا تو رودرپال
بہی فوج جرار لیکر مقابلہ کو نکلا اور سخت کارزار ہونے لگا بہت دلاور کہیت رہے
راجہ دارد رودرپال کے ہاتہہ سے مارا گیا جسپر مخالفون کو ہزیمت نصیب ہوئی اور
رودرپال راجہ مذکور کا سر اور بہت سا دولت و مال غارت لیکر اننت دیو کے پاس
آیا اور بعد اُسکے رودرپال اور والی شاہی کے بیٹے بہی مر گئے۔ شری متی رانی نے
گوری شور سویہ مٹ بنایا امرشیور مین ایک مٹ تیار کرکے بیجبہارہ کے برہمنون
کو ۱۰۸ اگانو بخشے بہوج راج حاکم مالوہ کے وکیل پدم راج کی بدعت دوبالا ہونے
سے اور سختی ہوتی تہی۔ شری متی رانی یہ راجہ دلدادہ تہا آخر اس رانی نے راجہ
کی ظلم رانی سے آگاہی پائی بارے راجہ کو عدالت پژوہی پرلائی رعیت پروری
اور انصاف دہی کیطرف رجوع کیا اُسوقت راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا

خیرات وصدقہ مین مستعد ہوا خزانے بیشمار اور گہوڑے سبک رفتار اور جواہرات آبدار تصدق فرمائے اس راجہ نے تمام نواحی کشمیر کو تسخیر کر لیا تہا سال راجہ چمپہ نے دایرہ اطاعت سے قدم باہر رکہا تہا اسکی باداش مین دوسرے شخص کو راج ملا ۵۲ برس کی حکومت کے بعد۔

راجہ کلش دیو

۳۰۱۱ء شری ستی رانی کی التجا سے راجہ نے سنہ ۱۱۶ بکرمی مین اپنے لڑکے کلش دیو کو راج دیا اپنا ہاتہہ حکومت سے اوٹہا لیا چند روز کے بعد فتنہ انگیزون کی ترغیب دینے سے کار سلطنت مین پہر دست انداز ہوا اور کلش دیو برائے نام حکمران رہگیا چند کمینے خانہ براندازون نے اسکو یار بنکر اوسے بدی کیطرف مایل کیا انجام کار اسکی آنکہون کا پانی ڈہل گیا شوخ دیدگی آغاز کی حچپی اور اسکی لڑکی کے وصال سے ذخیرہ بدسر انجامی جمع کیا اب کیا تہا کہلے بندون گہومنے لگا راتدن اوباشون کے ساتہہ ہر گلی کوچہ مین جاتا اور لذت جسمانی کے حاصل کرنیکو عورات دلخواہ کی عصمت دری کرتا یہ ماجرا اننت دیو کے گوش گذار ہوا کسی رات ایک امیر کے مکان مین کلش دیو جو جا نکلا دربانون نے چور چور کا شور وغل مچایا یہ بچہ بڑی خواری اور ذلت سے اپنی گئی ہوئی عزت کو بچا لایا راجہ نے خبر ہونے پر اوسے طلب فرماکر پند ونصایح بیدریغ کی پر صاحب فرش ہوا راجہ مہر فرزندی سے بیتاب ہوکر واسطے عیادت کے دوڑا مگر اوسکے دربانون نے مصاحبان کا ہمراہ جانا منظور نہ کیا ناچار راجہ غصہ ہوکر واپس آیا اور صرف ملک چہوڑ کر دولت واسباب وعورات کو لیکر بہجی شور کو چلا گیا کلشدیو تہیدست تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور روپیہ قرض لیکر لشکر آراستہ کرکے باپ سے لڑنے کو آمادہ ہوا۔

شری متی رانی نے بوسیلہ برہمنان پند و نصایح کرکے اوسی ارادہ ناساز سے باز رکھا
اسوقت تہید ستی کے سوز سے جلکر طرفداران پدر کے مکان جلادیے راجہ اس
آتشزدگی سے جل اٹھا اور اسکے بیٹے ہرشدیو کو بیجبہارہ مین واسطے جہانداری کے طلب
کیا تب کلشدیو کو سب رنگ و ریو بہول گیا صلاح و آشتی کی سوجہی بڑے تپاک
سے والدین کو شہر مین لایا ۱/۲ ۲ ماہ کے بعد نفاق انگیزونکی مصلحت سے چاہا کہ باپ
کو زندہ ہی زندان مین قید کرلے جسکی خبر راجہ اننت دیو سنکر فوراً بیج بہارہ کو چلا
گیا کلشدیو نے اسکے نوکرون کو گہاس مین بند ہوا کر جلوا دیا کسیکو زہر کسیکو آب
شمشیر پلوا دیا اس سبب سے ایک جہان کو آسیب کلی پہنچا راجہ اننت دیو شری
متی کی رائے مین گرفتار تہا اور کلشدیو اسیطور پر ہمیشہ سرکشی کرتا رہا ایک مرتبہ
در پردہ بیج بہارہ مین آگ لگا دی اہل شہر کے مکانات کی سوا مال و اسباب راجہ
اور اسکا لشکر تمام جلا دیا شری متی نے اس آگ سے بدقت تمام خلاصی پائی اننت دیو نے
بہی بمشکل دریا سے عبور کیا شری متی رانی کے پاس ایک لعل تہا اسکو سات لاکہہ روپے
پر بیچا اور اپنے نوکرون کو خوراک اور پوشاک دی اور اکثر جلے ہوئے مکانات کو مرمت
کرایا اسوقت سے اننت دیو دنیا سے ایسا دل برداشتہ ہوا کہ لباس پہننا بہی چہوڑ دیا
اور بجائے لباس شاہی کے بدنپر گہاس لپیٹ کر ایک چہوٹی سی جہونپڑی مین
رہنے لگا مفسدون نے اس ناخلف کو اسپر بہی ٹہنڈا نہونے دیا اس احمق نے فتنہ گرون
کے سوجہانے سے تہوڑے روز کے بعد باپ کے پاس یہ پیغام بہیجا کہ اے باپ تیرے بہلائی
کہ بیج ایشور سے اپنی راہ لے اور پونچہ مین جاکر اوقات گذاری کر ورنہ آبرو سے ہاتہ
دہونا پڑیگا آخر کو ذلت و خواری سے نکلنا ہوگا راجہ دل صدچاک سے آہ غمناک
بہر کر شری متی رانی سے مخاطب ہوا کہ ہے غضب اے مصیبت تیری عقل ناقص کے

اعتبار پر اپنا وقار کہویا دولت ومکان وعقل وکام وآرام ونان سے ہاتہہ دہویا

شعر

کسیے کو بود سرورِ انجمن کفن باید او راز فرمانِ زن

اگر نیک بودی زن رائے زن زنانرا مزن نام بودی مزن

جس لڑکے کو باپ سے عزم بیکار ہو یقین غالب ہے کہ اُسکے اصلمین فرق ہو شری متی بہی بمقتضای ایام ناکام کے جواب دلریش وسینہ فگار دینے لگی - جسکے ہر لفظ راجہ کے دلمین چٹکیاں لینے لگے آخر کار راجہ نے عزت کی مارسے درپردہ اپنے جگرمین چہری ماری جبوقت خون بہ نکلا شری متی نے اُسکی جان کاہی سے آگاہی پائی نالہ وفریاد بلند کیا سینہ خراشی سے سراپا لال ہو گیا المختصر شری متی اس آتش غم سے بریان ہو کر اپنی جانسوزی کو تیار ہوئی خزانہ اور دفینہ کی کنجیان ہرشدیو کے حوالہ کین لشکر اور رعایا سے اُسکے اتحاد واتفاق کی سوگند اور پیمان لیا شفقت مادری سے باوجود اس تمام نکوہیدہ کاری کے ایک وزر راجہ کی نعش کو نہ جلایا اور انتظار آمد کلشدیو کی کرتے رہے مگر وہ اپنی سختدلی اور معسدونکمی فتنہ انگیزی سے آخر ملاقات والدین کو بہی نہ آیا تب رانی شری متی معہ نعش اپنے شوہر کے چتا پر بیٹہی ۳ خدمتگاروں اور ۲ لونڈیون نے بہی اس ہنگامہ وفا آموز مین ساتہہ دیا -

شری متی چتا پر جلنے کیوقت ہاتہہ مین پانی لیکر منافقون کو اسطرح شراپ (بددعا) دیکر جلگئی کہ جن منافقون نے ہم والدین کو بیٹے سے عداوت جان کُشی تک کی کرادی وہ بہی بمعہ خاندان کے برباد ہو جاوینگے چنانچہ پیچہے سے ایسا ہی ہوا اُسوقت سے ہرشدیو بخشش کا ہاتہہ دراز کر کے رعیت کی رفاہ مین کوشش کرنے لگا اور کلشدیو نے ایسے دشمن کو بغل مین رکہنا مصلحت نجانا بیچ بہارہ مین آکر لڑائیکی

مدارات اور تسلی سے مطمئن کرکے اپنے ساتھ شہر مین لایا اب کلش دیو کی راے نیکی کیطرف مایل ہوئی پرورش بندگان خدا کرنے لگا خرچ بہی باندازہ دخل مقرر کیا ۔ ہرکارہ خبررسان اسطرح کے مقرر کئے کہ ہر کاروبار کی خبر پہنچاوین لوگونکی خواب کی بہی کیفیت بتلاوین اسکی نیت صواب سے کافہ انام کو دلجمعی تمام حاصل ہوئی پرہیزگاری ثابت قدمی سے داخل ہوئی دبدبہ شجاعت سے دشمن ہراسان ہوئے دوست جوہر سخاوت سے شاد و خندان ہوئے لیکن میل شہوت رانی اسکی اندازہ پر تہا ۷۲ مستورات باکرہ سیم اندام ترکستان اور دیگر ولایات حسن خیز سے منگواکر حرم سرا مین داخل کی تہین کثرت عیاشی سے کبہی کبہی مقویات کی خواہش ہوتی تہی (قاصی کی بہی گرم بازاری تہی اس راجہ نے کلشی شور بیج بہارہ کے پاس بنایا ۔ سہج پال راجہ راجوڑی کے مرنے پر سنگرام پال کو اسکا جانشین کیا مدن پال چچا اسکا اسکے مغلوب کرنیکے فکر مین ہوا اسیر سنگرام پال کی ہمشیرہ راجہ کلشدیو سے خواہان مدد ہوئی راجہ نے جیانند کو سرداری لشکر جرار روانہ کیا اسنے وہان پہنچکر مخالف کو فتح کیا اور عرصہ کے بعد واپس آیا کچہہ دنون کے بعد بیمار ہوگیا راجہ اسکی خبر کو گیا وہان اسنے عرض کیا کہ بنر وزیر پر کبہی اعتبار نہ کرنا بنر نے یہ خبر پاکر رخصت حاصل کی پہیر لوہر تک بہت سے آدمی اسکے ہمراہ گئے پہیر جہان کہین پہنچتا وہان اپنے راجہ کی تعریف کرنے کے سبب قدر پاتا ۔ اسیطرح بنر بنگالہ مین جیانند اور رندہ راج وغیرہ کشمیر مین جنہون نے کلشدیو اور اننت دیو مین عداوت کرادی تہی خود بحالت خرابی مصداق بدد عا ورانی شر ہی متی کے) مرگئے خانمان انکا ویران وبرباد ہوگیا مدن پال نے راجوڑی مین چونکہ پہر فساد اٹہار کہا تہا اسلئے بیٹہیر فوج کے ذریعہ سے مغلوب اور گرفتار ہوکر کشمیر مین قید کیا گیا کندرپ ڈیہوڑی والہ نے اور بہت سے

گرد و پیش کے راجاؤن کو مغلوب کیا اور خود بھی مرگیا بل نے اوڑہی مین راجہ ابھی کو زیر کیا اور اسموقع پر جوانمردی کی بڑہی داد دی راجہ کلش دیو نے اسیطرح ایسے بہادرون اور اراکین کے ذریعہ قرب جوار کے تمام ملکون پر اپنا قبضہ کرلیا اور بعد اسکے ایک دربار کیا اسمین سوائے ان راجاؤن کے جو مدام کشمیر مین رہتے تہے آٹہہ راجہ حسب ذیل آئے (۱) راجہ کرتینی والی ابھی پور (۲) راجہ آسٹہہ والی جینبہ (۳) راجہ کلش والی بلاپور غالباً بلاور جو متصل بسولی کے ہے یا بلاسپور جو ضلع شملہ مین ہے (۴) راجہ سنگرام پال والی راجوڑی (۵) راجہ اوتت کرش والی لوہرکوٹ (۶) راجہ یون گیج والی اوڑہی (۷) راجہ کابیرسی والی خاندلیس (۸) راجہ اوتم والی کشتوار۔ ان تمام راجاؤن کی مدارات پر دامن وزیر مقرر ہوا تہا اسوقت سردی کی شدت سے دریا یخ بستہ ہوگیا تہا بعد گذراننے تحایف و نفایس نذرانہ وغیرہ کے یہ سب راجہ اپنی ریاست گاہ کو واپس گئے۔ **جے ون** کے پاس شہر کلش راجہ نے آباد کیا۔ ہرشدیو ہر علم اور ہر زبان کا عالم تہا اسکی ہمہ دانی کا شہرہ تمام عالم مین پہنچا خاص کرکے علم موسیقی مین اپنا نظیر نہ رکہتا لیکن امور جہانداری مین چندان رسا نہ تہا اس سبب سے مفسدونکی بن آئی اور باپ بیٹے مین فساد ہوگیا آخر کلشدیو نے ہرشدیو کو قید کیا۔ رانی نے بیٹے کے غم مین خودکشی کی انجام کار کلشدیو کی عقل پر پتہر پڑے یتیمونکو ستانے لگا مندرون کا اسباب لوٹ لیا تہوڑے دن کے بعد بیمار ہوکر تاندی کٹہر مین اسکی زندگانی کا دن تمام ہوا اور اوتت کرش نام دوسرے بیٹے کو لوہرکوٹ سے طلب کرکے تاج شاہی عطا فرمایا۔

اوت کرش

اسنے ۲۲ روز راج کیا اور بجی مل بہائی کو اپنے شامل کیا آخر بسبب عدم استعداد امور ملکی راجہ کے بجی مل اُس سے علیحدہ ہو گیا اور پہر یاروں کی دلافزائی سے واپس آیا ہرشدیو مار ڈالنے یا خلاص کرنے مین کوشش کرنی چاہئے آخر کار دو انگوٹہیان سپاہیون کو دکہا کر کہا کہ یہ خون بہالنے کی انگشت نما ہے اور دوسری مین حلقہ قید سے ہائی کا ایما ہے انکو ہیرہ ہی لئے تم ہرشدیو کے پاس پہنچو جس وقت ان دونون انگشتریون مین سے جس علامت کی تمہاری نظر مین پڑے اُسکی تعمیل کرنا پہر اپنے لشکر کیطرف دیکہا کہ سب دست در آستین ہین کسیکا ہاتہ دشمن کے ساتہ لڑنے کو نہین بڑہتا اس اندیشہ کے ساتہ انگشتری خون بہا اپنے لڑکے کے ہاتہ محافظون کے پاس بہیجی قضارا غلطی اور جلدی سے انگوٹہی بدل گئی سمجہ ملاحظہ انگشتری نگہبانون نے ہرشدیو کو حلقہ قید سے رہائی دی قید سے چہوٹتے ہی معرکہ نبرد کو سدہارا بجی مل کو حوصلہ ہو گیا اکثر مقربان اوت کرش نے حاضر ہو کر اظہار اطاعت کیا انکی صلاح کے بموجب ہرشدیو معرکہ جنگ سے نکلکر تخت حکومت پر بیٹہا خزینہ اور دفینہ پر اپنے نگہبان مقرر کئے اس خبر کے پہونچنے سے اوت کرش نے پریشان ہو کر خودکشی کی ؀

۱ بوا اس وقت کے تمنا بیکی نکو دل سرور مصلحت جو ہمراہ ہرشدیو کے

ہرشدیو

سنہ ۱۲ ۱۱ ہرشدیو سنہ ۶۹ ۱۱ بکرمی مین فرمانروائی خود مختار بنا اسکی غنچہ مراد شگفتہ ہوئی اور ہر چہار طرف نشیمن خسروانی کے دروازونپہ گہنگرو بند ہوائی تاکہ دادخواہ اُسے بجائے اور اُسکی صدا سے باریاب بارگاہ سلطانی ہوا اہالی موالی بموجب حکم رکہے

زیور اور لباس نفیس سے آراستہ ہوئے وزیرون اور امیرون کو بموجب فہم و فراست کی قدر و منزلت بخشی کچھ بزرگی خاندان کا خیال نہوا بھجی مل کو درجہ نیابت پر سرفراز فرمایا اُسکی راے صواب اندیش سے ہر کار و بار کرتا رہا تہوڑے دنون بعد فتنہ پردازان بدکار نے بھجی مل کو ورغلایا یہ کو نمک بہی صف آرائی کو آمادہ ہوا آخر لڑائی مین عہدہ برائی نہ دیکہی دارد کیطرف بہاگا چند روز اُسی مقام پر بسر کئے آغاز بہار مین ڈانگریون کی مدد سے بعزم لڑائی نکلا مگر اثناء راہ مین فراز کوہ سے پارہ برف لڑہکا اُس سنگدل کو معہ لشکر و خدم کے آدبایا سب کے سب سرد ہوگئے جبکہ ہرش دیو نے دشمنون سے فرصت پائی طبیعت بدعت کیطرف آئی باوجودیکہ ۳۶۰ بیویان خوبصورت حرم سرا مین رکہتا تہا مگر حرامکاری سے باز نہ آیا لوٹنے اور غارت دفینون اور اسباب مندرون سے دولت بیشمار جمع کر کے رنڈیون اور قوالون و دلگی بازون کو بخشدی چنانچہ ایک کلانوت کو باوجود نہونے کسی تقریب کے ایک لاکہہ اشرفی انعام دی وزیران نابکار کارگذار بے اعتبار ہوگئے آخر کو اُن نامردون کی راے لیتے ہی راجہ کی عقل ماری گئی ہوش کے طوطے اوڑ گئے لاجرم آتش فتنہ بہڑکنے لگی ایک مرتبہ کسی یگانہ نے بیگانگی کی راہ سے راجہ کی مارنیکا آہنگ کیا مگر راز طشت از بام ہوا اِسی بہانہ سے راجہ نے خویش و بیگانہ کے نام و نشان مٹادئے اِس راجہ کی سادہ دلی کی اکثر رنگین نقلین لکہی ہین جو کہ بسبب طوالت کے ترک کی گئی ہین ایک وقت راجوڑی کو لشکر کشی کی تہی وہان کے راجہ کو مغلوب کر کے ایک مہینا وہان مقیم رہا اِسکی قیام کرنے سے وہان پر قیامت قایم ہوئی ہرچند لوگون نے واسطے مراجعت کی انکسار و عاجزی کی مگر اِس ہٹ دہرم نے قبول نہ کیا تب اُسکی ایک نزدیکی کو رشوت دیکر لوگون نے اِس امر پر مامور کیا اُس مکار نے حضور مین عرض کیا کہ اِس نواح مین ترکان

جرار کا لشکر اوترا ہے اور بیگانہ ملک مین آپکا ٹھہرنا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہے راجہ اپنی نادانی سے اُسکے مکروفریب مین آگیا بدون تحقیقات اس خبر کے مضطرب ہوکر اُٹھہ بھاگا اس عزیمت مین بہت سا اسباب و مال وہتہیارون کا نقصان ہوا غرض اس حکایت سے راجہ کی سبک سیری اکثر آدمیون کو معلوم ہوئی بعد ازان مدبران سلطنت کی تحریک سے دارد کی تسخیر کو بیوقت متوجہ ہوا عین مقابلہ دشمن مین برف گری اور راجہ میدان کارزار سے بہاگا نزدیک تہا کہ غنیم کا لشکر کشمیر کو فتح کرلے مگر ہرشدیو کی چچازاد اولاد اوسچل و سوسل نے دلیرانہ آہنگ رزم کیا اور اُنہونے بہادری سے ملک کشمیر کو بچا لیا اب ان دونون بہائیون کی بہادری اور راجہ کی بےشعوری کا چرچا عوام مین ہونے لگا اسیطرح سے ایکدفعہ بہون راج لوہرکوٹ لینے کی فکر مین پڑا یہان سے گندہرب اُسکی تدارک کو بہیجا گیا بہون راج یہ سُنکر کافور ہوا اور سنگرام پال راجہ راجوڑی نے بہی بغاوت کی تو فوج کشمیر اُسکی سرکوبی کو پہنچی مخالف کی بیس ہزار سپاہ کو کشمیر کے ۳۰۰۰ بہادر سپاہ نے مغلوب کیا اس ہنگامہ مین دوسو آدمی اہل کشمیر کے اور چارسو راجوڑی کے مارے گئے گندہرب کی دلیرانہ بہادری کو دیکھکر دشمن تمام بزدل چہپت ہوئے آخرکار راجہ سنگرام پال نے تابعداری کا سرخط لکہدیا اور گندہرب فتح و نصرت کی ساتہہ کشمیر مین واپس آیا راجہ کی قدردانی سے لوہرکوٹ کا راجہ بنا پہر مفسدونکی شرارت اور راجہ کی سبک گوشی کے باعث مع عیال و اطفال تنگ ہوکر کاشی مین جا نواس کیا گیا مین جاکر اُسجگہہ کے راجہ کو مارکر پنڈون سے عہد کرایا کہ کشمیر کے یاتریون سے کچہہ نہ لیا کرین اور اسطرف سے بہت مندر مدرسے اور دہرم سالا وغیرہ تعمیر کین بلہن پنڈت مصنف کاوتر وکرما دیوچرت بہی اسی راجہ کے عہد مین تہا جبکہ وزیر کلہن پنڈت مصنف راجہ ترنگنی کا باپ بہی اسکے عہد مین ایک بڑا با اقتدار اور مقبول وزیر تہا ۔ دمٹ ولد تونگ جگرام

گندہرب کے چلی جانیکا سخواہش تاج شاہی راجہ کے مارنیکی فکر مین پڑی مگر یہ بات گ
کے ایک خدمتگار نے جو کہ راجہ کا بڑا خیرخواہ تہا فوراً معلوم کرکے راجہ کو آگاہ کیا اور وے
دونون حکمت عملی سے مارے گئے سادہ لوحی وبیوقوفی راجہ کا حال کلہن پنڈت نے بہت کچھہ
لکہا ہے جو کہ کشمیر مین اِس زمانہ تک زبان زد خاص وعام ہے منجملہ اسکے یہ بہی ایک
نمونہ ہے کہ وزیرون نے جب دیکہا راجہ بڑا بیوقوف ونادان ہے ایک نے دولت لوٹنے کی
غرض سے ایک عورت کو زیورات وملبوسات شاہانہ سے آراستہ کرکے سامنے آکہڑا کیا اور
کہا کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ سرگ لوگ سے آئی ہین انہین کچھہ دلواؤ سُنتی ہے اُسے
دولت بیشمار دلوائی دوسرے شخص نے چند عورتین پیش کرکے کہا کہ یہ دیویان ہین اسیطرح
خوب اِن عقل کے اندہے اورگانٹہہ کے پورے کو لوٹا بدکاری وزناکاری مین اسقدر
اِسکو کمال تہا کہ ہمشیرہ تک سے پرہیز کرنا اُسکو محال تہا ایسے افعال ناشایان کے باعث
کلہن پنڈت اِسکو ترک کے القاب سے مخاطب کرتا ہے پہر اعیان دولت نے بہی جانبین سے
لڑائیان لڑائین باہم گر تیر وتلوار کی نوبت آئی راجہ کے جلوس کے دسوین سال بن
بسبب کثرت سیلاب کے سخت قحط اُٹہا اکثر ونکی ویرانی عملین آئی اسقدر گرانی ہوئی
کہ فی خروار شالیکی قیمت پانسو دینار اور بیسہ بہر آش جو کی قیمت ایک دینار اور
بیسہ بہر پشم گوسفند کی قیمت چہہ دینار ہوگئی نمک اور مصالحہ کا نام ونشان بہی نرہا
اکثر تبہ راجہ کو یہ خیال ہوا کہ سرج محل بسبب ہجوم گہنے درختون کے پوشیدہ ہے اسیر
تمامی درخت میوہ دار اور بے میوہ کٹوادئے اسی طریق پر ایسا ہی رسم وراہ جور وظلم
کرتا جسکے سبب روز بروز شر وشور برپا ہوا ڈانگری اور لون قوم کو کامراج اور مراج
مین چُن چُنکر تہ تیغ کیا اکثر برہمنون کے سر تن سے جُدا کئے اور رستون مین جا بجا آویزان
کرادئے اِس خونریزی کے سبب سے تمام قوم ڈانگر ولون لولاب مین اکٹہے ہوکر باغی

ہوے راجہ نے سپاہ فراوان اُنکی سرکوبی کو روانہ کی زمانہ دراز تک جانبین سے ہنگامہ
جدال وقتال گرم رہا اسیحالت مین راجہ کی خواہش ہوئی کہ اوسچل وسوسل کو قید
کرے اِس ڈرسے اوسچل راجوڑیکو بہاگا اور سوسل کسی دوسرے مقام کو چمپت ہوا
اوسچل سو آدمی لیکر متوجہ تسخیر کشمیر ہوا اثناء راہ مین توم ڈانگری وغیرہ اُسکی ہمراہ ہوئی
دہ بارہ مولا کیطرف سے داخل کامراج ہوا توم ڈانگر اور لون جو ہرشدیو سے مقام
لولاب مین فرار ہوئی تہی اُس سے متفق ہوئی - اُسوقت انبوہ کثیر کے ساتہہ وارد
پرسپور ہوا ہرشدیو نے فوج معدود کے ساتہہ بدافع مخالف کیواسطے کوچ کیا اوسچل نے تاب
مقابلہ کی نہ لائی ناچار پیچہے ہٹا ہرشدیو سُست تدبیر نے تعاقب کیا پرہی ہاس کیشو
کی پر تماسہ دیگر اور مندرون کے لوٹ کر بلاتوقف معاودت نماء شہر ہوا یہ سُنکر
اوسچل حوصلہ مند ہو قصبہ بارہ مولا مین مقیم ہوا سوسل بہی اُسی درمیان مین
معہ فوج کثیر کشمیر مین آپہنچا راجہ نے اُسکے زیر کرنے کو سپاہ بیشمار روانہ کی تیغزنون
کی دست درازی دیکہکر میدان رزم سے سوسل کے پاؤن اُکہڑ گئے اور بہاگا -
ادہر اوسچل نے دوبارہ دوتین روز کے بعد پرگنہ لار کی راہ کشمیر پر قبضہ کرنا چاہا
ہرشدیو نے بہی مقابلہ کو لشکر جرار بہیجا اِس سراسری مین راجہ کے سردار کا سر کاٹا
گیا اور ہلچل پڑ گئی سپاہ سراسیمہ ہوئی ایک طرف اوچل کا خالو آنند مراج مین
جاکر مصدر فساد ہو معہ جماعت ڈانگرون کے قصبہ پانپور مین آیا اور چندراج سردار
مرسلہ ہرشدیو کے ہاتہہ سے اُسکا کام تمام ہوا پہر چندراج سوسل کی لڑائی کو بہیجا گیا
کیطرف روانہ ہوا دہانیز سوسل نے چندراج کو اپنے خالو کے پاس عدم کو بہیجا اور
خود شہر کی راہ لی جب اوسچل نے یہ خبر پائی آگا پیچھا دیکہکر بہ نیت اقدام شہر کو قدم
بڑہایا ہرشدیو دریاے بہت پر کشتیون کا پل باندہکر دریاے جنگ کو جوش مین لایا

عین ہنگامہ رزم مین ایک پیل مست کو اُسکے لشکر پر ہانکا قضارا کسی گوشہ سی تیر نے اُسکے کانمین پہنچکر سر گوشی کی بمقتضاے فرمان قدر اُس فیل مست نے مخالف کے مقابلہ سے سر پھیرا فیل گردون نے یہ کجبازی کی کہ اولٹی بلا سر پر آپڑی تھی جو ڈپٹا ہرشدیو کے فرزین بند توڑ ڈالے پیادہ و سوار کو بساط جمیعت سے پریشان کیا راجہ شطرنج مین ڈوبا خیال کیا کہ بُری چال ہوئی فوج کی حفاظت کو کوئی منصوبہ کیا چاہی قلعہ لوہر کوٹ کو دوا سپہ روانہ ہوا کہ اُسکی حفظ و نگہبانی مین مصروف ہو اثناء راہ مین مقام ہستہنی کرن مین دشمنون کے ہاتہہ سی بہت تنگ ہوا۔ ادہر اوسچل کے کارگذارون نے دولت خانہ شاہی کے حجرونمین آگ لگادی اور تمام خانہ شاہی شعلہ نور سے منور ہوا ہرشدیو نے اُس آگ بجہانے کو ایک گروہ مقرر کیا یہ تو مقام اضطراب کا ہی تہا آگ لگی ہوئی تہی باقی فوج نے جو تہلکہ دیکہا حیران ہوئی آخر کو خوف کی چنگاریان ہر ایک کے دلمین ایسی دہک اوٹہین۔ کہ خرمن صبر و استقلال سوخت ہوگیا جسکے جہان سینگ سمائے چلدیا بجز خند آدمیون کے راجہ کے پاس کوئی نرہا چونکہ آگ بڑہکنے سے انقلاب کلی پڑگیا تہا قوم ڈُم انگری وغیرہ نے خوب ہاتہہ مارے راہیون کا مال و اسباب زر و جواہر جو جسکے ہاتہہ لگا وہ لیا ستر نفر راہی اُس آگ مین جلکر خاک ہوگئے تو ہر ایک امیر و وزیر خدم و حشم نے راجہ ہرشدیو سے روگردانی کی راجہ صرف دو خادمون کے ساتہہ خوار و زار بے توشہ و زاد راہ ایک فقیر کے مسکن مین جاپڑا اور دو شبانہ روز بہوکا پیاسا اُسجگہہ رہا۔ اسی عرصہ مین کسی دشمن نے اوسچل کو خبر دی آخر اُسکے آدمیون نے راجہ ہرشدیو کا کام تمام کرکے رانی شرمیتی کے شرا پر پہونچا دیا اسکی سلطنت گیارہ برس ۲ ماہ ۶ یوم رہی اور یہان ساتوان ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

راجہ اوسچل

سنہ ۵۱۷ ہجری مین اُسنے جمال عروس ملک کو عدالت اور انصاف کے حسن وجمال ۱۱۲۳ع
سے آرایش دی چند مدت تک سوسل اور قوم ڈانگری بغرور اپنی مدد کے سن نا
حوصلہ پورا کرتے رہے راجہ بھی اُنکے حقوق معاونت پر خیال کرکے کسی امر کی ممانعت
نہ کرتا تدبیر سے سوسل کو لوہر کوٹ کی حکومت پر روانہ کیا ڈانگریون کو حکمت سے
لڑوا کر مروا ڈالا اور عقل کی بدولت فتنہ وفساد سے فارغ البال ہوا فسادیان
کامراج کے ہتھیار اور گھوڑے سختی سے داخل سرکار کرائے تالیف قلوب سے انکو
کشتکاری پر راضی کیا سرکشونکا پورا تدارک فرمایا اور داد ودہش مین مصروف ہوا
بذات خود ہر ایک کا انصاف کرتا لباس بدل کر اطلاع احوال رعایا کیواسطے
شہر مین گشت کرتا ہر ایک امر کا تدارک اور تلافی فوراً کرتا مخبران صادق گفتار
ہر شہر ودیار مین مقرر کئے تاکہ سچی سچی خبرین پہنچایا کرین اور آپ ہر خبر سے باخبر ہوکر
ظلم گدازی اور چارہ سازی مین مصروف ہوتا ہموارہ بنی نوع کو گہوارہ عدالت مین
آرام دیتا غلہ کے کہاتے جمع کرتا نقصان کیوقت ارزان قیمت پر فروخت کرتا
گرانی اپنے ملک مین رہنے نہ دیتا چورون کی روزی مقرر کردی تاکہ چوری نہ کرین
جور وبیداد ظالمون سے وصول کرتا اچھے کامونمین صرف کرتا کیا مجال ہے کہ کارپرداز
کسی سے رشوت لین غماز اور چغلخورون کو اپنے پاس نہ آنے دیتا ارباب علم وہنر
کی عزت اور تکریم کرتا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ دنیا مین جسقدر اچھے اوصاف
ہین وہ تمام اس راجہ مین موجود تھے عدالت اور سخاوت مین اسنے کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہ کیا تمام مندر منہدم شدہ از سر نو تعمیر اور عمارت کرائے تمام

بلا دو امصار سوختہ و ویران شدہ کو مرمت کرا کر آباد کرایا صرف دو عیب اس راجہ مین یہ تہے کہ وضیع و شریف کے ساتہہ بدزبانی اور گالی سے پیش آتا اس سبب سے معزز لوگ اس سے ناراض تہے نیز ہر روز لوگونکو باہم لڑا دینا اسکا کہیل تہا۔ تمام صحن خون سے لبریز رہتا تہا آخیر ایام مین دلاورون اور ہنرمندون سے حسد کرنے لگا اور خود پسندی کی تعریف اسکے دلمین سمائی سنگدلی سے لوگون کے خون کرانے مین عار نہ کرتا ہر دم اہلکارون کے تغیر و تبدل اور عزل مین رہتا۔ انہین باتونکی طرف دیکھکر گندہرپ جو ہندوستان سے واپس آیا تہا اسکی نوکری سے کنارہ کش رہا سوسل بطمع سلطنت لوہر کوٹ سے اسکے ساتہہ جنگ کرنیکو آیا ادہر سے اوچیل بہی مقابلہ آرا ہوا اور مخالف کو پیچہے ہٹا کر خود ایوان شاہی مین واپس آیا مگر سوسل دوبارہ فوج جرار لیکر پہنچا اور راجہ کیطرف سے گگنچندر اسکی گوشمالی کو بہیجا گیا اسنے میدان کارزار سے اسکو بہگا دیا راجہ نے کامراج کیطرف سے اسکا تعاقب کیا اس بات سے ڈر کر سوسل ملک دارد کو بہاگا اور پہاڑی راستون مین سے گہوم کر بدستور لوہر کوٹ پر قبضہ کر لیا انہین ایام مین فرمانروای دارد بہی کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا ہرشدیو کا پوتا جو صغیر سن تہا راجہ نے اسکے مارنیکا حکم دیا جب جلاد اسکے مارنیکو گئے تہے قدرت الہی سے یکبارگی ایسی باد طوفان سخت چلی کہ وہ لڑکا دریا مین گر کر بہ گیا ایک برہمن کے ہاتہہ لگا کچہہ مدت کے بعد ایک عورت نے اسکو پہر دیس مین پہنچایا وہان مالوہ کے راجہ نرورم نے اسکو اپنے بیٹے کی مانند پرورش کر کے فن سپاہگری مین یگانہ عصر بنایا بعض کہتے ہین کہ جلادون نے راجہ کے دکہلانیکو کوئی اور لڑکا مارا تہا اسکو بانی جی متی نے پالا تہا اس درمیان مین سوسل راجہ لوہر کوٹ کے گہر مین ایک لڑکا

پیدا ہوا اُسکا نام جے سنگہ رکھا گیا یہ شخص بڑا اقبال مند ہونیوالا تہا اسکے پیدا ہوتے ہی
اوسچل اور سوسل مین اتفاق ہوگیا اسی وقت سویم جی مین آگ ظاہر ہوئی راجہ ہارون
تیرتہہ کو گیا راستے مین چورون اور ڈانگرون نے رات کیوقت اسکا سامنا کیا مگر راجہ نے
باوجود تنہائی کے کمال دلاوری سے اُن سب کو بہگایا لیکن چونکہ راجہ اپنی فوج سے
علیحدہ ہوگیا تہا اسلئے لوگون کو گمان ہوا کہ راجہ مارا گیا ہے۔ چہوڑا ور رڈ جو راجہ
یوشسں کی اولاد مین سے تہے تخت سلطنت پر بیٹہنے کی فکر مین پڑے اور راجہ اسی
درمیان مین اپنے تخت پر جا بیٹہا مگر انکے دل سے ہوا ے ریاست دور نہوئی چار پانچ
برس تک بہت سے لوگون کو اپنے ساتہہ ملا کر راجہ کے مارنیکی تدبیرین کین۔ اودہر
سنگرام پال مر گیا اور اُسکا چہوٹا بیٹا سوم پال مسند حکومت راجوڑی پر بیٹہا
ایکروز راجہ اوسچل دیوانخانہ مین اکیلا بیٹہا تہا وہان سے اُٹہہ کر محلسرا کو گیا راستے
مین ایک شخص نے عرض کرنیکے بہانہ سے اُسکے ہوے سر پکڑ لئے اور رڈ وغیرہ نے
تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور جو کوئی امداد کو پہنچا وہ بہی اُنکی تیغ خونخوار سے
نہ بچا اسکا عہد حکومت ۱۰ برس ۴ ماہ ایک روز ہے اور ۱۴ برسکی عمر مین کشتہ ہوا

راجہ رڈ

سنہ ۳۲۳ ۶۱۱ سنہ ۹۱۰ بکرمی مین رڈ تخت پر جا بیٹہا اور طرفداران راجہ اوسچل کو مارا آخر کو ایک شخص کی
ضرب زدآور سے اسکا کام بہی تمام ہوا اور ویڈ جو اسکا دوسرا بہائی تہا باشندگان
دیدامسٹ کے ہاتہہ سے مارا گیا گگہ چندر کی دلاوری سے تمام نمکحرام اور شریر لوگ
جان بحق تسلیم ہوئے رڈ نے صرف رات کی ایک پہر تک راج کیا آخر گگن چندر نے
تمام شریرون سے فراغت پاکر راجہ اوسچل کا ماتم شروع کیا رانیان جہترا اور جنو

راجہ کے ساتھ ستی ہوگئین پہر گگنچندر نے سمت ۹۱۱ بکرمی مین ازراہ وفاداری بخلاف ۱۱۳۳ء
مرضی رعایا آپ مسند حکومت کو نہ اختیار کرکے راجہ سلہن کو جو اوچل کا رشتہ
مین بہائی تہا تخت نشین کیا جب سوسل کو اس معرکہ کی خبر ہوئی بڑے انبوہ
سے بعزم تسخیر کشمیر لوہر کوٹ سے کشتواڑ مین آیا مگر بمقابلہ فوج کشمیر تاب نہ لاکر معرکہ
سے پیٹھہ دکہلائی پہر گگنچندر نے مشیر سلطنت ہوکر اپنی تدبیر سے قوم ڈانگر کو تہ تیغ
کیا اور آخر راجہ کے اطوار ناہموار سے بیزار ہوکر کنارہ پکڑا موضع گگنہ گیر اور قلعہ
ایک آباد کرکے سرحد لاہور مین گوشہ گزین ہوا اور باغی ہو سوسل سے نامہ و پیغام
کرکے اُسکو تسخیر کشمیر کا اشتعال دیا اور سوسل کشمیر پر چڑہ آیا آخر کار سلہن اور اُس کا
بہائی لوٹن گرفتار ہوکر لوہر کوٹ مین محبوس ہوے اور سوسل شہر مین داخل ہوا
راجہ سلہن نے ۳ ماہ ۲۷ یوم راج کیا ؛

راجہ سوسل

سمت ۹۱۱ مین راجہ سوسل نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام مفسدونکو جلاوطن کیا وہ لوگ ۱۱۳۳ء
راجہ ہاے کوہستانی کی پناہ مین قیام پذیر ہوے اور عناد کی دیوار مستحکم کرتے رہے
اسی زمانہ مین گرہن ہوا راجہ و لوگ پریاگ راج کو تیرتہ کے لئے روانہ ہوئے بکہاچر ہرشدیو
کا پوتا جو راجہ دکن کے پاس تہا انکی تحریص اور پامردی سے بعزم تسخیر روانہ ہوا سوسل نے
بہی انکی مدافعت کیواسطے لشکر جرار روانہ کیا بکہاچر نے شکست کہائی مگر بعد ازان
چونکہ گگہ چندر نے ڈامرون سے بغاوت کرادی اور سوسل کے گہر مین پہوٹ پڑی سوسل
لوہر کوٹ کو بہاگ گیا اس مرتبہ سوسل نے آٹہہ سال ۱۰ یوم راج کیا ؛

بکہاچر

سمت ۱۱۹۸ مین بکہاچر مسند نشین ہوکر شراب نوشی اور شہوت پرستی و دست درازی سنہ ۱۱۴۱ ع
مین مشغول ہوا اُسکی رانی ملہ گشٹ وزیر اعظم پر چہوڑ دی اسلئے صغیر و کبیر سوسل سے
ملگئے بکہاچر نے یہ سنکر ۶ ماہ ۲ ایوم کی حکومت کے بعد پوشیانہ کی راہ لی *

راجہ سوسل مرتبہ ثانی

اودہر سوسل نے مرتبہ ثانی سمت ۱۱۹۹ بکرمی مین تاج و تخت کو آرایش بخشی چند روز کے بعد سنہ ۱۱۴۲ ع
بکہاچر راجہ ہرے کو بتانی کی امداد سے آمادہ جنگ ہوا اور قصبہ بیج بہارہ مین آکر ٹہرا
سوسل کے بہت سے لوگ مارکر جاید رمین آگ لگادی جسکی بہڑک نے تمام مال و اسباب
حیوان وانسان مکانات و تعمیرات کو خاک سیاہ کردیا پہر سوسل آپ میدان کارزار
مین آیا اور بعد جنگ بسیار کے بکہاچر مفرور ہوا چونکہ قوم لون اور ڈانگر اپنی دورنگی
کے سبب سے کبہی اسطرف اور کبہی اسطرف ہوجاتی تہی بکہاچر اس مرتبہ ناکام واپس
گیا خلقت کا اس غدر سے بڑا نقصان ہوا اور غلہ کی بڑی گرانی ہوئی اُس زمانہ
مین سوسل نے اپنے لڑکے جبنگہ کو ولیعہد بنایا مگر کاروبار ریاست مین دخیل نہ کیا
اسوقت تمام سردار اور اکابر اس دیار نے اپنے دایرہ اقتدار سے قدم باہر رکہا
تہا پاؤن پہیلانے لگے اس سبب سے شرارۂ شر و فساد نے جانسوزی اختیار کی
ایام کی نیرنگی سے تیرہ دلون نے راجہ کے خون پر چشم غضب سُرخ کی آخر حدود مراج
مین کسی تیرہ اختر نے حقوق نعمت فراموش کر راجہ سوسل کو زیر تیغ بیدریغ کہینچا
اس مرتبہ عملداری اسکی چہہ برس ۲۷ یوم رہی *

راجہ جی سنگہ

سمت ۱۲۰۵ بکرمی مین راجہ جینگہ تخت حکومت پر بیٹھا اور فتنہ پرداز باہم تنازعہ پر آمادہ ہوئے آخر نفاق اور بے اتفاقی سے اسکی جمعیت پریشان ہوئی جب جینگ نے اس حادثہ جانفرسا پر وقوف پایا اور بالغ ہوا دیدۂ پرنم وسینۂ پرغم سے شہر و دیہات کی دلداری کرنے لگا اور مضبوطی اقرار و عہد کے ساتہہ منادی کرادی چونکہ نیکی بدی کا سررشتہ کارکنان کارگاہ تقدیر کے ہاتہہ مین ہے ناکام جو کام انسان سے صادر ہو مقدر کا لکہا سمجہنا چاہیے تحریر سرنوشت امٹ ہے پس گنہگارون کو چاہیے کہ اپنی عفو تقصیر کیواسطے بیخوف وہراس درگاہ والا مین حاضر ہون انصاف و عنایات مربیانہ سے خوشحال کیے جاوینگے اس ندای جانبخش سے بعض عصیان شدہ بکمال ندامت اور شرمساری سے حاضر ہوئے اور راجہ نے حسب تقاضائے پیش بینی جو اقرار کیا تہا وفا کیا اس عفو سے اکثر لوگ جو سرکش تہے بدلجمعی تمام حاضر خدمت ہوئے عناد فتنہ و فساد بالکل بیٹہہ گیا بعد ازین بہچاچر نے پاؤن نکالے تیجہ چند ولد گگنہ چند کی ہمت سے آمادہ بیکار ہوا مگر شکست کہائی اسیطرح چند مرتبہ جنگ کیا کچہہ پیش نہ گئی آخر خون کی بیٹہہ ٹہونکنے سے پرگنہ بانہال مین مقیم ہوا احسان مددگار نے عین کارزار مین لار جے سنگہ کے لشکر سے نامہ و پیغام کرکے بہچاچر کا کام تمام کیا اور ملک کشمیر نے تشویش سے رہائی پائی بعد اسکے لوٹن برادر سلہن سے جو قلعہ لوہر کوٹ مین مقید تہا چند مرتبہ جہگڑا اٹہا آخر اسی جہگڑے مین لوٹن کو بہی دنیا کے جہگڑے سے چہٹکارا ملا پہر جینگہ عدالت مین معروف ہوا اسکے عہد مین کلہن پنڈت نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی نام زبان شاستر ہی مین تصنیف کی اور آوگونندسے جیسنگہ تک اسمین حال لکہا باقیماندہ

سنہ ۱۱۴۸ء

حال جے سنگہ سے زین العابدین تک زونہ راج پراجہ بٹ اور شری ور پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکہا کلہن پنڈت اس راجہ کا وزیر اور بڑا فاضل پنڈت تہا ۶۲ برس ۱۱ ماہ ۲۷ یوم کے بعد ترکون سے راجہ کی لڑائی ہوئی اور شبخون کی ترکتازی مین جان شیرین ترک کی کلہن پنڈت نے اس راجہ کا حال بمقتضائے مصنفان تصنیف ہے احوالات فرمانروایان عہد خود قریب دو سو ورق پر لکہا ہے جسکو بباعث طوالت ترک کیا گیا ؛

راجہ پرمانو

۶۱۱۶۴ سنہ　راجہ جینگہ کا لڑکا سمٹ ۱ الجمری مین پرمانو نام صدر نشین چار بالش جہانداری ہوا اسکے عہد مین دو وزیر باتدبیر کے وسیلے سے اکثر مکار لوگ روحانی شکلون سے خلوت مین ظاہر ہوتے تہے راجہ کو اعتقاد تہا کہ قدسی دیو وغیرہ اسپر ظاہر ہوتے ہین اور فیض دیدار اور برکت دعا سے کشورستانی حاصل ہوگی اسلئے زر و دولت بیشمار ان مکارون کے کاروبار مین بے سوچے سمجہے خرچ کرتا تہا اور سلطنت مین بہت کم مصروف ہوتا اسکے ایام حکمرانی ۷ سال ۶ ماہ لکہے ہین ؛

راجہ ورتی دیو

یہ شخص ۷ برس تک معشوقہ سلطنت سے دوچار کامرانی رہا مگر اسکے شبستان حیات کا چراغ آرزو گل تہا یعنی کوئی وارث سلطنت نہ رکہتا نخلبندان ریاض تدبیر نے

اوبیہ دیو نامی ایک راجہ کو تخت خلافت پر بٹھلایا۔ اسکی موٹی عقل کی یہ روایت ہے کہ پتھر کے سنگریزون کو پہاڑ دن کے لڑکے سمجھکر اُنپر دودہ ڈلواتا تھا تاکہ وے پرورش پاوین اور تالاب ڈل کی سیر مین اپنے پانی کیطرف جو جہانکا تو اپنے مُنہہ کا عکس دکھلائی پڑا اُسی مخالف خیال کرکے ایک طمانچہ جو مارا تو انگوٹھی نکلکر پانی مین گرگئی اُسنے ایک خط کشتی کی اُسجگہہ پر کھینچدیا جہان سے انگوٹھی گری تھی جب سیر تالاب سے دل سیر ہوا واپس آنے کیوقت کشتی کے خط کی علامت سے انگوٹھی ڈھونڈنے لگا۔

راجہ رتنہ دیو

یہ شخص اوبیہ دیو کا چھوٹا بھائی تہا قوم لون کی امداد سے ۸ برس ۱۳ دن حکمرانی کرتا رہا اپنے بھائی سے بڑھکر عقلمند تہا۔

جگ دیو

اسنے چمنستان عدالت اور رعیت پروری کو تازہ سرسبزی بخشی خار زار رسوم ناپسندیدہ کو بیخ وبُن سے چُنکر نکال ڈالا چند روز کے بعد وزیرون کے فساد کے باعث تخت وتاج چھوڑکر دوسرے شہر کو چلاگیا اور وہان سے چند گروہ کو موافق کرکے لوٹا۔ اسکا لوٹنا تہا کہ مخالفون کی قسمت پلٹ گئی دوبارہ تخت حاصل کیا پدم نام دربان نے ۱۴ سال ۳ ماہ ۳ یوم کی حکومت کی بعد زہر پلاکر مار ڈالا

راجہ دیو

یہ شخص دشمنون کے خوف سے کشتواڑ کو بہاگ گیا تہا وہان سے کہاوریارہ کی لوگون کی مدد سے مراجعت کی پدم نے اودہر سے ہنگامہ گرم کیا ناگاہ کسی چنڈال کے ہاتہ سے عدم کو رُخ کیا راجہ دیو نے فتح پائی اُس زمانہ مین نبیرہ لکہہ چند بلاڑ چندر جو پرگنہ لار مین صاحب اقتدار تہا آمادہ حوصلہ بزرگ ہوا اور نصف ملک کشمیر اپنے قبضہ مین لایا اور بلاڈمٹ جسکو اب بلدیمر کہتے ہین اپنے نام پر آباد کیا قوم بٹ چونکہ راجہ سے منحرف ہوگئی اسلیئے راجہ نے اُنکو تاراج نیست ونابود کیا اور یہانتک اس گروہ کا دشمن بنا کہ لوگونکی زبانپر اسبتک مثل چلی آتی ہے کہ نہ بٹوام مین بٹ نہین ہون ۲۳ برس ۳ ماہ ۲۷ یوم کی حکومت کی بعد مرگیا ؎

سنگرام دیو

۱۲۵۷ع راجدیو کا فرزند سنگرام دیو سمت ۱۳۱۴ بکرمی مین فرمانروا بنا دوست نوازی اور دشمن گدازی مین ناموری حاصل کی سورج نام اپنے چہوٹے بہائی کو اپنا نایب بنایا راجہ کی مہربانی سے اس کوتاہ حوصلہ کا پیمانہ چہلک پڑا درپے عداوت ہوا والی لار کے پاس بامید مدد بہاگ گیا راجہ اُس سے بہی گرم پیکار ہوا ناگزیر تونگ نامی سردار شمالی کے پاس چلا گیا راجہ نے تونگ پر لشکرکشی کی اُسے مغلوب کرکے سورج کو قتل کیا بعد قتل خونِ محبت نے جوش کہایا

بہائی کے غم مین اسقدر مسلوب الحواس ہوا کہ امراض جگر مین پہنسا اسی وقت مین سنگرام چندر لار
بر سر فساد ہوا راجہ سنگرام دیو نے اپنے غم و غصہ سے مقاومت کی تاب نپا ئی بیقرار ہو کر راجوڑی کو
چلا گیا یہان ڈانگریون نے اہل شہر کو غارت کرنا شروع کیا آخر سنگرام دیو وہان کے زمیندار کی
مدد سے لڑائی پر آیا اور سنگرام چندر کو نکالا گنہگارونکی تقصیر معاف فرمائی انجام کار
کلہن کے بیٹون کے ہاتہہ سے ۱۶ برس کی حکومت کے بعد زہر ممات نوش جان کر کے خواب راحت
جاودانی مین سرشار ہوا ۔

راجہ رام دیو

سنہ ۳۰ ۱۳ بکرمی مین اسکے بیٹے رام دیو نے نیزہ جہانداری بلند کیا اور قاتلان پدر کو خون سے نہلایا ۶۱۲۷۳
پرگنہ وچہن پارہ کے جنوب ویہ دریا کے لبو دری پر قلعہ مستحکم تعمیر کرایا اسکی رانی نے محلہ سدر متہ
جسکو اب بابہ محل کہتے ہین اپنے نام سے آباد کیا چونکہ اسکی کوئی لڑکا نہ تہا ایک برہمن کے لڑکے لچہمن نام
کو متبنی کیا ۱۲ برس ایک ماہ ۱۰ یوم کے بعد مر گیا ۔

راجہ لچہمن دیو

سنہ ۳۵ ۱۳ بکرمی مین لچہمن دیو زینت افزاے اورنگ خسروی ہوا اسکی بہائی نے اپنے نام ۶۱۲۹۵
پر محلہ اہلہ مر آباد کیا اسکی عہد مین کجل ترک اسملک مین آئے خلق خدا کو رنج و عذاب پہونچایا
۱۳ سال ۳ ماہ ۱۲ یوم کے بعد راجہ نے انتقال کیا چونکہ سہمہ دیو اور سنگرام چندر
کی باہم خصومت تہی بدینوجہ لشکر بیگانہ کے ہاتہہ سے شہر کی بڑی خرابی ہوئی آخر
اسی عرصہ مین سنگرام چندر اس دیر ناپائدار سے کوئی عدم کو سدہارا ۔

راجہ سھمیہ دیو

اِس شخص نے دشمنوں سے فرغت پاکر بے اندیشہ و غم سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین تخت کو زینت بخشی در رعایا کو ظالموں کے شر و فساد سے نجات دی بعد حکمرانی ۱۴ برس ۵ ماہ ۲۷ یوم وہ بھی کسی کے ہاتھہ سے مارا گیا۔ سنہ ۱۳۰۸ء

سہدیو

اسنے ۱۹ برس ۳ ماہ ۲۵ روز فرمانروائی کی اسکی عہد حکومت مین شاہ میرزا بن طاہر نے (جسکو ڈریو صاحب نے لکھا ہی کہ بعہد راجہ سیتا دیو تبت والون نے سنہ ۱۳۱۵ء مین ادہر کو رُخ کیا) سواد کبرسے ادہر کو عزم کیا راجہ نے موضع دارو دیر اُسکو جاگیر مین عطا فرمایا لشکری چک جد چکان کا بھی انہین ایام مین بہائی کی تغلب کی علت سے مقام برشال سے (جو داوہ وہ کا دار الصدارت ہی) اس گلزمین مین وارد ہوکر مقیم ہوا اور نیز لقبہ نل (جو تبت کی امرای عظام مین سے تہا) دشمنون کے ہاتھہ سے مارا گیا اسکا لڑکا رنیچین نامی جسکو رتنجیو بھی لکھا ہی بعمر نابالغی بخوف اعدا بہاگ کر کشمیر مین راجہ لار کے پاس آیا راجہ نے اسکی آوارگی پر ترحم فرماکر موضع گیر واقعہ پرگنہ لار مین اسکو ٹہرایا روزمرہ خرچ کا کچھہ وظیفہ مقرر کردیا اسکی عہد مین (جسکو مؤرخان فارسی نے ۷۲۰ ہجری مین لکھا ہے) زوالجو نام قوم ترک جسے ذوالقدر خان کہتے ہین ستر ہزار سوار سے مانند سیلاب کے براہ بارہ مولا چڑہ آیا راجہ سہدیو نے اپنی بازوی طاقت مین یہ زور نہ پایا کہ اُس ترک کا مقابلہ کرے ناچار سلطنت ترک کرکے کشتوار کو چلا گیا وہان کے راجہ کی لڑکی اُس سے منسوب تہی۔ رامچند رموضع گگنہ گیر مین جسکا نشان ابتک ظاہر ہے مجبور ہوا اکثر آدمی بھی

جو اس بدکار کے ہاتھون سے ناچار ہوکر پناہ جو ہوئے اپنی حفاظت مین رکھا ترکون نے
۸ مہینے تک شش جہت کشمیر مین خونکی ندیان بہائین اور قتل عام اور آتشزدگی
انہدام مکانات اور قطع سلسلہ کشتکاری مین بڑا شغل رکھا جملہ آبادی ویران
ہوگئے نایابی غلات سے قحط ظاہر ہوا جو کوئی ان جفاکارون کے سامنے آگیا بادشاہ سے
لیکر گدا تک مرد و زن برنا و پیر اشکوتہ تیغ بیدریغ کیا تمام ملک مین نعرہ آہ و فغان بپا ہوگیا

شعر

شد از باد کین آتش فتنہ ریز ٭ زمین فتنہ خیز آسمان فتنہ ریز

روزگار ناہموار و فلک کجرفتار نے وہ ظلم و ستم دکھایا کہ کسی نے ایسا دیکھا نہ سنا تھا
ہر طرف نعشین مردونکی نظر آتی تھین آٹھہ ماہ توقف کرکے پھر خونریزی و کشا
کشی شروع کی اور قتل عام کا حکم دیا بہت لوگ جو بھاگ کر جہیل وچاہات
مین پناہ گزین ہوگئے تھے تلاش کرکے مارے گئے عورتون اور بچونکو خطائیونکے
ہاتھہ بیچ ڈالا اور آخرکار قحط سے تنگ آکر قیدیون کی صلاح سے بانہال
والی کوتلن پرگنہ دیوہ سر کی طرف سے ہندوستان کو بھاگ راستے مین فراز
کوتلن اور پہاڑون کے تسگاف سے باران برف برسی کہ کسی متنفس کو دم
راست کرنے کی مہلت ندی سب کے سب دم مین عدم کو روانہ ہوگئے
پھر کچھہ لوگ جو بچے ہوئے تھے پہاڑونکی گھاٹیون اور جنگل کے درون
سے نکل آئے چونکہ کوئی ناظم ملک نہ تھا قوم خشان نے دست تطاول دراز
کیا اسوقت رینچن نے ایک گروہ کو اپنا یار بناکر شہر مین عملداری کرلی اکثرون
نے اسکی غاشیہ برداریکو زیب دوش کیا مگر راجچندر نے جو قلعہ گگنہ گیر مین تھا
اسکی تابعداری قبول نکی رینچن نے پہلا حق بھولکر نمکحرامی کی بدنامی کا خیال نہ کر
ایک گروہ تبتی کو سوداگرونکی بھیس سے قلعہ مین بھیجا آلات رزم مخفی طور کردئے خود بیرون قلعہ در پردہ موقع کے انتظ

مین ٹہر رہا آخر موقع پاکر قلعہ مین گہس گیا راجہ رامچندر کو تہ تیغ کیا اور اسکی وجہ کوٹہ رانی کو جبراً اپنے عقد مین لایا اور دوسطر اطفا نایرہ فساد کے دونون تبت در پرگنہ لار کو راون چندر ولد رامچندر کی جاگیر مین دیکر اسکے دل سے خیال کینہ جوئی دور کیا پہر راجہ سہدیو نے بہی بخواہش ملک کشتواڑ اسی اسطرف کو عزیمت کی مگر دیکہا کہ زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے اور اطاعت رینچن سے ننگ و عار سمجہی ہے مانند بخت برگشتہ کے کشتواڑ کو لوٹ گیا رینچن جور و ظلم مین بخوبی مشغول و معروف ہوا ۰

(عہد فرمانروایان اسلامیہ) رینچن شاہ

سنہ ۱۳۴۱ ع سمت ۱۳۹۰ بکرمی مین پہر رینچن شاہ فرمانروائے کشمیر بنا عہد ہنود کا خاتمہ اور مسلمانون کا آغاز ہوا اسنے عدل و انصاف سے رسدراہ امن کہا یا ہنود کی خاطرداری و دلدہی بہی اسکو منظور نظر رہی بہت سے فتنہ انگیزونکو اسنے مارا اور شمس الدین کی بڑی قدر کی کوٹہ رانی اور شہزادہ حیدر کو اسکی حفاظت مین کہا اپنے نام پر شہر رینچن پور آباد کیا اور موسم سرما مین تین برس کی حکومت کے بعد درد سر سے مرگیا یہ رینچن شاہ چونکہ تبت سے صغر سنی مین یہان آیا تہا اپنے آبائی مذہب سے بالکل ناواقف تہا اسلئے اسنے بہت سے داناؤن اور اعاظم قلون خصوصاً گشترلو یہ سوامی سے عرض کی کہ بنامی طریقہ دہرم ہنود کی چاہی مگر انہون نے اسکی درخواست منظور نہ کی اور پائدنہین ہیتنہ بارا جس سبب سے اسنے تنگ آکر دلمین عہد کیا کہ کل صبح کو اول مرتبہ ہین جسکو دیکہونگا اسی کا مذہب قبول کرونگا خواہ وہ کسی ملت و طریق کا ہو وہ ہدایت آگیہ ہے یا نہ کرے ۰

نظر برین وقت سحر اپنے دریچہ سے کیا دیکہتا ہے کہ ایک فقیر ژولیدہ مو لب نہر دہی دریا بہت بے بائین اسلام نماز پڑہ رہا ہے بے تامل اسکو طلب کرنی پوچہا تو کون ہے اور کیا کر رہا ہے اسنے جواب دیا نام میر بلبل شاہ طریق و معمول اہل اسلام ہے تو سنکر بمقتضائے مشیت اسنے اس فقیر کے اعمال کو پسند کیا اور مسلمان ہو گیا بعض کا خیال ہے کہ یہ فقیر سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین وارد کشمیر ہوا جسکو اب تک ۵۶۹ برس گذر گئے اسکی خانقاہ محلہ بلبل لنکر مین ہے یہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہ فقیر تبت سے ہمراہی بارہ سو مریدون کے یہان آیا تہا اور پرندہ بلبل کو موئے سر مین پال لیتا تہا اسلئے اسکا نام بلبل شاہ

مشہور رہوا؛

(ادوبان دیو)

چونکہ رینچن شاہ کا بیٹا ابھی بہت چھوٹا تھا اسلئے سمت ۱۴ ب مین کوٹہ رانی نے ادوبان دیو برادر سہدیو سنہ ۱۳۲۳
کو مسند حکومت پر بٹھلایا اُسنے علی شیر و جمشید کو کامراج مین کام دیا اور کوٹہ رانی کی ہدایت
کے موافق تمام امور سلطنت انجام دیتا رہا اسی درمیان مین اورڈول نامی ایک ترک براہ ہیرہ پور بڑی
لشکر و خدم کے ساتھ یہان آیا جسکے وحشت سے ذوالیچو کا دہوکا کھاکر ادوبان دیو تبت کیطرف
بھاگ گیا کوٹہ رانی نے تمام اعیان سلطنت کو جمع کر کے بحکمت و دانائی صلح سے اُسے ملک
سے نکالکر رینچن نامی ایک شخص کو تخت حکومت پر کارفرما کیا اور جب ادویان دیو واپس آیا تو
رینچن کو معزول کر کے اُسے پھر بدستور اورنگ شاہی سے ہمدوش کیا پھر شاہ میر اور ادویان
دیو کے درمیان شکر رنجی ہوگئی شاہ میر نے تمام لوگون کے ساتھ رسائی پیدا کی طرفداران ادویان
دیو کو نیست و نابود کرایا ۵ ابرس کی سلطنت کے بعد ادویان دیو بھی مرگیا۔

کوٹہ رانی

پھر صرف پانچ ماہ کے واسطے کوٹہ رانی خود تخت شہی پر جلوہ افروز ہوئی اُسکے عہد مین شاہ میر نے
بہ طمع حکمرانی بعد بہت سے فساد اور جھگڑون کے رانی کا مقرب بنکر پھر فوج کے ذریعہ کوٹہ رانی کو قید
کر لیا مگر وہ بڑے چالاکی سے ملباس فقیر وہان سے نکلکر اندر کوٹ کو بسنے گئے شاہ میر شہر پر
قابض ہوا بعد اُسکے کوٹہ رانی کو بمعہ اُسکے بیٹون کے پھر قید کر لیا +

سلطان شمس الدین

پھر شاہ میر سمت ۱۴۱۶ ب مین مسند سلطنت پر بیٹھکر بلقب بہ سلطان شمس الدین ہوا یہ شخص بڑا بہادر اور سنہ ۱۳۵۹ء

جوانمرد و عادل تھا اُسکے دو بیٹے تھے جمشید اور علاء الدین جسکا نام علی شیر بھی تھا اس شاہ منیر نے تین برس پانچ روز تک حکومت کی ÷

سلطان جمشید

سنہ ۱۳۶۲ء پھر بیٹا اُسکا جمشید سمت ۱۴۱۹ ب مین فرمانروائے کشمیر ہوا اپنے چھوٹے بھائی سے بموقع جنگ اونتی پور مین مغلوب ہوا۔

علاء الدین

سنہ ۱۳۶۴ء پھر سلطان علاء الدین مسند آرائے حکومت سمت ۱۴۲۱ ب مین ہوا اسکے دو بیٹے تھے شہاب الدین و قطب الدین جمشید عہدہ دربانی پر مقرر ہوا اُسنے سوپور مین اپنے نام ایک پل بنایا اسکے عہد مین ایک دفعہ سخت قحط اٹھا تھا۔ اندرکوٹ مین اُسنے محلہ علاء الدین اور اپنے مکانات بنائے۔

شہاب الدین

سنہ ۱۳۸۹ء سمت ۱۴۳۳ ب مین سلطان شہاب الدین نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام پرگنات کشمیر کو حیطہ تصرف مین لاکر برائے تسخیر ولایات دیگر عنان عزیمت اُٹھائی اور براہ بارہ مولا روانہ ہوکر ولایات پہکلی سواد کبر و ملک گہکار کو تسخیر کرکے نعمان و کابل کو لیا پھر بدخشان و دارد و گلگت کو اپنے قبضہ مین لاکر تبت کیطرف گیا تبت اسوقت بادشاہ کاشغر کے قبضہ مین تھا جب اسنے شہاب الدین کے پہنچنے کی خبر سُنی تو بہت سی فوج جرار و سپاہ دحشم بسیار و لشکر بے شمار مقابلہ کو بھیجا طرفین مین سخت ضرب وحرب ہوکر ازبس خونریزی ہوئی گو فوج کشمیر دشمن کی سپاہ سے بہت کم تھی مگر بقدرت الہی و دلاوری سپاہ کشمیر مخالف مغلوب اور ملک فتح ہوا الغرض دفیروزی تبت کے بعد نگرکوٹ و کشتوار

ادہر اُسکے نواحی کو اپنا منقاد کرکے پچاس ہزار سوار و پانچ لاکھ پیادہ دن کے ساتھ دہلی کیطرف روانہ ہوا دہلی مین اُن دنون فیروز شاہ حکمران تھا جب سلطان شہاب الدین دریاے ستلج پر پہنچا فیروز شاہ بھی ادہر سے بڑی فوج لیکر وہان پہنچا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد صلح قرار پائی اور کشمیر سے سرہند تک تمام ملک شہاب الدین کی **سلطنت** مین شامل ہوا وہان سے فتح کرکے تاہم دہلی مین بھی اُسنے لوٹ وغارت کی اور دکن مین پہنچکر سوشرم پور کو فتح کرکے وہانسے بہت سا مال و اسباب نقد و جنس لیکر و فرنوزک و احتشام شاہی کشمیر مین رونق بخش ہوا اُسکے آغاز عہد مین سخت سیلاب آیا تھا اپنے نام پر ایک شہر جسکو اب شادی پور کہتے ہین اُسنے اور لولوڈ امر نے لولوپور جو اب بنام لوہاب مشہور ہی آباد کیا چونکہ اسنے بیگم کی بھانجی لاہہ نام سے مباشرت کی اسلیئے بیگم موصوف اپنے رشتہ دار فرمانرواے سندہ کے پاس بھاگ گئی۔ جسکو سلطان نے بخوف بدنامی بعد مشکل بلاکر فساد لاسہ اور اُسکی ترغیب سے فرزندان بیگم کو نکال دیا اسکے عہد مین ہنود بڑے صاحب اقتدار و وقار تھے اسی طرح ۱۹ برس کی حکومت کے بعد مرگیا۔

سلطان قطب الدین

چونکہ شہاب الدین کا کوئی وارث اُسکے مرنے پر یہان موجود نہ تھا اسلیئے سمت ۱۴۵۲ بکرمی مین سلطان قطب الدین فرمانرواے کشمیر ہوا اُسکے عہد مین سید علی ہمدانی یہان آیا اُسنے پیروان دین کو آئین اسلام سکہا کر ہر طرح سے اپنے مذہب کو رواج دیا بہت ہنود کو مسلمان کیا انکی نیرتھہ کالی کنڈ پر قابض ہوکر وہان رہایش شروع کی اُنکے یہان آنے کی تاریخ یہ ہے۔ سال تاریخ مقدم او را + جوئے از مقدم شرافت او + روایت ہے کہ امیر تیمور جو بڑا منصف مزاج تھا ایک روز رات کو بلباس فقیرانہ گشت شہر کر رہا تھا اتفاقاً ایک مکان مین چند اطفال کو سنہ ۱۳۹۵

روتے اور پیرزن سے کھانا مانگتے دیکھا جسکے جواب مین وہ کہہ رہے تھے کہ دو روز سے تم بھوکھے ہو تو مین کیا کرون کہان سے لاؤن اور تمکو کھلاؤن۔ بادشاہ نے از راہ ترحم دو صرہ اشرفیان اُسکے مکان مین پھینک دین صبح کو اُس پیرزن نے اُنہین اُٹھا لیا انمین سے ایک اشرفی توڑا کر غلہ وغیرہ ضروریات خرید اہمایون نے جو سید تھے اسکے احوال پر دالتفت ہو تہمت لگا دی سب اشرفیان لے لین بادشاہ نے دوسرے دن بڑھیا کے گھر کا وہی حال دیکھا دم صبح اُسے بلاکر تمام احوال دریافت کیا اور غضبناک ہوکر اُس سید کو بلایا سید نے بڑی چالاکی سے بحضور شاہی بھی بیان کیا کہ انہون نے ہماری اشرفیان جو چورائی تھین واپس لین یہ سُن اور مُہر دیکھ ملاحظہ فرمایا نہایت خشمناک ہوا چکے سے تمام سادات شہر کو جمع کر کے اُنکا محاصرہ کرایا ہفت جوشی گھوڑا تپاکر اُن تمام کو کہا کہ سادات چونکہ آگ سے نہین جلتے آپ لوگ اس گھوڑے پر سوار ہون جسنے انکار کیا وہ قتل ہوا جو چڑھا وہ جلگیا سید علی ہمدانی جیکے حکمت سے جان بچاکر یہان بھاگ آیا اور بادشاہ کو مرید بنا لینے کے باعث نام آور اور ہنود کے متبرک مکانپر قابض ہوا قطب الدین شاعر بھی تھا نمونہ اشعار اُسکے یہ ہین۔

اے بگرد شمع رویت عالمے پروانۂ ٭ از لب شیرین تو شور لیست در ہر خانۂ ٭ من بچند بے آشناے میخورم خون جگر ٭ آشنا را حال این است واے ہر بیگانۂ ٭ قطب مسکین گر گناہے میکند عیبش مکُن ٭ عیب نبود گر گناہے میکند دیوانۂ ٭ لوہر کوٹ کے جسقدر حکام یہان فساد کرتے تھے وے بھی نکالے گئے اور خاص لوہر کوٹ کے انتظام کو لولو ڈامر بیجا گیا مگر وہان کے حاکم نے جو چھتری تھا اس ڈامر کو جان سے ماردیا جسپر قطب الدین کی کم ہمتی نے خاموشی اختیار کی دریاے بہت پر اُسنے ایک گانو قطب الدین پور نام آباد کیا تھا۔ اسنے اپنے وقت کے بہت سے قحطون پر رعایا کو اپنا ممنون کیا۔ اور آخر جام اجل پیا + ۱۶ سال۔

سلطان سکندر

سنہ ۱۳۸۹ع سمت ۱۴۴۶ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان سکندر فرمانروائے کشمیر ہوا اوڈک اور ساہس اسکے دو وزیر تھے۔ اوڈک نے حسب الحکم بیگم کے اپنے داماد و دختر سکندر کے چھوٹے بھائی کو زہر دیکر مار ڈالا اور ساہس کو بھی جام اجل پلایا اسپر سلطان نے دوسرے وزرا کو اقتدار بخشا اسکے بعد اوڈک نے تبت وغیرہ ممالک کو فتح کرکے سلطان کے ناموں کا کام بھی تمام کیا آخرکار سلطان کے خوف سے خودکشی کی سلطان سکندر نے بڑے بڑے فتوحات حاصل کین امیر تیمور گورگانی نے جو اسوقت ہندوستان پر مہم کر رہا تھا سلطان کے واسطے دو ہاتھی بھیجے پھر خلقت کی بدقسمتی سے سلطان کو مذہب اسلام پھیلانیکی خواہش ہوئی اور میر سید محمد فرزند سید علی ہمدانی بھی معہ بہت سے مسلمانون کے یہان پہنچا چونکہ سلطان کو اسکا پورا اعتقاد تھا اُسنے موقع پاکر اسکو ہنود کے برہم کرنیکی نصایح کین اور سہہ بٹ کو مسلمان کیا اُسنے مسلمان ہوکر سلطان کی رضاجوئی کے لئے اپنے پرانے دہرم کے برخلاف ترغیب دی اور کہا کہ منادر کا انہدام و بت شکنی لازم ہی اسپر اُس سنگدل نے منادر ہنود کا انہدام شروع کیا سب سے پہلے مندر تارا پیڈ کو گرا کر اُسکی جگہ جامع مسجد تیار کی جسمین ۲۷۲ ستون چوبی کلان اور ۳۷۲ ستون چوبی چار طاقون مین (جوکہ چالیس گز بلند اور چار گز شرعی موٹے تھے) استادہ کرائے مسجد مین بہت سے منادر کے سنگہائے تراشیدہ لگائے پھر مندر پرسپور بلند و بیش قیمتی مارتنڈ و اونتی پور و چکدر نرپرشور و سوریشور و سچی شور وغیرہ کو جو کہ عظیم الشان بلند و خوبصورت تھے معہ دیگر منادر بے تعداد کے توڑوا کر اُنکے مصالحہ سے اُنکی جگہ مساجد و مقابر و زیارتین بنوائین بجائے صدائے ناقوس بانگ بلند دلوائی ذوالچو نے جسطرح قتل عام کیا اس ظالم متعصب نے انہدام تمام کیا اور ہزارہا ہنود کو جبراً قہراً مسلمان کیا اُسکے ظلم و ستم سے تمام ملک مین شور و شر آہ و فغان برپا ہوا چارون طرف

(ان) سے گریہ وزاری کی صدا آسمان تک پہنچی مندرشکنی کے باعث مسلمانون نے خوش ہوکر
تعصب وہنود نے بسبب دل شکنی اس سنگدل کا (جوکہ مجسم بت جور وجفا تھا) خطاب
سکندر بت شکن مشہور کیا خدا معلوم خلقت نے ایسے کیا گناہ کئے تھے جو پے در پے
اپنر جبر وقہر اور عرصہ دراز تک کشت وخون خونریزی ولوٹ کہسوٹ جاری رہی ع چو خواہد
کہ ویران کند عالمے ✤ نہد ملک در پنجۂ ظالمے ✤ مسلمانون کی ترغیب واغواسی اور اُنکے
مذہبی وشرعی فتون سے ہنود کو بہزار شدائد بیدین کیا گیا جب باقی ماندہ برہمنونکو بھی قبول اسلام
کے واسطے حکم ہوا تو انہون نے اپنی جان سے ہاتھ دہو کر بقول ہر کہ دست از جان بشوید
ہرچہ در دل دارد بگوید ✤ صاف جواب دیا کہ ہم لوگ ہرگز مسلمان نہونگے گو مرنا پڑے اسلام
ملیچھون کا بناوٹی تو ایجاد دین پر از شرارت وستم رہنمائے جہنم ہمکو قبول نہین ایسے کلمات
صاف وگستاخانہ سنکر سیاہ درون سلطان کے دلپر اور کدورت وغبار پیدا ہوا ایجائے خونریزی
وقتل کے ہنود پر زر جزیہ لگاکر گوناگون عقوبات وبوقلمون عذاب اپنر روا رکھے سوائے
منادر کے وہ تمام پتھر بھی جن پر شاردا حروف کہدے تھے اس ظالم نے توڑ وادیئے شاستری
پوتھیان جہان دیکھین وہین دریابرد کین یا جلوا دین جتنے اکہ شاردا حروف تھے باقی رہگئے
پوتھیان غنقاصفت ہوگیئن تا حال کوہی کیسکی حکمت وچھپانے کے کامیابی سے باقی
رہین ملاوقاضیون کا وہ زور بڑہا کہ اُنکی دہشت سے دہوکا اجل کا ہوتا آخرکار جب بیج بہارہ
کے مندر کو توڑا تو اسمین سے ایک پتھر پر شاردا حروف مین بتعبت انہدام منادر کے اسکے
ہاتھ سے مضمون کندہ پایا اُس سے عبرت حاصل کرکے جب کوہی نشان بھی مندرون
کا باقی نرہا تھا تو تسخیر ولایات اور سرانجام دہی معاملات ملکی مین مصروف ہوا اور فتح پر فتح
حاصل کی جسطرف کو عنان عزیمت پھیری منصور وغالب ہوا جب سید علی ہمدانی مرگیا۔ تو
سلطان نے (اُنکا) مقبرہ ہنود کی اُسی کالی گنڈ پر جہان وہ جیتے جی متصرف تہا بنواکر عبادت گاہ قرار دیا

اسیطرح مقدس چشمہ ہون پر ایک مسجد اور باغ بنوایا اور ہر موسم بہار مین سید علی محمد کے پاس جایا کرتا اُسکے جلوس کی تاریخ یہ ہے ۶ عقل گفتا بہ شرح وادرواج ٭ اسنے دامن کوہ ماران مین ایک شہر آباد کیا آخر الامر یہ ظالم بھی ۴۲ برس کی عہد حکومت کے بعد اس جہان فانی سے عذاب گور جاودانی مین کیڑی مکوڑونکے دہن مین جا پڑا۔ نام بد چھوڑ کر لعنت پایدار ہمراہ لیگیا

نماند ستمگار بدروزگار بماند برو لعنت پایدار۔

علی شاہ

سمت ۱۴۹۲ بکرمی مین سلطان علی شاہ اُسکے فرزند نے اورنگ سلطنت کو زیب دی سہ بٹ نے اسکی خدمت مین اقتدار پا کر مقرب شاہی بن اسے بھی ترغیب وتحریص دی کہ تمام المقدور ہنود کو مسلمان کرنا چاہئے جسپر اُسنے بھی راہ ظلم وتعدی پر قدم جمایا۔ سہ بٹ نے سوای محمد کے لدکو بمعہ عیال واطفال قید کر دیا محمد یہ خبر پا کر براہ بانگل بھاگ گیا مگر سہ بٹ نے اُسکو بھی گرفتار کرا کے قلعہ بیرد(؟) مین قید کیا وہ وہان سے بھی بامداد شیر برادران بھاگ گیا اسپر سہ بٹ نے لدکو جان سے مارا چندروز کے بعد علی محمد بہمراہی فیروز علی وچند سپاہیان ترک پھر آیا۔ سہ بٹ نے لدہ راج اور گورکھ کو اُسکے مقابلہ کو بھیجا انہون نے بڑی کارزار کی بعد فتح حاصل کی جسکے صلہ مین لدہ راج کو عہدہ میر فوجی اور گورکھ کو حاکمی کامراج عطا ہوا اس فتح کی بعد سہ بٹ نے ہنود کو پوجا پاٹ تیرتھ وغیرہ رسوم ادا کرنے سے روکا قشقہ لگانیکی ممانعت کی جھوٹے نہنمین لگا کر جرمانہ لیتا زر جزیہ بڑی سختی سے وصول کرتا جب وے جان سے تنگ آئے تو اطراف وممالک غیر کو بھاگنا شروع کیا اور ترک وطن کو ایسے آفات سے بہتر سمجھا جب یہ خبر اوس بدکیش کو ہوئی تو ہر ایک رہگذر پر پہرہ اور حراست مقرر کر کے شہر مین منادی کرادی کہ کوئی شخص سوائے راہدار یکے کہین جانا نہ پائے بعد اس کے

اُتنا نام کے ہنود کو جبراً مسلمان کرنے لگا اور ملاؤن قاضیون مفتیون نے ایسے زمانہ موافق کو غنیمت جانکر طرح طرح کے عقوبات اور ظلمون سے لوگونکو مسلمان کرنا شروع کیا اس ظلم کی نہ کہین فریاد تھی نہ داد بہت سے برہمنون نے تنگ آکر خود کشی کی بعضون نے گھر ونکو آگ لگادی اور خود اُسمین پروانہ صفت جلگئے اکثر دہرم کی چاہ سے کنوون مین کود پڑے بہت سے پہاڑ ونکی چوٹیون پہ چڑہ کر کود ے اور جان بحق تسلیم ہوئی جنسے ہوسکا غیر معمولی راستونسے بھاگ نکلے ہندوستان و پنجاب کو چلے گئے اکثر راستونمین ہی شاہراہ اجل کے مسافر ہوئے ایسے ظلم و ستم تین چار برس تک ہوتے رہے اور بعد اُسکے یہہ بت ظالم بھی پنجۂ قضا مین گرفتار ہوا بجاے اُسکے شاہ جان جسکا دوسرا نام زین العابدین تھا نایب السلطنت بنا اسنے وزرا کے تمام فتنہ و فساد کو دور کیا پھر سلطان علی شاہ بارادہ حج اپنے چھوٹے بھائی زین العابدین کو جو اُسکا نایب تھا تخت خلافت پر ممتاز کرکے یہان سے چلا گیا پنجاب مین اُسکے خسر نے جو وہان کا حاکم تھا ملامت کرکے واپس بھیجا کہ وہ راج کیون چھوڑ آیا مطابق اُسکے وہ پھر براہ پہکلی کشمیر کیطرف فوج خسر کو لیکر آیا زین العابدین نے یہ خبر پاتے ہی ترک سلطنت کرکے بمعہ عیال و اطفال نقل مکان کیا اور علیشاہ سابق دستور تخت پر بیٹھکر مصدر جور و جفا ہوا براہ ریاکاری و بدذاتی لوگونکے عورتون کو جبراً لیجانا شروع کیا اور تعصب مذہبی بڑہایا اسکو ہیچ اکبر سمجھا جسپر خلقت نے داویلا آہ و فغان کے رعایا کی بدنصیبی سے پھر پانچ چھ ماہ تک اُسنے حکمرانی کی آخر کار راجہ جسرتھ والی گھگر کے ساتھ لڑائی مین مشغول ہوا راستہ کی بلاد کو لوٹتا ہوا وہان پہنچا تو اُسکے ہاتھ سے مغلوب ہوکر بھاگ گیا سات سال اِسکی حکومت ہے

(سلطان زین العابدین)

سنہ ۱۴۲۰ع پھر سمت ۱۴۷۷ بکرمی مین سلطان زین العابدین سلطان کشمیر بنا چھوٹا بھائی اُسکا محمد خان نہایت

نیابت پر ممتاز ہوا اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی تمام انتظام ملک بہت عمدہ کر کے جور وظلم کو دور کر دیا ہر ایک طرح کے علوم و فنون کو ملک مین رواج دیا جسرتہہ خان کو بھی پناہ دی زونہ راج اپنی کتاب مین اسکی ازبس تعریف لکھتا ہے اِسکے عہد مین غریب پر زبردستی نہ تعصب مذہبی ہونے پاتا اگر کوئی بدذات مسلمان ہنود پر حسب عادت ظلم کرتا وہ پوری سزا پاتا لوگون کے املاک جو بعض سینہ زورون نے جبرًا دبا رکھی تہین وہ سب واپس دلادین سلطان کے ہاتھ پر ایک آبلہ ہوگیا تھا شرٹ حکیم نے معالجہ کیا تو خدا نے شفا دی اُسکے صلہ مین سلطان نے ہر چند بہت انعام عطا فرمایا مگر اُسنے زرجزیہ ہنود کے معاف ہونیکی درخواست کے بغیر کچھ قبول نکیا وہ درخواست اُسکی بپایہ قبولیت پہنچی اور امیر کبیر نکیا کہتے ہین یہ سلطان کیمیاگر بھی تھا۔ دارد۔ سندہ۔ قندہار۔ پنجاب وغیرہ ممالک کو بھی اُسنے فتح کیا تبت پر متسلط ہوکر وہان ایک شہر آباد کیا کشمیر مین زراعت و تجارت کو از حد ترقی دی دولہا نام ایک مسلمان نے جو کہ خاص مکہ سے قرآن لیکر اُسکی پاس آیا ہوا تھا ایک برہمن کو بحالت نشۂ شراب مار دیا اس جرم پر اُسکے لئے حکم دیا کہ اُس بدذات کو گدہی پر دم کیطرف مونہہ کر کے سوار کر تمام شہر مین رسوا کیا جاوے۔ اور ہر ایک جگہ اسپر غلاظت ڈالی جاوے۔ تعصب مذہبی اسکو سوائے ایام اول کے بالکل نہ تھا تمام اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین بے نظیر و عدیل تھا۔ بیت

خوبئ اخلاق کان دنیا و دین راز یور است + با فقیری خوش بود با شاہی خوشتر است +

اِسکے چار بیٹے تھے آدم خان۔ حاجی خان۔ جسرتھ خان۔ بہرام خان۔ اونیلہ پور اور آودُن ڈہنتی پور مین ایک ایک نہر بنا کر گنگہ بل سے براہ کوہستان مانسبل کو ایک ندی لایا اُسکے کنارہ رینہ آبادی کی اپنے نام پر کوہ ماری پربت سے امریش پور تک ایک بڑا شہر آباد کیا زینہ گنگا زینہ سوامی تک پہنچاکے سوپور کے متصل سنان گری نام ایک شہر

جسکو اب زینہ گیر کہتے ہین آباد کیا سوپور بیشور ۔ مارنند اور امرناتھ مین شاہی تعمیر تیار کرائین زینہ کوٹ متصل اندرکوٹ وزینہ مرغ وزینہ دب ۔ زینہ گڈل ۔ زینہ لنک اولر مین سلطان پور کامراج مین وزینہ بازار زینہ کنڈل وغیرہ مقامات تالاب اولر کے کنارہ پر اسیکے بنوائے ہوئے ہین جیاپیڈ کو جو کان مس ملی تھی اسکا قابض بھی ہوا سوائے اسکے کان جواہرات بھی اسکو ہاتھ لگی اسمین سے جو جواہرات نکلے اسکا نام زینہ رتن رکھا گیا شربٹ نے جسکا مکان بجاز ناگ کے متصل اب بھی مشہور ہے ہر ایک جگہہ مکتب اور مدارس بنوائے مفسدون کو نیست و نابود کیا روایت ہے کہ زمانہ سلف مین ایک شہر **سندمتی** نام کے باشندہ جنکا راجہ **سودرشن** تھا ازبس بدکار اور گنہگار تھے جسپر م ناگ بہت تنگ ہوا قہر الہی بھی نازل ہوا اسی شہر مین ایک کوزہ گر صاف باطن اور خداپرست تھا اسکو الہام ہوا کہ یہ شہر سیلاب سے غرق آب ہوگا یہانسے بہاگو اسنے بہ ندائی ربانی ایک ایک کو سنائی مگر کسیکو یقین نہ آیا اور اسے دیوانہ بتایا اسنے پھر مکرر سہ کرّا انسے کہا مگر کسینے نہ مانا لاچار ہوکر اکیلا ہی وہان سے بہاگا اور کوہ کرال سنگر پر چڑہ گیا پیچھے کو نظر کی تو نقشہ طوفان نوح کا آنکھون کے آگے پھر گیا شہر کا نام و نشان بھی نپایا ہر چہار طرف عالم آب نظر آیا ۔ اوسی تالاب مین گاہ بگاہ ایک مندر کسیکو نظر آجاتا تھا وہی مندر زین العابدین بد نے بھی ایکدفعہ دیکھا اور اعیان سلطنت کو حکم دیا کہ اولر مین جہان مندر دکھلائی دیتا ہو وہان ایک عمارت تیار ہو لوگ حکم سنتے ہی دوڑ پڑے مگر مندر عنقا صفت پایا ۔ پھر سلطان خود کشتی پر سوار ہوکر وہان پہنچا اور حکم دیا بموجب نکلنے کے جب غواصون نے بڑی محنت کے بعد دو بت روئین نکالے سلطان نے گجرات وغیرہ مقامات سے کاریگرون کو بلواکر ایک بڑی کشتی جو بذریعہ بادبان کے چلتی تھی سنگ ہاے کلان سے بھرواکر وہان غرق کرائی اور اسپر یہان نمک خاک اور سنگ ہاے خورد و کلان گروائے کہ ایک

جزیرہ تیار ہوگیا اسپر تعمیرات بنائی گئین اور نام اسکا زینہ لنک رکھا گیا تاریخ اسکی یہ ہے + تا زین عباد اندرون جشن کند - پیوستہ چو تاریخ خودش خرم باد + یہ سلطان شاہ بہاگہ تھوڑے عرصہ کے بعد شیرٹ حکیم اور محمد خان نایب بھی مر گئے مٹی مین اسکے دفن بیشتر بھی ہو گئے تھے جو کہ بخوبی ہو آئے تھے زونہ رواج کی تاریخ اس مضمون تک ختم ہوئی آگے فری پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکھا ہے - صفاپور سے سوپور تک سنگ ہا سے مناور سے سلطان نے ایک مضبوط پشتہ بندھوایا دیگر ممالک سے درختان میوہ دار منگواکر یہان بوئے انگور و سیب وغیرہ کی درخت بہوٹان کیطرف سے منگواکر باغات بنوائے سنگھاڑہ اور تخم نیلوفر تالابون مین لگوائے براہ برار نمل تالاب ڈل سے ایک ندی کاٹ کر متصل جبہ کدل دریائے بہت سے ملائے اور جوئے نالہ مار راجہن کی آبادی کو تالاب ڈل سے کاٹ کر روان کی اہل فضل و کمال ہر فرقہ کو منگواکر یہان آباد کیا اور انکی معاش خاطرخواہ مقرر کی - بہت سی مدارس بھی بنوائے ولایت سے فارسی کتابین منگوائین صدہا کتب کا ترجمہ فارسی و عربی و ہندی و شاستر مین کرایا شاستری پستکین بھی جو کشمیر سے معدوم ہوگئی تھین اور مقامات سے طلب کرائین مہا بھارت و برتہہ کہتا و بعض پورانون کا ترجمہ کرایا اور کتب طلب تیار کرائین - جی سنگھ کے عہد سے اپنے وقت تک شاستری زبانمین راج ترنگنی لکھوائے بہت سے شاستر دور سے منگواکر برہمنونکو مفت دیئے خود بھی زبانہائے ہندی و فارسی و تبتی بخوبی جانتا تھا - مہرکن حکاک - کاغذگر - قلمدان ساز وغیرہ پیشہ ور لوگ خراسان وغیرہ امصار سے بعد تلاش یہان بلوائے کشمیریونکو انکے ہنر سکھوائے ہنود کو جو یہان سے بھاگ گئے تھے مع فضلا و علماء کے دیگر بلاد سے بہ تعظیم و تکریم بلاکر نقد و جنس عنایت فرما یہان آباد کئے ایک دفعہ ایک شہزادہ کشتی مین سوار سیر کرتا ہوا عالی کدل مین پہنچا ایک برہمنی جو گھاٹ پر پانی بھرنے

... مولانا احمد کشمیری اسکے وقت مین ایک اچھا شاعر تھا

کو آئے تھے اُسکو نظر پڑی دیکھتی ہے اُسکی عقل پر پتھر پڑے نشارِ شباب سے ایک گلولہ
اُسکے گھری پر مارا۔ گھڑا اُسکے صدمہ سے ٹوٹ گیا مگر پانی برہمنی کی ست سے اُسکے
سر پر معلق کھڑا رہا۔ جب وہ مظلوم گھر پہونچی تو اُسکے برہمن نے غضب انگیز ہو کر بد دعا
دی کہ جس سے یہہ حرکت ناشایان ہوئی اُسکے سینہ مین درد ہو اور مرضی خدا سے روزرد
ہو۔ برہمن چونکہ مستجاب الدعا تھا بد دعا اُسکی اثر پذیر ہوئی۔ جب شہزادہ کو علاج معالجہ سے
شفا نہوئی اور بد دعا کا اثر ثابت ہوا تو بادشاہ برہنہ پا اُس برہمن کے گھر جا کر شہزادہ کی
شفا کے لئے ملتجی ہوا۔ برہمن نے بعد پند و نصایح کے بارگاہ حکیم حقیقی سے بحق شہزادہ
شفا مانگی جونکہ قبول پڑے اسباب پر مقربان سلطانی کو ان برہمنون کی ریاضت سے انکی
کا فکر ہوا۔ آخر کار بہ مشورہ قاضیان و مفتیان برہمنون کو حکماً فارسی پڑھوایا باسی کھانا انہین
کا عادی کرایا چنانچہ تب سے ہی کشمیری پنڈتیان جنہون نے فارسی پڑہی کارکن کہلائے
اور انہین کے نورسون نے جو اپنے دہرم کرم مین رہے باچہ بٹ کا خطاب پایا۔ اسکی
عہد مین منجملہ ۹۹ رشیون کے شیخ نور الدین بھی تھا جو کہ ایک چور کا بیٹا تھا۔ مگر اپنی
ریاضت و عبادت کے باعث سب کا سرتاج تھا۔ للی شوری بھی اُسیکے عہد مین تھے
جو کہ پاپپور کے ایک برہمن کے لڑکے تھے یہ للی شوری بڑے خداپرست و عبادت خالق
مین مست زیور کرامات سے آراستہ تھے۔ شیوا فلاسفی مین کامل اور علم شاعری مین پورے
تھے۔ نمونہ اشعار اُسکے جو اُسنے بجواب اشعار خاوند و گورو کے دیے تھے چند یہ ہین۔

قول اول خاوند للہ جیصاحبہ

چندرمس ہیونہ پرکاش کونہ گنگہ ہیونہ تیرتھ کانہہ۔ باندون ہیونہ باندو کانہہ۔
چاند کی برابر کوئی روشنی کہین نہین۔ گنگا کی برابر تیرتھ کوئی نہین رشتہ دارونکی برابر رفیق کوئی نہین۔

رنہ ہیو سوکھ نہ کانیھ —
بی بی کی برابر آرام کوئی نہین

قول دوم گورو سدہ بابو

اچھن ہیو نہ پرکاش گونہ گوڑہن ہیو نہ نیر تھ کانہ چندس ہیو نہ باندہ کو نہ
آنکھونکی برابر روشنی کوئی نہین گھٹنون کی برابر تیرتھ کوئی نہین جیب کے برابر رفیق کوئی نہین

اڑس زُوُاس ہیو سوکھ نہ کاہنہ
تندرستی کی برابر آرام کوئی نہین

قول سوم خاص لل باجیصاحبہ

ئیس ہیو پرکاش نہ گونہ لیے اس ہیو تیرتھ نہ کاہنہ دلس ہیو باندو نہ کو نہ
معرفت کی برابر روشنی کوئی نہین ارادہ کی برابر تیرتھ کوئی نہین خدا کی برابر دوست کوئی نہین

بیس ہیو سوکھ نہ کاہنہ
خوف کی برابر آرام کوئی نہین

ایک دفعہ لل باجیصاحبہ کپڑی پہن کر گورو کے پاس گیئین بوریے سے علیحدہ زمین پر بیٹھ گیئین گورو جی نے بپاس خاطر اُسنسے کہا کہ بوریے پر بیٹھو مٹی سے کپڑے خراب ہوگئے یہ سنکر لل باجی صاحبہ نے جواب دیا۔

اندر میچی نبر میچی میچہ نہ پاٹس دِتم سوہ دُچھم منتر منس نہ میچی میچی —
جہاڈوان تو تشم سوری دوہ ترجمہ بہ لفظ اندر مٹی باہر مٹی مٹے کے ساتھ اپنا جسم خوب آلودہ ہے دیکھا تو من کے اندر بھی مٹی ہے — اور اس مٹی کی چھانی مین دن گذر گیا

بجاے مہچی کے مہ چپی کے دوسرے معنے یون ہین اندر بھی توہی باہر بھی توہی ہے مینے اول سے تیرے ساتھ ملکر خوب لطف اُٹھایا دل کے اندر جو دیکھا تو تجھی کو پایا تیری تلاش مین دن گذر گیا۔

دیگر

آلیں ونٔے گیس ونٔے منز سوٗ تھے لوٗسم دوٗہ ؛ وچھم چندس ہار آیم نہ اتھے نادہ تارکیا دیتہ

ترجمہ آئی راہ گذر سے اور گئے راہ گذر سے راہ گذر مین دن گذر گیا دیکھا جیب مین تو خرچہ نہ پایا محصول کشتی کا کیا دون۔ دوسری طرح یہ معنے ہین۔ آئے اپنے رستے گئے اپنے رستے دل ضعیف ہوگیا اور دن غروب ہوگیا اپنے سرمایہ مین دیکھا تو بھگوان ہاتھ نہ آیا اب اپنی نجات کس طرح حاصل کرون۔ ایسے ایسے ہزارون واک ہین سو بیگے نکلے اور ایک کتاب لل واک نام اسکی تصنیف علم معرفت مین بے نظیر و عدیل ہے۔ اگر اس کی معجزونکی تفصیل لکھی جائے تو ایک اور کتاب تیار ہو اسلئے طوالت کے باعث اُن کو ترک کیا لل تراگ بھی اسکی کرامات کا نمونہ ہے۔ اس سلطان مین مسافر پروری کی صفت بھی بہت تھی جو مسافر آتا قدر پاتا ذوالچو کے وقت کی ویران شدہ زمین اسکے عہد مین آباد ہو گئی۔ یہ سلطان اپنے اوایل عہد مین ۲۰ ہزار سوار و ایک لاکھ پیادونکو لیکر تبت مین پہنچا شاہ کاشغر سے موضع شی زی مین سخت کارزار کے بعد سلطان نے فتح پائی اُسکے وقت مین رعایا بر آیا خوش خزانہ معمور تھا۔ صرف شاہزادہ کچھ کچھ فساد کرتے رہے چنانچہ ایک شاہزادہ نے اسکو بھی تالاب اولر مین غرق کرنا چاہا تھا لیکن یہ جلد خبردار ہوگیا۔ سمت ۳۶ کی قحط مین خلقت کی پوری امداد کی دو برس بعد اسکے سیلاب آیا بہت کے سالگرہ پر ہر دو طرف بغرض خوشنودی ہنود رعایا خوب چراغان کرایا اور خود سیر کرتا ہا یتر تھ لوکابندن کو بھی سمت ۳۹ مین گیا اور کوثسہ ناگ کی سیر بخوبی کی راجگان قرب و جوار اسکے پاس تحایف و نفایس نذرانہ

برابر بھیجتے رہے اسکی نیکی کے باعث ہنود اسکو بڈشاہ (یعنی بڑا بادشاہ) اور اُنکی تنگ سے مسلمان بٹہ شاہ (یعنی ہنود کا راجہ) کہتے تھے چنانچہ اسیلئے جہشہ ایشودی دواوشی کو ۵۰ برس کی عہد حکومت کی بعد بعمر ۶۹ سال جب وہ جان بحق تسلیم ہوا تو مندروٹی شور مین دفن کیا گیا۔ اور مندر مذکور بڈشاہ کے نام سے مشہور ہوا۔

سلطان حیدر

سمت ۱۵۴۹ بکرمی مین اُسکا دوسرا شہزادہ سلطان حاجی ملقب بہ سلطان حیدر بھائیون سے لڑجھگڑ بزور شمشیر سکندر پور مین جلوس فرمای خلافت شاہی ہوا اور بہرام خان کو حاکم ناگام و نایب السلطنت بنایا راجگان سندہ و راجوڑے وغیرہ ریاستہا جو اسکے مبارکبادی کو آئے تھے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ واپس گئے سید حسن حاکم بیروہ اُسکے وقت بڑا حاکم با اقتدار تہا یہ سلطان بڑا خود رائے نارسا و زناکار تہا مدام نشہ شراب مین مسرور اور رقص و سرود مین مشغول رہتا پوزنا حجام نے بہت سے ہندوؤن کی ناکین کاٹ ڈالین چند کو دریا برد کیا کسیکو جان سے مارا اس بدکار غافل سلطان کو خبر بھی نہوئی بلکہ اُسکے ورغلانے سے سلطان نے باپ کی تمام وزرا و امرا کو مروا ڈالا آدم خان پنجاب مین مارا گیا چونکہ حجام مذکور نے ہنود پر بڑے ظلم کئے اُنھون نے جان سے تنگ آکر مسلمانون کی اُن مساجد و مقابر کو جو اُن کے مندرون پر بنوائے گئے تھے منہدم کر کے بعض کو آگ لگا دی جسپر سلطان نے اپنے دادا اسکندر بت شکن کا وقت اُنپر پھر تازہ کیا اُنکا تمام مال و اسباب ضبط کر کے حکم دیا کہ جہان ہندو نظر آئے وہین گردن مارا جائے اسطرح ہزارہا ہنود مارے گئے اور صدہا مسلمان ہوگئے آخرکار ہنود نے مسلمانون کے کپڑے پہن کر کہنا شروع کیا کہ نہ بٹو ام نہ بٹو ام مین ہندو نہین ہین ہندو نہین۔ بلدیمر اور لکھی پور بھی جلا دیا گیا شہزادہ

سنہ ۱۴۹۲ع

حسن شاہ نے ادہر مدہر دیش یعنے پنجاب و راجوڑے دگھگر فتح کرکے جہلم کی طرف سے بہوگہ پال والون کے تمام شہر جلوا دیئے پانچ چھ ماہ کے بعد اُن اطراف کو تسخیر کرکے بہت مال و دولت لیکر سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا بہرام خان نے یہان تمام وزرا و امرا کو لوٹا پھر وزرا نے سلطان اور شہزادہ مین فساد کرادیا آخر الامر سلطان ایک سال کی حکومت کے بعد نشہ کیحالت مین بام پر سے گر گیا۔ گردن اُس کی ٹوٹ گئی اور عدم کو چل بسا۔

سلطان حسن شاہ

سنہ ۱۴۹۳ء سمت ۱۵۵۰ ب مین وزیرون امیرون نے بخلاف رضامندی بہرام خان شہزادہ حسن شاہ کو فرمانروائے کشمیر بنایا اُسنے زین العابدین پور کو دار السلطنت اور احمد ملک کو اپنا وزیر بنایا آخر مین بہرام خان کو بذریعہ تازی بٹ کے گرفتار کراکر عدم تسکین کے باعث اُسکی آنکھون مین میل پھروا دیے اور بہت سے سیدون کو اُنکی شرارت کے سبب جلاوطن کرکی دہلی وغیرہ مقامات کیطرف نکال دیا بہت سی سفارشیون کو پھر واپس بھی منگو لیا سلطان باپ کیطرح گانا سننے کا بڑا مشتاق تھا چنانچہ ۱۰۲۲ ایکہزار بائیس قوال ہندوستانی اسکے پاس نوکر تھے شہر مین اہل نشاط و طوائفونکی کثرت تھی تاتار خان حاکم بہلول پور نے خرچ کے بھیجنے مین تامل کیا تو تازی بٹ اُسکی سرکوبی کو فوج کشمیر کے ساتھ بھیجا گیا اسنے سیالکوٹ مین پہنچکر لوٹ مار کی تاتار خان نے مطلع ہوکر سپاہ جرار کے ساتھ وہان پہونچ اُس کے بھاگنے پر کوہ کاجداری تک اُسکا تعاقب کیا لیکن پرانے سلاطین کے رعب سے کشمیر مین داخل ہونے کا حوصلہ نکیا اور وہان سے واپس پھرا کوہ کاجداری تک تمام ملک اپنے قبضہ مین لایا ادہر سلطان سے رؤسا و امرا نے بھی طریق بغاوت و انحراف فتنہ و فساد

اختیار کیا جس سبب سے کسیکی ہمت تاتار خان سے اپنا ملک واپس لینے مین نہ پڑے اسلئے سوائے خطہ کشمیر کے سلطان کے قبضہ مین اور کوئی جگہہ نرہی آتش زدگی نی بھی اسکے عہد مین بہت سے محلہ و مکانات عالیشان کو خاک سیاہ کر دیا جامع مسجد و خانقاہ سے بھی شعلۂ نور بلند ہوئے سلطان نے انکو از سر نو بنوایا میر شمس الدین عراقی حسین مرزا شاہ خراسان کیطرف سے سفیر ہو کر آیا بہت سے تحایف شل پوشنین وغیرہ کی شاہ کیطرف سے سلطان کی پیش کئے وہ آٹھ برس یہان رہا اور چکونمین سے اکثرون کو شیعہ بنا کر خراسان کو لوٹ گیا گیارہ برس کی حکومت کے بعد سلطان نے قضا کی۔

سلطان محمد شاہ و فتح شاہ

سنہ ۸۹۲ھ

سمت ۸۹ ب مین بیٹا اسکا سات برس کی عمر مین سلطان محمد شاہ تخت سلطنت پر امور شاہی کا سبق خوان بنا اسکے جلوس کو بعض فارسی مورخون نے ۸۹۲ھ ہجری لکھا ہے۔ جسمین بہت فرق پڑتا ہے۔ اسکی صغر سنی کے باعث عنان حکومت سادات کی ہاتھ لگی انہون نے غرور نشاء حکومت سے پھولکر بدمزاجی اور شرارت سے ہنود پر ظلم وستم روا رکھا غازی اور شہید بننے لگے جسپر سپاہ پنجاب و سادات مین سخت نزع اٹھا اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ سپاہیون نے ایک سید کو بھی زندہ نہ چھوڑا یہ آتش شہادت سید میر حسن نامی بزرگ سادات کے باعث بھڑکی تعصب مذہبی و شرارت وغرور حکومت کے نتیجہ نے محمد شاہ کو دو برس اور سات ماہ کی حکومت کے بعد سر یر سلطنت سے اٹھا کر اطراف جبال و کوہستان مین ایسے چھوٹے سی عمر مین بھگا کہ بجائے محاصل سلطنت کے عذاب و مصیبت دکھائی۔ اور سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن سلطان زین العابدین جو کوہستان نوشہرہ مین حکومت کر رہا تھا باامداد سپہ سالار ملک سیف دار کشمیر کا سلطان

بنا مگر سپہ سالار مذکور کی حکومت با اختیار نے سلطان کے دلمین نار حسد کو روشن کیا اسلیئے بعض ارا کین خلافت و اعیان حکومت کو اپنے ساتھ ملا کر اُسسے عداوت پیدا کی نہر کے پل توڑ دیئے جانبین سے سپاہیان جرار شیر وار میدان خونخوار مین آنکلے بہت سے خونریزی وکشت و خون طرفین کے بعد ملک سرہنگ خبگ نے ملک سیف دار کے اسپ صبار فتار کو بضرب شمشیر تیز دم مار کر اُسسے بیدل کر دیا تب عوام نے اسپہ حملہ کر کے ملک عدم کا راستہ لیا اور ملک سرہنگ خبگ کو بھی چونکہ زخم کاری لگا ہوا تھا اُسنے بھی حریف کی مفارقت گوارا نکر کے اُسیکا پیچھا کیا فتح و فیروزی فتح شاہ کے نصیب ہوئی اور ملک شمس چک منصب وزارت پر ممتاز ہوا ڈہائی سال کے بعد میر سید محمد شہید و ملک ابراہیم ماگری و ملک حاجی و ملک عیدی مخالفت و منازعت ملک شمس چک پر آمادہ ہو کر جانبین سے شہر مین نزدیک خانقاہ بلبل شاہ کے کارزار حرب و پیکار ہونے لگا مخالفون نے ضرب ہائے شمشیر آبدار و زخم ہائے کاری لگائے آخر کار ملک شمس چک بمعہ سلطان فتح شاہ کے بھاگ کر ڈال ذگر مین جا رہا ہر چند بہت مخالفون نے اُسکا تعاقب کیا لیکن اپنی دلاوری سے گھوڑے پر سوار ہو کر نکل گیا پھر محمد شاہ دوبارہ بادشاہ بنا اور لشکر کو لیکر نبر اکام کی طرف ملک شمس چک پر چڑہائی کی سوپور مین دونون لشکر مقابل ہوئی ملک موسیٰ رینہ نے اس جنگ مین کار رستم کیا جس سے دل کے دل روبفرار ہوئے ملک شمس چک وارد کو اور فتح شاہ ہندوستان کو بھاگا محمد شاہ نے باوجود اسقدر کارزار کے ملک موسیٰ رینہ کی دلجوئی و قدر دانی نکی اُسنے رنجیدہ ہو کر فتح شاہ اور شمس چک سے نامہ و پیام کیا اور فتح شاہ نے وہان پہنچکر موسیٰ رینہ کی مدد سے رینہ کاجی کے میدان مین محمد شاہ پر فتح حاصل کی اسمرتبہ محمد شاہ نے چار ماہ چودہ روز کی حکومت کی پھر فتح شاہ حاکم کشمیر اور شمس چک سپہ سالار بنا اُسوقت کو ۸۹۵ ہجری فارسی والون نے لکھا ہے اور شیخ سلطان شمس الدین عراقی پھر کشمیر مین پہنچا کاجی چک نے باتفاق دیگر چکون کے

کے اُسکے مذہب کو اختیار کیا اور چڈی بل مین اُسنے پھر بہت لوگون کو شیعہ کیا دو سال کے
بعد ملک موسیٰ رینہ نے جو شیعہ ہوگیا تھا شمس چک کو مار کر خود اُسکا جانشین ہوا اور فتح شاہ
کو برائے نام رہنے دیا ۹ برس تک یہ آتش فتنہ و حسد مذہبی بھڑکی رہی صدہا لوگ جبراً
مسلمان کئے گئے اور جو باقی بچ رہے زر جبریہ سے تلف ہوئے ہزارون ہنود باندھکر
ظلم سے مسلمان کئے گئے قدیمی مناور کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اسی تعصب سے
اراکین دولت باغی ہوکر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہوئے فتنہ و فساد نے روز
افزون ترقی پکڑی ۹ برس کے بعد محمد شاہ تیسرے مرتبہ پنجاب سے براہ پونچھ کشمیر پر
چڑھ آیا اور کامراج کے موضع اودنگر مین فتح شاہ کو مغلوب کیا ۹ ماہ تک فرمانروائے کشمیر رہا
اسعرصہ مین فتح شاہ نے پھر سامان جنگ درست کر کے اپنے بیٹے جنت خان کو فتح کشمیر
کے لئے آگے روانہ کیا اُسنے ناتہال کے بہت سے آدمی اپنے ساتھ لاکر فتح حاصل کی
فتح شاہ پھر تیرہ ماہ تک تیسرے مرتبہ حکومت کرتا رہا اور تمام ملک کو تین حصہ بنا کر ایک کاجی
چک دوسرا جہانگیر کو تیسرا اپنے پاس رکھا ہنود جو بزرگونکی ہڈیان لیکر گنگا کو گئے ہوئے
تھے باد طوفان سے قریب دس ہزار کے تلف ہوئے ریزوبا نے ایک عالم کو ویران کردیا
ایک سال کے بعد ابراہیم ماگری دو بیٹونکے ساتھ مارا گیا محمد شاہ نے ہندوستان کے بادشاہ
سکندر ابن بہلول لودی سے کمک لیکر براہ بانگل کشمیر مین پہنچ شہر کے لوگون اور
کارندون سے اتفاق کر کے اول فتح شاہ سے شکست پائی پھر تین ہزار سپاہ ہندوستان
کو ڈالورہ مین چھوڑ کر دو ہزار سوار کے ساتھ کشمیر مین پہنچ تمام امرا سے ملکر فتح
حاصل کی اور چوتھی بار شاہ کشمیر بن ہندوستانکی سپاہ کو رخصت کردیا فتح شاہ لوہر
کوٹ کیطرف بھاگ گیا مگر خونریزی و فتنہ بدستور رہا ۹۲۷ھ ہجری مین ملک عیدی رینہ
اور نوکر ماگری نے بہت فوج جمع کی اور سکندر خان نے فتح شاہ کے ساتھ آکر

قلعہ ناگام مین سکونت کی لیکن کاجی چک کی دلاوری اور شجاعت دیکھکر اُسکے ہوش اُڑ گئے اور براہ کوہستان جانب ہندوستان بھاگ گیا محمد شاہ بھی اُسکی دلبری کے باعث درپردہ کاجی چک کا دشمن بنگیا جب کاجی چک خبردار ہوا تو رنجیدہ ہوکر نوشہرہ مین جا رہا اتفاقاً انہین ایام مین شیخ علی بیگ ترک کچھ ترکونکی فوج لیکر کشمیر پر چڑہ آیا ملک کاجی چک نے اپنے دو بیٹے اُسکے مقابلہ کو روانہ کئے اُنھون نے رات کیوقت دشمن پر چھاپا مارا بڑی دلیری اور جوانمردی سے لڑی حتےٰ کہ ترکونکی ترکی تمام ہوگئی سبکے پیر اُکھڑے اور بہت سے ترک مارے گئے بہت سے گرفتار ہوئے بعد فتح کرنیکے آٹھ ماہ پیچھے ملک کاجی چک پھر کشمیر مین آیا محمد شاہ نے اُسکی بہت عزت و توقیر کی کچھ روز بعد ملک کاجی چک نے محمد شاہ کو قید کرلیا۔

سلطان ابراہیم

اور اسکی جگہہ اُسکے بیٹے سلطان ابراہیم کو تخت نشین کیا اور خود وزیر بنا ایک شخص جو اُنکا دشمن تھا بادشاہ دہلی کے پاس جاکر وہان سے کچھ فوج لے کشمیر مین آیا اوہر سے اُنکی فوج اور نازک شاہ فرزند فتح شاہ مقابلہ کو نکلا آخر کار کاجی چک مغلوب ہوکر کھہونکی مکانونکی طرف بھاگ گیا۔

نازک شاہ

عبدالملک فریق غالب نے نازک شاہ کو تخت پر بٹھلایا اور تمام کشمیر چار حصون مین تقسیم ہوا۔ ایک ملک علی کو دوسرا ملک ابدال ماگری تیسرا لوہر ماگری جو تھا بنگہ چک کو ملا نازک شاہ نے ایک برس تک راج کیا۔

محمد شاہ

اور پھر محمد شاہ فرمانروائے کشمیر بنا نازک شاہ نایب ہوگیا بابر شاہ مرگیا ہمایون شاہ کے ہاتھ تخت دہلی آیا سنہ ۹۳۷ ہجری مین اُسکا دوسرا بیٹا کامران مرزا محمد شاہ کی بدنظمی کا احوال سنکر ۲۰ ہزار سوار لیکر موضع انہہ دا جن مین مصروف جنگ ہوا لوٹ و غارت کرکے بہت سے گھر جلا دئیے اور بہت آدمی مار دیئے آخرالامر کامران ناکام ہوکر یہاں سے بھاگا اسکے عہد مین پھر ابوسعید خان والی کاشغر بارہ ہزار سوارون کے ساتھ نکلا اور تبت مین پہنچکر قیام کیا اور بیٹے سکندر خان کو بہمراہی اپنے بہنوئی میرزا حیدر سپہ سالار کے روانہ کشمیر کیا وے براہ لار موسم بہار مین یہان پہنچے آتے ہی خونریزی آتش زدگی لوٹ مار شروع کی بہت سی رعایا بخوف جان و مال و منال ہاتھ اوٹھا حیران و پریشان پہاڑونکی کھوہ اور غارونمین جا چھپے جب سردیکے موسم گذر چکے اور ایام بہار آئے تو کشمیر کے امیر اور کار آزمودہ لوگ چاہ بابل کے جنگل مین جمع ہوکر جنگ کو تیار ہوئے گو لشکر کاشغر نے متواتر شکستین کہائین مگر مُنہ نہ موڑا جب فتح کی امید نرہی ناچار اس شرط پر صلح کی کہ محمد شاہ اپنی شہزادی کا بیاہ حیدر خان کے ساتھ کردے محمد شاہ نے اس شرط کو قبول کیا اور لڑکی کی شادی حیدر خان ابوسعید کے بیٹے سے کردی آخر چیت مین ترکون کا لشکر کاشغر کو لوٹ گیا لڑائی کی وجہ سے چونکہ فصل نہوئی تھی قحط اُٹھا ماگریون اور چکون نے باہم موافقت کرلی اور اتفاق سے حکومت مشترک رکھی صدارت کا منصب ملک کاجی چک کو دیا سلطان اسمعیل ابن سلطان محمد شاہ ملک کاجی چک کی دامادی کے باعث بے اعتبار ہوگیا یہ انتظام چند سال تک رہا پھر محمد شاہ نے وفات پائی جسکو بعضون نے سنہ ۹۴۴ ہجری لکھا ہے اسوقت اُسنے پانچ سال راج کیا۔

سلطان شمس الدین

سنہ ۱۵۳۸ء سمت ۱۵۹۵ بکرمی مین سلطان شمس الدین ابن محمد شاہ کو بادشاہی کا خلعت پنہایا گیا کاجی چک ماگری لوگون مین پھر نا اتفاقی ہوئی کاجی چک نے جاڑہ بھر کاجی وارہ مین بسر کیا بہار کے دنون مین باتفاق امرا ماگریون پر حملہ کر کے کشمیر سے باہر نکالکر خود منتظم بنا اور شمس الدین بعد حکومت ایکسال مر گیا (سنہ ۹۴۵ ہجری)

سلطان اسمٰعیل

سنہ ۱۵۳۹ء پھر سمت ۱۵۹۶ ب مین سلطان اسمٰعیل بھائی اُسکا جو ملک کاجی چک کا داماد تھا مسند آرائے شاہی ہوا اور ملک کاجی چک کو پورے اختیارات حاصل ہوئی اہل تشیعہ کا کامل زور ہو گیا اور ملک سب مین بٹ گیا ماگری۔ ڈانگری۔ چاڈوری۔ اور ملکون مین جو کہ صاحب اقتدار تھے سخت فساد اُٹھا محلہ علاءالدین پورہ مین جنگ ہوا دو سال کی حکومت کے بعد سلطان نے دار ناپایدار سے سفر کیا (سنہ ۹۴۵ھ)

(سلطان ابراہیم)

سنہ ۱۵۴۱ء سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین بیٹا اُسکا سلطان ابراہیم ثانی زینت بخش دیہیم شہریاری ہوا اُسکے سالمین ملک ابدال ماگری و ملک ریگی چک جو کہ سنت جماعت تھے بغرض انتقام ملک کاجی چک اپنے رشتہ دار مرزا حیدر کے پاس جو کہ شاہ ہمایون کا ملازم تھا پہنچ بیٹھے جسوقت ہمایون شاہ ایران کو گیا ہوا تھا اور چونکہ خود بسبب غلبہ شیر خان افغان آزردہ خاطر تھا۔ اُنکی بات پر چنداں متوجہ نہوا۔

مرزا حیدر

مگر میرزا حیدر جو وہان حاضر تھا اُسنے رخصت حاصل کر کے سمت ۵۹۹ اب مین ازراہ چیرہ سنہ ۱۵۴۲ء
اوڈروار دشہر ہو کر دوسرے مرتبہ کشمیر کو فتح کیا کاجی چک تاب مقابلہ نہ لاکر براہ ہیرہ پور
ہندوستان کو بھاگ گیا ابدال ماگری نے وفات پائی اسطرف کاجی چک شیر خان کی
پاس پہنچا اور خطاب خان خانان کا پاکر اُسکے کمک کیلئے کشمیر مین پہنچ مرزا حیدر کے ہاتھ سے
جو اندرکوٹ مین رہتا تھا خوش اسلوکی کے باعث سب کا عزیز بنا ہوا تھا مغلوب ہوا اور
ہندوستان کو بھاگتا ہوا انہیں کی منزلمین مقصود گاہ عدم کو گیا مرزا حیدر نے فتح و نصرت کے
ساتھ شہر مین پہنچکر سکہ و خطبہ بنام نازک شاہ پور سلطان فتح شاہ جاری کیا اور تمام جوانب
کشمیر تبت پکھلی دانگلی وغیرہ کو فتح کر کے عیدی رینہ کو سپہ سالار بنایا خود اہل فضل و
ہنر و صاحبان علم موسیقی و پیشہ وروں کے قدر دانی و جوہر شناسی مین مشغول ہوا ہر کسیکو
اُسکی مراد پر پہنچاتا ہوا دس سال تک حکمرانی کرتا رہا کاشغری لوگون نے زور پاکر خانقاہ
چڈی بل کو آگ لگا دی اور اہل تشیعہ کے ساتھ خصومت و عداوت مذہبی پیدا کی جس
سبب سے لوگ تنگ آگئے عیدی رینہ و ناجی چک خواجہ حاجی بانڈی وغیرہ اُسکی اطاعت
مین بدل و جان ساعی اور شیعون کے ساتھ پوری عداوت کرتے رہے آخر کار عیدی
رینہ وغیرہ جماعہ ارباب زمانہ اُس سے بگڑے اور آپسمین عہد و پیمان کر کے مرزا حیدر کو
کہا کہ اطراف پر نظم و نسق کے واسطے لشکر کشی واجب ہے اُسنے اپنے بھتیجے مرداں کو ساتھ
کاشغری کو روانہ کیا اپنے پاس بہت تھوڑی فوج رکھی فوج فرستادہ کو کشمیریون نے
ہولناک جال مین ایسا پھنسایا کہ پندرہ سو آدمی اُسکے خاص رفقاء جلسہ کام آگئے باقیما ندہ
کا حساب ہی نہین - اسی درمیان مین عیدی رینہ و ناجی چک اُس سے باغی ہوئے

اور قلعۂ آدن پورہ مین آکر قابض ہو گئے اس سے مرزا حیدر کو معلوم ہوا کہ یہ تمام فریب تھا بعد چند روز کے عیال و اطفال کو اندرکوٹ مین چھوڑ کر خود اکیلا ہی قلعۂ آدن پورہ کے اندر گھس گیا وہان ایک قصاب نے کلہاڑی اُٹھا کر اسکے سر پہ ماری ایک ہی ضرب سے عدم کو بھیجا صبح کو جب یہ خبر مشہور ہوئی۔ غازی چک و دولت چک فرزندان ملک کاجی نے اندرکوٹ مین جاکر اسکے ننگ و ناموس مین دست اندازی کرنی چاہی لیکن سلطان نازک شاہ کے منع کرنے سے باز آئے اور وابستگان مرزا کو کاشغر کیطرف بھیجدیا پھر نازک شاہ کی سلطنت مین استحکام نہ رہا۔

احوال چکان

دنیا کا یہی قاعدہ ہے کہ یکے مے آید و دیگرے میرود۔ ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ؎ رفت و منزل بدیگرے پرداخت۔ وان دگر پخت ہمچنین ہوسے ؎ این عمارت بسر نبرد کسے۔ جسکو آج کمال اوج و سربلندی ہے اُسکو کل زوال و پستی ہے۔ قبیلہ چکان اول اُن سلطانون کے نوکر رہے پھر رفتہ رفتہ علم دولت و اقتدار کو بلند کیا لنکری چک اہل ہنود کے دور آخیر مین یہان وارد ہوا اوسوقت سے پشت در پشت تا عہد زین العابدین خدمتگاری کرتے رہے پھر سلطان حیدر و حسن شاہ کے عہد مین بسبب فتنہ و فتور ارکان سلطنت کے مرتبہ مصاحبت و امارت پر سرافراز ہوئے سلطان نازک شاہ کے عہد مین درجہ قرابت پاکر اپنی لڑکیان اُنسے منسوب کین پھر مسند حکومت پر قدم رکھکر شیعہ ملت بعض سینون مین پابند ایمان رہے سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین جب میدان خالی پایا۔ سنہ ۱۵۴۱ء
سلاطین سے روگردان ہوکر علم حکومت بلند کی مرزا حیدر کا وہ حال ہوا اور نازک شاہ کی حکومت مین ضعف آیا۔ تو عیدی رینہ نے پسران کاجی چک کو جو کہ باپ کی وفات

کے بعد دربدر پریشان بے سرو سامان پھرتے تھے بخلاف سابق ممتاز کیا اور اُسکے
اتفاق سے امور سلطنت کو انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد عہد و پیمان حال کو توڑ کر پہلی
عداوت کو یاد کیا بشمول ناجی چک پلہاسے دریاے بہت کو خراب کر کے بکینہ جوئی و
فتنہ انگیزی مصروفیت کی اور بہت سے چک جو عیدی رینہ سے موافق تھے اس تدبیر کی
واسطے خانقاہ ہمدان شاہ مین جمع ہوئے اُسے درمیان مین نیک روز برادر کاجی چک
نے مخفی طور سے بام خانقاہ پہ چڑہکر ایک سنگ کلان اُسپہ گرایا جسنے خطا کی اور ستون
خانقاہ پر گرا مگر اُسکو کچھ آسیب نہ پہنچا اور نیک روز ایک گولی کے لگنے سے نیچے گرکر
مرگیا۔ ناجی چک یہ حال دیکھکر ڈرا اور ہندوستان کو بھاگ گیا جب راولپور مین پہنچا
ایک درخت انگور کا اُسکے گلوگیر ہوا جسکے صدمہ سے گھوڑے سے گر پڑا اُسکی ٹاپون سے
جانبر نہ ہوسکا کشمیر مین ادہر سلطان اسمٰعیل شاہ کو جو کہ سلاطین کی اولاد مین
سے تھا تخت پر بٹھلایا اور حکمرانی چکون نے خود کرنی شروع کی۔

عہد ملک دولت چک

سمت ۱۶۱۱ ب مین ملک دولت چک بچہ ملک کاجی کو مسند حکومت ہاتھ لگی اور ۱۵۵۳ء
بظاہر حبیب خان ولد شمس شاہ خواہرزادہ اپنے کو سلطان قرار دیکر باختیار تمام مہمات
ملکرانی کرتا رہا اُسکے وقت مین نہایت سخت اور شدید زلزلہ آیا جس سے آثار قیامت
نمودار تھے یہان تک کہ اکثر مکانات تنگنہاے زمین مین دفن ہو گئے دبی ہوئے مکانات
کی چھتون سے جو سطح زمین کی برابر ہوگئی تھین دریچہ بناکر لوگ باہر نکلے اور اثاث البیت
نکالا مراج مین پائین موضع بیج بہارہ متصل نندن مرگ نزدیک حسین پور دوسرے حسن پور
جو کہ دونون طرف دریا کے آباد تھے نصف نصف سب کو اپنے اختلاف و انقلاب مین پڑسے

کہ ادہر کی زمین و باشندے ادوہر اور ادوہر کے اسطرف آگئے چنانچہ اب تک حسین پور کی زمین زمیندار حسن پور کے اور وہان کے زمیندار حسین پور کے بوتے ہین یہ زلزلہ سات روز تک محسوس ہوتا رہا دولت چک کی عہد مین افغانان ہندوستان عظیم خان و مجید خان وغیرہ کشمیر پر چڑہ آئے تھے جو عرصہ تین ماہ مین یک بیک قتل کیے گئے۔ اُسنے آخیر مین اپنے چچے سے نکاح کر لیا حبیبر غازیخان و حسین خان و علیخان عموزاد اُسکے بہت رنجیدہ ہوکر اُسکی تخریب کے در پے ہوئے ایک روز بجہت شکار کشتی پر سوار ہوکر اپنے گھوڑے حسن آباد مین چہوڑتا لاب ڈل کو گیا غازیخان نے یہ خبر پاکر اُسکے تمام آدمیون کو قتل کر کے حسن آباد کے گہوڑ وںپہ قبضہ کر لیا اگرچہ ملک دولت مردانگی و زور آزمائی و تیر آزمائی مین لاثانی تھا اور ایسا زور آور تھا کہ نندی مرگ مین اسکا تیر دو کوس پر پہنچکر نشانہ پر لگا ایک مکان بناتے ہوئے ایک شہتیر جو کہ چالیس گز لمبا اور دو گز عریض تھا ناگاہ بام پر چڑہاتے ہوئے نیچے کو گرا اسنے ایک ہاتھ زمین پہ دبا دوسرے ہاتھ سے اُسکو تھام لیا اُسوقت ہاتھ اُسکا زمین مین کہنے تک گڑ گیا جب تک اس مین رسیان باندھی گئین تب تک اُسکو تھامے رہا بلکہ یہہ بھی کہتے ہین کہ دہلی مین ایک ہاتھی کے دم اُسنے ایسی زور سے پکڑے کہ ہاتھی ہرگز جنبش نہ کر سکا لیکن وقت پر اُنمین سے ایک زور بھی کام نہ آیا جب کشتی سے نکلکر کوہ پرگنہ پھاک کو گیا۔ تو ایک چوپان کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر غازی چک کے حکم سے اندہا کر دیا گیا اور صرف ایکسال تک حاکم با اختیار رہا

غازی چک

۱۵۵۷ء سنہ ۹۶۲ ہجری مین غازی چک حکمران کشمیر ہوا اُسنے ہر دو نبت کا گلست۔ دارد۔

پھکلی و ذانگلی و بہمبر و کشتواڑ کو فتح کیا اور ملک دولت چک و ملک شمس الدین رینہ ولد عبدی رینہ اُسکی عداوت سے بحضور شاہ ہمایون گئے اُنکے تقدیر سے اُنہین ایام مین بادشاہ موصوف بام مکان پر سے گر کر مر گیا جس سبب سے وے میرا ابو المعالی سید کاشغر کو جسے بادشاہ بیٹے کے خطاب سے پکارتا تھا براہ پونچہ قصبہ پر سپور مین لائے۔ غازی چک مطلع ہوکر لشکر ظفر پیکر کے ساتھ موضع ہانجی ویرہ مین اُنکے مقابلہ مین مشغول ہوا دونون جانب سے خونریزی ہوئی اُدہر غازیخان جسطرف پڑتا صدہا لوگون کو مار سر سے سبکدوش کر دیتا اور اُدہر ملک شمس رینہ بکمال دلاوری و مردانگی دتیا صبح سے شام تک یہی قتال و جدال کا عالم رہا طرفین سے ایک روز مین چار ہزار آدمی شہید میدان جنگ ہوے اور مخالف نے شکست پائی ملک شمس رینہ ایکہزار سات سو ہمراہیونکے ساتھ گرفتار ہوا اور تمام کے تمام قتل کے گئے اُنکے سرونکا ایک مینار چنا گیا دو برس کے بعد ملک دولت چک و ملک محمد بہائی شمس رینہ بہمراہی دیگر امراے کشمیر میدان ذال ذکر مین مستعد پیکار و حرب ہوئے۔ اسدفعہ بھی غازیخان منصور رہا انحالفونمین چند اُمرا نے کبطرف جاکر مرزا قرا بہادر برادرزادہ مرزا حیدر کو بارہ ہزار مغلون کے ساتھ کشمیر پر چڑہالائے غازیخان نے یہ سنکر بہت سی فوج ساتھ لی لوہر کوٹ مین مقابلہ دشمن کو جاکر اشتہار دیا کہ شخص نیزہ پر ایک سر مغل کا کٹا ہوا لاویگا وہ ایک اشرفی انعام پاویگا چنانچہ ایک طایفہ نے بطمع طلاء فوراً مغلونکے سات ہزار سر کاٹ کر حاضر کئے اور انعام مقررہ پایا یہ شخص ایسا منصف تھا کہ اپنے بیٹے حیدر چک کو اُسنے بعلت کہنے اپنے مامون کو کہ مین تجہے مارونگا جان سے ماردیا اور ایک مچھلی کی چوری پر دو سو اشرفیان جرمانہ لیا جو شخص کسی باغ مین میوہ چراتا اُسکا ہاتھ ہی کٹواتا ایک شخص قصور کرتا تو تمام محلہ کو سزا ملتی آخر کو بعد حکومت آٹھ سال کے مر گیا۔

حسین خان

سنہ ۱۵۶۲ ء سمت ۱۶۱۹ بکرمی مین چھوٹا بھائی غازی چک کا حسین خان حکومت کشمیر کے سمند دولت پر سوار ہوکر اور بمشورہ ناجی چک باحسان رعیت پروری بدل وجود امورات ملکی کو انجام دینے لگا لڑکی اپنی اکبر شاہ کیواسطے بذریعہ مرزا مقیم کے بھیجی ہفتہ کے دنون کو ان کا مونپہ تقسیم کیا - جمعہ کو جملہ علماء و داناؤن کی صحبت شنبہ کو پنڈتون اور برہمنون سے بحث دوشنبہ کو قاضیون اور مفتیون سے مشورہ سہ شنبہ کو سیر و شکار چہارشنبہ کو شغل تیر اندازی و پرداخت سپاہ پنجشنبہ کو اہل نشاط و محلات کا عیش دیکھنا - ہر ایک طایفہ کو فراخور قابلیت و حیثیت انعام دینا و مدد معاش کرنا شاعری مین بھی اسکو دستگاہ تھی سنہ ۹۷۰ ہجری مین اسکا چھوٹا بھائی لشکر خان رنجیدہ ہوکر کوہستان سند کو بھاگ گیا تھا بعض مکانات و مقامات پر تسلط کر کے ظلم کرنے لگا لوگون نے تنگ آکر حسین خان کے پاس عرضی ارسال کی جسپر اسکے اسیر کرنے کا حکم صادر ہوا یہ خبر پاکر لشکر خان جنگ کو تیار ہوا اور حسین چک نے مقابلہ کو بمعہ لشکر جرار پہونچنے مین عنان عزیمت کو پھیرا چنانچہ عین جنگ مین لشکر خان زخمی ہوکر کہین کو چلدیا حسین چک فتح پاکر کشمیر مین واپس آیا اور کسیقدر عرصہ کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم خان کے مرجانے سے نہایت غمناک و رنجیدہ ہوکر پرگنہ زینہ پور مین جاکر آٹھ برس کی حکومت کے بعد جان اپنی دی -

علیخان چک

سنہ ۱۵۶۷ ء سمت ۱۶۲۶ بکرمی مین علیخان چک چھوٹا بھائی حسین خان کا مالک اورنگ شاہی

ہوا اِسکے عہد مین تین سالہ قحط غلیم اُٹھا یہانتک کہ لوگ مردم خواری کرنے لگے مگر علیخان نے اپنے بھرے ہوے خزانہ اُسکے واسطے غلہ بہم پہنچانیمین خالی کر دیے حاجی حیدرخان وسلیم خان پسران نازک شاہ جو ہندوستان کو گئے ہوئے تھے معہ فوج کثیر اُنہین ایام مین یہان پہنچے بڑی کارزار کے بعد سلیم خان جان بحق تسلیم اور حیدرخان ہندوستانکو روبفرار ہوا پھر علی چک نے سپاہ کو تسخیر کشتوار کے لئے بھیجا وہان کے راجہ بہادر سنگھ نے تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ہمشیرہ اُسکے لئے ارسال کرکے سال بسال باج وخراج دینا قبول کیا تھوڑے عرصہ کے بعد خراج معمولی بھیجنے مین غفلت کرنے پر علیچک نے اُسکی سرکوبی کو پھر فوج ظفر موج روانہ کی جسپر بہادر سنگھ نے ازراہ نامردی بعذر معافی تقصیر اپنے برادرزادہ کو معہ فتح خاتون معشوقہ علیچک کے روانہ کیا اسی درمیان مین قاضی صدرالدین و مولانا عشقی اکبر جلال الدین بادشاہ کیطرفسے بدرخواست دختر علیخان چک بنابر شہزادہ سلیم ہندوستان سے پہنچے انکی خاطر وتواضع فرمانبرداری بجا لاکر سکہ وخطبہ بنام اکبر بادشاہ جاری کرکے اُسنے اپنی دختر کو معہ تحایف ونفایس کشمیر کے روانہ کیا اور عیدگاہ مین چوگان بازی کھیلتا ہوا ایک روز بیمار ہوکر آٹھ برس کی حکومت کی بعد بازیگاہ جہان سے گذر گیا۔

یوسف خان چک

سمت ۱۶۳۵ بکرمی مین یوسف خان چک بیٹا اُسکا تخت خلافت پر جلوس فرما ہوا یہ سنتے سنہ ۱۸۷۸ع
ہی ابدال ملک برادر علیچک جنگ کو آپہنچا نوشہرہ مین عین کارزار کے درمیان ایک گولی سے راہی عدم ہوا اس معرکہ کے بعد یوسف خان نے باپ کی تجہیز وتکفین کی گو دی ہمسر نہ رہنے کے باعث مغرور ہوگیا اور ایک چلہ کی حکومت کے بعد مبارک خان نے

عیدگاہ مین جنگ کے درمیان ہندوستان کی طرف اُسکو بھگا دیا۔

سید مبارک خان

سنہ ۱۵۷۸ء سمت ۱۶۳۵ ب مین سید مبارک خان والی کشمیر ہوا حکومت اُسکی صرف آٹھ ماہ ۱۰ روز رہے اُسی درمیان مین لوگون نے اُس سے تنگ آکر یوسف خان سے نامہ و پیام جاری کیا۔ جبپر وہ پرگنہ دیوہ سر مین آیا تو مبارک خان اُسکے مقابلہ کو نکلا یوسف خان بسبب بے ایمانی و عادم وفا کرنے وعدہ خود اُن لوگون کے جنہون نے اُسے بُلایا تھا پھر کوہستان کیطرف بھاگ گیا چونکہ مبارک خان ہمیشہ چکونکو بُرا بھلا کہتا تہا علی چک و نوروز چک وغیرہ نمکخواران چک ہا نے اسبات پر تاب نہ لاکر اُس سے بغاوت کی۔

لوہر خان

سنہ ۱۵۷۸ سمت ۱۶۳۵ ب مین لوہر خان نے تاج و افسر کو اپنے سر پر رکھا دادگستری و رعیت پروری سے ہر کسی کے ساتھ سلوک و مدارا کیا ارزانی غلہ اُسکے عہد مین یہانتک ہوئی کہ ایک پیسہ کو خرو ار شالی فروخت ہونے لگے سب لوگ بڑے فارغ البال ہو کر عیش و عشرت سے بسر کرنے لگے جب یوسف خان کو اُسکے جلوس کی خبر پہنچی تو وہ اکبر بادشاہ کے پاس گیا وہان ناکامیاب رہا تو لاہور سے قرض لیکر آٹھ سو سوار لیکر بہلول پور مین اپنے وزیر سے بہت سے سوالیکر جو کہ اُسنے پہلے سے تیار کر رکھے تھے بہ جمعیت تین ہزار سوار چکے سے براہ پونچھہ سوپور مین آپہنچا اور پلونکو توڑ کر کامراج پر متصرف ہو گیا لوہر خان اس خبر کو پاکر بہمراہی بارہ ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ رایات شان و شوکت کو سوپور کی طرف لایا ادہر یوسف خان شبا شب مشعلین جلا کر براہ دریا شہر مین آپہنچا اور مخالف کے لشکر

مین پراگندگی ڈالکر

یوسف خان

بار دویم سمت ۱۶۳۶ اب مین بے عربدہ وپیکار مسند نشین ہوا لوہر خان کو قاضی موسیٰ کے مکان سے جہان وہ چھپا تھا منگوا کر اندہا کرایا سکہ وخطبہ اپنے نام جاری کیا سرکشون کو سزاے کافی دی اُنہین دنون مین حیدر چک سردار لوہر خان کا بہاگ کر بدرگاہ اکبر بادشاہ پہنچا اور راجہ مان سنگہ کے ذریعہ سے عواطف خسروانی حاصل کر کے نوشہرہ وبہمبر پر قابض ہوا یوسف خان اگرچہ داد ودہش کرتا لیکن بسبب شغل رقص وسرود وصحبت مطربان طرب افزا وگلگشت آب وہواے گلزمین ہاے دلکشا احوال سپاہ ورعیت کے پرداخت سے بالکل غافل رہا اسے درمیان مین طاہر خان ایک فرمان شاہی لیکر آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جب سے آپ حضور بادولت کی خدمت سے کشمیر کو گئے ہو مزہ سے وہان گذران کرتے ہو کبھی وہان کا حال عرض نکیا۔ مناسب ہے کہ فوراً وہان کا حال لکھو ورنہ تم جانو بمجرد پہنچنے فرمان شاہی کے اُسنے اپنے چھوٹے بیٹے حیدر چک کو تحایف وہدایا لیکر بہیجا وہان بادشاہ نے مہربانی فرمائی اور ایکسال کے بعد کشمیر کو واپس بہیجا۔ دوسرے سال دوسرے بچہ رشید یعقوب چک کو پیشکش ہاے شایان دیکر روانہ کیا وہ تین سال تک بادشاہ کے ساتھ رہا اور رخصت ہوا بعد اُسکے بادشاہ نے حکیم علی کو حکم دیا کہ یوسف چک کو قدمبوسی کے لئے حاضر کرو بمجرد صدور حکم یعقوب چک نے باپ کو ہو بہو حال لکھ بہیجا اور بادشاہ کابل ولاہور کیطرف نہضت فرما ہوے یعقوب چک موقع پاکر بے اجازت کشمیر کو چلا آیا حکیم علی بہی خام پور مین پہنچا یوسف چک نے اُسکی پیشوائی تعظیم وتکریم بکمال فروتنی اور اطاعت سے کر کے کہا کہ اعیان وقت نے میری روانگی مین صلاح

نذری بھی حکیم علی نے اُسکے عذرات و بہانوں کو بحضور بادشاہ لکھ بھیجا وہان سے راجہ بھگوانداس
بہ جمعیت پچاس ہزار سوار براہ اٹک اُسکے حاضر کرنیکو روانہ ہوا جب راجہ مذکور مقام کوارسٹ
مین پہنچا یوسف چک نے حکیم علی کو رخصت کرکے بارہ مولا مین پہنچ یعقوب چک کو مقابلہ کی
واسطے روانہ کیا بہادران دولاوران طرفین نے ایک ماہ تک قرار واقعی داد مردانگی دے
اور غلہ کی گرانی اسقدر ہوگئی کہ دس روپیے کو بھی ایک سیر دستیاب ہوتا گوشت اسپ و شتر
کہانے پر نوبت پہنچی القصہ یوسف چک باوجود جمعیت پندرہ ہزار سوار و ۲۵ ہزار پیادہ کی
بے اجازت لشکریان و امرا خود بخود راجہ بھگوانداس کے پاس چلا گیا یعقوب چک نے اُسکی
بعد ایسی مردانگی کی کہ راجہ بھگوانداس بسبب شدت سرما و نایابی غلہ ناچار صلح کرکر ہندوستان
کو چلا گیا اور یوسف چک کو بحضور بادشاہ پہنچایا۔ اسمرتبہ یوسف چک نے ۵ سال حکومت
کی ۔

یعقوب چک

سنہ ۱۵۸۴ء سمت ۱۶۴۱ ب مین یعقوب چک نے بہ نصرت واقتدار مراجعت فرمائی کشمیر ہو سکہ و خطبہ
اپنے نام پر مروج کیا اکابران وقت نے پہ واُد خود رو بنگئے ایکدن یعقوب چک
کے کسی چشمہ کیطرف جانے پر شمسی چک وغیرہ چند نفر میدان کو خالی پاکر اُس سے
روگردان ہو بعزم ہندوستان ہیرہ پور کو گئے اور باہم صلح کرکے براہ تسلط سرینگر شہر
کیطرف واپس آئے یعقوب چک نے مچھہ بھون مین محمد بٹ محبوس وزیر پدر کو اپنے
پاس طلب کر اُسکی صلاح کے مطابق نوہٹہ مین پہنچا شمسی چک وغیرہ نے غربی طرف سی
تپلہائے شہر کو خراب کرکے مقابلہ کیا اور سات دن رات کے حرب و ضرب کے بعد صلح کے
درمیان یہ امر قرار پایا کہ سوپور سے تا حد کامراج تعلق شمسی چک و شہر و حد مراج یعقوب چک

کے قبضہ مین رہے پھر مذہب شیعہ کو رواج دیکر قاضی موسے کو گفتگوئے دین پر قتل کیا اس بات پر بہت سے امیر اکبر بادشاہ کے پاس پہنچے اُسنے تسخیر کشمیر کے واسطے قاسم خان میر بحر کو تیس ہزار سوار کی افسری پر بہیجا جب وہ راجوری مین پہنچا یعقوب چک خبردار ہوکر ہیرپور مین مقابلہ کو آیا چونکہ باشندگان شہر صغیر و کبیر اُس سے ناراض تھے وے سب لشکر غنیم کے ساتھ جا ملے جس باعث سے یعقوب چک کشتوار کو بہاگ گیا قاسم خان نے بہرام گلہ مین پہنچ بہت سی فوج آگے کو روانہ کی راستہ مین چکون نے شمسی چک کو سردار بناکر مقابلہ کیا اس ضمن مین فرزند شمسی چک نے بروے تعصب وعناد خانقاہ جڈی بل کو جلا دیا یعقوب چک بجاے جانے کشتوار کے پرگنہ برنگ مین رہا۔

بادشاہان دہلی

چونکہ پیرزال دنیا کسی سے مدام موافقت نہین رکھتی اور ہمیشہ نو بنو رنگ بدلتی ہی بمقتضاے اُسکے یہان فرمانرواے چکون کے ہی خاتمہ کو پہونچے اور تصرف وتعلق کشمیر کا بادشاہان دہلی کے ہاتھ لگا۔

اکبر بادشاہ

اُسکے بعد سمت ۱۶۴۳ اب مین قاسم خان فتح و نصرت کے ساتھ داخل شہر ہوا بعض چکون نے سنہ ۱۵۸۶
سات آٹھ ہزار سوار لیکر قصبہ سوپور مین علم منازعت بلند کی اور یعقوب چک نے پرگنہ برنگ سے آکر بآہنگ جنگ شہر مین رات کو چہاپا مار کر بہت سے گہرونکو جلا دیا اُس موقع پر اُسکے دشمنون نے اُسکا کام بھی تمام کیا شمسی چک کرناؤ کیطرف بہاگ گیا قاسم خان نے ایام زمستان امن و امان سے شہر مین کاٹے اور بہار مین یعقوب چک بخواہش

کارزار کشتوار سے پرگنہ اودرین آیا اُدہر شمسی چک کرناد سے براہ سوپور چیرہ اوڑ رین داخل ہوا کچھ دن
کے بعد دونون دلادر اپنے اپنے مقام سے حرکت کرکے یعقوب چک کوہ سلیمان پر اور شمسی
چک قلعہ نانجک مین فروکش ہوئی قاسم خان نے اپنے لشکر کے دو حصہ کرکے ایک حصہ
"پاندریٹھن کیطرف سے کچھ اتبہ گنج کیطرف بمقابلہ یعقوب چک روانہ کئے جانبین مین جنگ
وجدل شروع ہوا نزدیک تہا کہ لشکر قاسم خان شکست کہائے ناگاہ نورنگ خان میر فوج
لشکر یعقوب چک کو ایک تیر نے نشانہ کرکے اجل کو پہنچایا جس سبب سے اسکو ہزیمت
ہوی قاسم خان بہ ضمان فتح ونصرت شہر کو واپس آیا دوسری دن یعقوب چک شمسی چک
کے ساتھ عہد وپیمان کرکے قلعہ نانجک مین پہنچا اور باتفاق باہمی لشکر غنیم کو آزار عظیم پہنچایا
اسیطرح سے کتنی مدت تک بازار شر وشور گرم رہا اور اخبار سرکشی طایفہ چکان خدمت مین اکبر
سنہ ۱۶۰۶ع بادشاہ کے پہنچا جسپر بادشاہ نے سمت ۱۶۶۳ ب مین یوسف خان رضوی کو باتفاق وزیر محمد
بٹ دستور یوسف چک بہ جمعیت پچیس ۲۵ ہزار سوار اسطرف بہیجا اُدہر سے لوہر چک سد راہ ہونے
کو روانہ ہوا اور بہبر پور مین ٹھہرا لیکن یوسف خان برہنمائی بہرام نایک زمیندار شاہراہ بہرام گلہ کی
طرفسے براہ کونسر ٹل باتفاق محمد بٹ یوسف خان کے پاس حاضر ہوے یعقوب چک کنارہ ہوا
سمت ۱۶۴۴ ب مطابق ۱۵۸۷ء مین

اکبر بادشاہ نے بذات خاص اسطرف کو عنان عزیمت پہیری اور ۱۸ سال تک یہان
کی حکومت پائی جس زمانہ مین اُسکی طرفسے حاکمان ذیل یہان حکومت کرتے رہے اور
کشمیر جو راجگان ہنود کے وقت خودمختار سلطنت علے الخصوص بعہد بعض راجگان مثل
راجہ للتادت وغیرہ لصف براعظم ایشیا وہندوستان کا دار السلطنت رہ چکا تہا
صوبہ دہلی ہوگیا - یعقوب چک نے لاچار ہوکر قدمبوسی حاصل کی اور قصورات معاف
کردئے اسمرتبہ پادشاہ نے شہر مین ایک ماہ پانچ روز توقف فرماکر قصبہ پانپور پر بیج بہار ماندی

وتندی مرگ وچشمہ اننت ناگ وغیرہ مقامات کی سیر فرماکر متصدی وکارکن انتظام ملک کی
واسطے مقرر فرماکر ازراہ پہکلی معاودت فرمائی ہندوستان ہوئی بارہ مولا سے مظفرآباد کا
راستہ بہت خراب تہا اسلیئے مکان کاورسنگ مین ایک سنگ پر کندہ کرایا کہ آیندہ کو کوئی بادشاہ
اس خطرناک راستے سے نہ گذرے اسکے بعد بہت سے فتنہ انگیز بادشاہ کے پاس گیئے اور
مورد عنایت شاہی ہوئے یوسف خان رضوی ایک سال چند ماہ تک حاکم کشمیر رہا پہر
محمد قلیخان کو اپنا نایب بناکر درگاہ والا مین حاضر ہوا ادہر سے اُسکی دستاویز کے مطابق
نوراللہ و قاضی علی و پنڈت طوطارام دفتری نے تمام حاصلات کشمیر کو خالصہ مین ملادیا۔
اسپر درویش علی و یعقوب ترکمان وغیرہ بہت لوگون نے رنجیدہ ہوکر مرزا یادگار چچا
زاد بہائی مرزا یوسف خان کو صوبہ کشمیر بنایا یہ شخص سوپور مین جاکر مفسدون کو شہر مین
لایا پہر شیخ فرزند بخاری کو آگے بہیجکر اکبر بادشاہ نے عزم کشمیر فرمایا ابہی شیخ راستہ
مین تہا کہ مرزا یادگار نے بہ نظر ایام زمستان وانسداد طریق کوہستان مفسدہ کیا حسن بیگ
نے تمام حال بادشاہ کو لکہ بہیجا بمجرد استماع بادشاہ نے ایک شخص کو براہ پہکلی وصادق
خان کو ازطرف پونچہ اور شیخ فرزند بخش کو ازجانب بہمبر وراجوڑی بہیجا خود منزل بہ منزل
روانہ کشمیر ہوئے مرزا یادگار بہ لشکر مقابلہ کو نکلا باشندگان کشمیر چونکہ اُسکی بدطواری
سے دلگیر تہے اُس سے روگردان ہوکر شیخ فرید کی پیشوائی کو ہیرپور کیطرف گئے
اور جنگ مین چند آدمیون نے جو اُس سے آزردہ خاطر تہے اُسکا سر کاٹ کر بحضور
بادشاہ ارسال کیا اور بادشاہ دوسری مرتبہ رونق افزاے کشمیر ہوئی مظلومون اور
مجبورون کو آزار و جبر سے بری کیا مقہورون ومعتوبون کو سزاے کردار پہ پہنچایا
اور سیر وشکار مین مصروف رہے زعفران قصبہ پانپور مین بزم نشاط وسرود ومجلس رقص
سرود آراستہ کی اور راجہ ٹودرمل کو جمع بست سالیات کشمیر کی ترتیب کا حکم دیا راجہ

موصوف نے بہ تعمیل حکم قرار واقعی قلمداد پرگنات بقید مواضعات و برآمد مال و حاصل
وغیرہ تشخیص کر کے ترتیب دیا اسطرح سے تخمیناً دو ماہ قیام فرما کر دار الخلافت کو معاودت
فرما ہوئے اور تیسرے مرتبہ پہر جلوہ بخشا۔ اور لشکر ظفر پیکر تسخیر ہر دو تبت خورد و کلان
کے واسطے مامور کیا چنانچہ سمت ۱۶۵۴ بکرمی مین ابراہیم خان نے تبت کو فتح کیا تب محمد سنہ ۱۵۹۷ء
قلیجان کو صوبہ کشمیر بنا کر مرزا یوسف خان کے قلعہ ہاری پربت کے گرد راجہ پرورسین
کی طرح پر ایک دیوار سنگین بنوا کر بصرف زر کثیر اسکو آباد کیا پہر قریب چار ماہ معدلت
افروزی و ظلم سوزی و سیر و تماشا میں گذار کر ہندوستان کو تشریف لیگئے بادون برس کی عہد
حکومت ہند کے بعد بعمر باسٹھ برس پس از اٹھارہ سال حکومت کشمیر سمت ۱۶۶۲ سنہ ۱۶۰۵ء
بکرمی مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو جلوہ بخشا۔ تاریخ اسکی یہ ہے
الف کشید ملائک ز فوت اکبر شاہ ؛ اسعرصہ مین اسکی طرف سے قاسم خان میر بحر ایک
سال و چند ماہ مرزا یوسف خان رضوی قریب پانچ سال و محمد قلیجان چہہ برس و مرزا
علی چہہ برس و اگرو کشمیر مین فرمان پذیر رہے مرزا علی کے عہد مین گرانی غلہ سخت رہی
سمت ۱۶۵۳ ب مین سخت سیلاب آیا تہا اور سمت ۱۶۵۴ ب مین موے مبارک پیغمبر صاحب ۱۵۹۶ء ۱۵۹۷ء
مسجد حضرت بل مین پہنچے تہے۔

جہانگیر شاہ

شہزادہ سلیم ملقب بہ جہانگیر شاہ سمت ۱۶۶۲ ب مین مسند نشین حکومت ہند ہوا اور بارہا کشمیر ۱۶۰۵ء
کو آیا ہر بار تعمیر باغات و مکانات مین مشغول رہا اول بار جلوس پندرہوین کے موافق
رونق افروز کشمیر ہوا اور دلاور صوبہ دار کو بجلدوے فتح کشتواڑ کے ایک سال کا خراج
کشتواڑ عطا کیا آب ویری ناگ کا جو جگہ سے نکلتا تہا نیچے سے بند کر کے حوض ہشت

پہلو جسکا حاطہ ۲۴ گز اور عمق ۱۴ گز تہا تیار کرا کر عمارت و باغات دلنشین بمعہ جوے پختہ و آبشار و فوارون کے تیار کرایا دوسرے مرتبہ دو سال بعد تیسرے مرتبہ پانچ سال بعد یہان تشریف لائے اور مراجعت کے وقت منزل جہنگیرہٹی مین دار ناپایدار سے دار القرار کو تشریف لیگئے ان بائیس برس مین مرزا علی اکبر شاہی ایک سال و ہاشم خان دو سال و صفدر خان دو سال و احمد بیگ خان (جسکے عہد مین ۱۴ روز ہوا سے تند نے چلکر لوگونکو مضرت پہنچائی) پانچ سال دلاور خان (جسکے عہد مین بارہ ہزار گہر و مسجد جامع جل گئے تہے) تین سال ارادت خان جو محلہ نادہ پور مین رہتا تہا اور مکان سونتی ہار مین اسنے بڑی عظیم الشان عمارت بنائی تہی - دو سال اور اعتقاد خان سات سال تک ایک دوسرے کے بعد صوبۂ کشمیر رہے اعتقاد خان نے کشمیر پر بڑی بدعتین اور رعایا پر لا انتہا ظلم مرعی رکہے اسنے فرقہ چکون کو جو سرکشی و شرارت مین پورے تہے بیخ و بنیاد سے مٹا دیا -

شاہ جہان

پہر شاہ جہان صاحبقران ثانی سریر آرا ے تاج خسروی ہند ہوا اور چار دفعہ کشمیر مین آیا ہر بار تعمیرات مکانہاے عظیم الشان و باغات رشک افزاے روضۂ رضوان کراتا رہا باغ چشمۂ ویرناگ باغ صاحب آباد تعمیر چشمۂ اننت ناگ - چشمۂ مارتند و باغ بیجہارہ و باغ شالامار وغیرہ اسنے بنوائی پہلے ہی خواجہ ابو الحسن صوبہ کشمیر تہا اسکے مرنے پر نایب اسکا ظفر خان گیارہ برس تک حکمران رہا اور باغ ظفر آباد بریہ داری کے پاس باغ گلشن بوٹہ کدل کے نزدیک اسنے بنوائی انمین دور دور سے درختہاے میوہ دار و گلہاے رنگا رنگ منگوا کر لگوائے آسایش رعایا کے واسطے ہر طرح کی سعی کرکے

ایک فرمان شاہی منگوا کر جامع مسجد کے دروازہ پر سنگ موسے پر خوشخط کندہ کرایا
جو کہ اب تک موجود ہے نقل اسکی یہ ہے فرمان **شاہ جہان** چون ہمگی ہمت والا نہمت
مصروف و معطوف بر رفاہیت خلق است بنابرین بعض امور کہ در خطہ کشمیر دلپذیر
باعث آزار سکنہ آندیار میشد حکم فرمودیم برطرف باشند از جملہ آن مقدمات یکے آنست
کہ وقت چیدن زعفران مردم را بعنف میبردند کہ زعفران بچنیند و قلیلے نمک بہ علت اجورہ
آن بامردم میدادند ازانجہت بآن جماعت آزار بسیار میرسید حکم فرمودیم کہ تکلیف
چیدن زعفران اصلاً بکسے نکنند آنچہ تعلق بخالصہ شریفہ باشد مزدوران را راضی ساخت
اجورہ واقعی بدہند و آنچہ تعلق بہ جاگیر داشتہ باشد گل زعفران را بجنس حوالہ جاگیر دار
نمایند بہر طریقے کہ بدانند بچنیند مقدمہ دیگر آنست کہ در زمان بعض از صوبہاے کشمیر
سر خرداری شالی دو دام بعلت ہیزم میگرفتند و در عمل اعتقاد خان چہار دام بآن علت سر
خرداری گرفتہ میشد چون ازینجہت آزار بسیار نیز برعایا میرسید بنا برین حکم فرمودیم کہ
بالکل رعایا را طلب اینوجہ معاف دارند بعلت ہیزم ہیچ چیزے نگیرند۔ مقدمہ دیگر آنست
دہی کہ جمع آن زیادہ از چہار صد خروار شالی نباشد ازان دہ دو گوسفند حکام آنجا ہر سالہ
میگرفتند و اعتقاد خان در ہنگام صاحب صوبگی خود بجاے گوسپند بر سر ہر گوسپندے
شصت و شش دام میگرفت چون ازینجہت برعایا نیز آزار تمام میرسید بالکل حکم
فرمودیم کہ برطرف باشند گوسپند نگیرند نہ نقد۔ دیگر اعتقاد خان در ایام صاحب صوبگی خود
بر سر ہر ملاحے خواہ جوان و خواہ پیر خواہ خورد سال ہفتاد و پنج دام میگرفت و معمول
قدیم آن بود کہ بہ سر جوانے شصت دام و بر سر پیرے دوازدہ دام و بر سر خورد سالے
سی و شش دام میگرفتند حکم فرمودیم کہ دستور سابقہ را معمول دانستہ بدعتے کہ اعتقاد
خان کردہ برطرف دانند و بمقتضاے آن عمل نکنند مقدمہ دیگر آنست کہ صاحب

صوبہ ہاے در وقت میوہ در ہر باغ و ہر باغچہ کہ میوہ خوبی گمان داشتہ اند کسان خود را تعین مینمودند کہ آن میوہ را بجہت آنہا محافظت نمایند و نمیگذاشتند کہ صاحبان باغہا و باغچہ ہا متصرف شوند ازینجہت آزار بسیار رسے باین جماعہ میرسید چنانچہ بعض ازان مردم درخت ہاے میوہ را دور ساختند حکم فرمودیم کہ ہیچ صاحب صوبہ قرق میوہ در باغ و باغچہ کسے نکنند میباید کہ حکام کرام و دیوانیان کفایت فرجام و عمال حال و استقبال صوبہ کشمیر الی حکام جہان مطاع را مستمر ابدی دارند و تغیر و تبدل بقواعد این راہ ندہند ہر کسکہ تغیر و تبدل دہد بہ لعنت خدا و غضب انبیا گرفتار خواہد شد فقط آصف خان نے باغ نشاط کی بنیاد ڈالی اسکی تاریخ کو **شر شاہے** ہے ۱۰۴۳ھ ہجر بمین سیر کیوقت بادشاہ کو یہ باغ بہت پسند آیا اور آصف جاہ کو کہا کہ یہ باغ نشاط انگیز و طرب خیز ہے اس نسے جواب اسکا بہ تقریر خوش ندیا گیا جبپر بادشاہ نے خفا ہوکر جسے شالمار کو اسباغمین آنیسے روکا آصف جاہ بہت غمگین ہوا پہر بادشاہ سے حکم اجرائے نہر بدستور ملا۔ پہر علی مردانخان جو ایران کا ایک امیر تہا صوبۂ کشمیر مقرر ہوا پانچ سال ربط و ضبط کشمیر مین مشغول رہا پہر اُسکی جگہہ تربیت خان ایک سال تک ممتاز ہوا اُسکے عہد مین قحط سالی کی باعث بہت لوگ بہوکون مر گئے اور بہت سے اطراف دیگر کو بہاگ گئے بادشاہ نے زر کثیر خرچ کرکے سیالکوٹ لاہور و گجرات وغیرہ سے اناج خرید کر کشمیریون کے واسطے بہیج دیا پہر دو بارہ ظفر خان کو حکومت کشمیر سپرد ہوئی اسنے تین برس تک عدل و انصاف و فیض و کرم سے رعایا کو خوش رکہا پہر اسکی جگہہ ایک سال کے واسطے سلطان مراد بخش حاکم کشمیر تہا اُسکے پیچہے حسن بیگ خان ڈیڑہ برس تک کارفرما رہا۔ اور علیمردانخان دوسرے مرتبہ سرافراز ہوکر یہان آیا تیلبل مین باغ علیا آباد بنایا اور بادشاہی فرمان کے بموجب مسافرون کے واسطے پنجاب کے راستے مین بہت سے پختہ سرائین بنائین۔

چنانچہ ہفت چنار رخام پورہ شاجہ مرگ ۔ ہیر پورہ علی آباد ۔ پوشیانہ ۔ بہرام گلہ ۔ تہننہ ۔ راجوڑی مین بناکر سات برس گیارہ ماہ تک بعدل و فراست اس سرائے مسافرانہ سے عبور کرکے ملک عدم کو گیا اور لشکری خان اسکی جگہہ ڈیڑہ برس تک حاکم رہا اُسکے وقت مین خوشی و راحت و کشادگی رزق و فراغت افزونئے غلہ لوگون کو بہت نصیب ہوئے اُسنے بہی تیلبل کے نزدیک باغ بنوایا اُسکے وقت مین دریائے بہت و تالاب ڈل چندروز تک یخ بستہ رہے شاہجہان کے چار لڑکے تھے ۔ دارا شکوہ ۔ شاہ شجاع اورنگ زیب ۔ مراد بخش ۔ شاہ جہان نے ۳۲ برس بادشاہی کی ۔

عالمگیر

سنہ ۱۶۵۸ء سمت ۱۷۱۵ب مین اورنگ زیب عالمگیر باپ اور بہائیون کو قید اور قتل کرکے ہند کا بادشاہ بنا اور صرف ایکمرتبہ اپنے جلوس کے چہٹے سال مین یہان آیا علیا باد مین ایک ہاتہی پہسلکر لوٹ گیا اسکے صدمہ سے بہت سے سپاہیون اور اسباب کا نقصان ہوا اس ناخوشی سے بادشاہ تین ماہ سے زیادہ یہان نرہا سنہ ۶۹ ہجری مین بجاے لشکر خان ابراہیم خان فرزند علیمردانخان کو ڈیڑہ برس تک صوبہ کشمیر رکہا اندنون سنیون اور شیعون مین مسجد آرہ ٹ واقعہ ضلع کاشوان پر جہگڑا اُٹہا ابراہیم خان نے شیعون کی طرفداری کی اسی حالت مین معزول کیا گیا اور اسلام خان دو برس تک ملکدار رہا پہر سیف خان پسر تربیت خان حاکم رہا اُسنے شریرون کو بخوبی سزا دی اور ڈل کے مغرب مین ایک باغ سیف آباد بنوایا مگر بسبب قلت آب کے درخت اسمین نہ دئے اندنون مین پنڈت تنکر چودہری مہیش چودہرائی ملک پر مختار امور ملکی و مالے کا متکفل جاگیردار صاحب منصب تہا موضع الیشہ براری مین اُسنے ایک باغ بکمال وسعت وفسحت

فوارہ و آبشارون سے مرتب پُر از درختہاے میوہ دار و گلہاے خوش دیدار باسٹھہ درجہ
کا بمعہ عمارت دلاویز بناکر محلہ نایہ یار سے جہان وہ رہتا تہا باغ مذکور بفاصلہ ڈہائی کوس
سطح تالاب ڈل پر ایک پُشتہ جسے سدّ آب کہتے ہین بڑی بڑے پتہرون خس و خاشاک
سے بنوایا سیف خان کا باغ اُسکے مقابل تہا رشک سے وہ اِسکے باغ کو دیکھ نہ سکا مبدام
کہتا رہا کہ چودہری مہیش باغ نکرد در دل سیف خان داغ کرد ۔ سنہ ہجریہ مین بجاے
مبارز خان تین برس تک مقرر رہا اگرچہ وہ خود اچہا تہا لیکن قوم اوزبک نے جو اُسکے
مصاحب تہی لوگونکو بہت تنگ کیا آخر کار سیف خان بمرتبہ ثانی حاکم بنا فواق آباد
و محمد آباد و جسر سیفا کدل بنوایا پہر بجاے اُسکے افتخار خان پانچ برس تک بہ کمال جاہ و
جلال حاکم کشمیر رہا اُسکے وقت کا وہ ڈارہ سے جامع مسجد تک بارہ ہزار گہر جلگئے اسلئے
جامع مسجد کو از سر نو پانچوین مرتبہ بنوایا پہر قوام الدین ڈیڑہ برس تک اور بجاے اسکے
ابراہیم خان دوسری دفعہ آٹھ برس تک حاکم بنا اسکے عہد مین ایک ماہ تک برابر بارش ہوتی
رہی سخت سیلاب آیا زمین وزمان کانپ اٹہا اور لشکر کمک راجہ تبت کیواسطے بغرض
اندفاع افواج قلماق کے مامور ہوا مقابلہ باربیگا مین نقصان سخت پہنچا سنیون نے حسن
آباد کو جلادیا اور باعث مقابلہ کرنے فدای خان بچہ ابراہیم خان کے بہت سے لوگ
مارے گئے اسپر شہر مین آکر لوگون نے ابراہیم خان پر غلبہ کیا پہر اُسکی جگہ حفظ اللہ
خان عدل و داد سے پانچ سال تک راج کرتا رہا پہر وہ ابو الفتح خان رشتہ دار کو نیابتاً
مقرر کرکے خود بادشاہ کی حضور مین گیا اسکے عہد مین تنگی غلہ و گرانی اسقدر ہوئی کہ
مشقت سے بہی فقر و فاقہ پریشانی ظاہر ہوئی بجاے اُسکے ابو النصر خان بہائی
اُسکا چار برس تک امور ملکی مین بدعت ہائے ہنود کرتا رہا اور پہر بجاے اس کی
فاضل خان ساڑہے تین برس بعدل و انصاف اور پہر ابراہیم خان پانچ برس تک

پہر نوازش خان حاکم بنا اورنگ زیب نہایت متعصب اور ظالم بادشاہ تہا کشمیر مین اسکے
عہد مین رشی پیر پنڈت بادشاہ صاف باطن درویش روشن ضمیر ساڑہے چہ دہ برس تک عبادت
شاقہ مین ایک جگہ قرار گزین تہا خور و نوش سے پرہیزگار و بیزار تہا اسپر بہت لوگ اسکے
معتقد ہوئے اور پیر پنڈت بادشاہ کے خطاب سے اسکو مشہور کیا۔ بادشاہ نے سنکر
ایک قاصد کو ہمعہ ایک شقہ کے بہیجا اور اسکی طلبی کی جب قاصد نے وہ شقہ شاہی اس
مرد خدا کو دیا باوجود ناطاقتی کے جو کہ بسبب ریاضت و عبادت کے اسپر طاری تہی ۔
اسنے قاصد سے کہا کہ صبح کو حاضر ہونا ہا تجہے رسید دیجاویگی یا تیری ہمراہ چلینگے رات
کے وقت وہ عارف یگانہ عصر مہیب صورت مین شیر پر سوار اورنگ زیب کی خوابگاہ
مین پہنچا اورنگ زیب اسکو دیکہکر ڈرا اور کانپنے لگا سبب قدم رنجہ کا پوچہا اسنے جواب
مین وہ شقہ دکہایا اور کہا کہ کیا مطلب رکہتا ہے مین آیا ہون گو میرے مرید اخلاص
دلی کے باعث مجہے بادشاہ کہتے ہین مگر بادشاہ کے خطاب سے خوش نہین ہون
مردان خدا بادشاہی کو گدائی سے بدتر جانتے ہین پہر اورنگ زیب نے عرض کیا
کہ مجہکو اب کیا حکم ہے اسنے جواب دیا کہ تعصب مذہبی کو دل سے دور کر خدا کو ایک
جان صدای ناقوس و بانگ کو یکسان مان صلح کل کے لفظ پر عمل کر قیامت کو بادشاہ
و گدا برابر ہونگے اورنگ زیب نے اسیوقت اس شقہ پر دستخط کیا کہ اب تک لوگ
انکو رشی پیر پنڈت بادشاہ کہتے تہے اب اسم شریف انکا بادشاہ ہر دو جہان کہا کرین
انگوٹہی اپنی شیر کے مونہہ مین ڈال دی دوسرے روز صبح کو ایلچی کو شقہ اور انگوٹہی
انہون نے حوالہ کر دے لوگونکو اعتقاد انکا زیادہ تر بڑہا اس عارف کی ایسے ہی بہت
سی باتین مشہور ہین جو طوالت کے باعث نہین لکہی گئین ہیطرح اورنگ زیب کو ہندوستان
مین شہریون نے عبرت دلائی تہی۔ عالمگیر ۴۹ برس کی جہانداری کے بعد

عدم پذیر ہوا۔

شاہ عالم

۱۷۰۷ء

سمت ۱۷۶۴ ب مین سلطان محمد ملقب بہ شاہ عالم جنگ کے بعد پانچ دفعہ بادشاہ ہندوستان بنا اور اُسنے جعفر خان کو حاکم کشمیر بنایا یہ شخص ظالم شرابخوار و عیار ایک سال تین ماہ کے بعد مرگیا اکابران وقت نے عارف خان دیوان کو اُسکا جانشین کیا تا بادشاہ کی حضور سے ابراہیم خان مخاطب بہ علیمردان خان برتبہ چہارم نظامت کابل و تبت سے معزول ہوکر حاکم کشمیر بنا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا عارف خان کام کرتا رہا پھر نوازشخان دوسرے مرتبہ سرافراز ہوا اُسنے عارف خان کو اُسکی دیانتداری کے باعث امانت خان کا خطاب بخشکر اپنا نایب بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے بہت سے خانون وزراعت وغیرہ کو بہا دیا ہیں محلہ صرافون کے بازار سے محلہ اہلمر تک طوفان آتش زدگی سے ویران و برباد ہوگئے ۶ پارہٗ بہسوخت آتش پارہٗ راآب بُرد۔ پھر عنایت اللہ خان خانسامان بادشاہ صوبہ کشمیر ہوا شاہ عالم پانچ سال کی حکومت کے بعد راہیئے ملک عدم ہوا۔

جہاندار شاہ

۱۷۱۲ء

سمت ۱۷۶۹ ب مین بیٹا اُسکا جہاندار شاہ ذوالفقار خان میر بخشی کی امداد سے بادشاہ ہند بنا اور عنایت اللہ خان کو بدستور صوبہ کشمیر رہنے دیا اُس کے یہان آنے پر ہنوز آٹھ ۹ ماہ گذرے تھے کہ ہندوستان مین انقلاب ہوگیا جہاندار شاہ قتل کیا گیا۔

ساداتِ خان

سادات خان اُسکا جانشین ہوا اُسنے علی محمد خان کو کشمیر مین بہیجا عنایت اللہ خان نے حج جانے کی مصلحت ٹہانی علی محمد خان نے دو برس تک مخلوق کو آزار عظیم پہنچایا اس سبب سے اعظم خان پانچ چہہ ماہ تک اُسکا جانشین رہا اور پہر علی محمد خان قریب ایک سال پہر اختزام خان سترہ روز از طرف سادات خان مقرر ہوئے عنایت اللہ خان نے پابوسی بادشاہ کی حاصل کر کے نظامت کشمیر کی پائی اور اپنی طرف سے ۱۱۲۹ ہجری مین میر احمد خان کو بہیجا اور سلطان فرخ سیر قریب چہہ برس سلطنت پرداز رہا اور سادات کے ہاتھ سے شہید ہوا - تاریخ ع سادات بوے نمکحرامی کردند ؛ بعد اسکے رفیع الدرجات کو پانچ چہہ ماہ سلطان رفیع الدولہ اسکے بہائی کو پانچ چہہ ماہ کی حکومت ملی اور سلطنت بے نام رہے سادات خان نے چہہ سال فرمان روائی کی -

محمّد شاہ

پہر سادات نے باتفاق محمد شاہ ابن جہان شاہ کو قید خانہ سے نکال کر زینت بخش دیہیم کشورستانی کیا ظل رب اسکی تاریخ جلوس ہے - غرض میر احمد خان نایب مناب عنایت اللہ خان تین برس تک صوبہ کشمیر رہا اوایل جلوس محمد شاہ مین محتوی خان معروف بہ عبد الغنی بلا تعصب مذہبی سے طبقۂ ہنود پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرتا رہا اور محلہ کلاش پورہ کو اسی واسطے آگ لگائی گئی محلہ ہائے قرب و جوار بہی دم بہر مین خاک ہو گئے تاریخ اسکی در برگشت ہے - اسلئے عنایت اللہ خان نے عبد اللہ خان دہ بندیکو بہیجا مگر محتوی خان اپنی حرکات سے باز نہ آیا چونکہ عبد اللہ خان سے

اُسکا تدارک نہو سکا اسلیئے مومن خان صوبہ کشمیر نبکر آیا ابھی وہ ہیرپور مین پہونچا تہا۔
کہ اظہر خان دیوان بیوتات وغیرہ منصب داران نے محتوی خان و اکثر شریرونکو قتل
کیا عوام نے جڈی بل کو آگ لگا کر فرقہ شیعہ کو بہت ستایا سخت لوٹ کہسوٹ و
خونریزی کی مومن خان نے کشمیر مین آکر بخوف عوام ملا شرف الدین بچۂ محتوی خان
کو بجاے پدر مقرر کیا اور خود بید خسل رہا شرف الدین باپ سے بڑہکر دست تظلم دراز
کرتا رہا ہنود کے مارنے اور اُنکے تخریب کے واسطے طرح طرح کی روائتین اُسنے نکالین
منجملہ اُنکے ایک یہ بہی ہے کہ اگر ہنود دستار باندہین تو اُسکی سزا بمنزل تبرا ہے اسلیئے
لوگونکی فریاد کرنیسے عبد الصمد خان نے ناظم کشمیر ہوکر عبد اللہ خان کو نایب بنایا مگر
حکم اُسکا بسبب فتنہ آرائی ملا شرف الدین کے مروج نہوا اس سبب سے چار پانچ
ماہ کے بعد عبد الصمد خان نے سنہ ۱۱۳۴ ہجریمین براے تدارک گردنکشان یکبارگی ملا
شرف الدین کو توپ کے آگے اڑایا گروہ شریرونکو قید و قتل کر عرصہ چہہ ماہ مین
تمام شور انگیزونکو دفع کرکے ابو البرکات خان کو نیابتًا مسند حکومت پر بٹہلا کر دار السلطنت
کو کوچ کیا پانچ چہہ ماہ کے بعد نجیب خان حکم دہ کشمیر ہوا ایک سال کے بعد عبد الصمد خان
ایک برس تک اعظم خان صوبہ دار رہا اسکے عہد مین قحط پڑا جس سبب سے عنایت
اللہ خان مرتبہ ثالث کفیل انتظام کشمیر ہوا اور فخر الدین خان کو اپنی طرفسے حاکم
کشمیر بنایا ایک سال چندماہ کے بعد عنایت اللہ خان مرگیا پھر عقیدت خان مقرر
ہوا اسکے عہد مین ابو البرکات خان تین سال تک نایب رہا اور آخر کار سنہ ۱۱۴۱
ہجریمین اعز خان بجاے عقیدت خان کے حاکم بنا اُسنے بے انصافی سے ظلم و ستم
کرکے لوگون کا مال لوٹنا شروع کیا اور بدعت ہاے گوناگون کے کشمیریون نے
اعز خان کو اُسکی حرکات بد کے باعث بڑی ذلت و خرابی سے نکالا۔ اور

امیر خان کو منصب حکومت ملا بہر دو سال کے بعد احترام خان مقرر ہوا اُسوقت غلہ کی قلت کے باعث لوگ اُسکے پاس غلہ دارون کی فریاد کو گئے اُسنے ناعاقبت اندیشی کے باعث حکم دیا کہ جہان کہین غلہ دیکہو جبرًا لیلو اُنہون نے حکم پاتے ہی ہنگامہ فتنہ و فساد کر کے عنایت اللہ داروغہ عدالت اور ملا اشرف مفتی کو تلوار سے مار کر غلہ دارون کے گہرونمین لوٹ اور تاراج کر کے آگ لگائی شہر ونمین شور و شر پیدا ہوا اس سبب سے احترام خان اور ابو البرکات خان مین رنج پیدا ہوا جبہر ابو البرکات بسبب مقبولیت مردم شہر غالب آیا احترام خان تاب مقاومت نہ لاکر ہندوستان کو چلا گیا امیر خان نے فرمان نیابت بنام ابو البرکات خان بہیجا تہوڑے عرصہ کے بعد دل دلیر خان ناظم کشمیر مقرر ہوا اُسنے بہی سب کچھ ابو البرکات خان کے اختیار مین رہنے دیا۔ ۱۰۸۷ہجری مین سیلاب نے بہت سے مکانون اور زراعتون کو نقصان پہنچایا اور ایک زلزلہ شدید تین مہینے تک محسوس رہا صدہا مکانات شہر و دیہات مین گر پڑے اُس برس مین جعفر کہنہ معہ چند دیگر منصب دارونکے واسطے تدارک فتنہ زمینداران مظفر آباد کے بہیجا گیا اُسنے وہان پہنچکر بجاے تدارک کے اُنکو اور زیادہ تحریک شورش دی ابو البرکات کے ساتھ خود بہی فساد کیا اور پُل دریا کے توڑ ڈالے ہزارون آدمی مارے اور جلائے گئے آخر کار ابو البرکات خان راجوڑی کو بہاگ گیا اور خلیل الدین خان ناظم مقرر ہو کر آیا اور جعفر کہنہ کی عداوت و بغاوت و فساد کے باعث معزول ہوا اور بجاے اُسکے فخر الدولہ بہادر اُسی سال کے آخیر مین ناظم بنکر آیا اور بہت سے مفسدونکو ہاتہی کے پانو سے کچلوا ڈالا اور قتل کروایا جعفر کہنہ کہوے تا ہند کیطرف بہاگ گیا اور کچہہ عرصہ کے بعد عطیہ اللہ خان بچہ عنایت اللہ خان صوبہ کشمیر مقرر ہوا اور وہان نیابت بنام عصام الدین خان بہیجا مگر فخر الدولہ نے اسکو بہ سببہ

زوری قید خانہ مین بہیجا اور اپنی طرفسے قاضی خان کو قایمقام بناکر خود ہندوستان کو گیا پہر عصام الدین نے بامداد رئیسان کشمیر قاضی خان کو معزول کیا اور خود اُسکا جانشین ہوا محمد شاہ نے ۲۳ سال حکومت کی۔

عہد افاغنہ

نادر شاہ دُرانی

انہین دنون مین نادر شاہ بادشاہ ایران بارادہ تسخیر ہندوستان لاہور مین آیا ہوا تہا فخر الدولہ نے لاہور مین پہنچکر پابوسے اسکے حاصل کرکے فرمان ایالت کشمیر حاصل کیا اور چالیس روز تک سکہ وخطبہ بنام نادر شاہ جاری کرکے رنجش سابقہ کے باعث لوگون کو آزار عظیم پہنچایا چونکہ نادر شاہ نے شاہ جہان آباد پہ تسلط پاکر محمد شاہ کو پہر سلطنت ہندارزانی کی فخر الدولہ بہی خونخوار وظالم ہوگیا تہا تمام رئیس ومنصب داران کشمیر اُسکے دشمن جان بنگئے تھے فخر الدولہ اُنسے تنگ آکر شہر سے نکل ہفت چنار مین مقیم ہوا اور دو ماہ تک ازراہ کوتاہ بینی ودراز دستی قتل وغارت شہر کرکے ہندوستان کو چلا گیا عنایت اللہ خان نے جو کشمیر مین تہا ابو البرکات خان کو نایب بنایا اور ۱۱۵۵ھ مین خود بہی بہوس تسخیر کشمیر آیا ۲ ماہ کے بعد ابو البرکات خان وعنایت اللہ خان مین فساد اٹہا جنگ کی نوبت پہنچی جسمین عنایت اللہ خان مغلوب ہوکر روپوش ہوگیا اور خلف اللہ خان بیٹا اُسکا سوپور کو بہاگ گیا پندرہ روز بعد مظفر آباد سے کمک لاکر پہر شہر کیطرف آیا ادہر سے ابو البرکات خان بجمعیت کثیر روانہ ہوا موضع ہارہ ترٹ مین دونون کا مقابلہ ہوا آخر کار ابو البرکات خان پونچہ کو بہاگ گیا عنایت اللہ خان روپوشی کے جگہہ

سے نکلکر مسند حکومت پر بیٹھا ابہی پورا حاکم بن چکا تہا کہ ابو البرکات خان بامداد حاکم پوچہہ عود کر آیا تہا اور بہفت چنار مین جنگ شروع ہوا عنایت اللہ خان ہیچگیری آدمان خورد سے تابہ تنگ استمداد زمینداران مظفر آباد گیا تین ماہ اسی حدود مین تنگ عیشی و دشوار گذاری سے اسطرح رہا کہ جو کوئی اُسکو دیکہتا ترحم سے زار زار روتا پہر پوچہہ کے زمینداروں سے عہد و پیمان کر کے کشمیر کیطرف آیا ۱۱۵۳ء مین مردمان پوچہہ نے بر خلاف عہد و پیمان اسکو تیغ تیز سے مارڈالا اس سبب سے اسعد یار خان صوبہ کشمیر بنا اور ابو البرکات خان کو نایب بنایا مگر مردمان پوچہہ غرور سے مردم آزاری و کینہ جوئی کے باعث فساد کرتے رہے ۱۱۵۵ہجری مین ابو البرکات خان نے ہمت کر کے راجہ ولی مرزبان پوچہہ کو بمعہ چارسو آدمیون کے تیغ سیاست سے مار دیا اُسکے عوضمین اُسکو خلعت عطا ہوا منیر اللہ خان جو اُسکے پروردگان مین سے ایک شخص تعلقات کامراج مین مقرر تہا بعد کچھ عرصہ کے بہمراہی زمینداران مظفرآباد و پوچہہ بخیرہ سری مقابلہ کو آیا اور ہنگام جنگ پیٹھ دکہا کر گریز کے وقت عیدی بل کو تاراج کر گیا پہر مراد یاب خان بیشکار کو منیر اللہ کے تعاقب کو روانہ کیا شادی پورہ اندرکوٹ مین مقابلہ ہوا چونکہ لشکریان شہر نے غنیم پر دو رکے دریا طغیانی پر تہا معاً وقت کے وقت بمعہ لشکریون کے مراد یاب خان نامراد ہو کر غرق دریا ہوا زمینداران کشتوار اور بہادرد ابو البرکات خان نے زیان کاری سے شہر اور پرگنات مین لوٹ مچائی اُسکی تاریخ عام التشویش ہے منیر اللہ چھ ماہ تک بغارت گری و ستمگاری ملک داری کرتا رہا اور ۱۱۵۸ہجری مین صفدرجنگ کو حکومت کشمیر ملی اُسنے اپنی طرفسے نیابت پر شیر جنگ بہادر کو صدرنشین بنایا جو کہ عیدگاہ مین ٹہرا اور پہنچتے ہی ابو البرکات خان کو حاضر کر کے روانہ حضور کیا۔ اور معتمدونکو بانواع

زحمت وخواری گرفتار کرکے سزائین دین ابوالبرکات خان وہان پہنچکر دو ماہ کے بعد مرگیا اور بنیر اللہ خان کو بہی کامراج سے منگواکر قتل کیا۔ الحاصل شیر جنگ بہادر انتظام نظم ونسق کشمیر وکوہستان کے بعد چہہ ماہ پیچہے افراسیاب بیگ خان کو نایب بناکر واپس چلاگیا چہہ ماہ تک سخت قحط رہا بعض شرارت اندیشون نے اُسپر ہجوم کیا اسلیئے صوبہ مذکور نے بہت لوگ قتل کیئے اطراف محلہ زینہ کدل کو جلاکر نیک وبد کو ورطہ خرابی مین ڈالا۔ ۱۱۶۰ ہجری مین ایک تو غلہ کا قحط موجب جان گرای ہوا دوسرے سیلاب نے ہزارون خانہاے شہر ودیہات وپلہاے دریاے بہت نیست ونابود کیئے (طغیان ملک) اس بلا کی تاریخ ہے۔

احمد شاہ دورانی

سمبت ۱۸۰۵ ب مین عصمت الدین خان حسب درخواست شور انگیزان ملک پیشگاہ احمد شاہ دورانی سے جوکہ بعد نادر شاہ کے حکمران تہا صوبہ کشمیر بنا اور براہ توسہ میدان یہان پہنچا افراسیاب بیگ خان نے اس سے جنگ کرکے فتح حاصل کی اہالی موالی ملک عدو کو از راہ دُرگرہامہ اطراف شہر کیطرف رہبری کرکے لائے پاندچہہ مین پہر ہنگامہ حرب وضرب گرم ہوا اُسوقت عصمت الدین خان نے فتح پاکر شہر کیطرف رد کیا۔ لیکن کمین گاہ کی ایک سپاہی کی گولی سے نشانہ تیر قضا ہوا افراسیاب خان باوجود ہزیمت منصور ہوا اور رئیسان مفسد مثل خواجہ ظہیر دیدہ مری وغیرہ کو توپ سے اڑایا بعضون کو قتل کرکے ساڑہے نو برس کے بعد ایک محرم بے ایمان نے زہر قاتل دیکر اُسکو مار ڈالا پہر احمد علیخان ڈیڑہ مہینے تک حکومت کرتا رہا اُسکی کم سننے کے باعث ملک حسن خان ایک متوسل اُسکا تین ماہ تک حاکم رہا رئیسان ۱۱۶۱ء

شہر خصوص ناظم بحضور محمد بادشاہ گئے تا پہنچنے دوسرے حاکم کے پانچ مہینے تک میر مقیم کہنہٗ حاکم کشمیر رہا ابو القاسم خان فرزند ابو البرکات خان غرور سے محسود ہو کر طائفہ اوباشون کو اپنے ساتھ ملاکر محلہ دیدہ مر بین میر مقیم کنٹھہ کے ساتھ جنگ آور ہوا میر مقیم تاب مقابلہ نہ لاکر لاہور کو چلدیا اُن دنونمین احمد شاہ درانی بقصد تسخیر ہند لاہور مین فروکش تہا اُسنے بہ تحریص میر مقیم عبد اللہ خان انشک اوقاسی کو حکومت کشمیر پر بہیجا ابو القاسم خان - تین مہینے حکمران رہکر بسبب سپاہ اندک و نفاق لسبار دفع غنیم مین قصد مقابلہ نہ کرسکا اور بہاگ کر دشمن کے ہاتہ مین گرفتار ہوا عبد اللہ خان نے مظفر و منصور حاکم کشمیر بن نالہ و فغان جور و ظلم نا پرسان زمین سے آسمان تک پہنچایا اور چہہ ماہ کے بعد ایک نزدیکی اپنے کو نایب بناکر راجہ سُکھ جیون کو صاحبکاری پر مقرر کرکے خود عبد اللہ خان کو اپنے ساتھ لیکر دار السلطنت افاغنہ کو معاودت کر گیا راجہ سُکھ جیون عقل و ہوشیار ریسے ایک سال کے بعد نایب کو غایب کرکے سنہ ۱۱۶۷ ہجری مین بغاوت کی رو سے امور جہانبانی مین خود مختار و مستقل حاکم بنا اُسکی حکومت کے دوسرے برس مین قحط اٹھا راجہ نے بلحاظ رعیت پروری لوگونکو اپنے ذخیرونسے بہ نرخ ارزان اناج درروزینہ دیا اور زمینداروںکو ایک لاکھ خروار شالی بصیغہ مدد تخم و تقاوی باقی مین دیا مباشران امور ملکی تا دور جنرل بیان سنگھ اُسکے عمل کو پسند کرتے رہے ہمت نے اُسنے اکہنور سیالکوٹ گجرات و بہمبر تک ملک گیری کی ابو الحسن خان بانڈی رئیس وقت نے جبرہاے دریا خراب کرکے فتنہ آرائی کی راجہ نے اسپر گہر اُسکا جلاکر اُسسے آوارہ کیا احمد شاہ درانی نے نور الدین خان بامی زاے کو بہت سا لشکر دیکر بہ کمک راجہ رنجیت دیو دائی جمون براہ توسہ میدان بہیجا اور اُس کمک کے معاوضہ مین راجہ موصوف کے واسطے عطائی ساٹھ ہزار خروار شالی سے مقرر کی چنانچہ چیرہ اوڈر

* شالی دہان کو کہتے ہین

پرگنہ دو سو مین جنگ ہوا آخر کار راجہ نے پس پا ہو کر راہ گریز پکڑی قضا کار ایک آسیا
والیکے ذریعہ راجہ سکھجیون نورالدین خان کے پاس گرفتار ہو کر پہنچا اُسنے عین نامردی
سے راجہ موصوف کی آنکھین نکلوادین مدت حکومت راجہ مذکور آٹھ برس چار ماہ کہتے
ہین بیت دو ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج ٭ سکھ جیون شد تباہ با مال و
گنج ٭ بجلدی فتح ہذا کے پیشگاہ بادشاہ افاغنہ سے آحمد رنجیت دیو کو ساٹھ ہزار خروار شالی
نسلاً بعد نسلاً آمدنی کشمیر سے ملتی رہے جسکا ملنا عہد سکہان سے بند ہوگیا غرض نورالدین
خان بامیزائے دو سال تک عدالت و رحم سے رعایا کو خوش کرتا رہا اور بجائے اُسکے
بلند خان بامیزائے ناظم کشمیر ہوا اسکی حکومت کے دوسرے سال مین شدت سرما
سے آب دریائے بہت و تالاب ڈل کمر تک جم گیا دو سال کی حکومت کے بعد
اُسکے نام فرمان حاضری آیا اور ہنگام مراجعت جمون مین مر گیا پہر دوسری مرتبہ نورالدین خان
بامیزائے حاکم کشمیر بنا از روے اتفاق میر مقیم کنٹھہ و مہانند پنڈت جج دیوان ملکی تا احکام
اُسکے خاطر خواہ نہ چلتے تھے اسلیئے بتدبیر شائستہ حکیم میر قانون گو کھوئے نامہ (دشمن میر
مقیم کنٹھہ) کو طمانچہ منقش بنام کیلاس پنڈت بچہ مہانند پنڈت در دیگر واسطے مارنے
مقیم کنٹھہ کے مقرر کیا اور کہا کہ طمانچہ کو وہین چھوڑ آنا تاکہ ان دونون فرقون مین
نفاق پڑے اسپر حکیم مذکور نے میر مقیم کو مار کر طمانچہ وہین چھوڑا اُسکے دیکھنے سے
سب کو یقین ہوا کہ میر مقیم کو کیلاس پنڈت نے مارا ہے پس فقیر کنٹھہ بچہ میر
مقیم کہ بمعہ زمینداران مظفر آباد بہاگ کر سلطان محمود کے پاس چلا گیا تہا اور
نورالدین خان نے فساد اندازی سے عنا زدن کو رواج دیا نفاق زرگران
وغیرہ سے روزمرہ باج لبنارہ سم پڑ گئی لال خان خٹک نے موضع رد کو پرگنہ بیروہ
کی کمر کوہ پر ایک استوار قلعہ بنوایا پہر کچھ عرصہ بعد نورالدین خان نے جان محمد خان

خواہرزادہ اپنے کو نایب بنا کر ہندوستان کی راہ لی اور وہان عتاب شاہی سے کام اُسکا تمام ہُوا کشمیر مین لال خان نے بدستور خونریزی و غارت گری و تعصب مذہبی مین دست ظلم و ستم و جبر دراز کرکے بہت سے ہنود کو خراب کیا اور قہر ربانی سے گرانی و قحط غلہ بدرجہ غایت ظاہر ہُوا لوگ تبہ ہو گئے سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین خرم خان صوبہ کشمیر بنا لال خان اپنے قلعہ مین محصور ہُوا تین ماہ کے بعد فقیر کنٹھ بہ اعانت سلطان خان عسو پور مین پہنچا اور لال خان قلعہ سے نکلکر اُس سے متفق ہُوا دونون ازراہ کہوئے ہامہ و دور ہامہ مین نمایہ آور ہوئے اُدہر سے خرم خان نے مقابلہ کیا اور کم حوصلگی سے پیٹھ دکہلائی فوج مخالف نے راموتک اُسکا تعاقب کیا۔ مگر وہ زخمی ہوکر ازراہ جمون بہاگ گیا لال خان بہی زخم چشم سے کور ہوگیا قلعہ کی طرف بہاگا فقیر کنٹھ بے جنگ و جدل ملکدار بنا فاضل کنٹھ چہوٹے بہائی کو گرفتاری لال خان کے لئے ستایان کیا مگر اُسنے اپنے قلعہ کو آگ لگاکر خود راہ پونچہ لی اسطرف مردمان بمبہ نے تاخت و تاراج خانہ سوزی و بد آموزی مین کسیطرح کوتاہی نہ کی فقیر کنٹھ گیارہ ماہ تک لوگون کو قرین آہ و نالہ کرتا رہا اور سنہ ۱۱۹۸ ہجری مین نورالدین خان بامیزائی سے بار سوم فرمانذہ ہوکر از راہ پونچہ بتوسہ میدان میدان ذالذگر مین محاربہ آرا ہُوا فقیر کنٹھ میدان کارزار سے بہاگ کر زمینداران مظفرآباد سے پناہ لینے کو گیا پہر نورالدین خان نے سرکشون کو پامال کیا اور دو سال تک مشغول ملکداری رہا سنہ ۱۲۰۳ ہجری مین خرم خان مرتبہ دوم تارک آرائے افسر حکومت ہُوا یہ شخص زشت رائے اور تنگ حوصلہ تہا امیر خان جوانشیر سردار لشکر بعد تہوڑی مدت کے باغی ہُوا اسی سبب خرم خان مجبور ہوکر ازراہ جمون مراجعت کر گیا اور امیر خان جوان شیر مسند نشین فرمان روائے ہوا اور سنہ ۱۲۰۴ ہجری

مین احمد شاہ دورانی مرگیا اور ۲۴ برس تک اُسنے بادشاہی کی

تیمور شاہ درانی

اسی سال بیٹا اُسکا تیمور شاہ درانی بادشاہ سلطنت بنا امیر خان جوانشیر نے آوازۂ انقلاب بادشاہی سُنکر روگردان ہوکر باغات واقعہ تالاب ڈل کو جو ایک سو ستر سال دورِ حکومت چغتایہ مین بڑے ذوق وشوق سے امراؤن نے بنائی ہوئی تھے خراب کرکے گلزار سے خارزار بنا دئی اور ڈل کے درمیان جزیرہ سونہ لنک اور کنارہ پر باغ امیر آباد و شہر مین شیر گڈہ بے وامیران کدل بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے جہڑے شہر ودریای بہت کے تمام منہدم کر دیئے اُسکی حکومت چہہ سال رہے اور ۱۱۹۰ ہجری مین حاجی کریم داد خان یا مینراسے تیمور شاہ کے پتیگاہ سے صوبہ کشمیر بنکر آیا امیر خان نے لشکر فراوان سے حدود بارہ مولہ مین جنگ کیا کُشتا کُشتی وخونریزی ویرانہ ہوئی وشمن کشتوار کیطرف بہاگا حاجی کریم داد خان بفتح وفیروزی رونق بخش شہر ہوا امیر خان جوانشیر کوہستان کشتوار سے گرفتار ہوکر بعد چند عرصہ کے دار السلطنت افاغنہ کو روانہ کیا گیا ادہر کریم داد خان ظالم وجابر بنکر مصدر امور ناواجبی وظلم وجبر ہوا معاملہ مین زر وپیہ بداعمالی سے لینے لگا اور قوم بمبہ کو مظفر آباد سے اسیر کرکے سخت دلی سے ہزارون کو غرق تالاب ڈل کیا اور بعد چند برس کے خود ہی ایک مرض مہلک مین گرفتار ہوکر ۱۱۹۷ ہجری مین مرگیا اُسکی عہد مین تین ماہ تک زلزلہ ہاے سخت آتے رہے اور زمستان مین آب دریا سے بہت فرط برودت سے یخ بستہ ہوگیا اُسوقت مین دلارام کلی نے صاحب کاری پر ممتاز ہوکر آسودگی رعایا وافزونی محال شالبافی کے لئے شالبافون کو

طرح شالی وزعفران ودیگر تکالیف سے بمعہ تمام پیشہ وران کے مرفع الحال رکھا اور
تھان پشمینہ پہ سیاہی کی علامت سرکاری جسکو داغ کہتے ہین لگائے فی روپیہ قیمت
مین ایک آنہ باج لیا اور قوانین تزاید شالبافون کے مروج کئے آسایش مزارعان
کے واسطے مزاحمت زرصوبات ورسدات کو ہٹا دیا حصہ چہارتر کی لینا شروع
کیا الحاصل ۱۱۹۷ ہجری مین آزاد خان بجاے باپ کے مقرر ہوا اور جہل
جوانی کے باعث ہر روز تیغ بیرحمی آغشتہ خون بیگناہان کرکے اپنی
حکم رانی کو نادر خان ثانی کہتا رہا دیو سیرتی کے باعث اپنے خدیو
سے بہی سرکشی وروگردانی کرتا رہا اور مثل باپ کی قوم بمون کو ہاتھہ پاؤن
بند ہوا کر تالاب ڈل مین غرق کیا۔ ایک رات پہلوان خان و ملوک خان
نے جو اس کے خویش تہے اسکی زشت عادتون سے تنگ آکر اس
کے شبستان مین شبخون مارا اگرچہ تیر طمانچہ اوسکی ران پر لگا لیکن زخم
کاری نہ آیا جان سلامت لے بالائی قلعہ سے دریاے بہت کے کنارہ
پر کود کر رات کو خانہ دیوان دلارام کلی مین مامن گزین ہوا اور سات
روز تک دشمنون کو جنگ و پیکار سے گرفتار کرکے ملوک خان و پہلوان
خان کو بمعہ بہت سے دلاوران کے قتل کیا عظمت خان کو زندہ ہی آتش
سوزان مین جلایا ادہر اکثر دن کو ہوائی دبا نے ہلاک کیا اور محلہ ڈلگے پورہ
مین بہت سے مکانات جل گئے آزردے دریائے بہت مین جلتے ہوے
بہوج پتر نے ہوا سے اوڑکر محلہ اہلہ مرسی سے قاضی زاد تک خاک سیاہ
کردیا آزاد خان نے دو سال و چند ماہ آزار و ظلم جان کاہ کیا اور ۱۲۰۰
ہجری مین مدد خان سابق زمانے نے اوسکی تدارک پر دستوری پائی

بیت

در تواریخ یک ہزار دو وصد ظلم آزاد را رسید مدد ؁

آزاد خان با ہنگ جنگ بارہ مولہ مین گیا اور مدد خان بر مہنونی ارکان شہر و مرزبانان بعد از راہ کرناد کہو سے ہامہ خوشی پورہ مین پہنچا آزاد خان نے یہ سن کر کر یوہ خوشی پورہ مین آکر جدال و قتال شروع کیا اور آخر الامر مغلوب ہوا مدد خان منصور ہو کر ذالہ گرہ مین اور آزاد خان از راہ فیروز پور پونچہ کو گیا اور خودکشی کی مدد خان نے سر اوسکا نعش سے کٹوا کر بادشاہ کی حضور مین بہیجا پہر سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین میرداد خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہبنکر آیا اور مدد خان چار و ناچار واپس گیا سات ماہ کے بعد میرداد خان مرگیا بجائے اُس کے تین ماہ تک ملّا غفار حاکم رہا اور اوایل سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین جمعہ خان بارکزائی حاکم ہوا اور چار سال و سات ماہ کے بعد عدم کو گیا پہر بیٹا اُسکا رحمت خان ساڑہے تین ماہ اور پہر سنہ ۱۲۱۷ ہجری مین میر ہزار خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہوا چند ماہ کے بعد تیمور شاہ درانی سفر جاودانی کو گیا اُسنے سترہ سال بادشاہی کی۔

شاہ زمان

سنہ ۱۲۱۹ ہجری

سمبت ۱۸۵۹ مین بیٹا اُسکا شاہ زمان بادشاہ بنا میر ہزار* بمشورہ خواجہ علیلے رئیس بادشاہ سے باغی و روگردان ہوکر ظلم رسان طبقہ ہنود و فرقہ شیعہ ہوا خواہ نخواہ تہرائی تہمت لگا کر دو دو ہنود کو ایک تہیلہ مین بمعہ کچہہ سنگ ہا سے سنہ ۱۸۰۳ء

* میر ہزار کی بابت روایت ہی کہ پچہلے جنم مین اُسنے ہمشیرہ سے بدکاری کی تہی اسپر ہنود نے اُسکو جلوا دیا تہا جسپر اوسنے اس صورت مین پیدا ہوکر اوس فرقہ کو عذاب مین پہنچایا ہے

دونے کے زندہ ہی بند ہوا کر غرق دریا کرتا رہا میرزا خان الکوزی باپ اسکے نے
استدعات پر پند و نصایح کر کے اُسکو محبوس کیا اُسی وقت مین نشگاہ شاہ زمان سے
احمد خان شہنک چی باشی واسطے سرزنش اُس بدذات کے آیا اسپر میرزا نے بارہ مولہ
مین سخ پا ہوکر بہت سے نامدار ہنود کو جو انہاسے کاہ مین باندہ کر کمال بیرحمی سے
پانی مین غرق کر کے ہلاک کیا شہنکچی باشی کی دلاوری و شجاعت سے میر ہزار نے
فرصت غنیمت جانکر گوگریز کی راہ پائی مگر گرفتار ہوا مدت حکومت اُسکی ایکسال
دو ماہ ہے احمد خان تین ماہ کے بعد میر ہزار خواجہ عیسی خان اور دیوان نندرام
پنڈت نکو کو ہمراہ لے کر معاودت کر گیا خواجہ عیسے وہان سے نجات پاکر واپس
آیا دیوان نندرام بموجب کارگذاری و حسن لیاقت کے زمرہ ملازمان وزیر فتحداد
خان سدوزائی مین نوکر ہوا پھر کفایت خان صوبہ کشمیر بنا تین ماہ کے بعد برطبق
فرمان اختصار میرزا بدر الدین کو نیابت بخشکر دار الحکومت کو چلا گیا اُس وقت خواجہ
عیسی کے اشارہ سے عوام نے آقا رحیم ملک التجار فرقہ شیعہ کو بہت تنگ کیا بعد
چندے کفایت خان نے بشمول عواطف سلطانی عود کیا اور کافہ انام کے ساتھ بلطف
واحسان کاربند عدل والطاف رہا پھر بجائے اُسکے ایک سال بعد محمد خان جوانشیر
ابدالی نے مرتبہ ایالت پایا اُندنون مین میان خان بلوچ نے چند خوانین شاہی سے متفق
ہوکر سرکشی سے شورانگیزی کی محمد خان تاب مقابلہ نہ لاکر قلعہ شیر گدہی مین
محصور ہوا یہ فساد چھ مہینے تک رہا اس لئے شیر محمد خان مختار الدولہ واسطے تدارک
وانسداد سرکشون کے حضور پادشاہی سے رخصت ہوکر یہان پہنچا اور باغیون
کو سزائے قرار واقعی دیکر فتنہ و فساد کو دور کیا بعد آٹھ روز کی رحمت اللہ خان بچہ جمعہ
خان حاکم کشمیر بنا اور محمد خان و میان خان کو شیر محمد خان ہمرکاب لیکر چلا گیا ایک

سال بعد محمد خان کے عبداللہ خان الکوزائے ناظم کشمیر مقرر ہوا اُس نے قریب ایک ہزار آدمیون کے جمعیت لشکر کرکے راجوڑی و پونچھہ و مظفر آباد و جھنہ وکبا درہ کو فتح کیا اور بجاے راجہ خان بہادر مرزبان پونچھہ کے اُس کے وزیر روح اللہ کو وہان کی راجگی پر سربلند کیا۔ اُس کے وقت مین پنڈت دیدہ رام مٹوبڑا صاحب اقتدار تہا اُس سے لباس بہا کے لئے بموجب رسم کے جو صوبہ رئیسون سے لیتا تھا ۱۰ ہزار روپے عبداللہ خان نے مانگے تو اُس کی عورت نے اس خیال سے کہ تھوڑے رقم طلب ہونے پر برادری والے انکی حیثیت کم سمجھینگے ۲ لاکھ روپے دیکر جان بحق تسلیم ہوئی آخر کار پانچ سال بعد بموجب فرمان شاہی کے عطا محمد خان برادر خورد اپنے کو نایب بنا کر کابل کے بالا حصار مین محبوس ہوا اور ملا احمد نایب وزیر وفادار خان حکومت کشمیر پر مقرر ہوکر مظفر آباد مین وارد ہوا عطا محمد خان نے باشارات عبداللہ خان بارہ مولہ مین این روے دریاے مظفر آباد پر واسطے سد راہ ہونے مخالف کے اپنا لشکر جمایا اور شاہ زمان بعد حکومت ۸ سال کے زوال مین آیا۔

محمود شاہ درانی

اُسوقت مین زوال دولت شاہ زمان وکمال تسلط محمود شاہ نے ملک افاغنہ پر شہرت پائی بہ ایں کہ فتح خان بمہ نے احمد شاہ کو قید کرکے عطا محمد خان کے حوالہ کیا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا عطا محمد خان نے بسرور موفور شہر مین آکر ایام محرم مین طبقہ شیعہ کو بہت خراب کیا اور ہرج و مرج سلطنت کابل مین عبداللہ خان قید خانہ

سے رہا ہو کر کشمیر مین پہنچا اس صلہ مین جان نثار خان داروغہ بالاحصار کو ایک
لاکھ روپیہ انعام ملا پھر عبداللہ خان نے بھی محمود شاہ سے بغاوت اختیار کی تین
سال بعد وزیر شیر محمد خان مختار الدولہ بہت سا لشکر لیکر بعزم رزم کابل سے کشمیر
مین آیا اور عبداللہ خان نے مقابلہ کے ارادہ سے مقام سیر مین دریاے بہت
پر پل بنایا فریقین نے داد دلاوری و جوانمردی دے عبداللہ خان آخر
الامر تنگ آکر دریا مین کود کر کنارہ سے نکل کر قلعہ بیردہ کو روانہ ہوا مختار الدولہ
بفتح و نصرت شہر مین آیا عطا محمد خان قلعہ بیردہ مین فرمان پذیر ہوا تھوڑے
عرصہ کے بعد عبداللہ خان نے رہائی پائی اور مختار الدولہ نے بفرخی و فیروزی
دختر دوشیزہ عبداللہ خان و عروس پاکیزہ ملک را انکو ہم آغوش و ہمدوش عطا محمد خان
کر کے بسوے کابل معاودت کی وہ چھ برس تک بداد گستری و رعیت پروری ترقی
زراعت کرتا رہا مختار الدولہ بعد چند ماہ کے کشمیر سے جاکر معرکہ غلبہ شاہ شجاع
الملک مین (جو اُس نے محمود شاہ پر کیا تھا) جان سے گذر گیا سنہ ۱۲۲۴ ہجری
مین اکرم خان بامبراے فوج کثیر کے ساتھ تسخیر کشمیر کے واسطے رخصت پاکر
بارہ مولہ مین ہزیمت نصیب ہوا عطا محمد خان جوانمردی و دوراندیشی سے اُسکے
تمام قیدیان لشکر کو انعام و اکرام سے خوش کر کے بے آزار اپنے دیار
کی طرف آیا اور سنہ ۱۲۲۶ ہجری مین ہاری پربت پر اُس نے ایک قلعہ مستحکم بنایا
جو ابھی تک موجود ہے اور سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین جہاندار خان برادر خود اور دیوان
نندرام کو بمعہ لشکر فراوان پشاور کی طرف بھیجا اور شاہ شجاع الملک کو بہ
پاس خاطر مختار الدولہ گرفتار کر کے قلعہ کوہ ماران مین محبوس کیا اور سنہ ۱۲۲۸
ہجری مین فتح خان بارکزاے واسطے استمداد تسخیر ولایت کشمیر کے بدرگاہ مہاراجہ

رنجیت سنگھ بادشاہ ممالک پنجاب رجوع لایا اور بعوض فتح کشمیر کے آٹھ لاکھ روپیہ سال بسال خراج دینا قبول کیا اس لیئے فوج ظفر موج بہ سپہ سالاری دیوان حکم چند اُس کی امداد کو موسم سرما مین مقرر ہوے عطا محمد خان نے یہ خبر سُن کر تمام ننکوہ گروہ انبوہ کے ساتھ قریہ ملہ پورہ مین رکھ کر فوج کو فراز کوہ پیر پنجال پر روانہ کیا متابع اُس کے فوج مخالف کے ساتھ مل گئے اس لیئے باندیشہ بدگمانی لشکریان خود لامحالہ واپس آکر باسامان جنگ قلعہ شیر گڈہی مین دشمن سے مامن گزین ہوا اسی زمانہ مین غلام محمد خان بہائی اپنے کو بچند اشخاص کارگذار واسطے حفاظت کوہ ماران کے دوڑایا کینہ جویون نے بظہور حرکت مذکور پای استقرار جیحہ پل مین محکم کیا بعد چھ روز کے عطا محمد خان فتح خان بارکزائے کو مصلحت سے دونون قلعہ سونپ کر تمام مال و اسباب توابع و لواحقین کے ساتھ پشاور کو روانہ ہوا فتح خان نے دیوان محکم چند کو چند روز بعد ہنڈوی مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ کی بخوشی تمام دے کر رخصت کیا اور محمد عظیم خان بارکزائے برادر خورد کو ناظم کشمیر بنا کر تین ماہ بعد بمتابعت شجاع الملک اور دیوان نندرام کے پشاور کو معاودت کی محمد عظیم خان نے اپنی حکومت کے دوسرے سال مین لاہور کو خراج معہودہ بھیجنے مین قصور کیا اس لیئے ۱۸۱۴ء مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے نہضت فرما ہوکر بہت سی لشکر کو از راہ پیر پنجال عبور کرنے کو لوائے دارائے کو قصبہ پونچھ مین بلند کیا اُس پر محمد عظیم خان نے بشر و شور ہیرہ پور کو کوچ کیا اور انسداد راہ مخالف مین کوشش کی اور جوش سیلاب جیوش خالصہ جی سے چارسان براہ پیر پنجال فرار ہوے دیوان رامدیال و دیگر نامداروں

نے خوب دلیری کی اُس حالت مین راجہ اعزخان مرزبان راجوڑی نے جھوٹے خبر پہنچائی کہ تمام فوج راہ پیر پنجال کی قید و قتل ہو گئی رنجیت سنگھ نے اس دروغ بات پر یقین کیا اُدہر سے بعد چند روز کے دیوان رامدیال عظیم خان سے عہد و پیمان کرکے واپس آیا چونکہ تائیدات سماوی سے محمد عظیم خان منصور ہوا اُسوقت بہ نا انصافی و تہمت خونریزی اخذ زر جزیہ اور دست درازی بیداد ستم اور جمع کرنے زر مین سخت بدعت کرنے لگا لوگون پر جور و جفاے نامحدود ہونے لگے تعصب مذہبی سے خاص کرکے ہنود پر بڑے جبر و ظلم ہوئے اور دیوان ہرداس پنڈت تکو کو جو کہ بڑا صاحب کار صاحب دولت وقت کا فیاض چشمہ جود و سخا تہا اس تہمت پر کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ حرکت اُسکی تحریک سے کی اور وہ رنجیت سنگھ سے سازش رکھتا ہے بذریعہ قربان خدمتگار کے باجازت مخفی جبکہ پنڈت موصوف ایک خیمہ عظیم الشان مین بہ جاہ و جلال شاہانہ بیٹھا تہا بہ بہانہ سنانے ایک پیغام کے خنجر سے مروا ڈالا پھر بخوف دیوان نندرام خدمتگار مذکور کو اُسی جگہہ قتل کرادیا دیوان موصوف کے قتل کے تاریخ جور عظیم ہے

سنہ ۱۸۱۱ع سنہ ۱۸۱۲ع سنہ ۱۸۶۸ و سنہ ۱۸۶۹ب مین گرانی غلہ اتنی ہوے کہ لوگ گلی کوچون مین بہوکے مرتے تھے اُسکی تاریخ قحط عظیم ہے طبقہ ہنود پر یہ شخص سخت ظلم کرتا رہا اُنکو بضد و عداوت مذہبی انواع انواع کے آزار و بیداد سے خراب کرتا رہا ہر طرح سے تہمتین لگاکر قید کردیتا اور مال و اسباب اُن کا لوٹ لیتا۔

خواجہ نورشاہ نے جو اُس کے وقت مین رئیس با اختیار تہا کہا کہ اے سردار عہد اسلامیہ مین ہنود کا عہدون پہ رہنا کیا ضرور ہے اگر حکم ہو تین آپکو مرزا پنڈت و دیگر پنڈتون کو مار کر تین لاکھ روپیے لادون اُس بدذات نے بظاہر بپاس دیوان

میرزا

سہجرام انکار و باشارت اجازت دی اُس ظالم خواجہ نے میرزا پنڈت و دیگر ہنود کو بہ بہانہ دعوت بغرض قتل ایک حمام مین بٹھلایا در پردہ اُس کے جلانے کو حمام گرم کرنا شروع کیا اتفاقاً سہجرام درنی آگاہ ہوکر مرزا پنڈت کو اطلاع دی جس پر وہ اپنے اوڑھنے کی فرد وہین چھوڑ کر بہ بہانہ حاجت بشری وہان سے نکلکر بسواری کشتی سہجرام در گہر کو راہ لی اس وقت مخالف کے تین سو آدمیون نے اُس کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہوئے دوسرے روز سہجرام نے باقرار لادینے اتنی قدر روپے کے خاص خانہ نورشاہ سے ببرنسنجی کو معہ دستہ خاص کے لیکر نورشاہ کو قید کیا اور عظیم خان

داودسکے اقربا کے گھرون سے تین لاکھ روپے لادیئے پچھلے دنون مین پنڈت بیربل دراجارہ دار پرگنہ دیوہ سر کو عظیم خان سے نقصان عظیم پہنچا جس پر وہ تنگ ہوکر لاہور کو گیا۔ مختصر کیفیت اُس کی یہ ہے کہ جب دیوان رام دیال واپس گیا عظیم خان نے بخون ریزی و ستم طبقہ ہنود سے زرخریہ لینے پر روز افزونی کی جس وقت پنڈتون کو بانواع عذاب و عقوبت مارنا شروع کیا اور پنڈت ہرداس تکو کو جو دفتر اور مساکین دیا تریان امرناتھ سوامی کو دو لاکھ روپے سال لبال دنیا تہا تیغ جفا سے قتل کیا اور صدہا پنڈتون کو بہ تہمت تترہ جان سے مارا۔ حتے کہ ظلم افغانون سے آہ و زاری آسمان تک پہونچے اول پنڈت بیربل سے چھہ لاکھ روپے قرض لئے پہر بہ تہمت باقیداری تاراج کیا یہان تک کہ اُس کے پاس کچھ سرمایہ باقی نہ رہا تو جبراً اسکو مسلمان کرنا چاہا اس لئے اُس نے بخوف جان و ایمان پنڈت سہجرام اور میرزا پنڈت

برادران عموزاد سے کہا کہ کل مجھکو خوف مرگ ہے اس لیئے چاہتا ہون کہ
عیال و اطفال اور تم کو حوالہ محافظ حقیقی کے کر کے لاہور کو جاؤن اُنہون
نے اسکی رای سے اتفاق کر کے اجازت دی اور وہ رات کو سرینگر سے دو
تین سوار دن کے ساتھ بہاگ کر صبح کو ننیر گام مین جو اُسکا خاص جاگیر
واقعہ پرگنہ دیوہ سر تھا پہنچ کر پنڈت راجہ ور فرزند اپنے کو ساتھ لیکر موضع
دہنوان جاگیر ملکان کھوڑتی مین آیا چون کہ یہ لوگ اس کے احسان مند
تھے بلا پس و پیش اُس کے ساتھ ہوئے ملک ذو الفقار و ملک کامگار
نے ہواے وفا داری و ثابت قدمی سے نور جمال ساکن نندی گڈہ کو ہمراہ
لیا جب یہ سب فراز کوہ گلاب گڈہ پر پہنچے فوج افاغنہ نے دہنوان مین
پہنچ کر خانہاے ملکان کو جلا دیا جب یہ خبر عظیم خان کو پہنچی پنڈت سہجرام
و میرزا پنڈت کو بلاکر حقیقت حال دریافت کی اُنہون نے جواب دیا بیربل
پنجاب کو گیا ہے اگر ہوس دنیا داری اُس کو باقی نہوگی دریاے گنگا کے کنارہ
پر خدا کی عبادت مین مصروف ہوگا وگرنہ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ پہنچ کر
آپ پر لشکر سکہان کو لادے گا۔ عظیم خان نے کہا کہ اب کیا علاج ہے۔
انہون نے جواب دیا کہ کشتن میرزا پنڈت ۔ اس پر اس ظالم اظلم نے حکم دیا
کہ قبائل پنڈت بیربل کو گرفتار کر کے دربار مین لاؤ جس کی تعمیل کی گئی
لیکن مادر پنڈت راجہ کاک کمال ناموس پرستی سے الماس کھا کر مر گئی
اور زوجہ راجہ کاک جسکو بسبب بے ثمری جان پیاری معلوم ہوئی جبراً
مسلمان کی گئی یہ پنڈت راجو کے ماتھے ۔ جو کہ پچھلے دنون تک کابل
مین ایک افغان کے پاس تھے ادہر بیربل بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ

بوساطت اعیان دولت حاضر ہوا اور تسخیر کشمیر کی ترغیب دی محمد عظیم خان باستماع
اس خبر وحشت اثر کے اضطراب سے ہواس باختہ ہوکر بہانہ آنے اطلاع مرنے
اپنے بھائی فتح خان کے دجس کو شاید اصل مین بھی دیوان نندرام نے
بمعاوضہ اپنے بھائی ہرداس کے سکہ وضرب اپنے نام کا مروج کرکے مار سنہ ۱۸۱۷ع
ڈالا تھا) جبار خان چھوٹے بھائی کو نیابت پر مقرر کرکے شروع سنہ ۱۸۷۴
ب مین براہ بارہ مولہ تقریباً چھ سال کی بیدادگری کے بعد کابل چلا
گیا اور جبار خان چار ماہ تک مسند حکومت پر بیٹھا
رہا۔

ذکر فرمان روایان خالصہ

مہاراجہ رنجیت سنگھ

چونکہ افغانون نے کشمیر مین ظلمہاے محدود وستم ہاے نو بنو
کیئے اس لئے خداوند کریم نے اپنے بندگان کی آہ وزاری پر رحم فرماکر تبدل
سلطنت کیا یعنی یہ خطہ اصل مسکن ہنود جو راجہ اودیان دیو وسہدیو کی نامردی
سے سنہ ۱۳۹۸ب سے سنہ ۱۸۷۶ بکرمی تک یعنی ۴۷۹ سال تک زیر مشق جور وجفاے سنہ ۱۸۱۹ع

سنہ ۱۸۲۰ع

سنہ ۱۸۲۰ء اہل خلاف رہکر ویران و برباد ہو گیا تہا سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ بادشاہ لاہور کے تصرف مین آیا مصر دیوان چند ظفر جنگ بہادر بسرداری لشکر ظفر پیکر و رہبری پنڈت بیربر بہ معہ دوسرے نامداران راجہ گلاب سنگہ و سردار ہری سنگہ و جوالا سنگہ و حکما سنگہ چمنی و سرداران اٹاری والہ وڈیرہ شاہزادہ کہڑک سنگہ کے واسطے تسخیر کشمیر کی رخصت ہوئی اور تہنہ مین چند روز واسطے جمعیت کے اقامت کر کے بہت سا لشکر پوشیانہ کو روانہ کیا سردار جبار خان و ولی محمد میر آخور باشی و عبدالرحمان خان مینی زائی جو کہ سرداران لشکر افاغنہ تہے اوسیوقت کہ یوہ دی پور مین پہونچکر حملہ آور ہوئے چنانچہ عین جنگ مین نواب جبار خان بیتن زخم کہا کر بہاگا اور عبدالرحمان خان قتل کیا گیا اس سبب سے عساکر افاغنہ بہاگے اور لشکر لاہور مظفر و منصور ہوا دو روز کے بعد آٹہوین ہاڑ قصبہ شوپیان سے داخل شہر ہوا تاریخ اس فتح کی یہہ ہے

بو بو جی واہگورو جی کا خالصہ بولو جی واہگورو جی کی فتح

پہر مصر صاحب بعد چند روز کے حسب الطلب لاہور کو چلے گئے اور دیوان موتی رام ناظم کشمیر مقرر ہو کر ایک سال تک مہمات ملکی انجام دیتے رہے اسکے وقت مین وبا کے باعث بہت لوگ مر گئے پہر بجاے اوسکے سردار ہری سنگہ ناظم کشمیر بنا اور بیربل پنڈت در وجاعہ پنڈتان نام آور بامید استحصال الطاف بادشاہی لاہور کو گئے دولت انگر مین بلاے مرگ ناگہانی سے بہت چہوٹے بڑے پنڈت مر گئے بیربل بحصول خلعت فاخرہ بدستور صاحبکاری پہ نامدار ہو کر آیا غلام علی کہکہ زمیندار و چینہ دکہا وہ باغی ہو گیا اسپر سردار ہری سنگہ نے بڑی دلاوری سے بارہ مین جا کر اوسکو گرفتار کیا۔ ادہر بیربل پنڈت الطاف بادشاہی پہ مغرور ہو کر سردار

موصوف کی نافرمانی کرنے لگا جب پہر اثبات بہ تہمت مراسلت مرزبانان لمبہ سے
عہدہ صاحبکاری سے معزول کیا گیا بعد دو سال کے بجاے سردار موصوف دیوان
موتی رام بمرتبہ ثانی صوبہ کشمیر بنا سب کے ساتھہ خلق وتہذیب سے پیش آیا اور سنہ ۱۸۲۳ع
سمت ۱۸۸۰ بکرمی مین دیوان چونی لعل صوبہ دار کشمیر بنا اور گورملہہ سنگہ تحصیلدار
دخل در معقولات کرتا رہا اس سبب سے انتظام مین خلل واقع ہوا اور دیوان کرپارام
صوبہ کشمیر بنا دیوان چونی لعل نے بخوف بازپرس زیان مالیہ ملک راستہ مین زہر
کہالیا اور مرگیا سمت ۱۸۸۴ب مین بسال دوم حکومت کرپارام ساون بدی دسمی کو سنہ ۱۸۲۷ع
رات کے وقت ایسے سخت زلزلہ آئے کہ زمین وزمان کانپ اوٹہا شہر و دیہات مین
ہزارون مکانات منہدم ہوگئے اگرچہ مدت تک یہہ بلا جاری رہی لیکن ایک ماہ
تک شور محشر اوٹہا لوگ خیمون مین صحرانشین ہوئے آسوج کے آخر مین وبا سے
مرگ ناگہانی بہی ظاہر ہوئی اسلامیہ کے دور فرمانروائی کے بعد عمل کرپارام مین تین
برہمنیان محبت حقیقی شوہران سے پروانہ وار جلکر ستی ہوگیئن اور زبردست خان
نے فساد اوٹہایا دیوان موصوف نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین پہونچکر
سرحد مظفرآباد تک تمام فتنہ گرون اور شریرونکو مطیع کرکے شیخ غلام محی الدین
کو صاحب کار بنایا اور جنس شالی کو علے العموم تشخیص کرکے پرگنہ بندی کی اور بہ توزک
وتجمل مشغول رہا اور چار سال کے بعد مہان سنگہ حسب الحکم عالی کارگذار بنایا دیوان
کرپارام بڑا فہیم دانا عالی دماغ عدیم المثال تہا کہتے ہین کہ جسوقت پروانہ طلبی اسکے
پاس پہونچا وہ تالاب ڈل مین معروف سیر وتماشاے رقص وسرود وملاحظہ چراغان
کشتی ہا تہا یہہ ہمیشہ خوشی وخوشحالی مین رہتا تہا اپنی سواری کی کشتی مین خوب
صورت ہانجنون کو ہاتہو مین رنگین گہونگرو لگے ہوئے چپے دیکر ہٹلا تا سیر دریا

کرتا لاہور مین پہونچکر جب اسکی ہتک ہوئی تو دنیا بردون سے ہاتہہ اوٹہا کر ہردوار
سنہ ۱۸۲۷ع گنگا کو چلا گیا اور آخر سنہ ۱۲۴۳ ب مین بہان سنگہ اردلی حکومت کشمیر پر آیا ماہ
محرم مین فرقہ شیعہ نے تابوت آیمہ عظیم برخلاف رسم قدیم کے نکالنے کا اشتہار
دیا سُستی حاکم بہان سنگہ سے سُنیون نے اسباب کو گناہ خیال کرکے
بلوا کیا اور محلہ جڈہی بل و حسن آباد و مکانات اہل تشیعہ کو جلادیا اور اثاث البیت
سنہ ۱۸۳۱ع او لکا لوٹ کر عورتون کو ننگ و ناموس سے بی شرم کیا۔ سنہ ۱۲۴۷ ب مین شدت
برودت ہوئی اور شہزادہ شیر سنگہ صاحب ۶ ماگہہ مین واسطے حکمرانی کے قصبہ
بارہ مولا مین پہونچا آب بہت و تالاب او لر کمر تک جما ہوا تہا او سوقت پرندہ* شہزادہ
صاحب و دیگر کشتیون کے واسطے انجماد پانی کو توڑ کر راستہ بنایا گیا شہزادہ صاحب
نے بساکہا سنگہ کو مختار کیا خود سیر و شکار و عیش و طرب کا شغل رکہا اوسوقت
سنہ ۱۸۳۳ع گنیش پنڈت در کار تسخیر تبت خورد پر نامور ہوا سنہ ۱۲۴۹ ب مین برف بے موسم برسی
اور شالی خراب ہوگئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے خرگاہ جاہ و حشم کو
کوٹلی نواح پونچہہ مین بہیجا اور اس شہرت سے غلہ کی قیمت بڑہ گئی اور قحط پڑا
اوسحالت مین جمعدار خوشحال سنگہ صاحب واسطے تفحص ملک و شیخ غلام محی الدین
صاحب کاری کے لئے بجار بساکہا سنگہ لاہور سے مقرر ہوئے جمعدار خوشحال سنگہ صاحب
نے ظلم و ستم کیا اور ہر ایک گذر کرہ پر شالی کی ضبطی کی چنانچہ نابرسانی اور ظلم
کمال اوسکے سے قحط عظیم اوٹہا اور نہ پانے غلہ سے بجاے غذا کے لوگ خون جگر
کہاتے تہے ہر کوچہ و بازار مین نعشہاے مُردگان دکہائی دیتی ہتین اور بلاد بعیدہ
و اشہار و اطراف پنجاب و ہند کو بہت لوگ بہاگ گئے اور راستے مین مر گئے
شہر و دیہات رعایا برایا سے خالی اور بلاد قریب و بعید پر یشان حال کشمیریون سے

* پرندہ شاہی کشتی کا نام ہے

سنہ ۱۸۳۴ء

پڑ ہو گئے اِس لئے ماہ بساکہہ سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین احوال خستہ حالی اس سرزمین کا گوشزد
زد مہاراجہ صاحب ہوا اور جرنل میان سنگہ ناظم کشمیر مقرر ہوا عہد کرپارام
مین بائیس ہزار دوکاین شالبافون کی ہتین اور اوسکے وقت مین دو ہزار دو سو
دوکاین ہنگئین اور تمام لوگون کو روزگار ملا اور تخم ریزی کے واسطے ایک خروار
شالی بہ قیمت سولہ روپے ہری سنگئے معہ کرایہ اخراجات پونچہہ و راجوڑی و مظفرآباد
وغیرہ مقامات سے منگوا کر تین روپے خروار کے حساب سے تمام دیہات مین بہم
پہونچا دیے اور خود ہر پرگنہ مین جاکر زراعت کرائی چونکہ لوگ تہیدست تہے واسطے
تولد وتناسل کے محصول نکاح معاف کیا اور رعایا کو افزایش مرغان کے واسطے تخم
مرغ پنجاب وغیرہ ممالک سے منگوا کر دیئے اور چورون اور گلہ بانون (گلوانون) کو
بیخ وبن سے دور کیا اور واسطے دادپژوہی وتفتیش احوالات کے کل پرگنات مین فی
چند چند پرگنات ناظمان بالاستقلال تہانہ داری پر مقرر کئے اور عدالت وفریاد کا
سننا دوسرون پر نہ چہوڑ کر بذات خاص بہ کمال عقل ودانش وجذب فکر رسا
خود فیصل کرتا رہا مقدمات کو امروز وفردا مین طوالت نہ دیتا جلد فیصل کرتا بعض پرگنات
تعلقات امانی[۲] پر دیے اور تخم وتقاوی باقی عہد سکہیون کی بابت جو کچہہ کچہہ سو ۲ اور بعض علاقہ جات اجارہ
خروار شالی وترک وفی روپیہ آنہ لیا جاتا تہا وہ سب معاف کردی بعض تحویلدارون
کو کموزنی شالی وخاک آمیزی سے باز رکہنے کو سزاے قرار واقعی دی اور کرایہ
مرکبانون کا مقرر کردیا باٹ آہنی بنوا کر سر بمہر کر کے رایج کئے تا کہ کمی وبیشی نہونے
پاوے سپاہیون کو ایک آنہ سے زیادہ طلبانہ لینے کی اجازت نہ تہی سیاست
اوسکی مثل شیر نر کی لوگون کے دلونپر چہائی ہوئی تہی خلاف ضابطگی بالکل ہونے
پاتی تہی تہان ہاے پشمینہ کو تار پود اجرت شاگرد ونفع اوستاد وبجاے

اخراجات دیگر رائج بازار کے ساتھہ مقابل کرکے محصول واجبی مقرر کیا ایسی ہی
سب انتظام کیئے جنسے تجارت شال روز بروز ترقی پکڑتی گئی اوسکی
حکومت کے دوسرے سال مین فراخی روزگار و تیسرے برس مین ارزانی
غلہ ظاہر ہوئی جسکی خبر پاکر اکثر گریختہ اشخاص واپس آئے سات برس تک
سنہ ۱۸۳۶ع بعدل ورافت انتظام ملکی و مالی کرتا رہا اور سنہ ۱۸۹۳ بکرمی کے زمستان مین
سنہ ۱۸۳۹ع آب دریا سے بہت و دیگر تالاب جمکر مثل بلور ہو گیا سنہ ۱۸۹۶ بکرمی مین مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب سرگباش ہو گئے اور شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب
اونکا جانشین ہوا ابیات چون شہ پنجاب شد بے سر شدند ؛ ملک و دولت دو
افسر تخت و علم ؛ از جلوس شاہزادہ یافت زیب ؛ سکہ و سیم و سپہ
تیغ و قلم ؛ بعد سوا برس کے شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب بہی مرگئے اور
شہزادہ نونہال سنگہ صاحب بعد سنسکار پدر لخت سقف بارگاہ دولت کے
نیچے دبکر مرگیا اور نوبت جہانداری چند کور منکوحہ شہزادہ کہڑک سنگہ
سنہ ۱۸۴۱ع صاحب پر پہونچی - تین ماہ کے بعد سنہ ۱۸۹۸ ب مین مہاراجہ شیر سنگہ صاحب
بزور شمشیر وارث تاج و تخت ہوا اور لشکریون کو انقلاب متواتر سے کچہہ خوف نرہا
سنہ ۱۸۴۱ع ہوا بغاوت سب کے سر مین سمائی ۶ بساکہ سمت ۱۸۹۸ ب مین سپاہیان
پلاٹن نے آغاز شب مین جرنیل میان سنگہ صاحب کو نمکحرامی سے مار ڈالا اسیر
پیشگاہ مہاراجہ شیر سنگہ صاحب سے تادیب و تدارک اون بدمعاشون کیواسطے
شہزادہ کنور پرتاب سنگہ صاحب و راجہ گلاب سنگہ اور واسطے نظم و نسق
ملک کے شیخ غلام محی الدین صاحب مامور ہوئے سپاہیان غدار اگرچہ
یہان کے لوگون سے معترض ہوئے مگر آپسمین روز خونریزی کرنے لگے کالیخان

گولہ اندازنے ہاری پربت سے واسطے سرزنش اون سیاہ درونون کے شیرگڈہی پہر
گولہ باری کی اور آخیر حصہ سنہ روان مین شہزادہ کنور پرتاب سنگہ نے رونق بخشی
اور راجہ گلاب سنگہ صاحب نی باغیون کو جوکہ ایکہزار ہتے بہت سی کارزار کے
بعد بادش کو پہونچایا بعد چندروز کے کنور موصوف کے ساتہہ بہ فتح والنصرت واپس
چلاگیا اور شیخ غلام محی الدین صاحب نے مسند ایالت پر پاے حکومت رکہا ننتہہ
تیلک چند صاحب کاری پر مقرر ہوا بعد چندروز کے سیلاب سے سد قاضی
زادہ و ناوہ پورہ ورعنا وراری دخا نیار وکنار نالہ مار وچہچہ پل ہاک صاحب
وغیرہ پلہا سے بہت کہنہ پل سے سوپور تک بہگئے لوگونکا بہت سا اسباب و بہت
سے بچے ڈوب گئے اور ماہ اسوج سمت ۱۹ بکرمی مین مہاراجہ شیر سنگہ میدان بلاول مین سنہ ۱۲۵۹
ہنگام لینے حاضری لشکر کے اور شہزادہ کنور پرتاب سنگہ لڑکا اوسکا باوجود صغر سنی
باغ جمعدار خوشحال سنگہ مین تقسیم صدقہ وخیرات کے وقت اجیت سنگہ ولہنا سنگہ
سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مارے گئے - نیز راجہ ہیرا سنگہ خلف
راجہ دہیان سنگہ متبنی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تمام سرکشونکی سرکوبی کی آپ پہونچایا شہزادہ دلیپ سنگہ سنہ ۱۲۶۰
جو ہنوز دس برس کا تہا وہیم سلطنت سے تاجور ہوا سمت ۱۹ مین سلطان خان مرزبان
مظفرآباد کو قلعدار مکان مذکور نے جوکہ کشمیر کی طرف سے مقرر تہا گرفتار کرکے
اسطرف بہیجا شیخ غلام محی الدین نے اوسکو قید رکہا اسلئے زمینداران مظفرآباد و
سلطان نجف خان کہوری نے فتنہ و فساد اوٹہایا جسپر فوج کشمیر اونکی تادیب
کو روانہ ہوئی باغیون نے فوج کشمیر پر غالب آکر بارہ مولہ تک پہونچ اور شیر احمد نے اطراف
کامراج کو خوب لوٹا سوپور مین بہت سے گہر جلا دئے اسلئے بپیشگاہ راجہ ہیرا سنگہ
سے شیخ امام الدین فرزند شیخ غلام محی الدین بہ جمعیت سات ہزار جوانان جرار کے

کے بہمراہی چند سرداران نامدار ازراہ پوچہہ اور جرنیل گلاب سنگہ ازراہ ہزارہ واسطے
سرزنشِ اونکی کے روانہ ہوئے اور سخت جنگ کے بعد سلطان زبردست خان فتنہ انگیز
کو مظفرآباد کی طرف بہیجکر فوج شاہی وسرداران لشکر راہی لاہور ہوئے اور شیخ
امام الدین بہ بہانہ بیمارداری شیخ محی الدین (جو بیمار تہا) کشمیر مین رہا ماہ ساون مین
وبا پڑی اور دو ماہ تک مخلوق کثیر عدم مین ملی دروازہ جامع مسجد کا جو بخوف
اژدحام آغاز حکومت دیوان موتی رام سے مقفل تہا شیخ موصوف نے کہولدیا
اور ترمیم سقف کی اور بڑی کوشش سے جوی پچہمی کول کو واسطے طہارت نماز
کے موضع پاندچہہ سے کہودکر لایا نزدیک جامع مسجد کے باولی قدیم کو جو سنگ وخارہ سے
پُرہتی صاف کیا اور گلگت کو مضافات تبت خورد سے تسخیر کیا چونکہ راجہ ہیراسنگہ
نے جلہا پنڈت کو امور جہانداری مین اپنا مشیر بنایا ہاتہا اسلئے ملک مین فساد اوٹہا
اور ہیراسنگہ نوین پوہ کو معہ میان سوہن سنگہ پور مہاراجہ گلاب سنگہ وپنڈت جلہا
بہ بہانہ شکار جموں مین آئے لشکر نے اونکا تعاقب کرکے بضرب توپ وتفنگ و
آلات جنگ ایک دم مین سب کا کام تمام کیا پہر بسبب صغرسنی مہاراجہ دلیپ سنگہ
کے اوسکی مارانی جی دیوی نے جواہر سنگہ برادر خورد کو زبردستی وزارت پر ممتاز
کرکے شیخ امام الدین کے نام فرمان حاضری اصدار کیا مگر بجاے اوسکے ۵۔ ماہ
اسوج سنہ رواں کو شیخ غلام محی الدین لاہور کی طرف روانہ ہُوا اور مہیرہ پور مین
سناکہ جواہر سنگہ مارا گیا اور سلطنت لاہور مین ہرج مرج واقع ہُوا یہہ سُنکر وہ واپس
آیا اور چودہوین چیت سمت ۱۹۰۲ مین مرگیا۔ اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر بنا اسوقت
لاہور مین تیغ رانی ہورہی تہی ۔ ۵ ۔ پہاگن سمت ۱۹۰۲ بکرمی کو مہاراجہ دلیپ سنگہ
بدستور جہاندار ہُوا ۔ سکہوں کا عہد حکومت کشمیر ۲۶ سال ہے ؁

مہارانی جندان

سنہ ۱۸۴۶ع

سنہ ۱۸۴۶ع

عہد راجگان جموّن

مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب بہادر

گو اصل مین مشیت ایزدی سے سب کچھہ دنیا مین ہوتا ہے اور باغبان قضا و قدر گلشن دہر مین گلزار و خارزار اور نیک و بد کو بوتا ہے صرف آدمی کا بہانہ درمیان مین رہتا ہے مگر بظاہر تدبیر سے جملہ امور بظہور آتے ہین شاہ و گدا شہی و گدائی پاتے ہین خداوند کریم ہر ایک موقع و زمانہ کے مطابق بحکمت انتظام جہان فرماتا ہے - لایق وقت فرمانروایان شایان کو مسند حکومت پر بٹھلاتا ہے ایک کو تخت دلاتا ہے دوسرے کو حکومت سے گراتا ہے و خاک عدم مین ملاتا ہے - نتایج افعال فرمان روایان مذکورہ بالا کشمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب ذیل کے باعث حکومت سلاطین مذکورین مین فرق آیا سلطنت نے ضعف و زوال پایا - اوّل جبنے اپنے و اپنے مخالف کے ضعف و طاقت پر نظر نہ کی و بلا پس و پیش انتقام لینے کی فکر کی اُسنے راحت موجودہ کو بھی کھویا جس طرح راجہ دامودر نے انتقام پدر کے خیال خام سے سری کشن کے ہاتھ سے جان دی بیت هر که با فولاد بازو پنجه کرد ساعد سیمین خود را رنجه کرد ✲ دوم بعض اوقات مسکینون کی عرض نہ سُننی محتاجون کی حاجت روائی نہ چلانے سے اسلیئے کہ فرمان روا جو کچھہ محصول و معاملہ لیتے ہین وہ مزد رعایا پروری و عدل گستری و حفاظت بندگان الٰہی کے لیئے ہوتا ہے تا کہ وقت پر کام آوے جب اونہین کی حاجت روائی و حفاظت مین تامل کیا تو بعض اوقات دعاے مظلومین بادشاہ حقیقی کی بارگاہ مین قبول پڑتی ہے اور ایسے شخص کی سلطنت مین ضعف آتا ہے جسطرح راجہ دامودر کا بد دعاے برہمن زادگان سے

حال ہُوا۔ اسلیئے بادشاہان وفرمانروایان کو لازم ہے کہ راجہ تونجین کے اس قول کو درست جانین کہ "جہانبانی نہ واسطے خراج لینے وتن پروری وعیش وعشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹھانے باررنج وپریشانی وتدارک تکالیف عایا کے ہے" اور شلوک عمل کردہ راجہ اونتی ورما پہ عمل کرنا ضرور ہے کہ جاہ وحشم ناپائیدار ہے آج اگر دست قدرت رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست وپاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو تیرے ہاتہہ سی سررشتہ اختیار جاتا رہی پہر تجھکو ندامت اور پریشانی ہُوا اوسوقت نیکی کیا کر سکیگا" بلکہ چاہیئے کہ راجہ درلب وردن کی طرح عفو تقصیرات گنہگاران کر کر کمند مہر سے اونکو اسیر احسان کرنا جس سے استحکام سلطنت ہوتا ہے۔ سوم راجگان کو اپنے محکوم کی عورتون پہ نظر کرنا زیبا نہین کیونکہ ماتحت کی عورتین سلاطین کو مثل اولاد کے ہوتی ہین جو حاکم بخلاف اصول شہی اونپر نگاہ بد دیکہتا ہے اوسکا حال راجہ راون وپرورہ گپت وراجہ بک سا ہوتا ہی جیسا کہ راجہ کنر کی حکومت وآبادی دارالسلطنت سمو شرونام برہمن کے ناگنے کے عشق کے باعث بیخ وبن سے برباد وویران ہوئے۔ چہارم غرور سلطنت سے مثل راجہ اندہ جد ہنشٹہ کے ظلم روا رکہنے سے زوال ہوتا ہے پنجم اکثر حاسد لوگ جو مقبولوں کے حاسد ہی اونپر جہوٹے اتہام لگاتے ہین سعدی شور بختان بآرزو خواہند ؎ مقبلان را زوال نعمت وجاہ ؎ اون حاسدون کے افعال واقوال پہ بلا پس وپیش اعتبار کرنا اور اپنے بنائے ہوئے اشخاص کو خراب کرنا جسطرح راجہ جی اندر نے سندہ منشی وزیر کو خراب کیا۔ ششم بہائیون کی قدر نہ جاننا مثل راجہ ہرن کی جسنے اپنے بہائی تورمان کو ذرا سی بات پہ قید کیا ہفتم دشمن ناچیز کو حقیر جاننا سعدی ؎ دشمن نتوان حقیر وبیچارہ شمرد ؎ اوسکی عداوت کے رفع کرنے کی تدبیر سے غافل رہنا

اور پرواہ نہ کرنا جیسے کہ راجہ بالادت کا حال ہُوا۔ کہ خاندان اوسکے کا ہی خاتمہ ہُوا
ہشتم[8] وزرا کو حکم عدولی کی خو ہو نیدینا مثل راجہ کولسیا پیڈ کے جسکو اس علت
سے فقیر ہونا پڑا۔ نہم[9] محلات مین بہُت عورات کا رکہنا اور ظلم کرنا مثل راجہ بجرادت
و پرتھوا پیڈ کی دہم[10] غیرملکی لوگون کے فریب آمیز خوشامدی باتو پنہ اعتبار
کرنا ملکی لوگون کو نظر سے گرانا جس طرح دیو شرما وزیر۔ جیا پیڈ کی خوشامدی
باتون سے ارمڈی راجہ نیپال برباد ہُوا یازدہم[11] وعدہ خلافی وکسیکی پردہ دری
سے بہی نقصان ہوتا ہے جسطور پدم ناگ کی پردہ دری سے جیا پیڈ کا نقصان
ہُوا دوازدہم[12] کہیل کود مین مصروف ہونے عقلا و سپاہ کو اپنے سے ناراض رکہنا
حکم کا سُست ہونے دینا مثل راجہ للتا پیڈ کی سیزدہم[13] ناتجربہ کاری وعدم ریاضت
کیتی وغفلت وبرادری کا حد سے زیادہ شہزور کردینا مثل چپٹ جیا پیڈ کی۔
چہاردہم[14] کارداروں کے خودسر ہوجانے سے جسطرح کارکوٹ بنسی راجاؤن کا آخیر
ہُوا پانزدہم[15] مستحقون کی معاش ضبط کرنا عبادت گاہون کا چڑہاوا لینا امیرون
کو فقیر بنانا سفر مین باربرداری کے واسطے رعیت کو بیگار پکڑنا رشوت لینا۔
خراج ایزاد کرنا۔ بٹے گز وغیرہ آلات پیمایش وسکہ وغیرہ کا مقدار معینہ سے بغرض
بڑہانے قیمت کے گہٹانا کمینون کو شریف رتبون پہ پہونچانا شرفا و عقلا کی
جگہہ نالایقون کو پسند کرنا تہوڑے سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرنا
مثل راجہ شنکر ورما کی شانزدہم[16] سرداران ملک مین نزع وفساد باہمی رہنا مثل
عہد سنکٹ ورما وسوگندارانی کی ہفدہم[17] اہلکارون کو رشوت ستانیکا خوگر
ہونے دینا جیسیکہ فرقہ تانترے وایک آنگی پارتہہ وغیرہ کی حکومت برشوت کے
باعث نرہنے دیتے تہے ہژدہم[18] خوشامدیون کی خوشامد سنکر خزانہ فضول خرچی سے

خالی کرنا رقص و سرود مین مشغول رہنا بیویون وغیرہ کی صحبت رکھنا مثل راجہ
کہیمہ گپت کی نوزدہم[۱۹] کسیکو ولیعہد بنا کر پھر اوس سے بدگمان ہونا فتنہ اندازون
کے فعل پر اعتبار کر کے اوس سے بگڑنا۔ منافقون کے کہنے سے پند و نصایح والدین
و بزرگان کو نہ ماننا و باپ کے بدخواہ بننا مثل تنازع اننت دیو و راجہ کلش دیو
کی بستم[۲۰] فضول خرچی۔ فتنہ انگیزی۔ زیادہ ستانی۔ نقص عہد۔ دلشکنی رعایا و فوج
ظلم بہ بندگان خدا۔ حق تلفی۔ عیاشی۔ نارسائی۔ اختیار فروشی۔ ناپرہیزگاری
عدم ثابت قدمی۔ عدم ہونا سپاہ کا۔ وزیر بد دیانت کا ہونا۔ وزیر نیک کی بے
قدری کرنا۔ فریاد کا نہ سننا۔ ماتحتون کو بے خوف رکھنا۔ خودغرضون کی گفتگو
سچ ماننا بجاے دانا و خاندان کے نادان و رزیل کار کہنا راز کا کہلے رہنے دینا
درست خبر کا نہ آنا جو صفتین اودت کرش و راجہ ہرش دیو مین تہین بست ویکم[۲۱]
ابلہ فریب باتین سننا نااتفاقی خانگی و بیقدری اہل ہنر مثل راجہ سوسل کی
بست و دوم[۲۲] عیاشی مین رہنا اور امور سلطنت کا وزرا پر چہوڑ دینا مثل راجہ بہکہاچر
کی اور راجہ پرمانو کی جسکو قدسی و روحانی شکلین دکہانے کے واسطے لوگ لوٹتے تہے بست و سوم[۲۳]
غیر ملکی لوگون کو واقف راز کرنا اور اختیارات دینا جیسا کہ راجہ سہدیو کے عہد مین
ریچن شاہ و لشکری چک نے آکر اوسکی سلطنت کو برباد کر کے خود حکومت حاصل کی
بست و چہارم[۲۴] شراب نوشی مین مست ہو کر راست خبر نہ پانا اور غافل رہنا اور تعصب
مذہبی کرنا جسکے باعث حیدر شاہ کا ملک برباد ہوا اور خود بام سے گر کر مرا بست و پنجم[۲۵]
تعصب مذہبی و شرارت و غرورت حکومت مین آنا جسنے محمد شاہ کو کوہستان
مین آوارہ کیا اور عدم دلجوئی دلاوران و قدردانی ہنرمندان بست و ششم[۲۶] لوگون کی
صلاح پر چلنا مثل مرزا حیدر کاشغری کی تباہی لاتا ہے بست و ہفتم[۲۷] ناراض رکہنا

رعایا کو جیسے کہ یعقوب چک کے سب لوگ غنیم سے ملگئے بست و ہشتم بموقع جنگ فتح بغرت کا ایک شخص پر مدار رکہنا یا مختار کل کا ہمراہ رہنا جس طرح نورنگ خان میر فوج یعقوب چک کے مرجانے سے باوجود مغلوب ہوجانے فوج مخالف کی فتح مخالف کے ہمعنان ہوئے - یہہ باعث ظاہری انقلاب حکومت فرمانروایان سابقہ کا ہوا اور باطن مین مرضی خدا کی ایسی ہی تہی کہ اول دفعہ بودہون نے زیادتیان کین پہر عہد اسلامیہ مین پانچسو برس تک وہ ظلم و ستم ہوئے کہ ہر فرد بشر کے منہ پر سوائے کلمہ الامان کے اور نہ رہا صرف بادشاہان دہلی بذات خاص رعایا پرور و عدل گستر رہے مگر اونکے بعض صوبہ بہی مثل اعتقاد خان کے افاغنہ کے ظالمون سے کم نہ تہے - عجیب و غریب بدعت و مصیبت رعایا پہ رہی جسکے کہنے سُننے سے بدن پر رونگٹے کہڑے ہوجاتے ہین کشمیر بعض راجگان کے وقت مین کسی ملک سے کسی بات مین کم نہ تہا لیکن حیف کہ مسلمانون نے اوسکو بالکل خراب کردیا - ہندوستان - سندہ - ایران توران - افغانستان - وغیرہ مین جہان مسلمان گئے وہی حال ہوا - دانایان فرنگ نے کیا گانا بجانا گیا اور کام سب مین سے آدمی کی آزادی کو مقدم سمجہا اور جدید تحقیقاتون اور نو ایجادون کو داخل بہتری سمجہا اور درجہ وحشت سے رتبہ دانائی و دارائی پایا مسلمانون نے مطالب مندرجہ کتب مذہبی کے بغیر سب کچہہ عیب و گناہ جانکر تحقیقات کو برا مانا لونڈی غلام بنانا بت شکنی کرنا غیر مذہب والون کو عذاب شدید پہونچانا اونکو خطاب کفار کے سے مخاطب کرنا داخل بہتری دیناوصواب عقبیٰ سمجہا جو حال محمد بن قاسم نے سنہ ۹۳ھ مین سندہ پور پاٹن مین سنہ ۴۰۸ھ مین محمود غزنوی نے سومنات و متہرا و قنوج وغیرہ مین ذوالقدر خان کا عہد سہدیو مین پہر علیشاہ و سکندر بت شکن وغیرہ افغانون عظیم خان وغیرہ نے کشمیر مین کیا تعجب ہے کہ مسلمان مورخون

ہنود و فرمانروایان کے وقت و [illegible] مین ہی انقلاب ہوئے ۔ [illegible]

نے بہی یا بخواہش انعام یا بخوف جہوٹہ باتین اور تعریفین ایسی لکہین کہ اونکی کوئی بات
بہی قرین اعتبار نہین ہے - اونکا خیال شاید یہہ تہا کہ تواریخ خاص بادشاہون کے یا اونکی تعریف
کے لئے ہوتی ہے اور دنیا بہی اونہین کے واسطے بنی ہے سچ بہی تو ہے کہ رعایا ہندو تہی
جو کہ اونکے نزدیک آدمی یا مخلوق خدا نہ تہی بہ قول امیر خسرو جو دانا و یگانہ عصر تہا -
کہ ہنود زاغ رو زاغ چہرہ زاغ صفت ہین پس زاغون کا مارنا کیا عجب تہا کافر تو
ہندؤن کا نام تہا جس فارسی مسلمانون کی تاریخ مین دیکہو اسی سبب سے سوا اسے
عیش و عشرت و خلعت و خطاب امرا و تعریف شہان لوگون سے تحایف و نفایس
و اخذ نذرانہ - ہنود کا لوٹنا اونکی بہو بیٹیون عورتون کا لونڈی غلام بنانا -
مندر و مورتیون کا توڑنا - قتل عام کرنا - لوٹنا - برہمنون کو خراب کرنا - زبردستی
مسلمان کرنا شراب پینا رقص و سرود مین رہنا شکار بادشاہان وغیرہ کے بغیر
اور کچہہ نظر نہین آتا - جہان یہہ حال ہو وہان عدل و انصاف و رحم کا کیا ذکر و
بہروسہ - انتظام ملک حدود عملداری عہدے اونکے فرایض و خدمات کا اونمین ذکر ہی نہین
دیوانی - فوجداری - وغیرہ صیغہ اونمین موجود نہ تہی تمام معاملات و مقدمات ہر فرقہ و
مذہب کے قاضیون کے فتوے پر (جو بموجب شرع مسلمانون کے ملتے تہی) منحصر تہے
اور قاضیونکا حال ناگفتہ بہ ہے - رشوت اونکو حلال تہی - بقولیکہ قاضی کو مفت کی
شراب حلال چنانچہ تاریخ سندہ مصنفہ محمد معصوم قاضی متغیہ ٹہٹہ عہد جام
سنجر پندرہوین صدی کو دیکہو خود معلوم ہو گا - افغانون کے وقت حکم تہا کہ ہندو
اچہا کپڑا نہ پہنا کرین دستار نہ باندہین - سوار نہ ہووین - سب سے زیادہ سخت
محصول جزیہ تہا جسکے نام سے سب برباد ہوتے تہے - کتب خانہ جلائے گئے عظیم خان
کے عہد مین تمام ہندو کس ظلم و جبر سے مسلمان کئے گئے سو کہہ رام پنڈت

پہر ورنیس وقت جو دو برس لعد پہر ہندو بنا اور صدہا پنڈتون کو ہندو کیا کس جور و جفا
سے مسلمان کیا گیا ہتا۔ عبد اللہ خان کے وقت مین پنڈت ویدہ رام مٹو رئیس
اعظم سکنہ رعناواری کبستا پر برباد کیا گیا۔ ذوالقدر خان نے زن و مرد صغیر
و کبیر خطائیون کے ہاتہ کسطرح فروخت کیے رینچن شاہ نے کوٹہ رانی کو جو حرم راجہ اودیان
دیو تہی کسطرح اپنی بیگم بنالیا۔ دیوان ہرداس کا کیا حال ہوا۔ چودہری ہیبش
کے باغ کا کیا حد ہوا کہ سیف خان کے دلپر داغ لگا اعتقاد خان کے وقت
کیا کیا بدعت ہوئی اگر کسیکے گہر مین گلاب کا بوٹا ہوتا تہا تو اونکی حفاظت کو دو پہرے
مقرر رہتے تہے جنکو صاحب خانہ کی طرف سے رسد وغیرہ ضروریات دینی پڑتی ہتین جس
سبب سے لوگون نے بوٹے و درخت میوہ دار بہی جلا دیے۔ ممکن نہ تہا کہ کوئی تیرتہ
یا رسوم مذہبی کر سکتا کہلکہ و لمبہ کے خوف سے سوپور کے آگے بڑہنا قضا کے پنجہ مین جانا
تہا۔ علیخان چک نے سمت ۱۶۳۲ ب مین راجہ بہادر سنگہ والی کشتوار کی ہمشیرہ ۱۵۷۵ء
کو کسطرح منگوایا۔ الامان الامان ایسے وقت سے مسلمانون مین صرف اکبر بادشاہ
معہ وزرا کے متعصب نہ تہا پس اون سے مسلمان لوگ ناراض تہے۔ ایران کے بادشاہ
کے خط کے جواب مین جو اکبر نے جواب لکہا اوس سے صاف ثابت ہے کہ شاہ ایران اکبر
کے لاتعصب ہونے سے ناراض تہا۔ فیضی کی تاریخ وفات دیکہو ع سگے از جہان رفت
بحالِ قبیح خ سال تاریخ خالداً فی النار۔ زین العابدین کو اسیواسطے بڈشاہ
کہا گیا اور مندر مین دفن کیا گیا۔ ان ہی جور و جفا پانصد سالہ نے کشمیر کو بزدل و ہوا بین
و بے علم و جاہل کر دیا۔ مغلون کو صرف کسیقدر انتظام ملک کی فرصت ملی ورنہ
اورون نے یا بخواہش دولت و مال جہاد و حملات تعصبانہ مذہبی کیے یا آپس مین
ہی لڑتے مرتے اور مذہب اسلام پہیلاتے رہے جسنے دین قبول نہ کیا اوسکو قتل کیا

میر ہزار کے عہد کو دیکھو - مندرون کی جگہہ مسجدین و زیارتین بنوائین - ایسی بد امنی
مین بندگان خدا کی فریاد قبول ہوئی کہ سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے ہاتہہ
مین یہہ ملک آیا جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے - کہ سمت ۱۶۶۵ اب مین انگریزون نے وطن سنہ ۱۶۰۸ع
ہندوستان مین پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی سنہ ۱۷۵۶ع
بخواہش تسلط فساد کرتے رہے مگر اونکی کچھہ پیش نہ گئی ادہر فرمانروایان اسلامیان
کے باہمی نفاق و غفلت و فتنہ انگیز باتون و عیاشیون و دیسی ریئسون کی
ناتوانی کے باعث روز بروز اونکی حکومت کو ترقی و وسعت ہوتی گئی - برٹن کلان
مین انگریزون کی بنیاد سلطنت سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین ہوئے اور سمت ۱۶۶۵ بکرمی مین ہند سنہ ۱۶۰۸ع
اونہین ملا - یعنی شاہان مغلیہ کے عہد مین انگریزون نے اوّل تجارت ہند شروع سنہ ۱۶۰۰ع
کی اور بسرعت و حکمت ہندوستان پر قابض ہوئے سمت ۱۶۹۶ ب مین راجہ شری سنہ ۱۶۳۹ع
رنگ رایل والی وجی نگر واقعہ حاطہ مندراج نے انگریزون کی سرکار کمپنی کو سنہ ۱۶۶۱ع
تعمیر قلعہ کی اجازت دی تہی - سمت ۱۷۱۸ ب مین پرتگیزون نے جزیرہ ممبئی بموقعہ شادی
دختر خود بادشاہ انگلستان کو جہیز مین دیا شہر کالی کٹ ضلع ملیبار واقع
حاطہ مندراج مین اول دفعہ جہاز انگریزون کا لنگر انداز ہوا سمت ۱۹۳۱ ب مین سنہ ۱۸۷۴ع
ٹیپو سلطان سے انگریزونکا عہد نامہ ہوا سمت ۱۷۴۶ ب مین کلکتہ کو انگریزون نے سنہ ۱۶۸۹ع
مستحکم کیا ۸ مارچ سمت ۱۹۰۶ ب مین تمام ملک پنجاب رنجیت سنگہ کا قبضہ صاحبان سنہ ۱۸۴۹ع
انگریز مین آیا - ٭

سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب

مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب ذات کے سورج بنسی چہتری تہے عرفاً اس قوم کے راجپوت
بہی کہلاتے ہین - گلاب نامہ مین انکا شجرہ نسب اچہی طرح اکو تک اور اوس سے پہلے
برہما تک ملایا گیا ہے اور یہہ بات دراصل درست ہے کیونکہ ہر ایک شخص یا قوم برہما

کی اولاد ہے۔ مصنف کتاب مذکور نے لکھا ہے کہ راجہ اگنی برن والی اجودہیا کا بھائی اوسکی گرم مزاجی سے جلکر نوسو برس اور بقول بعضے ۸۱ سو برس قبل از وجود کلجگ فقیر ہوکر اجمیر مین دریاے گنگ کے کنارے آرہا وہان سے نگرکوٹ کے راستہ نہ کوہستان ہذا مین آرہا اور ملک پر قبضہ کرلیا۔ بیٹا اوسکا بابو شرب اوسکا قایمقام ہُوا اوسکی چہٹی پشت مین جامبو لوچن ہوا اوسنے راجہ جینڈر ہاس والی پنجاب کو لڑکر مارا ایک دن شکار کہیلتے ہوئے (جہان اب جمون آباد ہے) جنگل کے تالاب پر دیکہا کہ شیر و آہو بالاتفاق پانی پے رہے ہین۔ اوسی جگہہ جمون اپنے نام پر آباد کیا پہر اوسکا بیٹا پورن کرن بنام راجہ جمبو مشہور ہُوا اوسکے دو بیٹے ہوئے دہرم کرن راجہ جمبو اور دیا کرن جکو حسب درخواست اعیان کشمیر کا راج ملا اور ۵۵ پشت مین اوسکی حکومت کشمیر رہی اسکی پانچوین پشت مین راجہ شب پرکاش ہُوا اوسنے قندہار تک حکومت کی پہر ۲۴۵۰ کلجگی مین جوتی پرکاش ہوا ۲۵۳۲ کلجگی مین اوسکا بیٹا رتن پرکاش ہُوا سمت ۱۵۶۲ کلجگی مین اوسکی اکیسوین پشت مین راجہ بلبھ اوسکی ۲۷وین پشت مین ۷۹۰ برس بعد راجہ سربہہ لادہر ہُوا مبکا بیٹا کرت دہر تہا اِسیکے عہد مین روشن شاہ فقیر جسکی قبر گمٹ مین ہے جمون مین پہوچا۔ اِس کرت دہر نے سمت ۷۴۲ ب مین راجہ بکرم پال دہلوی کو مارا۔ ۳۵۹ برس بعد اِسکی چہٹی پشت مین بہوج دیو ہُوا اوسکے وقت سمت ۱۰۳۲ بکرمی مطابق ۳۶۵ ہجری کی سلطان ناصرالدین سبکتگین پنجاب مین آیا راجہ بہوج دیو راجہ جیپال کی مدد کو ہمراہ گیا اور مارا گیا اور بیٹے اوتار دیو کو راج تلک دیا۔ اوس نے ۲۴ برس راج کیا ۳۳ برس راجہ جسدیو نے حکومت کی۔ جسروٹہ اِسیکا آباد کیا ہوا

۱۰۹۴ء ہے ۵۱ برس سنگرام دیو نے سمت ۱۱۵۱ بکرمی مین ۷۰ برس جگدیو نے پہر راجہ
برج دیو نے سنہ ۱۲۲۱ بکرمی مین تخت نشین ہوکر ۱۵ برس راج کیا ۱۵۵ برس بعد
چوہتی پشت مین مالدیو پسر جو ہد دیو ہوا یہ مالدیو بڑا طاقت ور اور زبردست ہوا
پرانی منڈی اوسی نے بنائی ہتے اِسکے عہد مین سنہ ۸۰۱ ہجری مین امیر تیمور گورگان
ترکستان سے ہندوستان کو آیا جس نے ہنود پر سخت ظلم کئے جب جمون مین پہونچا
مالدیو نے شبخون مارکر اوسکی سپاہ کو تباہ کیا۔ ۵۵ برس اوس نے راج کیا اور اوسکی چوہتی
پشت مین ۱۰۲ سال بعد کہوکر دیو ہوا اسکے عہد مین ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ
دریاے سندہ سے اس پار آیا اُسنے ۲۹ برس حکومت کی اِسکی ساتوین پشت
مین ۲۰۲ سال بعد گبجی سنگہ کا بیٹا دہرب دیو براد اندر دیو ۲۲ برس
سنہ ۱۷۰۳ء تک حکمران رہا سمت ۱۷۶۰ بکرمی مین مسند نشین ہوا تہا اوسکے چار بیٹے تہے رنجیت دیو
کہنار دیو۔ صورت سنگہ۔ بلونت سنگہ۔ رنجیت دیو اول کوہ
ترکٹ مین رہا پہر لاہور کے صوبہ دار سے ملنے کو گیا تو وہان ۱۲ سال تک نظر بند
رہا۔ میان کہنار دیو اس عرصہ تک جمون مین حکم کرتا رہا پہر رنجیت دیو لاہور سے
نجات پاکر آیا اور جمون کو بزور اپنے تصرف مین لایا اِسکے عہد مین بیگم محمد شاہ
کی (جو بسبب غلبہ سکہان شاہ جہان آباد کو بسبب دور اندیشی نہ جا سکے) جمون مین
آئے اوسنے اپنے رہنے کو مکان بنایا جو اب تک بیگم کی حویلی کہلاتی ہے اور اب اوسمین
ایک طرف توپخانہ و دوسری طرف طویلہ ہے۔ رنجیت دیو منصف و عادل تہا اور
راجگان قرب وجوار مثل راجہ اکہنور۔ ولیت پور۔ کرمچی جسروٹہ۔
بہندرال۔ بہڈوال۔ ساینہ۔ منکوٹ وغیرہ اپنے زیر کر لیا وہ لوگ
سنہ ۱۷۷۱ء جمون مین آکر جنگی خدمتین دیتے رہے سمت ۱۸۲۸ بکرمی مین رنجیت دیو احمد شاہ

دورانی کے ساتھہ بغرض گرفتاری رجب بھیجون گیا تھا جسپر اوسکو کشمیر مین
ساٹھہ ہزار خروار شالی کی جاگیر بہی ملی تہے جو کہ عہد سکھون مین بند ہوئی - ۷۵ سال
کی عہد حکومت کے بعد رنجیت دیو مرگیا اور پیچھے اوسکے خانہ جنگی و نفاق سے جمون بالکل
کمزور ہوگیا - پنجاب مین سکھونکا بہت زور بڑہ گیا رنجیت دیو کے تین بہائی اور تہے
جسکا شجرہ نسب ضمیمہ مین درج ہوگا - بلونت سنگھ - گہنا دیو - صورت سنگھ صورت سنگھ کے
چار بیٹے تہے موٹا زورآور سنگھ و ہولا ہو پا - زورآور سنگھ کا بیٹا
کشور سنگھ تہا اور کشور سنگھ کے تین بیٹے تہے - گلاب سنگھ - دہیان سنگھ
سوچیت سنگھ سمت ۱۸۴۹ بکرمی مین گلاب سنگھ پیدا ہوا - جب باہمی نفاق سنہ ۱۷۹۲ء
و روزمرہ کے مفسدون اور تنگدستی و زوال حکومت سے تنگ آیا - اور سُنا کہ شاہ
شجاع جدید فوج بہرتی کر رہا ہے تو نوکری کرنے کو روانہ کابل ہوا اثناء راہ مین
دیوان خوشوقت راے ملازم سردار نہال سنگھ اٹاری والہ کے پاس
نوکر رہا دو سو روپے معہ ہمراہیون کے اُسکا مشاہرہ مقرر ہوا - پرگنہ نمسوکہر مین اُسنے
بہادری کی تو حکما سنگھ چمنی نے اوسکے تذکرات دلاوری مہاراجہ رنجیت سنگھ
کو سنائی مہاراجہ نے معرفت میان موٹا کی اوسکو طلب کیا سمت ۱۸۶۷ ب مین وہ اوسکی سنہ ۱۸۱۰ء
حضور مین ہمراہی میان موٹا حاضر ہوا سمت ۱۸۶۹ ب مین دہیان سنگھ بہی وہین پہونچا اور سنہ ۱۸۱۲ء
ساٹھہ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا سمت ۱۸۶۸ ب مین سردار فتح محمد خان بارکزائی نے سنہ ۱۸۱۱ء
بامداد مہاراجہ رنجیت سنگھ باقرار دینے آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ کشمیر فتح کی سمت ۱۸۷۲ سنہ ۱۸۱۵ء
ب مین اول دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کشمیر پر یورش کی اور گلاب سنگھ کو
بیول جاگیر مین دیا - امیر چند اوسکا دیوان بنا - پہر قلعہ گہرو مالہ مین اوسکی
بہادری دیکھہ کر رام گڈہ جاگیر مین دیا پہر یورش ملتان پر حسب ارشاد مورخہ سمت ۱۸۷۴ سنہ ۱۸۱۷ء

بکرمی مقام ریاسی جاگیر دیوان سنگھ کو اوسنے تسخیر کیا اور اپنے وزیر زورآور سنگھ
سنہ ۱۸۵۹ع کی سپرد کیا اوسکے بعد دہیان سنگھ کو ڈیہوری ملی سمت ۱۸۷۶ ب مین مہاراجہ
رنجیت سنگھ سے رپورٹ ہوئی کہ جمون والے سواے واقف واہل برادری
سنہ ۱۸۶۰ع کے کسیکو معاملہ نہین دیتے - اسپر جمون گلاب سنگھ کو اجارہ پر ملا اِس ہو دنہ گلاب سنگھ
نے سات سو سوار نوکر رکہہ لئے سمت ۱۸۷۱ ب مین گلاب سنگھ نے معرفت
لکہپت وزیر کشتوار کے راجہ تیغ سنگھ سے کشتوار لیا - چونکہ وزیر مذکور
اپنے راجہ سے ناراض تہا اوس نے گلاب سنگھ کو ترغیب دی جو ہین فوج
اوسکی قلعہ ڈوڈے پر پہونچی وہ بہاگ گیا - پہر حسب الحکم منکیرہ وڈیرہ نماز یخان
کو فتح کیا - اور میان ڈیدو ترکٹا پہ مارا گیا - اور راجہ اغر خان زمیندار
راجوڑی کو گرفتار کیا - اِس بہانہ سے کہ وہ تخت لاہور کا مخالف تہا -
جب اغر خان اسیر ہوا اور مہاراجہ صاحب اکہنور مین لب دریای چناب بعزم
بخشش تہے تو گلاب سنگھ کو جمون معہ خطاب راجگی دیکر راج تلک دیا -
سوچیت سنگھ کو بہ خطاب راجگی رام نگر اور دہیان سنگھ کو خطاب راجہ
راجگان

نقل سند یہہ ہے

درین وقت فرخندہ رخت از راہ تفقدات و تلطفات راج تلک چکلہ
جمون کہ از آبا و اجداد ملک موروثی دولتخواہان بزرگان اوجلدیدار نزل
بندہ مقرب بارگاہ سلطانی خیر خواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگھ و اوجلدیدار
نزل بندہ مقرب بارگاہ سلطانی میان دہیان سنگھ و راجہ سوچیت سنگھ
بود و از خورد سالگی کہ قریب دوازدہ سال عمر مشار الیہمان بود کہ در جناب خلیفہ آب
خیر فیاب بسر بردہ اند و ہم آبا و اجداد دعوی الیہمان از قدیم الایام پشت در پشت در ہجا

آوری حسن خدمات سنگه صاحب فیاض سرگباشی ابو لیصاحبام میان سنگه جیو از صدق دل حاضر مانده بودند وهم هر سه اوجلدیداران غاشیه عبودیت وفرمانبرداری وخیرخواهی وخیراندیشی وحاضرباشی برو بش جان کشیده دقیقه از دقایق نمک حلالی وجانفشانی ونوکری فروگذاشت نکرده درهر جنگ ومعرکه مثل افتتاح ملتان وکشمیر واقتال مفسدان بداندیش آنروی آب دریاے سنده وافواج آمدن کابل وپشاور وغیره ازسر گذشتگی وجان نثاری ومردانگی فرق وتفاوت درمیان نیاورده لهذا ملک چکله مذکور دروجه راجه موصوف نسلاً بعد نسلاً عطا ومرحمت شده وقشقه راج مذکور ازدست مبارک به اوجلدیدار نزل بده مقرب بارگاه خیرخواه بلا اشتباه راجه گلاب سنگه مبرهن فرموده وازراه کمال توجهات ومهربانی وبجا آوری حسن خدمات سرکار والا قشقه راج ملک بندر الله درروجه اوجلدیدار نزل بده راجه سوچیت سنگه جیو ازحضور فیض گنجور عطا ومرحمت شده که حاصلات آنرا درمایحتاج خود آورده نسلاً بعد نسلاً میخورده باشند وبخدمات وخیرخواهی ونمک حلالی سرکار والا سرگرم باشند که بفضل سری اکال پورکهه جیو هرکس که از خاندان عالیشان سرکار فیض آثار خواهد بود. بموجب همین پروانه حضور انور بعمل آورده فرق وتفاوت نخواهد ساخت وهرکسیکه از پشت راجهاے ویان موصوف بوده باشد کمرهمت لبسته درنوکری وخیرخواهی وفرمانبرداری ونمک حلالی سرکار فیض آثار حاضر ورجوع باشند لهذا پروانه والا بصیح وپنجه زعفرانی بدست مبارک مزین فرموده عطا شد. تحریر بتاریخ چهارم ماه مارچ سنه ۱۸۷۵ سنه ۱۸۱۹ع

پروانگی حضور

سمت ۱۸ بمین زیر حکم دیوان امیر چند قلعه سمرته علاقه بهڈواد واقع کوهستان رام نگر سنه ۱۸۲۴ع

سنہ ۱۸۲۵ء فتح ہوا پہر سمت ۱۸۸۲ ب کو راجہ گلاب سنگہ جنگ سید وین شامل ہوئے اور کان
سنہ ۱۸۳۴ء نمک پنڈوادنخان اونکے تفویض ہوئی سمت ۱۸۹۱ ب کو امیر دوست محمد خان والی کابل
پشاور پر چڑہ آیا سردار ہری سنگہ پہلے ہی سے اوسطرف حاکم خود مختار رہتا
اُسوقت ہمراہ راجہ گلاب سنگہ ہی گیا سردار ہری سنگہ نے اس معرکہ مین کار رستم کیا
سنہ ۱۸۳۹ء اور آخر کار وفات پائی - پھر مہاراجہ صاحب جمون مین رونق افروز ہوئے سمت ۱۸۹۶
ب مین مہاراجہ صاحب سرگباش ہوئے اور کہڑک سنگہ تخت پر بیٹہے اور جیت سنگہ
سنہ ۱۸۳۹ء مارا گیا - باہمی نفاق وخانہ جنگی لاہور مین شروع ہوئی سمت ۱۸۹۶ ب کی ماگہہ مین بدتوری
کنور نونہال سنگہ راجہ صاحب گیا جی کے درشنون کو گئے اور سخت تنازعہ باہمی
سنہ ۱۸۴۰ء بوقوع آیا ماہ ماگہہ سنہ ۱۸۹۷ ب مین بحکم بی بی صاحبہ تعلقہ منادرکا راجہ صاحب کو
سنہ ۱۸۴۱ء جاگیر مین ملا سمت ۱۸۹۸ ب راجہ صاحب نے قلعہ منگلا مائی فتح کیا - اودہر لاہور مین اوسطرح
نفاق وخانہ جنگیون وحق تلفیون وغدر وبکہر وغریب کشی سے زوال سلطنت ہو رہا تہا
اودہر راجہ گلاب سنگہ اپنی ریاست کا انتظام وطریقہ وقت کو غنیمت جانکر بناتے رہے
اور تینون بہائیون نے اپنے اپنے سپاہی بہی رکہنے شروع کئے گلاب سنگہ زیادہ تر
جمون مین رہتے اکثر اوقات شامل خورج سکہان ہوتے تہے اِن دنون مین جمون تین
لوٹ کہسوٹ کی اسقدر نوبت تہی کہ راہ رو کی پگڑی وٹوپی تک چور لوٹ لیتے تہے - مگر
گلاب سنگہ نے اُسکا تدارک ایسا کیا کہ ملک مین امن ہوگیا اور تمام بدمعاش معدوم ہوگئے
جمون ایک مضبوط ومربوط ریاست بن گئی ڈریو صاحب نے جو اونکو طامع ہونیکا
الزام لگایا ہے گو یہہ درست ہے کہ ایک ہری سنگے روپے کو وہ دیکہہ کر اسطرح
جہپٹ پڑتے تہے جیسکہ چیتا آہو پہ مگر اصل مین بسبب خود کمائے ہوئے کے اونکو
زر کی بہت قدر تہی وہ روپیہ لیکر عرض ومعروض اد نے اشخاص کی بہی بخلاف

بخلاف زمانہ حال بڑی غور و پرداخت سے سُنتے تہے - اور خزانون کو مدفون کراتے
رہتے تہے چنانچہ قلعہ سلال دریا سے ورام نگر مین خوب دولت مدفون کرادی ہتی -
بے رحمیان اونکی ہی زبردستون و ظالمون پہ ہوتی تہین بلکہ اون بیرحمیون کا نتیجہ یہ
تہا کہ میان لوگ وغیرہ راجپوت چوراہزنی و چوری و بغاوت و دختر کشی وغیرہ کے خوگر
تہے راہ راست پر آتے چلے ہتے - آپ ہمیشہ داد و فریاد رعایا کو بذات خاص سُنتے
اون کو زمینداردن یا غربا کی لباس سے بو نہ آتی ہتی اور طبیعت نہ گہبراتی ہتے نہ وہ
انصاف یا اختیار اپنا کسی ہاتہہ فروخت کرتے تہے - مقدمات خود بڑی غور سے سوائے
عنر البضات و ترتیب امشلہ وکارروائی کاغذی کے سُنتے و فیصل کرتے ہتے چونکہ
بڑے تجربہ کار مدبر اور فن سپہ گری مین ہوشیار و آزمودہ کار ہتے جنگی معاملات مین ہمیشہ
کامیاب و اقبالمند ہی ہمسایون اور ہمعصرون کی بہ نسبت اصول حکمرانی و زمانہ بینی
و تجربہ کاری مین واقف تہے جب لاہور مین سکہا شاہی ہوگئی اور سب کے سر مین ہوائے
خودسری بہرگئی تو اونہونے و اونکے بہائیون نے عرصہ پندرہ برس مین کوہستان اندرونی
و بیرونی سر کرلئے اوسوقت اون کے پاس فوج کشادہ کسیقدر رہتی جو کہ بیگم کی حویلی
مین رہتی ہتی اور راجہ دہیان سنگہ نے سات آدمی دیلیئے واسطے سکہلانے قواعد
کے باجازت مہاراجہ صاحب جمون مین بہیجے تہے چونکہ ان سپاہیون نے جو متعدد
یا پچاس سے زیادہ آئینی سپاہی نہ تہے ہمراہ کشادہ نکے فتح بر فتح کی تو مناور کی
حضرت پر انکا نام فتح پلٹن رکہا گیا پہر اونہین مین سے دیوی وغیرہ اور پلاٹن بنتی گئین
چنانچہ اس فتح پلٹن نے ۲۰ جنگ کئے ہوئے ہین اول دفعہ دیوان کنہیا کے ماتحت
اونہون نے مناور کو جو اوسوقت سکہون کے تصرف مین تہا پہر زیر کمان وزیر رتنو
قادر آباد - پہر دیوان ہری چند کے ماتحت گجرات پہر ہمراہ رتنو متصل

سیالکوٹ سودہرہ کو پڑہ کو پہر لنکا جادہ پہر سروہی کٹوئی جانب کوہاٹ پہر ڈنکا متصل بون میانی پہر ہمراہ میان اریل سنگہ مناور مین مرتبہ ثانی و دیوان ہری چند کے ساتہہ منگلا مائی مین فتح کی اِس فتح مین اون کو کہنہ ٹ بہی انعام مین ملے ہتے۔ پہر ہمراہ راجہ گلاب سنگہ لاہور مین فوج شہزادہ شیر سنگہ سے لڑے۔ پہر بہمراہی موصوف الیہ برائے تادیب باغیان قاتلان جنرل میان سنگہ کشمیر مین لڑے چلاس مین ہمراہ میان ہٹو و دیوان ہرچند پہر ہمراہ وزیر زور آور رمان تالاب کو گئے۔ یہہ وزیر زور آور کہاور کا باشندہ تہا اور ریاسی کا وزیر تہا بہ کمال جرأت جب اوسنے کوہستان کو زیر کرلیا تو براہ کشتوار و پانگا پاڈر وغیرہ فتوحات کرتا ہوا ہزارہا سپاہیان کٹادہ قریب بارہ ہزار کے تہے اور صرف انہین پچاس آئینی سپاہیون کو ہمراہ لیکر بعد قتل میان سنگہ لداخ مین پہونچا۔ اُسنے چرداون سے سُنا تہا کہ کشتوار سے آگے اور ملک ہے چونکہ کشمیر سکہون کی پاس ہتی اِسلئے براہ زنسکار۔ لداخ کو روانہ ہُوا۔ اِسپر راجہ لداخ کو معلوم ہُوا کہ کوئی غنیم چڑہ آیا اوس نے اپنی فوج کی جمعیت بدین خیال کہ دشمن کشمیر کی طرف سے آتا ہے درہ کہلسی مین کی اور لداخ خالی رہا وزیر زور آور بلا مزاحمت کسی کے اِسطرف سے لداخ مین داخل ہُوا جب لداخیون کو یہہ خبر ہوئی تو مصلحتاً متابعت وزیر کی قبول کی ذرہ جنگ نہوا مگر لداخیون نے وزیر کو کہا کہ اسکردو بہی فتح کرو اوسپر وزیر مذکور روانہ اسکردو ہُوا۔ اثناء راہ مین ایک دیہہ کے زمینداردن نے مقابلہ کیا۔ ایک آدمی ڈوگرون کا مارا گیا۔ اِسپر دیہہ مذکور قتل عام کرکے ویران کیا گیا اسوقت اسکردو مین احمد شاہ راجہ تہا اوس نے اوسکی آمد سُنتے ہی قلعہ کو مضبوط کرلیا۔ وزیر

رات کے وقت دریا کو عبور کرکے قلعہ کے نیچے جا پہونچا راجہ خوف سے اوسکے پاس حاضر ہوگیا اوسوقت وزیر نے گرفتار کرلیا اور جرمانہ مانگا مگر اوسنے جرمانہ ندیا اور کہا کہ مین راجہ ہوکر وزیر کو جو ایک راجہ کا نوکر ہے ہرگز جرمانہ ندونگا - اِسپر اوسکی رہائی عمل مین آئی اور ملک فتح ہوا - احمد شاہ وزیر کا مصاحب بنگیا - پھر وزیر نے حصورہ پر حملہ کیا وزیر نے بعد حرب وپیکار کے راجہ حصورہ کو قید کرلیا اور قلعہ کو جلا دیا اوسوقت حصورہ مین سکہون کا راج تہا - اسپر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ناراضگی سے بموجب ارشاد اپنے مالک راجہ گلاب سنگہ کے وزیر وہان سے واپس پہرا - اور راجہ حصورہ کو چہوڑدیا کچہہ سال وزیر زور آور دراسکردو مین رہا لداخیون نے بغاوت کی وہان سے جا کر لداخیون کو دوبارہ زیر وزبر کرکے اوس نے راجہ لداخ کو قید کیا بعد چار پانچ سال کے ایک کمپنی سپاہیان آئینی وو یتن توپین اوسکی پاس جمون سے پہونچین پہر تمام ملکیہ لوگون کو لیکر وہ بجمعیت پندرہ ہزار سوار و پیادون کے روانہ آہندہ ہوا اور ۲۰ منازل پر روتک نامی ایک جگہہ پہونچا جو کہ والی لاسہ کی سرحد تہی وہان کا تہانہ دار سات سو خچر لیکر بہاگ گیا - زمیندارون نے عندالمقابلہ خفیف شکست پائی اوسی قلعہ سے خیمہ جات قرص - نقرہ و پشمینہ بکثرت ہاتہہ لگا پہر آگے مان تالاب کی طرف گیا - جہان سرحد نیپال و انگریزی بہی آملی ہے اونہون نے اونکو دہوکے مین رکہکر لاسہ کو اونکی خبر بہیجی بعد ایک ماہہ وعدہ ہائے خلاف کے لاسے سے قریب دس ہزار سوار وہان آئے اور اونہون نے اون تمام کو مارڈالا صرف ۲۵ آدمی جو بہاگ آئے تہے بچے وزیر زور آور دہی وہین مارا گیا -

جب لداخ مین یہہ خبر پہونچی تو راجہ لداخ کو کیدان موجودہ نے مخلصی دی اوسنے پہر بغاوت کی اودہر لاسہ والون نے وہین پہونچکر سخت یورش وشورش کی

سنہ ۱۸۴۲ء راجہ لداخ کو قید کرکے لیگئے اور پلٹن پہلوان سنگہ والی گہیرے مین آگئی سمت ۱۸۹۹
بکرمی مین دیوان ہریچند سپہ سالار و راجہ گلاب سنگہ خود باطلاع لاہور کشمیر مین پہونچے
دیوان ہری چند و وزیر رتنو ن روانہ لداخ ہوئے راجہ گلاب سنگہ کشمیر کے نسیم
باغ مین مخیم ہوئے چہہ ہزار جوان مرد روانہ لداخ کئے۔ شیخ غلام محی الدین صوبہ کشمیر نے
پندرہ روز تک فوج کے واسطے اسباب مطلوبہ مہیا کرکے قریب دس ہزار کے مزدور
ہمراہ دیئے پہر مہاراجہ صاحب نے چار ہزار آدمی واسطے مدد و کمک کے اور مقرر کئے اودہر لداخ سے
آگے مقام اچہر گُنڈ مین طرفین کا مقابلہ ہوا دشمن نے درمیان میدان کے
لب آب مورچہ بندی کرلی ہتی اول دفعہ بارود لیکر دشمن نے اوسمین آگ لگا کر اودہر
کا بہت نقصان کیا۔ پہر ایک سپاہی کی مفید رای نے باوری کی پانی آگے ہی
بند کیا گیا جب پانی مورچون کے برابر پہونچا دشمن گہبرا گئے اور پیغام صلح کا دیا کچہ
لوگ اون کے مارے گئے کچہہ گرفتار ہوئے راجہ لداخ کا چہوڑا گیا جبکے لداخ
مین پہونچتے ہی لداخیون نے نہایت خوش ہوکر بہ تقریب مبارکبادی چراغان
کیا اور قبل از پہونچنے کمک مذکورہ بالا کے دیوان ہریچند نے منصور ہوکر بخشی
جہنجوٹ و کرن شاہ سرداران لشکر چین کو چارسو آدمیون کے ساتہہ قید
کرکے نسیم باغ مین بہیجا اون سب کو راجہ صاحب نے شاد ہوکے آزاد کردیا اور ماہ
سنہ ۱۸۴۲ء مگہر سمت ۱۸۹۹ ب مین رونق بخش جمون ہوئے اس غنیمت مین سے فوج چین کا ایک
نشان بہی ہاتہہ لگا تہا جو کہ تبرکاً اب تک فتح پلٹن مین بہ معہ نشان دستیاب شدہ کشمیر
کے موجود ہے اس موقعہ پر جو عہد نامہ لداخ کا ہوا تہا نقل اوسکی یہہ ہے

نقل عہد نامہ لداخ

سنہ ۱۸۹۹ء چون درین زمان فرخندہ عنوان بتاریخ دوم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ بکرمی مابان افسران

لاسہ - بکے کاون - سوکان والا - دوم بخشی میجو افسر افواج خاقان
چین واز طرف سری مہاراجہ صاحب راجہ راجگان وراجہ صاحب بہادر گلاب سنگہ جی و
افسر بکے صاحب مختار الدولہ دیوان ہری چند دوم وزارت پناہ وزیر رتنو در
مجلس صلح عہد وپیمان باتفاق ہمدیگر نشستہ وطریق سررشتہ دوستی وواحد
خانگی بصافی باطنی جانبین واقسام قسمہائے تونخق صاحب یاد کردہ چین قرارداد و
مقرر شدہ کہ رابطہ صلح وصلاح واحد خانگی سیر مہاراجہ صاحب بہادر گلاب سنگہ جی و
خاقان چین ولاسہ گورو صاحب لاسہ والا از روی صفائی باطنی ابتدا ے
حال تا ابد الدہر مستحکم ومربوط خواہد بود بحضور تونخق صاحب بوجہ من الوجوہ عدول فرق
وقصور نخواہد شد وآنچہ کہ حد وحدود ملک لداخ بمعہ اطراف قدیم الایام مقرر
ہست ہمراہ آن گاہے واسطہ وغرض اصلا مطلقاً بنیت ونخواہم کرد واجراے پشمین
شال وچاہ بموجب آئین قدیم سال بسال از راہ لداخ خواہم ساخت واگر کسے از مخالفان
سری راجہ صاحب بہادر در اطراف ملک ہاے مایان وارد شود سخن ہاے مخالفان مذکور
را پذیرائی نکنم ومشار الیہ را در ملک خود جاے نمیدہم - آنکہ سوداگران لداخ در اطراف ہاے
ماے آیندہ آنہا را مزاحمت نخواہد شد واینکہ در صدر قرارداد محکمی ودوستی وواحد
خانگی ومقرر حدود ملک لداخ وجاری گزاشتن راہ پشم وشال وچاہ نوشتہ
دادہ ایم سرمو خلاف نمی سازم براین عہد وقول تونخق صاحب وقاطری
۱۸۹۹
دلیسی وچوہ ومیان خوشحال چوہ گواہ اند - تحریر عہد نامہ دویم ماہ اسوج سمت ۱۸۴۲ء
اور ادہر سکھوں میں وہ تنازعہ باہمی ہوتا رہا اور ادہر یہہ انتظام شایان وطریق سلطنت
بن گیا - سوچیت سنگہ کے مرنے سے رام نگر بھی جموں سے ملگیا - سلطان خان
والی راجوڑی بھی قید کرکے اندہا کیا گیا صرف کشمیر باقی رہ گیا - اور زمستان

سمت ۱۹۹۲ ب اوسکے حصول کے فکر مین گذر گیا - پہر یورش فوج ناگہان جمون پر ہوئی سنہ ۱۹۳۵ع
اُسوقت سے راجہ گلاب سنگہ نے سر ہنری لارنس صاحب بہادر سے خط
وکتابت شروع کردی اور دولت انگلشیہ سے ملگئے - سر ہنری لارنس صاحب بہادر
نے پنجاب کی سرحد کو مضبوط کرنے اور وسط ایشیا کے درمیان استحکام رہنے کے خیال
اور پنجاب مین نئی حکومت ہونے اور کشمیر کی خوبیون سے ناواقف ہونے کے باعث
کشمیر کا راجہ صاحب کو دیدینا مصلحت مُلکی سمجہا انگریزون وسکہون مین جنکی
سرحد اوسوقت دریاے ستلج ہتی جنگ ہُوا - اوسوقت راجہ گلاب سنگہ سکہون
سے علیحدہ ہوگیا اور سکہون کو اپنی فوج سے امداد نہ دی جیساکہ وہ اپنے ولینعمت کی
زندگانی مین کرتا بلکہ اپنا زور بڑہاتا گیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سرگباش
ہوئے کو اوسوقت ۶ برس گذر گئے تہے اور میان سوہن سنگہ وغیرہ کام آچکے تہے
جنگ سوبراوان کی فتح کے بعد ثالث بالخیر بنکر درمیان آگیا نتیجہ یہہ
نکلا کہ کشمیر جو سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین سکہون نے افغانون سے لی تہی راجہ گلاب سنگہ سنہ ۱۸۲۰ع
کو باز دیا وخطاب مہاراجہ سمت ۱۹۰۳ بکرمی مین انگریزون کی طرف سے فتح لاہور سنہ ۱۸۴۶ع
کے باعث باخذ نذرانہ ۷۵ لاکہ روپیہ کے بموجب عہدنامہ ذیل دیا گیا -

نقل عہدنامہ کشمیر

عہدنامہ ہذا فیمابین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر وسرکار مہاراجہ گلاب سنگہ
رئیس جمون بواسطہ سر فریڈرک کری بارنٹ صاحب بہادر و
میجر لارنس صاحب بہادر کہ سفارتاً بصاحبان ممدوح اختیار کل در بنیاب
از طرف نواب مستطاب معلے القاب آنریبل سر ہنری ہارڈنگ صاحب
بہادر جی سی بی گورنر جنرل کہ یکے از مشیران خاص حضور فیض معمور ملکہ

معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان خلد اللہ ملکہٗ واز طرف سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر بنا بر انتظام و سرانجام تمامی امور جزو کل ہندوستان مامور اند حاصل شد واصالتاً مہاراجہ گلاب سنگہ بدفعات تکمیل یافتہ

دفعہ اول سرکار انگلشیہ دیار کشمیر و ہزارہ و جمیع ملک کوہستانی کہ جانبین دریائے راوی و سندہ و جانب ہزارہ واقعہ اند بمعہ متعلق آن کوہستان واقعہ جانب مشرق دریاے سندہ و جانب مغرب دریاے راوی معہ علاقہ چمبہ سوائے لاحول منجملہ سرکار لاہور کہ بہ سرکار انگلشیہ از روے دفعہ چہارم عہدنامہ مرقوم نہم ماہ مارچ ۱۸۴۶ء تفویض و تسلیم ساختہ اند بہ مہاراجہ گلاب سنگہ نسلاً بعد نسلاً و بطناً بعد بطناً براے اولاد ذکور صلبی نشان براے دوام باختیار مستقل عطا نمودند

دفعہ دوم۔ حدود شرقی علاقجات کہ بموجب دفعہ اول این عہدنامہ بمہاراجہ گلاب سنگہ مفوض شدہ بہ تجویز ایلچیاں کہ از طرف سرکار انگلشیہ بمہاراجہ گلاب سنگہ مقرر خواہد شد تعین و تشخیص خواہد یافت و بعد ملاحظہ مندرجہ اقرارنامہ علیحدہ خواہد شد

دفعہ سوم مہاراجہ گلاب سنگہ بعوض عطا شدن ملک مندرجہ دفعات مذکور العقد بمہاراجہ موصوف مبلغ ہفتاد و پنج لکھہ روپیہ سکہ نانک شاہی بسرکار انگلشیہ یک مرتبہ خواہد داد یعنی پنجاہ لکھہ روپیہ بوقت حسن انعقاد یافتن عہدنامہ ہذا و بست و پنج لکھہ روپیہ اندرون ششماہ از تاریخ ہذا

دفعہ چہارم حدود ملک مہاراجہ گلاب سنگہ بلا استرضاء سرکار انگلشیہ گاہے تبدیل و تغیر نخواہد یافت

دفعہ پنجم احیاناً اگر فیما بین مہاراجہ گلاب سنگہ و سرکار لاہور یا دیگر کدام

سرکار قرب و جوار علاقہ مہاراجہ صاحب موصوف نزع و تکرار رو دہد - مہاراجہ صاحب موصوف اقرار مے نمایند کہ نزع مذکورہ را اپیل اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر رجوع خواہد ساخت و اہالی ممدوح ہرچہ از روے ثالثی رفع و انفصال خواہد نمود - مہاراجہ صاحب موصوف آنرا بطوع و رغبت قبول و منظور خواہد داشت

دفعہ ششم مہاراجہ گلاب سنگھ خود و از طرف اولاد خود اقرار مے نمایند کہ ہرگاہ فوج ظفر موج انگریزیہ در ملک کوہستانی و یا ملکیکہ ملحق علاقجات مہاراجہ صاحب موصوف باشد مامور و متعین گردد - مہاراجہ صاحب معہ کل فوج خود عند الطلب شامل فوج انگریزی خواہد شد

دفعہ ہفتم مہاراجہ صاحب اقرار مے نمایند کہ بدون استرضاء و استجازت اہالی سرکار کمپنی بہادر کسے از مردمان ولایت انگلستان را یا دیگر مردم فرنگ و اہل مطوطنان امریکہ ملازم و نوکر نخواہد داشت

دفعہ ہشتم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مینمایند کہ شرائط دفعات پنجم و ششم و ہفتم اقرارنامہ فیمابین کہ سرکار انگلشیہ و دربار لاہور مورخہ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء زیب توشیق یافتہ دربارۂ ملکے کہ مفوض مہاراجہ موصوف شدہ ملحوظ خواہد داشت

سنہ ۱۹۰۳ ب

دفعہ نہم سرکار انگلشیہ اعتراف مینمایند کہ امداد مہاراجہ گلاب سنگھ در حفاظت نواح و ملک مہاراجہ موصوف از دشمنان بیرونی خواہند کرد

دفعہ دہم مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مے نمایند کہ نظر بر علو و عظمت و اقتدار سرکار انگریزی سال بسال یکراس اسپ و دوازدہ شاخ بز پشمین قسم اعلے شش نر و شش مادہ باشد و زوج دو شالہ کشمیر بطریق نذرانہ بسرکار انگلشیہ خواہد رسانید

این عہد نامہ مشتملبر دہ دفعہ بمہر و دستخط فریڈرک کری صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب
بہادر سفارتاً از جناب نواب مستطاب معلے القاب رابرٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنگ
جی۔ سی۔ بی۔ گورنر جنرل بہادر و اصالتاً از جانب مہاراجہ گلاب سنگہ بعد
بتکمیل مزین گردید۔ فقط آخر ماہ بیساکہ سمت ۱۹۰۳ ب بین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے سنہ ۱۸۴۶ع
وزیر لکہپت کو دستوری کشمیر دی اور ۲۶ ساون کو رتو ہی کیقدر لشکر لیکر پہونچا
او میدان مائیسمہ مین اقامت ڈالی۔ شیخ امام الدین نے خالی کرنے قلعہ
شیرگڈہی مین درنگی کی۔ ۵ ابہادون کو ڈوگرون کی فوج مین شبخون مار کر گولہ باری
کی تمام رات جنگ ہوتا رہا بہت لوگ مارے گئے وزیر لکہپت بہی کام آیا وزیر رتنو
بہ بہانہ حفاظت کوہ ماران قلعہ ہاری پربت کو گیا فوج امام الدین نے چالیس
روز تک قلعہ کا محاصرہ کر کے معرکہ آرائی کی رعایا برایا بجور و جفاے لشکریان بہت
تنگ ہوئے فرقہ بمبہ و کہکہ خصوصاً رحمت اللہ خان بچہ زبردست خان
وغیرہ نے حسب عادت طبقہ ہنود کو لوٹا اور مارا حتے کہ اونکے ظلم سے بہت
لوگ جلاوطن ہوئے۔ بمبہ و کہکاون نے پرگنہ کروہن و کہوئی ہامہ و کامراج
کا محصول ربیعہ لوٹ لیا باشندون کو سخت رنج و الم پہونچا یا بعدہٗ بحکم
کرنیل لارنس صاحب بہادر تمام فتنہ گر لوگ گرفتار ہوئے۔ وکلاء و فوج خالصہ
بسرکردگی شیر سنگہ بہمنہ کی راہ سے روانہ ہوئے شیخ امام الدین لاہور کو چلا گیا
اور مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب سمت ۱۹۰۳ ب مین رونق افروز کشمیر ہوئے اور سنہ ۱۸۴۷ع
کرنل لارنس صاحب لاہور مین ۲ مگہر کو پہونچے۔ قوم بمبہ جو اپنے کردار ناہنجار سے
لرزان ہو رہی تہی مہاراجہ صاحب نے قصور اونکا معاف کیا فراست ذکیہ ست
سے امور ملکی و مالیہ کو سر انجام دیتے رہے۔ صاحبان سما ہمان کی نہ نیز دذا ءیغ

سنہ ۱۸۴۷ع بہی بخوبی کی لب دریا شیر گڈہی مین مندر رگدادہر جی بنوایا سمت ۱۹۰۵ اب مین ہنتی شاہ
تہانہ دار گلگت سے بہی (جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملازم تہا) مہاراجہ گلاب سنگہ
سنہ ۱۸۴۹ع کی نوکری کرکے گلگت لینے کو گیا ہتا - ماہ کاتک سمت ۱۹۰۵ ب مین بعزم ملاقات نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر جمون کی طرف معاودت کرگئے اونہین دنو مین شہزادہ دلیپ سنگہ
بعمر نابالغی بہمراہی چند فتنہ انگیزون کے لاہور سے ہندوستان کو روانہ کیئے گئے
اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا دیوی مین برعایت راجہ جواہر سنگہ (جسکا
وہ ملازم تہا) مقابلہ کیا تہا قید کیا گیا اور معقد پردازان کوہ جمون نکالے گئے

سنہ ۱۸۴۸ع سمت ۱۹۰۵ ب مین جب مہاراجہ صاحب کو اسطرح سے کشمیر مل چکی تہی جب ترغیب وڈو
چہنور وخنرانو وہقان وغیرہ راجہ جواہر سنگہ جرورٹہ وغیرہ ملک کا دعویدار
ہوا اور مولوی مظہر علی بذریعہ عبداللہ خان افغان یہی اوس سے ملا - اور
اقرار کیا کہ نصف ملک انگریزون سے اوسکو دلادیگا - اسپر جواہر سنگہ نے اوسکا
ایک ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا - پہر سوات کی طرف سے وہ فوج لانے لگا جس
سبب سے بحکم صاحبان انگریزیہ اسیر ہوا - جواہر سنگہ ہمراہ سردار نہال سنگہ
چہاچہی ہرسلہ لارنس صاحب بہادر لاہور کو گیا انہین دنو مین مہاراجہ صاحب نے
جہیال پر لشکرکشی کی ہوئی تہی - ہرچند قلعہ تہرو جی وتہرو کہناہ وکرنیل
بہی سنگہ قلعہ منگلا کو گیا ہوا تہا جسکو اونہون نے فتح کیا - لارنس صاحب نے
جواہر سنگہ کو جواب دیدیا وہ گجرات کو گیا اور حکومت اوسکی ہر طرف ہوئی - اسطرح
پہر وہ جابجا پہرتا رہا اور آخر بہت مدت کی سعی کے بعد انبالہ مین داغ حسرت لیکر راہی ملک
بقا ہوا اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا مائی مین بپاس ملازمت راجہ جواہر سنگہ
مقابلہ کیا تہا اور معقد پردازان کوہستان جمون نکالے گئے -

۲۵ جیٹھہ سمت ۱۹۰۷ ب مین میان رنبیر سنگہ ولیعہد سلطنت یہان تشریف لائے سنہ ۱۸۵۰ء
اونہون نے امیرا کدل سے منشی باغ تک لب دریا صاحبان سیاحان کے واسطے
بہت سی کوٹھیان بنوائین اور ماہ کتک مین جمون کی دستوری پائی
سمت ۱۹۰۷ ب مین چلاس والون نے غارت گری شروع کی - یہہ چلاسی یا دُرد لوگ جو سنہ ۱۸۵۰ء
دریای سندھ یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین درہ استوا مین لوٹ کہسوٹ
کرتے رہے باشندونکو غلام بناکر بیچاتے رہے - بسبب سرما سرزنش اونکی بہار
پر ملتوی رکہی گئی - آغاز سمت ۱۹۰۸ ب مین بسرکردگی دیوان ہری چند و وزیر زورآور و دیوان سنہ ۱۸۵۱ء
ٹہاکر کرنل بجی سنگہ و کرنل جواہر و بوچن سنگہ و دیوان ٹہاکر داس فوج بہیجی جب
یہہ ہجوم چلاس مین پہونچی چلاسیون نے اس معرکہ مین بڑی بہادری کی رات کو مرد اور
دن کو اونکی عورتین لڑتی رہین اور بندوقین چلاتی رہین - فوج بسبب کمیابی غلہ
و محاصرہ و قلت آذوقہ سے تنگ آگئی - فوج دیوی سنگہ والی کا جو مقام منگل سنگہ
مین بند ہوگئی تہی دشمنون نے شبخون مارکر کام تمام کردیا - دیوی سنگہ جانڈی
والا بصد مشکل بچا ۱۵ سو آدمی اس معرکہ مین مارے گئے - کیدار گیگرا بہی مارا
گیا دبجی سنگہ مجروح ہوا اور حملہ لشکر ٹوٹ گیا سمت ۱۹۰۸ آ
مین مہاراجہ صاحب پہر رونق افروز کشمیر ہوئے - قدیم راجہ گلگت کے آخر مین
ترکی کہلانے لگے - اول ہی سلیمان شاہ فرمانروای یاسین نے محمد خان سے
گلگت کو فتح کیا پہر آزاد خان فرمانروای پونیال نے سلیمان شاہ کو مارکر خود راج کیا پہر
ٹہیر شاہ فرمانروای نگر نے آزاد خان کو مارکر راہ عدم لی اور بیٹا اوسکا شاہ سکندر
تخت نشین ہوا اوسکے بعد گور رحمان یاسین والی نے گلگت کو فتح کیا اور سکندر کو
مارا پہر کریم خان برادر شاہ سکندر مقتول نے بامداد فوج سکہان گور رحمان کو گلگت سے

نکالا سمت ۱۸۹۹ ب سے گلگت کشمیر کی تابع ہو گیا - گور رحمان ملک امام فرمانروا سے یاسین ۱۸۴۲ء
کا فرزند اکبر تہا یہہ شخص بڑا ظالم اظلم اور بہادر تہا - ملک امان اور میر ولی - پہلوان بہادر
و میر غازی اِسکے چار بیٹے تہے - سمت ۱۸۹۹ مین کرنیل نتہو شاہ نے گور رحمان کو ۱۸۴۲ء
شکست دی گور رحمان پونیال کو بہاگا - پہر متہرا داس حاکم کشمیر کو جو نتہے شاہ کی مدد کو
گیا تہا اوس نے بہ نقصان عظیم پس پا کیا جبپر متہرا داس کشمیر کو چلا آیا مگر نتہو شاہ
بہادر وہین رہا اور یہہ قرار پایا کہ گلگت سکہون کے پاس ہے اور گور رحمان نے اپنی بیٹی
نتہے شاہ کو دی - اِسیطرح سے گور رحمان اور راجہ غزن خان والی ہوترا اور راجہ نگر نے اپنی اپنی
لڑکی نتہے شاہ کو دی اور باہم صلح ہو گئی - پہر نتہے شاہ ایک تہانہ دار کو بمعہ کریم خان کے
گلگت مین چہوڑ کر براہ سرینگر پنجاب کو گیا سمت ۱۹۰۴ ب مین بوقت تنزل سکہان نتہو شاہ ۱۸۴۷ء
نے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی نوکری کر لی اور مہاراجہ موصوف کی طرف سے گلگت
لینے کو بہیجا گیا اسی سال مین راجہ ہونزا نے سرحد گلگت پر یورش کی اور ۵ دیہات کو
لوٹ لیا سبب اوسکا یہ قرار دیا کہ نتہو شاہ دو فرنگیون کو گلگت مین کیون لایا اس
موقع پر نتہے شاہ اور کریم خان دونو مارے گئے گور رحمان جو اوس وقت پونیال اور یاسین کا
حاکم تہا بمعہ باشندگان دلیل گلگت پہ قابض ہوا - مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے
دو کالم فوج ایک حصورہ سے دوسری بلتستان سے بہیجی تہوڑے سے جنگ مین امن
ہو کر سابق دستور عمل ہو گیا چند برس کے بعد پہر جہگڑا اوٹہا سمت ۱۹۰۸ ب مین سنت سنگہ ۱۸۵۱ء
قلعہ گلگت کا تہانہ دار تہا اور بہوپ سنگہ کماندار استور بہمراہی بارہ سو آدمیون کے
جو نیلا دہار پہ گذرا تو کیا دیکہتا ہے کہ داردون نے حسب ترغیب اکبر خان والی کابل
تمام راستے مسدود اور بند کر دیے ہین اور گلگت دریا کی دوسری طرف ہونزی والے
گولہ باری کرتے ہین داردون نے بہوپ سنگہ کو چند روز تک بہ فریب پای آب دوانہ

سنہ ۱۸۴۲ء رکہکر آخر اوسکا گیارہ سو آدمی مار دیا اور دو سو غلام بنالئے صرف ایک عورت گورکہا پلٹن
مین سے دریا مین کود کر بذریعہ ایک گاوکے بوانجی مین پہونچے اوسوقت مین سمت ۱۹۰۹
ہوگیا تہا اس موقع پر گوررحمان وہان نہ تہا اوسکے بیٹے اور بہائی تہے - ناوپورہ کی
فوج کا بہی یہی حال ہُوا - غرض وہنے کنارہ سندہ کا داردستان اوسوقت مہاراجہ
صاحب کے ہاتہ سے نکل گیا اور فوج بوانجی مین رہی - پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب
سنہ ۱۸۵۶ء نے سمت ۱۹۱۲ب مین جنرل دیوی سنگہ کے ماتحت فوج بہیجی اوسوقت گوررحمان مرگیا اور
اوسکے آدمیون نے تہوڑی سے مقابلہ کے بعد شکست پائی اور گلگت پہر شامل جمون وکشمیر
ہوگیا - جنرل دیوی سنگہ یاسین تک گیا اور آخر واپس آیا یاسین مین عظمت شاہ فرزند
سلیمان شاہ کو تخت پر بہٹلایا - آخر ملک امان یاسین مین مسند نشین ہُوا - راجہ
جیسی باگڈر پیال معروف بہ پوبیل اور اشکومن پر قابض ہوکر مہاراجہ صاحب کے
سنہ ۱۸۵۳ء ماتحت رہا - ۹ ساون سمت ۱۹۱۰ب مین ڈیرہ برس کے بعد مہاراجہ صاحب پہر جلوہ افروز
سنہ ۱۸۶۴ء کشمیر ہوئے سوا برس تک انتظام ملک کرکے ۹ مگہر سمت ۱۹۱۱ب کو براہ میرپور جمون کو
تشریف لے گئے اور راجہ موتی سنگہ صاحب کو مسند نشین حکومت کشمیر اور وزیر
پنون کو فرسش نیابت پر بہٹلایا اس مہینے مین بارش برف وہوا سے سردسے
شالی مین خامی رہی - اور ۱۳ ماہ پوہ کو رات کے وقت ناگہان شیرگڈہی مین آگ
لگی مُبت مال واسباب توشہخانہ اور اکثر عمارات سرکاری اور محاسبات معاملات دفتر
جل گئے جسپر تحقیق کرنے اشیا رضایع شدہ کے واسطے دیوان کرپارام صاحب جمون سے
مقرر ہوکر ماہ ماگہہ مین آئے اور دریافت ہُوا کہ ۲۶ لاکہہ روپیہ جسکو آگ نے گلادیا تہا
اوسمین سے صرف پانسو روپیہ کا نقصان ہوا ہے - پہر دیوان موصوف ۲۰ ماہ ماگہہ کو
واپس چلے گئے - آٹہوین ماہ پہاگن کو جمون مین میان رنبیر سنگہ صاحب ولیعہد کو

راج تلک دیا گیا - اور دیوان کرپارام صاحب کو عہدہ جلیلہ دیوانی اور وزیر شب سرن
وزیر تہا - ۶ ماہ جیٹھ سمبت ۱۹۱۳ بطرف ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہ انگلستان سنہ ۱۸۵۶ع
جان انگلس صاحب بہادر ہندی مرصع بجواہر لوبوے شاہوار طمانچہ و شمشیر و
زین طلا و خلعت گران بہا لیکر تہنیت کے واسطے جموں مین آئے - ۱۲ ماہ ہاڑ کو
براہ کہوی ہامہ گلگت کو فوج روانہ کی گئی جو ۱۹ ماہ ساون کو وہان پہونچ گئے -
گوہر امان نے یہہ سنکر قلعہ مین پناہ لی مگر فوج نے اوس قلعہ کو گراکر مکانات کو جلا
دیا اسکے بعد شیرگڈہی تعمیر ہوئی اور مندر رگدادہرجی طلائی کیا گیا - نوروز سے
پانچ روز بعد سمبت ۱۹۱۴ ب مین مہاراجہ صاحب بہادر سات روز بیمار رہکر کشمیر مین گیارہ سنہ ۱۸۵۷ع
برس کی عہد حکومت کشمیر کے بعد سرگباش ہوئے - یہہ والئی شیردل نہایت کفایت
شعار عاقبت اندیش ظلم کاہ و ظالم کش تہے جموں کے پاس پرمنڈل اُنہون نے بنوایا
دیوان جوالا سہائے صاحب اُنکی دستور اعظم مدار المہام جزو کل و حاکم اعلےٰ جموں تہے - عہد
ملازمت سے اول انکا باپ اور پہر یہہ برابر اونکے خدمت مین رہے اونہون نے انکی
بڑی خدمتین کی ہتین - پنڈت راجہ کاک در جو افسر داغ شال تہا اکثر مغرور رہتا
تہا اوسکا تکبر توڑنے کو حضور ممدوح نے سمبت ۱۹ ب مین اسی ہزار روپیہ جرمانہ لیا سنہ ۱۸۵۳ع
چاہ کن را چاہ در پیش اس شخص نے بہ غرض اظہار خیرخواہی لوگون کے جاگیرات و دم
ارتہہ ضبط کرادی تہے - تاہم مہاراجہ صاحب چونکہ بڑے دور اندیش تہے ساتہہ ہی اوسکے
جاگیر بہی تقریباً بحکمت عملی ضبط کی - اور پہر عزت بخشی - اِسکے وقت مین تیرہ
لاکہہ روپیہ داغ شال کا صرف داخل خزانہ عامرہ ہوتا تہا - اور اس سے زیادہ اسکی گہر
و ملک مین پہیلتا تہا - یہہ شخص نام آور ہونے کے لئے پردیسیون اور سادہون و
سپاہیون کے ساتہہ بہ فیاضی پیش آتا تہا اور کسیکو نہ مانتا تہا اور اہل وطن کی جاگیرین

سنبہ کرانے سے جو اونہین بد نام ہتا یہہ اقتدار او سکونت سے حاصل ہُوا - جب سے اونسے مہاراجہ رنجیت سنگہ کو متصرف کشمیر ہونیکی ترغیب دی ہتی - انتقال مہاراجہ صاحب کے وقت سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب جموں مین ہتے - وہان سے ڈاک کے وزیعہ چار روز مین یہان پہونچے اور مہاراجہ صاحب کے سنسکار مین مشغول ہوئے ارتہی اوٹہنے کے وقت قریب ایک لاکہ مرد و زن ہمراہ ہتے اور ایک سخت زلزلہ محسوس ہُوا مہاراجہ گلاب سنگہ نے حکم محکم سے امور جہانبانی کو مستحکم کیا - سچ ہے جسکا حکم سُست ہُوا اوسکا بندوبست درست نہین ہر ایک دلونمین انکی مہابت و خوف طاری ہتا غرور وقار و تحمل اونکی مزاج مین ہتا رہزن و چوروں کا زہرہ اونکی شمشیر حفاظت سے پانی ہو گیا ہتا چور اپنا جی چوراتے پہرتے ہتے - اور رسم ستی و دختر کشی اُنہون نے اپنے کوہستان جموں سے دور کردی ہے

سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر

چودہ روز بعد وفات مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب بہادر سمت ۱۹۱۴ بکرمی مین سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر اونہین کے سوم فرزند ارجمند زینت بخش مسند شاہی کشمیر ہوئے - یہہ مہاراجہ صاحب خورد سالی مین ہی بزرگ حوصلہ اور اقبالمند ہتے انکے چہرہ نورانی سے شہادت شاہی ٹپکتے ہتے - کہتے ہین کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ جموں مین آئے اور مہاراجہ آنجہانی نے اونکو پیش کیا تو مہاراجہ موصوف نے اونکو پہلوے خاص مین بٹہلا کر فرمایا کہ یہہ بڑے صاحب اقبال ہونگے - چنانچہ ایساہی ہُوا کہ انکے بڑے دونون بہائی میان سوہن سنگہ و میان اودہم سنگہ کارزار سکہان مین کام آئے اور نوبت ولیعہدی کی اینپر پہونچی - اور بتدریج اِن کی ہمت نتیجہ اِن

واقبال خسروانہ وعقل رسا کو دیکھہ کر مہاراجہ سر گلاشی نے اپنی زندگانی مین ہی ان کو راج تلک دیکر امور جہانداری اونکو سپرد کیئے تہے جنکو اُنہون نے بڑی معدلت پژوہی ودقیقہ سنجی سے انجام دیا۔ علوم جہانبانی تمام وکمال اینمین موجود تہے ۔ سب سے اول اونہون نے اپنے محسن صاحبان انگریزیہ کی متابعت وعقیدہ مین اپنا فرض اعظم سمجہا اور مرعزم وعبادت وعدالت مین اونکی خیراندیشی کا خیال رکہا جو صاحب اونکی قلمرو مین آیا اوسکے لئے سامان مہمان نوازی بہم پہونچایا اور اونکی خاطر وتواضع کو اپنا فخر واعزاز سمجہا گو کسی صاحب نے کسیطرحکا سلوک کیا ہو کشمیر مین اون کی مدارات کے لئے ایک افسر خاص اسی کام کو مقرر فرمایا۔ ایک معتمد اعلےٰ حاضر باش بحضور نواب گورنر جنرل ایک وکیل حاضر باش آفسر آن سپشیل ڈیوٹی کشمیر مقرر کیا جہان جہان سرحد انگریزی سے ملک ملاہوا ہے اونکے تمام اضلاع مین وکیل مامور کئے۔ وکیل انگریزی حاضر باش دربار جمون کی خاطر ہر طرح ہوتی ہے۔ ہر ایک صاحب بہادر کے ساتہ اوسکی مرتبے کے موافق تواضع دوستانہ عمل مین آتی ہے حضور قیصر ہند واونکے ممبران خاندان شاہی وگورنران ومعتبران کو اونہین کے مطابق سمجہا جاتا ہے کشمیر وگلگت ولداخ وجمون وغیرہ مقامات خاص مین اون کی فرودگاہ کے لئے عالیشان کوٹہیان وبارکین وباغات وراستونمین ڈاک بنگلہ مخصوص اونہین کے لئے بنوائی ہین ہر ایک اہلکار صغیر وکبیر کے نام تاکیدی احکامات اون کی حفاظت جان ومال وخاطر وتواضع کے لئے برابر جاری رہتے ہین۔ گورنمنٹ کے سود وفواید مین اپنا بہلا ونقصان مین اپنا نقصان مانا جاتا ہے جسکے ساتہ اونکی فوج جنگ آزماہو انکی سپاہ جلادت پناہ شرکت مین جدم رہتی ہے۔ دہلی کے غدر دکاغان کے کارزار مین فوج انکی نے وہ جانفشانی کی جنکے معاوضہ مین اونکو تمغہ عطا ہوئے۔ کابل کے فساد ستمبر ۱۸۷۹ء دمصر کے ہنگامہ ستمبر ۱۸۸۲ء مین حضور ممدوح نے اپنی فوج

۱۸۷۹ء
۱۸۸۲ء

ظفر موج کو تیار کیا جسکے عوض حضور انور کا شکریہ ادا ہوا - ہر ایک دربار منعقدہ علاقجات انگریزی
مین بعقیدت دلی و ارادت قلبی شریک ہوئے و اعزاز پایا سمت ۱۹۲۶ ب کے مشن سنہ ۱۸۶۹ع
فورسایتھ صاحب کو جو یارقند کو گیا تہا اونکی باربرداری و رسدرسانی مین امداد کافی
دی - حضور شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان و ہندوستان کی تقریب سے
جمون مین خاص اونکی فرودگاہ کے لئے ایوان عظیم الشان بصرف زر کثیر عرصہ قلیل
مین موسوم بعجایب گہر بنواکر اوسکو بشان و شوکت شاہانہ و جاہ و حشم خسروانہ آراستہ
و پیراستہ کیا سمت ۱۹۳۲ ب مین اونکی ملاقات کے واسطے بخلوص و جلوس دارالسلطنت سنہ ۱۸۷۵ع
کلکتہ مین رونق افروز ہوئے اور دربار دہلی مین شراکت فرمائی - اور بموقع رونق
افروزی شہزادہ موصوف خاص جمون مین معہ اعیان دولت و ارکان سلطنت جان و
مال سے خاطر و تواضع تعظیم و تکریم مین حاضر رہے - و تحایف و نفایس و عجایبات کل قلمرو
پیش کش کئے اور ہر ایک ملک کا آدمی و حیوانات و پیدایش و صنعت کا ملاحظہ کرایا -
اور دوسرے سال بحصول ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب بہادر تشریف لے گئے -
سمت ۱۹۳۳ ب مین یعقوب خان سفیر یارقند کی خاطر اون کی ایما کے موافق عمل مین آئی - سنہ ۱۸۷۶ع
ہر سال صاحبان سیاحان کشمیر کی ضیافت عمل مین آتی ہے - جمون مین جو صاحب جلیل القدر
تشریف لاتے ہین اونکی سلامی اتواپ و استقبال و دکہلانا فوج و تواضع تکریم و مشایعت
و چراغان و نمایش آتشبازی و دکہلانا شکار کا اونکے مراتب کے موافق بمصروفیت
تمام عمل مین آتا ہے - بلکہ مہمان نوازی کی عادت تو حضور ممدوح کی مزاج مین خمیر ہے
اکثر نوابان و رئیسان و معتبران رئیسان جو کسی تقریب سے یا سیاحت کے لئے ریاست
مین آتے ہین - سب کے سب حضور ممدوح کی دریادلی مہمان نوازی سے مشکور و ممنون
ہوکر جاتے ہین - جیسا کہ راجہ صاحب کپورتہلہ سمت ۱۹۲۰ ب مین و نواب صاحب والی بہاولپور و سنہ ۱۸۶۳ع

سنہ ۱۸۷۵ء مہاراجہ صاحب دربھنگہ سمت ۱۹۳۲ ب مین و مہاراجہ صاحب والی الور سمت ۱۹۳۸ ب و راجہ صاحب
سنہ ۱۸۸۱ء فرید کوٹ سمت ۱۹۳۹ ب مین سیر جون و کشمیر کو تشریف لائی اور سیاحت ملک و مہمان نوازی
سنہ ۱۸۸۲ء حضور ممدوح سے محظوظ و مشکور ہوکر مراجعت فرمائی وطن ہائے خود بدولت ہوئے۔ موقع شادی وغمی مین اہلکاران و وکیلان کے ذریعہ مہاراجگان ہندوستان و پنجاب مثل کشن گڈھ و جیپور وغیرہ و مہاراجہ صاحب پٹیالہ و نابھہ و جیند وغیرہ سے برادرانہ برتاو ہوتا ہے اسیطرح سے صاحبان انگریزیہ کی طرف سے حضور ممدوح کے اعزاز و وقار مین روز افزونی ہوتی
سنہ ۱۸۵۹ء رہی ہے۔ سمت ۱۹۱۶ ب مین پیشگاہ سرکار انگریزی سے خطاب۔ جی۔ ایس۔ آئی ملا سمت ۱۹۲۱
سنہ ۱۸۶۴ء بکرمی مین جب حضور انور دربار لاہور مین شریک ہوئے تو حضور ممدوح کو نمبر اول ملا سمت ۱۹۳۲ ب مین از طرف ملکہ معظمہ قیصر ہند بہ صلۂ اعانت مشن فورسایتھہ صاحب بہادر جہاز دودی عنایت ہوا جو دریاے بہت مین موجود ہے اسکے روانگی تالاب ڈلمین روز اول سری مہاراجہ صاحب نے جلسۂ عظیم و دربار درپا فرمایا تہا۔ اس قسم کی دخانی کشتی دریاے کشمیر مین سوائے اسوقت کے پہلے کبھی نہ پڑی تہی۔ اسی سال مین جب حضور ممدوح بہ تقریب ملاقات شہزادہ صاحب کلکتہ کو نہضت فرماہوئے تو نہضت و مراجعت فرمائی کے وقت لاہور۔ دہلی۔ انبالہ۔ الہ آباد گیا۔ بنارس۔ لکہنو۔ اجودہیا۔ کلکتہ وغیرہ مین سرکار انگریزی کی طرف سے اعزاز و اکرام و سلامی توپہاے عظیمہ سپاہ و ضیافت شاہانہ
سنہ ۱۸۷۶ء جابجا حضور ممدوح کے عمل مین آئے۔ سمت ۱۹۳۳ ب مین بہ موقعہ ملاقات مادہوپور حضور ممدوح کو از طرف گورنمنٹ برطانیہ پانچہزار بندوقین رفل انگریزی و ایک توپخانہ قاطر
سنہ ۱۸۷۷ء باطری کو ہی دوستانہ ملا۔ اور سمت ۱۹۳۴ ب جلسہ قبول خطاب قیصر ہند حضور ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ بادشاہ انگلستان واقعہ دہلی مین حضور ممدوح کو یہہ خطاب عطا ہوا اندر مہندر سپر السلطنت انگریزی جنرل عساکر انگلشیہ مشیر قیصر ہند

اور بجاے ۱۹ ضرب اتواپ سلامی کے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہوئی - اور اونکے
مدار المہام دیوان جوالاسہاے صاحب کو سی - ایس آئی خطاب ملا - سمت ۱۹۳۵ بیز [جنرل کل] ۱۸۷۸ء
بہ تقریب یادگار رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مقام جموں مین حضور ممدوح[۱]
حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ سے عطا ہوئی جسکے جموں مین پہونچنے پر ۱۰
جنوری کو دربار منعقد ہوا - صاحبان انگریز کو ضیافت دی گئی اور ۱۰۱ ضرب کی سلامی
توپ تصویر موصوفہ کی ہوئی اور سمت ۱۹۳۹ ب مین فوج موجودہ جموں کو از طرف نواب لفٹنٹ ۱۸۷۲ء
گورنر صاحب بہادر پنجاب جو جلوہ افروز جموں ہوئے تھے انعام ملا - القصہ جسقدر اتحاد
حضور انور کو گورنمنٹ سے ہے - اوسیقدر ارتباط و عنایات گورنمنٹ کے اونپر ہین
چال و چلن حضور ممدوح کا یہ حال ہے کہ روز اول سے آجتک اپنے مذہب ہندو مین نہایت
پکّے ثابت قدم و راسخ الاعتقاد ہین - علے الصباح اشنان و دہیان سے فارغ ہو کر
پوجا پاٹھ نت نیم و دہرم کرم کر کہتا سنتے ہین اور برہمنان بید خوان و شاستر دان کے
ساتھہ گفتگو فرما کر حل دقایق و نکات شاستر کے فرماتے ہین - ایسا کوئی پوران
و شاستر نہوگا جسکے مطالب سے واقف نہونگے ایسا کوئی ہی علم ہوگا جسکی ماہیت
سے حضور والا ماہر نہین بید انتی تو انکا گورد ہنا و شنو پوجن انکا مت ہے اور
سب دیوتاؤن و تینون کارنون و شکتی کو بہی بہ اعتقاد واثق مانتے ہین - کشمیر و
خاص جموں و پرمنڈل و کوہستان جموں مین بلکہ جہان کہین کوئی سادہو بیٹھہ
گیا وہین مندر و دہرم ارتہہ بنوا دیئے بموقع سرگباش ہونے مہاراجہ صاحب آنجہانی
زیورات و پوشاک ہا سے پشمینہ و کمخواب ہاتہی و گہوڑے وغیرہ دان و پن کرکے رام
باغ مین جہان سمادہ مہاراجہ صاحب سرگباشی کی بنائی گئی تہی ایک مندر بنوا کر چہہ
ہزار روپئے سالانہ نقد و جنس واسطے طعام محتاجون اور یاتریان امرناتہہ سوامی کے بطور

سدابرت جاگیر مین دیے اور مچھلیون کے مارنیکی ممانعت کلی کر دی - مندر رگھناتھ جی کا جمون مین بناکر اوسکے گرد اور مندر بنواکر اونمین سوا لاکھ سالگرام کا استہاپن کرایا اور ایک شوالہ بنوایا - ڈیوڑی پر سمادہ مہاراجہ صاحب بیکنٹھ مرابت کی طلائی بنوائی اور سدابرت جاری فرمایا - ہر سال رام نومی وجنم اشٹمی کو برہم ہبوج وسلوہنو کے جگ اونمین عطا فرماتے ہین - سال بسال بتقریب جگ رام نومی کے سو دو سو اطفال ہنود غربا و لا وارثون کی زنار بندی کراتے ہین - ہردوار - گیا - کاشی جی وغیرہ مین سدابرت اجراے فرمائے - تیرتہہ ہردوار - اجودہیا - متہرا - بندرابن - پریاگ راج - مٹن - امرناتہہ - کاشی جی کے فرمائے اور ہر تیرتہہ پر بفراخ حوصلگی و دریا دلی دان وپن و قدردانی صاحبان علم وہنر کی فرمائی

کشمیر مین ہر سال ان کوٹ ہوتا ہے - جنم اشٹمی کو پہلہار کل فوج کو ملتا ہے دسہرہ کو پوجن دیتوہار برابر ہوتا ہے - ہر گرہن پر لاکھون روپیہ کا دان وپن فرماتے ہین لوہری کو نقد پیسہ تمام فوج کو ملتے ہین ہولی مین پوشاک بنوانی دہولیان کہیلنے کو ایک ماہ سب سپاہیون کو عطا ہوتا ہے - برہمنان محترم کی قدرافزائی وغریب کی دستگیری فرماکر اونکو شاستر آموزی کے اشغال کی توجہہ مثل راجہ یودہشٹر کے دلاتے ہین - طائفہ برہمنان شاستری خوان انکی جود و بخشش سے حاتم وقت بنرہے ہین برہمنان جمون کے پاٹہ پر بیٹہے فوراً اونکی منت وسماجت کرکے اونکی حاجات رفع فرماتے ہین خواہ اوسمین نقصان سرکاری ہی ہو - شارکا بہگوتی - دکہیر بہوانی و مندر رگہناتہہ جی ومندر واقع مندر رنبیڈ تان جمون مین بارہ مہینے پر جوگ اور جپ مین برہمن لگے رہتے ہین - سادہو سنتونکے پاس خود بدولت مثل غریبون کی حاضر ہوتے ہین اور اونکی تواضع فرماتے ہین - لاتعصب ایسے کہ تمام فقرائے اسلامیہ

کے پاس حاضر ہوکر اونکے احکام کی تعمیل فرماتے ہین اور اد کتب مذہبی کراتے وختم
دلاتے ہین مسجدون درزیارتون مین چڑہاوا چڑہاتے ہین معابد اسلامیہ کی جاگیرین
اجرا ہین اونکی مرمتین برابر ہوتی ہین - جامع مسجد جو عہد سکہو مین بند ہتی اسکو کہلوا کر
وہانتک وضو وطہارت کے لئے نہر پہونچادی جو کسی فرمانروائے اسلامیہ نے بہی کیا
تہا - تین چار دفعہ مسجد مذکورہ کو مرمت کرایا - عہدہ وجاگیرین برابر مسلمانون کو عطا ہین
کوئی ناقوس بجائے کوئی بانگ دی کوئی پاٹہہ کرے - کوئی قرآن پڑہے - کوئی ہندو
رہے کوئی مسلمان ہو ذرہ مزاحمت نہین - دریا پہ اگر نیچے بیٹہہ کر ہندو سندہیا کرے تو
مسلمان غسل وغیرہ - میان لعل دین وغیرہ کی اقتدار کو دیکہو - عیدہاے کو سپاہیان مسلمان
کو مشاہرہ ایک ماہ عطا ہوتا ہے اور فقرا وسادات کو ختم واوراد کے لئے صدہا روپیہ ملتا ہے
کشمیر مین نفل پڑہایا جاتا ہے

عیاشی کی طرف سے حضور ممدوح کو بالکل نفرت ہے - رعایا کو مثل اپنی اولاد کی جانتے ہین
اونکی بہتری کا فکر حضور کو شب وروز رہتا ہے - غرور سلطنت بہی ایکن ذرہ بہر نہین
ہے برادری کی قدردانی مین ہردم مصروف رہتے ہین - سب سے اول قوم میان کو جو آئینی
نوکری پسند نہ رکہتے تہے بہ پند ونصایح اصلاح پر لاکر اچہے اچہے اعلے جنگی عہدہ وبنہ ممتاز
فرمایا ایک روپیہ انکی تنخواہ مین اور قومون سے ایزاد رہتا ہے - گہرون پہ اونکے
سپاہی جانیکا حکم نہین خون کرین تو اونکے لئے سزاے پہانسی نہین - ہر موقعہ شادی
پہ اونکے ساتہہ برادرانہ سلوک ہوتا ہے اونکو اپنے برابر بٹہلا کر کہانا دیا جاتا ہے -
مستورات اونکے محلون مین شرف نیاز مہارانی صاحبان حاصل کرتی ہین - جاگیرین
اونکی پرانی واگذار ہین جدید ملتے جاتی ہین جیسیکہ کشمیر مین اس قوم فاتحہ کو عطا
ہوئے ہین قواین انکے لئے خاص ہین - مسافرنوازی وفیاضی مین کوئی دقیقہ نہین اوٹہا

رکہا جو کوئی شخص کسیقدر رتبہ کا یا صاحب علم و ہنر و دستکار کسی ملک پنجاب و
افغانستان و بنگال و کلکتہ و اودہ و دہلی کا یہان آیا آدمی بنگیا اختر سیاہ اوسکا در خشان
ہُوا۔ بخت خفتہ بیدار ہُوا۔ بابو نیلمبر و شیخ وہاب دین۔ و پنڈت سورج بل صاحب و
چوبی گنیش پر شاد صاحب۔ وار منس صاحب و راو ہاکشن صاحب و جالنسن صاحب
وغیرہ کو دیکھو۔ ایسا کوئی غیر ملکی نہین جو اِس دربار سے محروم گیا۔ قدیمی وزرا کی
دلجوئی و قدردانی مین بہی دریغ نہین۔ سیاست حضور ممدوح کی بہی پوری ہے
گردہ مین بامداد صاحبان انگریز بسر کروگی جنرل دہرم سنگہ فوج کشی
کرکے فتح کی جسکے عوض مین سپاہیان ریاست کو تمغہ عطا ہوئے۔ چونکہ یاسین والی
پہر بہی شرارتین کرتی رہی۔ اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو بمعہ کسیقدر فوج
کے سمت ۱۹۱۶ ب مین بہیجا مقابلہ کے بعد یاسین والون کو شکست ملی ملک امان بمعہ ہمراہیون کے بہاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بہیجکر باج دینا اور یرغمال کشمیر مین رکہنا منظور — سنہ ۱۸۵۹ع
کیا اور پہر صلح ہوگئی۔ پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین ہونزا اور پنہ فوج کشی کی گئی۔ نیز وزیر زورآور — سنہ ۱۸۶۲ع
کرنیل بجی سنگہ نے ایک اور مہم کرکے دلیل ہی فتح کیا سمت ۱۹۲۰ ب مین یاسین والون نے — سنہ ۱۸۶۳ع
پونیال پر حملہ کیا او نکو بخشی راد ہاکشن نے گلگت سے نکالا۔ نگر والے بہی سمت ۱۹۲ ب — سنہ ۱۸۶۳ع
سے باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ہین۔ ہونزا والے نی سمت ۱۹۲۳ ب کو اپنا معتبر سرینگر — سنہ ۱۸۶۶ع
مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سے اتحاد پیدا کیا گور والے بہی باج دیتے ہین۔ سمت ۱۹۲ — سنہ ۱۸۶۶ع
مین جنرل ہوشیارا نے ملوری کوٹ کو جو یاسین سے پانچ کوس آگے ہے بڑی بہادری
سے فتح کیا۔ چنانچہ اوس فتح کے تمغہ حضور والا نے سپاہیان کو بخشے۔ بعد فتح کے وہ
واپس آیا۔ سمت ۱۹۲۲ ب مین شیر احمد خان مرزبان کرناؤ کو جو اکثر سرکشی کرتا تہا کشمیر — سنہ ۱۸۶۸ع
مین لاکر جاگیر بخشی اور گوہر امان کے بیٹوں کا فساد گلگت ہُوا۔ جس مین مستورات اوسکی

قیدکر کے کشمیر مین پہونچائی گئین جو کہ اب تک محبوس ہین کہتے ہین سمت ۱۹۲۴ب مین رحمت ۱۸۶۷ء
وزیر یاسین کا جمون مین بخاطر تمام آیا اور حضور والا سے اقرار کیا کہ وہ ہونزا
داخل ممالک مقبوضہ کرادیگا - چنانچہ جنرل دیوی سنگہ اوسکے ساتہہ گیا مگر شکست پاکر
بہاگ آیا رحمت وزیر پھر اپنے ملکیون اور پہلوان بہادر فرزند گوہر رحمان کو لیکر چڑہ
آیا - گلگت تک قبضہ کرکے قلعہ گلگت کو گہیر لیا اس معرکہ مین ادہر کا بڑا نقصان ہوا
پہر کشمیر سے وزیر زورآور و جنرل ہوشیارا و کرنیل بجی سنگہ گیا اور تمام ملک کو بحال
کرلیا - شہزادخان راجہ قلعہ شیر برادر عیسےٰ بہادر جو دشمن سے ملگیا تہا باعانت عیسیٰ
بہادر پکڑا گیا اور کشمیر مین قید رہ کر مرگیا ان دنون مین دلیل دبوانجی وغیرہ سب مقابات
والے بگڑ گئے تہے جو کہ راہ راست پر لائے گئے - پہر سمت ۱۹۳۷ب مین ایک ہنگامہ ہوا - ۱۸۸۰ء
جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ سمت ۱۹۳۷ب مین باشندگان گلگت رسدرسانی وغیرہ سے تنگ ۱۸۸۰ء
آکر کپتان بڈلف صاحب و لالہ رام کشن سے ناراض ہوگئے و لمین اونکے بغض
بڑہتا گیا حتےٰ کہ سشرا تاوہی منتظر اسباب کے رہی کہ جب یہان فوج کم ہوگی تب ہی فساد
کرینگے جب تبدیلی فوج کی ہوئی اور بماہ کاتک گلگت مین صرف ایک فتح پلٹن باقی
رہ گئی اور نئی فوج اوسکی بدلی ہنوز وہان نہ پہونچے تہے اوس موقع تک سکنا سے
گلگت و دلیل و یاسین وغیرہ در پردہ آمادہ شر ہوکر متفق ہوچکے تہے - مفسد لوگ
پہلوان بہادر والی یاسین کو اشتعال دیکر چڑہا لائے اوسنے یاسین سے چلکر یکبارگی
سرحد قلعہ روشن سے قدم آگے بڑہایا اور بہ جمعیت تخمیناً دس ہزار ہمراہیان پیدل و سوار
کے قلعہ ببر وغیرہ پر قبضہ کرلیا - خبردارون نے گلگت مین صرف اسیقدر خبر
پہونچائی کہ پہلوان بہادر اپنی سرحد پہ جمعیت کر رہا ہے راجہ جیپروٹ و اکبرخان راجہ
قلعہ شیر گلگت مین طلب ہوئے ایک سوار نے قلعہ شیر مین خبر پہونچائی کہ دشمن نزدیک

آگیا ہے وہان سے دوسری سوار نے گلگت مین خبر پہونچائی راجہ اکبر خان و راجہ
کا ہکوچ و سنگل دونون گلگت سے بہ عجلت تمام بعوب قلعہ شیر روانہ ہوئے وہان سے راجہ
اکبر خان کا بہائی راجہ گا ہکوچ آگے چلا تو معلوم ہوا کہ دشمن شیر مین آگیا ہے یہہ خبر اوسکے
مارے جانیکو پوشیدہ رکہی گئی ہتی - اسپر وہ قلعہ شیر مین بہائی کے پاس واپس آگیا اور
قلعہ شیر کو مضبوط کرلیا اُسوقت قلعہ مذکور مین فوج جنگی مین سے صرف ایک کمپنی ہتی اور باقی
بہوٹ لوگ وہین کے ہتے - انہین مین چار سو آدمیون سے راجہ اکبر خان نے مورچہ بندی کرلی
ادہر گلگت سے جب فوج موجودہ حسب الصلاح کپتان ڈلف صاحب قلعہ شیر کو روانہ ہوئے
تو معلوم ہوا کہ سکنا سے گلگت سرکش ہو کر پیچہے سے قلعہ گلگت پر بہی قبضہ کرلینگے اودہر
دشمن قلعہ شیر تک پہونچگیا اوسوقت کپتان ڈلف صاحب بہادر بالکل بے حوصلہ ہو کر گہبرا گیا
اور جنرل ہوشیارا نے دس بجے رات تک فوج کو قلعہ گلگت مین واپس پہونچادیا - قلعہ
گلگت پر بدستور قبضہ ہوگیا - اودہر اکبر خان نے بڑی بیدار مغزی و جوانمردی سے دشمن
کے ایک آدمی کو قلعہ شیر کے نزدیک نہ آنے دیا - دشمن نے قلعہ کو ہر چہار طرف سے اتنے
فاصلہ پر مورچہ بندی کرکے گہیر لیا کہ اندر سے گولی نہ پہونچ سکے یہہ محاصرہ ۱۸ روز تک
رہا مگر قلعہ کے اندر کوئی نہ جاسکا - سواران دشمن نے ادہر اودہر کے دو تین قلعہ جات خورد مثل
قلعہ شر دٹ کو جلادیا - جہون کشمیر سے فوج نہایت جلدی کے ساتہہ بہیجی گئی اور سخت تشویش
پہیلی - آخر راجہ اکبر خان نے دلیلیون کو جو ایک طرف سے گہیرے ہوئے ہتے سُنایا کہ تم
سمجہتے ہوگے کہ عیسے بہادر مرگیا ہے اور اب لڑکون سے کام ہے مگر خبردار رہنا اسبات کیلئے
اوسسے ملگئے اور اقرار کیا کہ ہم آج پتہر خالی بندوق اونکے دکہلانیکو سر کرینگے اور کل پہلوان
بہادر کا سر کاٹ کر لادینگے اسبات کی خبر پہلوان بہادر کو پہونچی کہ دیلیلئے اکبر خان سے
ملگئے اور ہتہار اسکا نکر دینیکا عہد کرچکے ہین تو سُنتے ہی وہ گہبرا کر بہ معہ ہمراہیان کے اپنے

ملک کو بھاگ گیا - اِس ہنگامہ مین کہتے ہین کہ نگر والے شریک نہ تھے اور فوج کشمیر کی ابھی تک
وہان نہ پہونچی تھی - مگر حضور والا کے اقبال عدو مال سے راجہ اکبر خان نے فتح کا جامہ پہنا او
سرکار والا سے انعام شایان پایا مگر جنرل ہُشیارا کے دلپر اسباب کا داغ ہوگیا کہ وہ آگے
کیون نہ بڑھ سکا اسی غم مین اوسکو مرض صرع وغیرہ پیدا ہُوا اور مر گیا - اور کپتان ہڈلف صاحب
بموجب حکم گورنمنٹ کے حسب درخواست ریاست وہان سے بُلا لیا گیا - کہتے ہین کہ کپتان
موصوف اعلے درجہ کا بزدل ہوگیا تھا اور نہایت ڈرتا رہا اور ڈاکٹر مکانگ صاحب نے
جو وہان تھے فوج کے سپاہیون بلکہ افسرون تک کی سخت بے عزتی کی - راجہ چترال بھی اس
معرکہ مین نہ تھا بلکہ اوسنے یاسین مین فوج ڈالدیا تھا - ادھر سمت ١٩١٤ب مین دیواوٹار والون نے ازراہ ١٨٥٧ع
بغاوت شرارتین کی تہین فوراً وہ سزائے اعمال کو پہونچائے گئے اونکے گھر جلائے گئے
تب سے وہ بھی سیدھے ہوگئے - راجہ جواہر سنگھ جو دعویدار حصہ نصف ملک و خزانہ کا بنتا
تھا خود بخود بعد عرصہ کے جب اوسکی پیش کہین نہ گئی مقام انبالہ مین مر گیا اوسیکی ترغیب
سے چند نمک حرامون نے حضور ممدوح کے اعدا کو مارنے کے لئے صلاح کی تہی - حتے کہ بندوق بہی ١٨٥٩ع
شکار کہیلنے کے موقعہ پہ سر کی گئی جسنے آگ ہی نہ دی تہی - بافشاء راز گرفتار ہوکر سمت ١٩١٥ب اپنے
کردار ناہنجار سے سزایاب ہوگئے - گلاب لنگھے کمیدان وغیرہ پہانسی دئے گئے اونکے گھر گرائے
گئے - میان ہتو ملتہ وڈوے مین قید کیا گیا - بجردیو ایک درہ کوہ مین لبایا گیا ایک
میان کا ہینے چک کا اسکردو مین قید ہُوا کہکمہ بمبہ زیر کئے گئے گاؤن کشمیر کے جلاوطن
کرکے بوانجی مین لبائے گئے اِیہران و مُغذان یاسین و گلگت چندر کوٹ مین جو دریان
رام بن ٹہوتی کے متصل دریا کے لبائے گئے سمت ١٩٢٩ب کے بلوائیان سنت جماعت کو پوری ١٨٧٢ع
سزا ملی جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر ہمیشہ سے تعصب مذہبی پہ فساد کرتے رہتے
ہین - بنام مدین صاحب نوشہرہ مین ایک زیارت ہے اوسکو سنی اپنا اور شیعہ

اپنا بناتے ہین عرص کی کچھہ دن پہلے وہار کے موقعہ پر اہل تشیعہ نے ایک دیوار وہان بنائی اوسکو سُنیون نے گرادیا اور رات کو ایک نقاش کا مکان جلاکر شیعون کا اسباب لوٹ لیا پہر عرص کی روز مخدوم صاحب کی زیارت پر جمع ہوکر نقارہ لوٹ وغارت فساد وآتش زوگی کا بجادیا - اور تہوڑی سی دیر مین جابجا شیعہ لوگون کے گہر جلاکر مال واسباب لوٹ ننگ وناموس کے آئینہ کو توڑ دیا وزیر پنون نے جو اسوقت صوبہ کشمیر تہا انکا تعاقب کیا اونکے اجتماع واپنی تنہائی دیکہہ کر مصلحت وقت سے کہدیا کہ ہان پہونک دو کیونکہ اُسوقت فوج بسبب وبا کے منتشر ہوکر دور دور گئی ہوئی تہی جب تک باہر سے فوج آئی بلوائیون نے خانہا برباد کردئی - اہل تشیعہ کے گہر جلاکر قصد کیا کہ پنڈتون کا بہی وہی حال کیا جاوے پکارنا شروع کیا کہ رافزن پتہ چہووہ کافرن نار یعنے رافزیون کے بعد کافرونکو جلاؤ - چنانچہ پنڈت مہانند جیو ورکے مکانات جلادئے اسلئے کہ اوہنون نے چند اہل التشیعہ کو پناہ دی تہی اور وزیر صاحب کو اطلاع دیکر انتظام کیلئے راہی دی - فوج کے پہونچنے پہ وزیر صاحب نے جسکو جہان دیکہا وہان باندہ لیا اور قید کیا کہتے ہین کہ دیوان بدری ناتہہ صاحب نے اور مہانند جیو نے اس موقع پر دلاوری وجرات کی تہی بدعا بہ مشکل ان فتنہ گرون اور سرکشون کو قید کرکے ملک مین امن کیا -

چونکہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کو بسبب دار وگیر ملک کے اسقدر فرصت نہین ملی کہ وہ انتظام ملک بہمہ وجوہ کرسکتے اسواسطی حضور والانے سب سے اول یہہ بندوبست فرمایا کہ اپنی قلمرو مین جابجا سرحدین مقرر فرماکر ایک مدار المہام جز وکل ومشیر اعظم کے ماتحت وزیران وزارت یعنے ناظمان واونکے نایب وتحصیلدار وپیشکار وتہانہ دار وچکلہ دار مقرر کرکہ ہرایک کی معقول تنخواہین ومشاہرہ مقرر کئے - لداخ وگلگت واسکردو

مین ماتحت مدار المہام کے مستقل ناظم یعنے وزیران وزارت بنا کر سب کی خدمتون کی حدین
واختیارات وآئین بنا کر اونکا پابند کیا محاسبہ کے لئے فنانشل ودفاتر دیوانی ودیوان خرچ
وجمع تنخواہات ومحکمہ باقیات دفتر تجارت مقرر کئے اور خبر پہونچنے کو ڈپٹی وکشمیر مین صیغہ
ہرکارہ باشی مقرر کرکے ضلعدار وہرکارہ وگذربان واخبار نویس وپرچہ نویس وخفیہ نویس
نوکر رکہے - بگہی خانہ واصطبل وفیل خانہ ومویشی خانہ وتوشخانہ وتیاری اسلحہ کو مستری
خانہ وغیرہ تمام صیغہ بنائے اور بندوبست ملک کرکے کوہستان اندرونی وبیرونی وتبت
خورد وبلتستان مین ٹہیکہ زمینداری کیا اور کشمیر مین موقع ومقام ومرضی زمینداران وآسایش
ودلجوئی رعایا کے لئے کبہی حصص جنسی وکبہی نقدی وکبہی بنظر دید ومستاجری جو
جسوقت مناسب ہوا وہی اوسوقت عمل مین آیا اور معدلت گستری وانصاف پژوہی
کے لئے صیغہ عدالت ہائے صدر وماتحت کل قلمرو مین جاری فرما کر اونکے لئے قانون
رنبیر ڈنڈ وسمت ۱۹۲۲ب مین کاغذ اسٹامپ ودفتر اسناد وشل راجہ ترانذر آوت کی اجرا کئے ۱۸۶۵ع
اور واسطے حفاظت جان ومال رعایا کے صیغہ پولیس بنایا اور واسطے تندرستی عوام کے
شفاخانجات انگریزی ویونانی وہندی جابجا بنائے جہان سے ہرایک عام خاص کو ادویہ
قیمتی مع ضروریات کے مفت ملتے ہین اور حکما افلاطون صفت دور دور سے منگوا کر
بمشاہرہ ہائے معقول اوسمین مامور کئے بلکہ خود بدولت ہی حکما کی صحبت فرماتے ہین او
اس صیغہ کا دفتر ہی علیحدہ بنایا - وسعت تہذیب وافتتاح اخلاق ابواب علم وہنر کے لئے
جموں مین مدرسہ جاری کیا اوسمین طلبا کو وظایف وکتب ہی سرکار سے ہی عطا ہوتے
ہین حرفت کاریان وصنعین ہی سکہلائی جاتی ہین بصرف کثیر ترجمہ کتب شاستری انگریزی
وہندی وعربی وطبابت برابر ہوتے رہتے ہین مدرسہ قانونی علیحدہ مقرر ہین - مطبع بدیابلاس
اجرا کیا اخبار بدیابلاس وتحفہ کشمیر وسمت ۱۹۳۰ب مین سرکاری گزٹ جاری کیا۔ ۱۸۸۳ع

بدیار رہتیون یعنی طلبہ کے لئے وظایف عطا ہوتے ہین کاشی جی مین مدرسہ ستسکر اوپنی قلمرو مین ڈوگری حروف جاری فرمائے اور سرشتون تعلیم کی اعانت و دستگیری فرماتے ہین۔ اہل علم و فضل کی قدر فرماتے ہین اوصاف حمیدہ راجگان چندر آپیڈ وللت ادت و جیا پیڈ داونتی ورما و یوشسکر و ہرشدیو کے سب حضور ممدوح مین موجود ہین۔ ترقی تجارت و آسایش سفر و خبر رسانی کے لئے تمام قلمرو مین سیالکوٹ سے جمون تک وہان سے کشمیر تک وہان سے کوہ مری و لداخ و اسکردو و گلگت تک سڑکین تیار کرائین دریا و نہر جو درمیان رستون کے آگئے ہین اونپر عمدہ و مضبوط و پختہ پل بنوا دئے ہین۔ مہر بحری عرف رام بن دگو ہالن و توی کے پاو نپر مقرر ہے جا بجا راستے مین پڑاو اور مسافر خانہ و کوٹھیان ہین رسد رسانی و مزدوران باربرداری و یابوان سواری و پالکیان سب پڑاؤ مین مہیا ہین ممکن نہین کہ کسی منزل مین مسافرون کو تکلیف یا اونکے اسباب نقد و جنس مین دست اندازی و نقصان ہو جائے۔ سررشتہ ڈاک جاری ہے آدہ آنہ کے ٹکٹ مین جس مقام کی خبر چاہو بلا درنگ و پردہ سے منگواؤ نہ یہہ کہ قاصد صدہا روپیہ لیکر جائے پہر تو پہر مہینون و برسون مین ورنہ واپس ہے نہ آئی صرف شوندرمانے سررشتہ ڈاک جاری کیا تہا وہ بہی غیر مستقل اگر بہت جلدی ہو تو تاربرقی لگی ہے جو کہ سمت ۱۹۳۴ب مین کشمیر سے ۱۸۷۷ء
جمون و سیالکوٹ اور سمت ۱۹۳۹ب مین کشمیر سے گلگت و حصورہ سے اسکردو تک لگائی ۱۸۸۲ء
گئی ہے۔ سرائین ہر شہر و قصبون مین بنوا دی ہین رفاہ عام و آسایش غربا کے لئے لنگر ات تمام قلمرو مین جاری ہین سمت ۱۹۳۸ب مین سیالکوٹ و جمون کے درمیان رنبیر سنگہ ۱۸۸۱ء
پورہ بنوایا۔ جمون جسکے لئے روایت ہے کہ کسی زمانہ مین پلوہری تک آباد ہے راقم کی دیکہتے ہوئے ایک ویران قصبہ تہا۔ اردو بازار و بیگم کی حویلی و گمٹ مین ونکے پہرتے ہوئے ڈر آتا تہا سور و بندر و جنگلی جانور پہرتے ہتے اپنے عہد معدلت عہد مین حضور انور نے

گمٹ سے شیر انوالہ دروازہ تک وجوگی دروازہ سے بیگم کی حویلی تک بازارون ومحلون و
مندرون وکارخانون ومسجدون سے ایسا آباد کرادیا کہ قابل دید ہے ہر طرف باغات
عمدہ عمدہ بنوادئے۔ علاوہ مندرہاے رگھناتھ جی مندرہاے میان صاحبان واحاطہاے ۱۸۸۱ع
میان صاحبان وتالاب وکلہاے آب رسانی و سمت ۱۹۳۸ ب مین مندر گدادہر جی بیرون منڈی
ودفاتر ومنڈی مبارک وتارگہر وغیرہ بنوائے گئے۔ دیوان صاحبان نے بہی مندر ومکانات
بنوائے۔ کشمیر مین سمت ۱۹۳۱ ب مین اموکی گذر پر بازار مندر وویری ناگ مین اوس سے ۱۸۷۴ع
نیچے مکانات وباغ واچہہ بل مین باغ ومکانات واننت ناگ مین مکانات وباغ وبیج بہارہ
مین مندر ومکانات وپانپور مین مکانات ومندر۔ شہر مین شیر گڈہی سرائے کوٹہی ہاے
صاحبان سیاحان شفاخانہ کارخانہ ابریشم حضوری باغ سمندر باغ چہاونی ہاے پریڈ کوٹہی
تجارت مہاراج بازار مہاراج گنج لال منڈی مندر رنبیر السوامی بنوائے لداخ واسکردو و
مظفر آباد وگلگت مین کوٹہیان ودفاتر باغات بنوائے باغات ومکانات سلف کی مرمت کروائی
مندر میان صاحب واقعہ رعناواری ولیعہد صاحب نے بنوایا۔ انگور باغ سمت ۱۹۳۳ ب مین معہ ۱۸۷۶ع
کارخانہ شراب کشی وباغات ہاپس ودوابہ گاہ وچہتہ بل وامیران کدل مین بنوائے باغات
مین درختان میوہ دار وگلہاے گوناگون وسبزی ہاے بوقلمون ولایات دوردست سے
منگواکر تمام قلمرو مین پہیلائے۔ کشمیر مین دیوان کرپارام صاحب نے ایک مندر۔ جناب
دیوان اننت رام صاحب بہادر نے امیران کدل مین ایک مندر سمت ۱۹۳۶ ب مین بنوایا۔ ۱۸۷۹ع
شان وشوکت بادشاہی وجلوس شاہانہ اقبال واونکے ہودج طلائی ونقرئی واسپ
ہاے صبا رفتار ترکی وتازی وبارقندی زین وچارجامہا سے مرصع کاروزرنگار وبگہی ہاے
دواسپہ وچہار اسپہ یکرنگ بسامان خسروانہ بہم پہونچائے۔ تمام یہہ انتظام ملکی ومالی زیر
اہتمام جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر مدار المہام جزو کل ومشیر اعظم کے ہے چونکہ امیران

امیر عربی شاستری وانگریزی علوم کے عالِم امور مملکت مین رسا و دقیقہ سنج نہایت متحمل خلیق
سلیم الطبع خندہ پیشانی مصلحت دان فیاض جفاکش و محنتی ہین۔ مگر نازک بدن و ضعیف
الدماغ ہین۔ اور اکثر ضعیف و ناتوان رہتے ہین چنانچہ سمت ۱۹۴۰ ب کے ۲ لباکھہ کو دشمنان ۱۸۸۳
جناب ممدوح گھوڑے پر سے گر پڑے۔ جس سے دل خیر اندیشان جناب ممدوح زلیست سے
تنگ ہو کر گر پڑے تھے۔ مگر باوجود اسکے تمام کاروبار ریاست ذات مبارک کے ہاتھہ ہی سے
نکلتے ہین۔ جناب کے دربار فیض بار سے کوئی متنفس محروم نہین جاتا جو نقد مراد یکفت نہو جو
سفید پوش یا اہل علم و ہنر یا مسافر اس ریاست مین ہے آپ کے اور آپ کے ہی خاندان کا
سہر کردہ و پروردہ ہے صاحب تصنیف و اہل سخن بہی ہین پوجا پاٹ مین بہی لاثانی ہین
دیوان امرناتہہ صاحب انکے برادر خورد انہین کے متبنہ ہین۔ حضور مہاراجہ صاحب اگر
جسم ہین تو یہہ جان ہین وہ سکندر ہین تو یہ ارسطو زمان ہین وہ اونتی درما ہین تو یہہ سویہ
صفت ہین وہ اکبر ہین تو یہہ بیربر یا فیضی ہین وہ کوئی نیک صفت انسانی نہین جو انکی مزاج
سے باہر ہے۔ ہر دلعزیزی و فیاضی و قدر شناسی و غریب پروری انکی خاص صفتین ہین
خیر اندیش سرکار و فیض رسان رعایا برایا و اہل دیار ہین گورنمنٹ انگریزی مین بہی ان
کی قدر و منزلت و اقتدار بدرجہ غایت ہے۔ ایمن آباد آپ کا وطن ہے۔ دیوان
بدری ناتہہ حاکم اعلے کشمیر بہی متحمل و آہستہ رو و خاندانی ہین۔ وزیر شب سرن صاحب
حاکم اعلے جمون بلاشبہہ رحمدل صاف باطن متحمل نیک ذات ہین زمیندار و غریب لوگون کے
حق مین بہت اچھے حاکم ہین۔ انکی نیک نامی بہی اسوقت بہت ہو رہی ہے اگر کسیکی نیکی
نہو سکے تو بدی کسیکے نہین کرتے۔ سعدی ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید ٭ حیف باشد
کہ جز نکو گوید ٭ پنڈت سورج بل صاحب حاکم اعلے عدالت کشمیر کی تعریف بہت ہو رہی ہے
پولیس جمون و کشمیر کی نسبت اسیقدر مکتفی ہے کہ دیوان ہیرانند کا عہد اچھا تہا۔

گلگت لداخ کے حکام مین بخشی راد ناکشن کی جس قدر کوئی تعریف کرے تہوڑی ہے کیونکہ حاکم وہی نیک نام ہے جسکی رعایا کی زبان پر تعریف و توصیف اور شکریہ ہوتے کہ بعد چلے جانے کے بہی اور اوسکے عہد مین ملک آباد ہو - یہ توسب ملکی انتظام ہین جنکے اہتمام زیر انتظام میان رام سنگہ صاحب بہادر فرزند دوم حضور والا بہ شراکت و اعانت وزیر جنگی دیوان لچھمنداس صاحب کے ہے - دیوان لچھمنداس صاحب دیوان جوالا سہاے صاحب سی - ایس - آئی کے فرزند دویم ہین - یہہ صاحب علم انگریزی و فارسی و قوانین جنگی مین مہارت کامل رکہتے ہین - فیاض و تیز مزاج عیاش و زود فہم و جوانمرد و بہادر ہین - سری میان صاحب موصوف بہی بذات خاص نہایت ہوشیار نوجوان شیر دل دانا و منصف مزاج فراخ دست و جفاکش ہین - اِنکے ماتحت دفتر جنگی و مصاحبان جنگی بہی ہین مستری خانہ جنگی و کوٹہی جات رسد رسانی سپاہیان بہی ہین - فوج جنگی تمام چار کالمون مین منقسم ہے - فوج گشادہ و متعینہ و پلٹن ہاے رگہو پرتاب و باڈی گارڈ و بندوقچی اردل حضور والا کے علاوہ برین ہین ہر ایک کالم پر ایک ایک جرنیل ہے اونکے ماتحت دو دو کرنیل ہین - ہر ایک پلٹن مین ایک کمیدان ایک اجیٹن دو میجر ایک منشی و چند و چند صوبہ دار و حوالدار و نایک سرجن ہین - ہر کالم مین ایک ایک سفر مینا پلٹن ہے - ہر ایک کالم مین ایک ایک کوارٹر ماسٹر ہے - کالم اول مین شو پلٹن - فتح پلٹن - شو ناتہہ - بشیشر - ایک رسالہ اسپی توپخانہ - اسپی پیدل - ایک ایک کہار باطری - و شیر بچہ - یہہ سب ڈوگری ہین سفر مینا پلٹن مین جاگیر دار بہت ہین - سوہنو کوارٹر ماسٹر فہیم و رسا آدمی ہین علم کا شایق اور دوستون کا دوست ہے - کالم دوم مین نو ر پلٹن پوربیون کی دہنی مین ڈوگری وسکہہ - بحراج مین ڈوگری - ہنومان مین گورکہیے - رگہو پرتاب و باڈی گارڈ بہی اسی کالم کے ساتہہ قواعد مین کہڑی ہوتی ہے - باڈی گارڈ مین ممبر دارون کے بیٹھے ہین - ایک

رسالہ ایک توپخانہ کہار باطری - ایک جنسی اول - ایک توپخانہ نمبر ۹ - خچر باطری توپخانہ توپخانہ باڈی گارڈ سفرمینا - کالم سوم مین یہہ ہین - سورج - روگناتہ - بلبہدرہ رام گول نرسنگہ - دیوی - گجادہر - ایک رسالہ - سفرمینا - ڈیرہ شیر بچہ - توپخانہ نمبر ۵ توپخانہ نمبر ۱۳ - توپخانہ نمبر ۶ - توپخانہ نمبر ۱۴ - کالم چہارم مین سفرمینا - بجلی گوپال جاگیردار لچہمن - نراین - پرتاب - رنبیر پلٹن - ایک رسالہ - توپخانہ نمبر ۱۱ - نمبر ۱ نمبر ۱۲ - ڈیرہ شیر بچہ - ہین - گہگہ پلٹن بلتستانی - تحصیلی پلٹین - شترسوار علاوہ انکی ہین - دو کالم جمون مین ایک کشمیر مین ایک بلتستان و گلگت و لداخ مین رہتے ہین - رسالہ و اسپی توپخانہ سفر کو نہین جاتے اگر رسالہ کبہی گیا بہی تو کشمیر تک - باقی تمام فوج کی بدلی دو سالہ ہوتی ہے - جنرل کی طلب پانسو - کرنیل کی دو سو - کمیدان کی ایک سو میجر و جینٹ کی پچاس - منشی و صوبہ دار کی پچیس - جمعدار کی ۱۸ - حوالدار کی ۱۴ نایک کی لعہ - سرجن کی للو عہ - سپاہی کے نو روپیہ ماہوار ہین - بتن رسد کے وضع ہوجاتے ہین - باقی کاٹین حسب ضرورت کسی پلٹن مین اسوقت پانسو سے زیادہ ڈہائی سو سے کم و توپخانہ مین چار توپون سے زیادہ اوسط درجہ پانسو درجہ کی نفری و مقدار نہین ہے وردی و ساز و یراق و اسلحہ سب درست ہین سامان جنگ ہر جگہہ موجود و مہیا ہے قواعد شاستری کے جو مہاراجہ صاحب نے اب دوارکا ناتہ کرنیل پنڈت سوہنو صاحب کے ذریعہ تیار کرائی ہے یہ فوج کرتی ہے مدارس جنگی جابجا موجود ہین - کوہستان - اندرونی و بیرونی و بلتستان و گلگت کے سب لوگ جنگی و جفاکش ہین - کشمیری ہتیار اوٹہانے کے لایق نہین ہین - افسریان اور عہدہ ہر ایک قوم کے آدمیون کو برابر ملتے ہین - گورکہیون کی تنخواہ مین ایک روپیہ اورون سے ایزاد ہے - وقت ضرورت پر پچاس ہزار تک سرکار والا فوج تیار کرسکتے ہین مگہ جنگی و آئینی اسیقدر ہے جسکا اوپر ذکر ہوا -

کل فوج ۲۰۰۰۰ ہزار کے قریب ہے

ہر یکشنبہ کو حضور والا فوج کا علیحدہ ملاحظہ فرماتے ہین جس طرح سے منگل کو نوشیروانی دربار عدالت ہوتا ہے سال بسال ہر تبدیلی کے موقعہ پر سب کی حاضری ہو کر ترقیان و تنزل و عطاے انعام و ادخال سپاہیان ضعیف العمر قلعجات مین ہوتا ہے ہر روز سواے شنبہ کے ایک دو گھنٹہ قواعد فوج ہوتی ہے جو سپاہی مفروری یا بغیر حاضر ہون اونکے لیئے کانجی ہوس یا قیدخانہ علیحدہ بنا ہے جو لوگ عدالتون سے قید قانونی کی سزا پاوین اونکا جیلخانہ جمون و اودہم پور و کشمیر وغیرہ مقامات عدالت مین علیحدہ ہین - اون سبکو روٹیان ملتی ہین - اور پوشاک قیدیان با مشقت سے کام لیا جاتا ہے - پولیٹیکل قیدی و قیدیان مال پلٹنون و توپخانون مین قید رہتے ہین - اون سب سے زیادہ تر سخت بلوائیے و مفسدہ پرداز قلعجات مین قید ہوتے ہین - بجاے کہنہ حروف ڈوگری حروف جدید خود تیار فرما کر اوسس زبان مین ہر علوم کی کتابین چھپوا دین - بلکہ اخبار جمون گزٹ بھی اونہین حروف مین شایع ہوتا ہے

ڈوگری حروف جدید

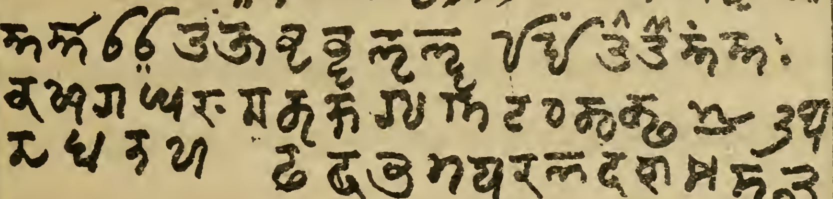

انتظام خانگی مہاراجہ صاحب نے بوجہ احسن یون کر رکھا ہے کہ بڑے میان صاحب بہادر میان پرتاب سنگہ صاحب بہادر ولیعہد تو وارث مسند شاہی ہین - اور فرزند دوم سری میان صاحب میان رامسنگہ جی صاحب بہادر سپہ سالار افواج کو رام نگر بطور جاگیر دیا ہوا ہے جسکا انتظام اونہون نے بطور خود بدولت کیا ہوا ہے اور فرزند سوم میان امرسنگہ صاحب بہادر نگران معاملات ملکی کو اول بہدرواہ جاگیر مین دی ہوئی تھی - چنانچہ سمت ۱۹۳۸ مین باشندگان بہدرواہ نے کچھہ ناراضگی ظاہر کی جسپر دہی قید سنہ ۱۸۸۱ع

بہی رہے اُسکے بجاے بہدرواہ میان صاحب کو بسولی جاگیر مین ملی - راجہ موتی سنگہ صاحب بہادر کو مہاراجہ صاحب کلان نے پونچہ دے رکہا ہے - شہزادی صاحبہ کو رامکوٹ دیرکہا ہے تاکہ تنازعہ آیندہ نہو ماسواے اِسکے جاگیرداران ذیل ہین - کوہستان جمون مین واجب چینی - میان لوگان معروہین - سولہ - جنسدراہ - بہارک - کانگڑہی - دیوکا - بجوال - بہراپو - دال - سایر - جاگیرداران خورد - علاقہ چہبال - ضلع مظفرآباد مین ہوشیار - کہٹائی - دوپٹہ - کہوڑے - اوڑی - یہہ سلطان کہلاتے ہین - گلگت مین اکبرخان راجہ استکردو مین راجہ اسکردو - حضور والا کی قلمرو مین قلعجات ذیل مشہور ہین جہان سپاہی ہین اور کلانترین ہین تو مین بہی ہین - علاقہ کوہستان جمون رامگڈہ - سوچیت گڈہ - جسروٹہ - سمیرگڈہ - گج پت - دیوی گڈہ - کوٹلی - جہنگانو رامنگر - سمرتہ - کانہو - باڈی گڈہ - بہڈوہ - بسنت پور - چینجلو - متصل - بسولی - کشتوار بہدرواہ - اکہنور - دیوی گڈہ - قلندری - ونتی - وامرگڈہ - بیتلی - ببل - گلاب گڈہ کہمباہ - جمون مین - باہو - ریاسی - سلال - منگلا مائی - منگلا دیوی - بہرن گلہ - ڈڈوہ ڈونہ - راجوری مناور وغیرہ - کشمیر مین ہاری پربت - شنکرگڈہ - بارہ مولہ - مظفرآباد مین - مظفرآباد - اوڑی - دوپٹہ - چکار - ونہ - شاردا - کیرن - کرنا - تبت خورد بلتستان مین - لداخ اسکردو تک - ہراموش - بوانجی - ولیل وراس - سنگل چہبروٹ شروٹ - گلگت - بارگو - دیورشیر - گاہکوچ - گل پورہ - نمبل - بکروٹ - مناور حصورہ - ببر - وغیرہ

سمت ۱۹۱۴ ب مین دیوان ہری چند و جنرل دہرم سنگہ کو غدر کے موقع پر بغرض اعانت صاحبان انگریز حضور انور نے بہیجا دیوان ہری چند وہین مرگیا اسی سال مین حضور انور رونق افروز کشمیر ہوئے اور تمام ذخیرہ ہاے شالی کہنہ کو نیلام کیا - وزیر پنون کو حاکم بناکر مراجعت فرمائی ۱۸۵۷ء

جمون ہوئے۔ سمت ۱۹۱۷ب مین امساک بارش کے باعث لوگ قحط سے تنگ ہوئے اور ولیعہد ۱۸۶۰ء
صاحب کی شادی مبارک ریاست چمبہ مین بتبرک و احتشام شاہی ہوئی۔ یہہ رانی صاحبہ
میان صاحب کی سمت ۱۹۱۷ب مین سرگباشن ہوئی۔ پہر سمت ۱۹۱۹ب مین رونق افروز ہوئے ۱۸۷۳ء
سمت ۱۹۲۰ب مین دیوان کرپارام صاحب کشمیر مین تشریف لائے اِس سال مین ایک ماہ ۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء
تک صدمات زلزلہ محسوس ہوتے رہے اور وزیر پنون کی نسبت علت زیادہ ستانی
چہار ترک فی خروار ثابت ہوئی۔ بعد اوسکے دیوان صاحب موصوف معہ مہانندجیو در افسر
کوٹھی انتظام جمون کو تشریف لے گئے اور اِسلئے سمت ۱۹۲۱ب مین بجاے وزیر پنون دیوان ۱۸۶۴ء
کرپارام صاحب صدرنشین مسند حکومت کشمیر ہوئے۔ مہانندجیو کوڈول جنس ملا لبابکہ
سودی ستی کو شالبافون نے راجہ کاک پر بلوا کیا۔ ۲۷ نفر شالباف بہاگتے ہوئے دریائے
کٹہ کول وسونزکول مین ڈوب کر مر گئے۔ ایک ماہ کے بعد راجہ کاک بہی مرگیا چونکہ
سوائے ایک دختر کے یہہ لاولد تہا۔ اسلئے ناتہہ جیو خرپورہ کے بیٹے راجو کو اپنا
متبنہ کیا تہا راجہ کاک کا مرنا تہا کہ نرخ شال کو تنزل ہوتا گیا۔ اسی سال مین قحط عظیم
اوٹہا۔ دیوان صاحب نے پنجاب سے بصرف کثیر گنک منگواکر ارزان فروخت
کی اور سات آٹہہ ہزار خروار شالی محتاجون کو بطور خیرات دی اور کشمیر کو چار حصون
مین تقسیم کیا اور ہر ایک مین ایک ایک افسر خاندان دیوان صاحبان مین سے مقرر ہوا سمت ۱۹۲۲ ۱۸۶۵ء
ب مین خود حضور روالا رونق افروز ہوئے اور ۲ ماہ کے بعد دیوان صاحب کو ہمراہ لیکر
مراجعت فرماے جمون ہوئے۔ اور دیوان ٹہاکر داس ناظم کشمیر ہوا سمت ۱۹۲۴ب ۱۸۶۷ء
مین وبا ہیضہ نے بہت نقصان کیا۔ سرکار والا نے محکمہ ہاے عدالت قانون انگریزی
کے موافق اجرا کئے اور صیغہ اسٹامپ اجرا ہوا۔ سمت ۱۹۲۶ب مین سرکار والا پہر ۱۸۶۹ء
جلوہ فرما ہوئے ایک سال کے بعد مشن بارکند واپس آیا۔ اور سمت ۱۹۲۵ب مین فتح گڈہ و کنبرگی ۱۸۶۸ء

جنرل دہرم سنگھ بہ اعانت صاحبان انگریز گئے اور کو گئے جسکے صلہ فتح مین اونکو سرکار
۱۸۷۰ع انگریزی سے تمغہ عطا ہوئے۔ سمت ۱۹۲۷ب مین حضور والا پہر رونق بخش ہوئے۔ اور وزیر
پنون ناظم کشمیر مقرر ہوا تو دیوان ٹہاکر داس مرتشی وعیاش تہا۔ اسکا انتظام اچہا نرہا اِسی
۱۸۷۱ع سال مین بجاے چار ونڈ کے چہہ نواریتن بنین۔ سمت ۱۹۲۸ب مین مہاراجہ نے مہاراج گنج اور لال
۱۸۷۲ع منڈی کی بنیا درکہی گئی۔ سمت ۱۹۲۹ب مین ہنگامہ مسلمانان سنت جماعت اور اہل تشیعہ
ہوا اور ہیضہ نے ہزار ہا خانہ برباد کئے اور سکہ بدلا گیا۔ بجاے خام روپیہ کہنہ کے چلکی
روپیہ سوج ہوئے اور پنڈت صاحب رام آفتاب علم سنسکرت جان بحق تسلیم ہوا اور
حضور والا نے اہل تشیعہ کو بعوض نقصان کے جو کہ سُنیون کے دست غارت سے
۱۸۷۳ع اونکو پہونچا تہا تین لاکہہ روپیہ بہ نظر رعایا پروری کے عطا کئے۔ اور سمت ۱۹۳۰ب
۱۸۷۵ع مین حضور والا زینت بخش ہوئے اور ملک کا انتظام فرمایا۔ پہر سمت ۱۹۳۲ب مین تشریف لائے
تب ہی مطبع تحفہ کشمیر کا اجرا ہوا ٹنکی پورہ مین آتش زدگی عظیم واقع ہوئی۔ زمینداروں
کو حضور انور نے تخمیناً سات لاکہہ روپیہ باقیات سے معاف کئے اور شالبافون کے باج
مین تخفیف کی اسی سال مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تین روز تک
۱۸۷۶ع رونق افروز جمون رہے۔ سمت ۱۹۳۳ب کو حضور انور بہ غرض ملاقات نواب گورنر جنرل
۱۸۷۹ع صاحب بہادر شملہ کو تشریف لیگئے۔ سمت ۱۹۳۳ب اور ملک مین پہر وبا آئی ہزارون لوگ مرگئے ریاست
کو یہ سخت صدمہ پہونچا کہ دیوان کرپا رام صاحب بہادر مدار المہام و مشیر اعظم چشمہ
فیض و کرم ہر دلعزیز مصنف گلاب نامہ و گلزار کشمیر وغیرہ کتب نے انتقال
فرمایا سبکو اپنے فراق سے دکہایا اور بجاے اون کے اونکی نعم البدل جناب دیوان
اننت رام صاحب بہادر نے خلعت دستوری پایا جس سے خالق نے اونکا غم
۱۸۷۷ع بہلایا کوہ بحق نامہ مین ظہور گرگئی آتش سویم جی ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ب مین حضور والا پہر

رونق افزاے کشمیر ہوسے چشمہ اچہبل مین طبع مبارک قدرسے حداعتدال صحت سے
باہر ہوئے انتظام ملک وکہیوٹ کرنے مین معروف ہوئے زمینداروں کونسبت افسروان
سنہ ۱۸۷۵ع کی سرکشی کا خیال ہوگیا وزیر پنون کواون سے ملال پیدا ہوا سمت ۱۹۳۲ بہ مین نواب
صاحب بہاولپورا اور مہاراجہ دہینگہ یہان تشریف لاسے تخمیناً دو تین ماہ کی
سنہ ۱۸۷۷ع سیر وسیاحت کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ سمت ۱۹۳۴ب مین اول وقعہ تار نکالا
گیا۔ اسی سال مین راجہ موتی سنگہ صاحب والی ریاست پونچھ بمراد دعوت حضور والا
بہ تقریب زناربندی اپنے ولیعہد صاحب کے تشریف لاسے اور پرلٹ ٹہارینیر السوامی
و پرتاب السوامی کے ہوئی اِس سال تک تخمیناً اونیس لاکہ روپے کے تعمیرات کشمیر مین
سنہ ۱۸۷۵ع ہوچکی ہین سمت ۱۹۳۲ بہ مین ڈاکٹر بہولر صاحب متوطن جرمنی یہان آکر بہت پُستکین
سنسکرت کی پرانی جو بہوج پتر پہ لکہی ہتین لیگئے۔ اِنکی تعداد قریب آٹہہ سو کے
ہتی۔ اسی سال مین بہ تجویز راقم جلسہ ست کرم سبہا مندر دیوان کرپا رام صاحب
مین اجرا ہوا جسکا منشا یہہ تہا کہ رسوم قبیح دور ہون اور سرکار والا کا شکریہ ادا ہو
سنہ ۱۸۷۷ع کرے مگر اوسکو پنڈت رامجو دُنی جسکی نالایقی سے جلسہ دہرم سبہا مجوزہ سرکار والا
ناکامیاب ہوا۔ علحدہ گیا بند ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ کے ماہ ستمبر کو میان لچہمن سنگہ صاحب فرزند
اصغر حضور والا نے بہ درد گلو انتقال کیا جسسے حضور انور کو سخت رنج ہوا۔ اور شہر مین
ہڑتال رہی۔ اسی ماہ وسال مین کپتان ٹِدلف صاحب افسر آن سپیشل ڈیوٹی
گلگت مقرر ہوا نرخ شالی مین ۸ ر اضافہ ہوئے پنڈت مہانند جیو دفتر سے معزول
ہوا۔ افسرونی بارشہاران وبرف کے باعث زراعت شالی کو بسبب غفلت
وزیر پنون صاحب بڑا نقصان پہونچا۔ اول شالی مین بو ہوگئی اور تمام سڑ گئی
چار روپے فی خروار مقرر ہوا۔ بجاے کوٹہیون کے گماشتہ فروخت شالی کو مقرر
سنہ ۱۸۷۷ع ہوئے پہر قحط سمت ۱۹۳۳ اور سمت ۱۹۳۶ اب تک رہی راہداری بہی موقوف ہوگئے

جو عہد اسلامیہ سے چلی آتی ہے بشرط زیست اِس قحط کی کیفیت ایک علیحدہ رسالہ مین
لکہی جائیگی ۔ اصل مین سمت ۱۹۳۳ ب مین جو زمینداروں نے نسبت وزیر پنون کے سرکشی سنہ ۱۸۷۷ء
کرکے حضور والا مین فریادین پہونچائین ۔ اس نارافگی سے بعد مراجعت غرمائی سرکار والا
کے وزیر مذکور نے زمینداروں پہ سخت تشدد کیا اونہون نے بیدل ہوکر شالی
کو نہ سنبہالا ۔ قدرت الٰہی سے بارش برف نے اوسکو جلادیا قحط کا ظہور ہوا دوسرے
فصل مین بارش ہی نہ ہوئی باوجود موجود ہونے کے بہی وزیر نے تمام شالی ضبط کرلی
گذر بند کروسے نرخ قیمت کا بڑہ گیا اودہر کا مراج مین کرشنہ پہان تا ایسے بموجب
مرضی وزیر مذکور کے زمینداروں کا بیج تک چہین لیا خانہ تلاشیون سے بربادیان کین
اناج عنقا صفت ہوگیا جسکے ہاتہہ جہان غلہ آیا وہین اوسنے غائب کرلیا زمینداران
نے تحصیلداروں سے ملکر خرمنون کے خرمن چرا لئے زمین کے نیچے چاہات مین چہپائے
زمین و آسمان سے بہوکہون کے آہ و نالہ کی صدا بلند ہوئی ۔ جون سے جو اہلکار انتظام
کو بہیجا گیا اوسنے مزید بران بندوبست کیا بابو نیلمبر صاحب نے ایک روپیہ کے دو سیر چاول
لگادیئے رہے سہے ہوش لوگون کے مارے گئے ۔ افسران ضلع کی نسبت واصلاتین پہونچنے
لگین ۔ بابو صاحب نے قانون خاص قحط جاری کئے ۔ شہر مین بہی خانہ تلاشیان
کین ۔ راہو راد ہاکشن افسر پولیس نے خانہ تلاشیون مین خوب خانہ بربادیان
کین سب بندگان خدا غربا و مساکین نے مرنا و بیقرار ہونا چہلانا شروع کیا ۔ صبر لوگون کے
دلون سے جاتا رہا کہا کیہ ہی ہائے وائے کرتے رہے ۔ اسیر لبا کہہ سمت ۱۹۳۵ ب جناب دیوان سنہ ۱۸۷۸ء
اننت رام صاحب بہادر تشریف لائے مقدم شریف کی برکت سے ایسا عمدہ انتظام
ہوگیا کہ دو دن کے عرصہ مین گلی کوچہ و بازار مین خوشہ مکائی و سنگہاڑہ و شالی
ہی شالی ہوگئی غربا دست بدعا و فارغ البال ہوئے ۔ کوہٹی داروں و قحط سازون کو

سترا ئین ملین - خیرات خانہ جا بجا کہل گئے مسافر خانہ اجرا ہوئے یتیمون و بیکسون کی
دستگیری خوراک و پارچات و ضروریات سے ہوئی اجڑے ہوئے ملک مین آبادی
کا رنگ آگیا - مگر خداوند کریم کو اور کچہہ منظور رہتا - جناب دیوان صاحب ممدوح دورہ مین تہے
کہ یکایک خبر وحشت اثر انتقال ہونے جناب دیوان جوالا سہای صاحب بہادر سی
ایس آئی کی پہونچی جس سبب سے دیوان بدری ناتہہ دن کو حاکم اعلے بناکر جناب
موصوف جمون کو تشریف لے گئے ! در وزیر پنون موقوف کیا گیا - یہہ شخص بے شک
بڑا جفاکش منتظم تجربہ کار ہے مگر مغرور وکینہ جو وخودستا ہے وعیاش و بیرحم و
بخیل ناواقف قانون زشت خط سرکش ہے رعایاے کشمیر اس سے بہت تنگ
ہوگئی بلکہ اب کوہستان جمون مین بہی جسکے مُنہہ سے سُنو یہی کہتا ہے کہ کشمیر کو سبز
باغ بناکر اب کوہستان کے لئے سنگ جفا پہینک رہا ہے - اودہر سری حضور والا نے
از راہ رعایا پروری و غریب نوازی کشمیر کے بہرے ہوئے خزانے خالی کردئے
پنجاب و کوہستان سے غلہ گران قیمت خرید کر بمصروفیت تمام کشمیر مین بہیجدیا -
تمام اچھے اچہے افسر اس کام مین لگادئے جنہنے ہوشیاری کی اوسی کی ترقی کردی
بانہال و شوپیان و پونچہہ و بارہ مولا کی راستے گندم پنجابی وغلہ پہونچایا بجز غلہ پہونچانی
کے حضور ممدوح کو اور کوئی کام اچہا معلوم نہ ہُوا اور رعایا کے ساتہہ طرح طرح کی رعایتین
کی گئین اودہر وبا و آتش زدگی کا زور بہی ہوگیا - اور ڈاکٹر ڈون صاحب نے جناب
مدار المہام کو لکہہ بہیجا کہ اونکو اطلاع ملی ہے کہ کشتیان قحط زدگان کی غرق تالاب
اولر کی گئی ہین جسپر دیوان بدری ناتہہ صاحب و مسٹر ہنوئی صاحب کا تنازعہ مقدمہ
ہُوا اوہ تردیدہ و تنسیخ کرتے رہے - آخر کار جب دونون قایل و معقول ہوئے
تو صلح وگریز کے اصول ہوئے فاعل مفعول ہوئے مجہول قربانی مین مقبول ہوئے

۱۸۷۹ع

اِسکی کیفیت بہی علیحدہ تحریر ہوگی سمت ۱۹۳۶ بابین حضور والا پہر رونق افروز کشمیر ہوئے
ہنوئی صاحب کی مہربانی سے چند بے قصور اسیر ہوئے - صورت و وجہ فی اوسکی یہہ ہے
کہ جب کوآدارائے حضور انور کے ویرناگ مین بلند ہوئے تو راقم سے اِس لئے کہ راقم
عہدہ نازک اخبار نویسی پر ممتاز تہا - جناب مدار المہام صاحب بہادر نے فرد تغلب شالی
وچال وچلن اہلکاران موجودہ کشمیر کا مانگا جوکہ راقم نے بموجب فرض منصبی وحکم
ولیعہد کے بمعہ وجہ ثبوت پیش کیا - چونکہ اوسکے اظہار سے بہت اشخاص کی
گرفتاری وخرابی بسبب اونکی بداعمالی کے متصور تہی - اور حضور ممدوح نے اُس
رپوٹ کو پیشی مین رکہکر حکم دیا کہ سری نگر مین پہونچکر اوسکی تحقیقات ہوگی تمام بد
اعمال اپنے کردار ناہنجار کے خوف سے بذریعہ ایک معتبر حضور ممدوح سے واقف ہوکر
گہبرائے اور سب نے متفق اللفظ وبالاتفاق مشورہ کیا کہ جس طرح ہوسکے قبل از
ورود دایرۂ دولت بندگان حضور انور ہرگوپال کا کام تمام ہو اور سرکار والا کے
دلمین اُسکے طرف سے غبار بیٹہلایا جاوے توآبرو ہے ورنہ خاک مذلت آتش غضب
حضور والا سے اونکے سر پر ہوا کی طرح چلیگی - بدین خیال ایک بدمعاش کو (جسنے
مقدمہ کشتی مین مسٹر ہنوئی صاحب کے پاس مُخبری کی تہی) خوف ورجا سے ترغیب
دی کہ وہ بحضور عرض کرے کہ اوسنے راقم کے سکہلانے سے وہ کام کیا تہا - اودہر
پنڈت سالگ رام برادر راقم نے ناتجربہ کاری سے ملازمت صاحب مذکور کی اوسپر
خود اون بدبازون نے اوسکے حوالہ سے حضور انور کے دلمین اشتباہ سازش راقم
ڈالدیا - ایک طرف نے ترغیب ہشۂ مُخبران تہا یا دوسری طرف نے اخفا کنندہ
جتایا حضور والا کی نظرون سے گرایا اور زیست مین ہی بمعہ تمام خاندان و وابستگان
کے ویران وبرباد کرکے گور مین پہونچایا اون سے جو جو ہوسکا وہ جور وجفا کرایا باوجود اسکے

حضور والا نے و مدار المہام صاحب نے ہر طور راقم پر رحم ہی فرمایا مہر نوشت ازلی کے تحریر
نمک حلالی سے پیشانی کا لکھا پیش آیا زہی یاوری بخت جو میرا جان و مال اہل و عیال بھی
ولی نعمت کے کام آیا اسمین کیا کم فخر ہے حافظ خون میخورم و لیک نہ جائے شکایت است
روزی ما ز خوان کرم این نواله بود و فر اس قحط سالی مین بہت بہت خرابیان ہوئین ۱۸۸۰ء
تخم ابریشم جو ترقی پہ تھا عدم کے ساتھ ملگیا پھر سمت ۱۹۳۷ ب مین حضور انور نے قدوم میمنت
لزوم سے اُس گلزمین کو سرسبزی بخشی بجاے چھہ وزارتون کے چار ہی مقرر فرمائین
صیغہ پولیس پیرونجات مین بھی قایم ہُوا تمام معاملہ سرکاری کا ٹھیکہ ہوگیا - لچھمی کول
جامع مسجد مین پہونچائے گئے - سمت ۱۹۳۸ ب مین اول مہاراجہ صاحب انور بعدہٗ ماہ ہاڑ مین ۱۸۸۱ء
حضور انور رونق بخش ہوئے اِس سالمین علامات باقی ماندہ قحط دور ہوئین اور طبع
مبارک حضور والا مرض ذیابیطس سے ناساز ہوئی ہر چند اسکا معالجہ ہر ایک پہلو سے
کیا گیا - مگر اسکی صورت گاہے چنین گاہے چنان ہے - قیدی خونی تک جنکی قسمت
ہتی رہا کئے گئے - باب خیرات و کرم وا ہوئے - عام و خاص تندرستی کے لئے دعاگو ہین
کہ حضور کا سایہ ہمایہ رعایا برایا و نمک خواران کے سر پر مدام سایہ افگن رہے سمت ۱۹۳۹ ۱۸۸۲ء
ب مین کشتوار سے آٹھ منزل آگے سرحد لداخ سے ایک منزل ورے جہان سے لداخ چار
منزل ہے اتصال دریاے بہاگا و چپند راسے ۲ منزل پہ کوہ پانگا پاڈر مین کان
نیلم دستیاب ہوئی جس مین چند ماہ تک سنگ جواہر نیلم ملتا رہا - اسی سالمین بماہ
بہاگن بجاے مسٹر ہنوئی صاحب کرنیل سینٹ جان صاحب تشریف لائے - ماہ بہاگن
کو حضور والا نے جمون مین شادی میان بلدیو سنگھ صاحب ولیعہد راجہ موتی سنگھ صاحب
والی پونچھ راجہ ناہن کے کنور کی صاحبزادی سے بصرف خزانہ عامرہ فرمائی اور راجہ
جسوال جاگیردار رام کوٹ کی صاحبزادی کی شادی راجہ صاحب چنبہ سے ہوئی - نواب

لفٹنٹ گورنر سر ایچیسن صاحب بہادر جموں کو تشریف لائے اور بہ تقریب فتح مصر ۲۱
اتواپ کی سلامی سر ہوئی۔ راجہ صاحب فرید کوٹ تشریف لائے۔ کشمیر مین سب سے
۱۸۵۹ع اول سمت ۱۹۱۶ ب مین میجر جی بیکر صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ آفسر آن سپیشل ڈیوٹی ہو کر آئے
۱۸۶۰ع دوم سمت ۱۹۱۷ ب مین ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوان

نمبر	سمت بکرمی	نام	عہدہ	مقام عہدہ	نمبر	سمت	نام	عہدہ	مقام عہدہ	
۳	۱۹۱۸	جنرل وان کاٹلینڈ	ڈپٹی کمشنر	ملتان	۱۱	۱۹۲۷	سمائیلی صاحب		گوجرانوالہ	۱۸۶۱ع
۴	۱۹۱۹	میجر فارنگٹن صاحب سی ایم ٹی	"	امرتسر	۱۲	۱۹۲۸	گرڈل سٹون	انڈر سکرٹری		۱۸۶۲ع
۵	۱۹۲۰	سمائیلی صاحب	"	بنون	۱۳	۱۹۲۹	مکسویل صاحب	ڈپٹی کمشنر	فیروزپور	۱۸۶۳ع
۶	۱۹۲۱	کوپر صاحب	"	کانگڑہ	۱۴	۱۹۳۰	واین صاحب	انڈر سکرٹری		۱۸۶۴ع
۷	۱۹۲۲	جنکن صاحب			۱۵	۱۹۳۱	لفٹنٹ کرنل ارمسٹون	ڈپٹی کمشنر	راولپنڈی	
۸	۱۹۲۲	کوپر صاحب	ڈپٹی کمشنر	لاہور	۱۶	۱۹۳۲	میجر بی ٹی وی ہنڈرسن صاحب	سی۔ایس آئی		
۹	۱۹۲۴	کروکرافٹ صاحب	"	راولپنڈی	۱۷	۱۹۳۳	الیف ہنوئی صاحب	رزیڈنٹ	نیپال	
۱۰	۱۹۲۶	برسٹو صاحب	"	جہلم	۱۸	۱۹۳۹	کرنل سنیٹ جان صاحب			

کرنل یور جان سینٹ جان صاحب کے وقت سمت ۱۹۳۹ ب مطابق ۱۸۸۲ع مین دو باتین
قابل اندراج تاریخ یہہ ہوئین کہ اول دیوان بدری ناتھ صاحب حاکم اعلےٰ کے مکان جلکر خاک
سیاہ ہوگئے اور تخمیناً کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگیا اور اونکے تمام ہمسایون کا بہی یہی
حال ہوا۔ دویم ماہ نومبر ۱۸۸۲ع مین حضور لارڈ مارکوئس آف رپن صاحب
بہادر [illegible] گورنر جنرل کشور ہند معہ لیڈی رپن صاحبہ براہ
جموں بطور سیر و تفریح طبع رونق افروز کشمیر ہوکر ایک ہفتہ کے بعد براہ بارہ مولا و کوہ مری
مراجعت فرماے لاہور ہوئے۔ یہہ اول ہی دفعہ تہی کہ ایک نیک نیت و نیک نام رفاہ جو

عام و اناام معدلت گستر غریب پرور وایسرائے نے جریدہ طور سیر کشمیر فرمائی اُنہون نے
مہاراجہ صاحب بہادر کی ایک ضیافت جمون مین اور دوسری سری نگر مین قبول فرمائی
باقی سب جگہہ انتظام اپنا رکہا - میان پرتاب سنگہ صاحب ولیعہد و دیوان
اننت رام صاحب مدارالمہام جزوکل حضور ممدوح کی ہمرکاب اس دورہ کشمیر مین رہے اور قریب بتن
ہزار قلی باربرداری وغیرہ مین معروف ہوئے - چونکہ طبع مبارک حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی بدقسمتی
رعایا برایا سے ناسازگار رہی اسلئے اکثر بدانتظامیون اور بعض ناعاقبت اندیش کارداران کی زیادتیون نے
کسیقدر نقص اس ریاست مین پیدا کردیا ہے - مگر بیدار مغزی و جانفشانی شب و روزہ دیوان
اننت رام صاحب بہادر سے پہر بہی صورت امن رہی اور تمام بوجہہ امورات جزوکل کا دیوان صاحب ممدوح کی ذات
خاص پر منحصر ہے اور اونہین سے انجام پاتا ہے
راجہ کاک کے مرنے کے بعد فرانس کی سکست کے باعث دواغ شال مین یہانتک کساد بازاری ہوگئی کہ جہان
۱۷ - لاکہہ روپیہ اس تجارت کا ملک مین پہیلتا تہا اور ۱۳ لاکہہ خزانہ عامرہ مین آتا تہا وہان اب صرف
زکوۃ کے کچہہ روپیہ کی آمدنی باقی رہ گئی ہے - شاستری تعلیم کو بہی ازلبس تنزل ہورہا ہے صرف پنڈت
دامودر نغم البدل صاحب رام پنڈت فاضل اجل علمائے سنسکرت مین یگانہ عصر ہے - فارسی
و شاعری مین مرزا احد متخلص بہ مقبل لایق تعریف ہے
سیاحون کے آنے سے تخمیناً ۹ لاکہہ روپیہ ملک کے ملاحون و شکاریون و اہل نشاط
طوایفون - دستکارون - نقاشون و زرگرون وغیرہ کو سالیانہ ملتا ہے جو کہ تمام ملک مین پہیلتا
ہے - اور سیاحان کشمیر تمام معاملات انہین سے متعلق رکہتے ہین - یہہ بہی قابل ذکر
ہے کہ شمت ۱۹۳۸ ب کو جمون کی ایک دیوی دوارہ مین ایک پنجابی برہمن نے زبان کاٹکر ۱۸۸۱ سنہ ع
چڑہادی تہی جو نہ پانچوین روز بقدرت حق بدستور لگ گئی - فقط

تمام شد حصہ دوم گلدستہ کشمیر

حصہ سوم

ضمیمہ تواریخ گلدستۂ کشمیر

متضمن بہ نقشہ جات

نقشہ منادر و تعمیرات قدیم واقع کشمیر

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب تعمیر ہوا	کیفیت
۱	مندر سیتی رشی	موضع یولی شاہ آباد	.	.	صرف اسکا چبوترہ باقی رہگیا ہے
۲	مندر لونہ گونڈ	شاہ آباد وہین کوہ	راجہ سندیمان	۴۴ بکرمی	یہ مندر پتھرون کا بنا ہوا ایک پہاڑی پر ہے۔
۳	مندر بجی گونڈ	موضع رونا	بجی	۳۰۴۳ کلجگی	یہ مندر ناگہ پر ہے۔
۴	مندر اریگام	چشمہ اریگام پورہ	سندیمان	۴۴ ب	یہ چشمہ ایک کوہ پر ہے۔
۵ و	غار منڈا	کوہ سلیمان	گوپادت	۴۳۷۴ ک	ابھی تک ثابت ہے اسکو پہلے

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	سنہ یا سمت	کیفیت
۶	جشٹی شور				للتادت نے راجہ گوپادت کی بنے پہر سندیمان نے بنایا اشو نے بہی اسکو بنوایا تہا ۰
۷	بٹی شور	زینہ کدل	راون	۳۴۴۰ ک	اسمین زین العابدین دفن کیا گیا تہا اسلئے بڈشاہ کے نام سے مشہور ہی ۰
۸	مندر	متصل جامع مسجد	تارا پیڈ	۳۷۳ ب ۲۵۵ عیسوی	صرف کہنڈرات باقی ہین اسکا اوّل نام تارا پیڈ تہا پہر اسکو گراکر جامع مسجد بنی ۰
۹	مسجد خون ملا شاہ	ہاری پربت	خون ملا شاہ	۱۶۶۳ ب	شکستہ ہی ۰
۱۰	مندر	متصل زینہ کدل	زیادت	۷۷۸ ب ۷۲۱ عیسوی	بازار محمد حاجی مین اب تک کسقدر موجود ہی اسکو اگنی منن بہی کہتے ہین ۰
۱۱	مندر	اشٹہ براری	سندیمان	۴۴ ب	چہوٹی ڈل پر سرینگر کے شمال مین ۳ میل پرگنہ پہاک مین ویران سندیمان نے گوبردہن دیو کے نام پر بنایا تہا ۰
۱۲	مسجد بہاالدین	ہاری پربت کے پاس	بہاؤ الدین	۰	ایک پرانے مندر کو گرا کر اسکو بنایا تہا
۱۳	مندر	بہاؤالدین کی تکیہ پر	پیرورسین	۱۸۹ ب	بڈشاہ کی عہد مین منہدم کیا گیا

۱۱۰۵ عیسوی

سنہ ۱۳۲۳ ع

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۱۴	مندر ٹھگ بابا	سری نگر		۰	ویران ہی اسکو آستان ٹھگ بابلکے نام سے مسلمانون نے مشہور کیا ہے
۱۵	مندر	متصل نہ کدل	راجہ زیادت	۶۷۸ ب ۶۲۱ ع	محلہ محمد حاجی مین اسمین اب ایک فقیر کی قبر ہے ۰
۱۶	مندر	امیرا کدل	راجہ للتادت	۷۷۶ ب ۷۱۹ ع	اب ویران ہے پہلے اسمین بڑی بڑی پتھر لگے تھے ۰
۱۷	مسجد و خانقاہ	صراف کدل	بڈشاہ	۱۴۹۹ ب	ایک پرانی مندر کے پتھرونسے تیار ہوئی ہی
۱۸	مندر	لب ڈل	سندیمان	۴۴ ب	سرینگر سے ۴ میل پر ویران ہی ۰
۱۹	״	زینہ کدل	زیادت	۶۷۸ ب	بڈشاہ کے عہد مین گر گیا ۰
۲۰	״	پاندریٹھن	اشوک	درمیان سنہ ۲۶۶ و ۶۵۳	سرینگر کے جنوب مشرق مین ۳ میل پر ایک تالاب کے درمیان ہی ۰
۲۱	مقبرہ نور الدین	چرار	زین العابدین	۱۴۹۹ ب	سرینگر کے جنوب مغرب مین ۲۰ میل ہے
۲۲	مندر	پانپور	اجتا پیڈ	۹۸۸ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل ویران ہے ۰
۲۳	مندر	بالاہامہ	شیر ورما	۹۳۶ ب	دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل پرگنہ وہتہ مین ۰
۲۴	״	زیون	کورو رما وزیر ادنتی ورما	۹۳۶ ب	پانپور کے شمال مشرق مین ۳ میل ویران ہے ۰
۲۵	״	بارسو	میگ واہن	۹۱ ب	پانپور سے ۴ میل جنوب و مشرق مین ویران

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ		کیفیت
۲۶	مندر	لتہ پور	للتادت	۷۷۶ ب	پانپور کے جنوب مین دریاے پر ۴ میل ویران ۔
۲۷	"	جاوہ باری	شیرورما برادر اونتی ورما	۹۳۶ ب	اونتی پور کے شمال مغرب مین ایک میل صرف دروازہ اسکا باقی ہے
۲۸	"	غار نارستان	زیادت	۷۷۸ ب	جنوب مشرق مین سرینگر کے ۲۰ میل پرگنہ اولر مین ۔
۲۹	"	مارہامہ	اونتی ورما	۹۳۶	بیج بہارہ کی شمال مغرب مین پرگنہ وچہن پارہ مین ویران دریاے پر ہے ۔
۳۰	"	بیج بہارہ	جلوک	۳۴۴۳ ک	اسکو راجہ اشوک نے بنایا جلوک کی رانی نے مرمت کیا۔ ویران ہے
۳۱	بلنگ پارا	اونتی ورما	-	۹۳۶ ب	اونتی پور کے جنوب مین ۵ میل اس کوہ مین ولر پرگنہ مین ۔
۳۲	مندر	لدہو	لدہو پنڈت	۴۴۶۷ ک	لدہو راجہ بک کا وزیر تہا پانپور سے ۴ میل جنوب مشرق مین بنیاد باقی ہے ۔
۳۳	"	برابر پرگنہ کہاول پارہ ۔	میگوہن	۹۱ ب	اسلام آباد سے ۹ میل شرق مین ویران ہے ۔
۳۴	باغ مارتند	مارتند	شاہ جہان	۱۶۴۴ ب	اسلام آباد سے ۳ میل مشرق مین

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۳۵	خانقاہ زین العابدین	کہاورپارہ	عبداللہ خان	۱۸۶۶ ب	سرینگر سے ۳۰ میل جنوب مشرق مین اننت ناگ سے ۱۵ میل *
۳۶	خانقاہ	مٹن	•	۹۲ ہجری	اننت ناگ سے ۳ میل۔ کہتے ہین شاہ ہمدان نے یہان آکر ہاروت ماروت کو پتھر رکھکر قید کیا تہا جو پتہرا بہی موجود ہے *
۳۷	مندر	بونرو	سندیمان	۲۴ ب	اننت ناگ سے ۴ میل مشرق مین ابہی لایق دید ہے *
۳۸	"	مٹن	للتادت	۷۷۶ ب	اننت ناگ سے ۳ میل مشرق مین ویران اسکو خگند نے جلایا تہا *
۳۹	"	گنیش بل	•	۹۹۱ ب	ایک نالہ پر اننت ناگ کے مشرق مین ویران یہان شیوجی کا گذر ہوا تہا *
۴۰	"	مالی شور	راجہ ابہی منیو	۱۰۳۸ ب	سرینگر سے ۳۰ میل جنوب مشرق کیطرف ایک غار ہے مین ویران ہے *
۴۱	باغ	لوکہ بہون	جہانگیر	۱۶۶۲ ب	اننت ناگ سے ۶ میل کے جنوب مین ویران ہے
۴۲	باغ	ویرناگ	جہانگیر	۱۶۶۲ ب	ویران *
۴۳	مسجد سیف الدین	نوشہرہ	سیف الدین	۱۷۲۳ ب	ویران ایک ہندو کے مصالحہ سے بنی تہی *

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۴۴	مسجد	نوشہرہ	بڈشاہ	۱۴۹۹ ب	عہد بڈشاہ مین مسلمانون نے مصالحہ مندرسی بنائی تہی ۔
۴۵	مندر	بجارناگ	زیادت	۷۷۸ ب	ویران ہے ۔
۴۶	مندر وتالاب	رر	پروسین	۱۸۹ ب	پرگنہ پہاک مین ۔
۴۷	مندر	بینزگام	رر	۱۸۹ ب	پرگنہ پہاک مین ویران ہی ۔
۴۸	باغ وبارہ دری	سرحد پہاک ولعل	اخون ملّا شاہ	۱۶۶۲ ب	عہد شاہ جہان مین ۔
۴۹	پل دریاے سندہ	دودرہامہ	نورجہان بیگم	۱۶۶۷ ب	پرگنہ لعل مین ویران ۔
۵۰	مندر	وانگت	بالادت	۶۴۳ ب	ویران ہے ۔
۵۱	رر	کلن	شنکر ورما	۹۶۴ ب	پرگنہ لعل مین ۔
۵۲	باغ	داس کر	ایک پنڈت	۱۶۰۵ ب	سرینگرسی ۹ میل شمال مین سنبل کے پاس عہد جہانگیر مین ۔
۵۳	مندر	پرگنہ لعل	للتادت	۷۷۶	لعل مین ویران تین مندر ہین ایک راجہ للتادت کا ہے دوسرا سنگرام راج تیسرا اننت دیو کا ہے
۵۴	مندر تین	اندرکوٹ سنبل	جے اننت	۷۲۱ ب	سرینگرسی شمال مغرب مین ۱۲ میل ویران ہے ۔
۵۵	مندر	کیچہامہ	متر شرما وزیر للتادت	۷۷۶ ب	بارہ مولاسی جنوب مغرب مین ۳ میل صرف دروازہ باقی ہے
۵۶	رر	پرگنہ بانگل	ہشک وزشک	۶۸۱ ک	سرینگرسی ۱۵ میل شمال مغرب مین ۔

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۵۷	مندر	ہارہ ترٹ	للتا دت	۷۷۶ ب	پرگنہ پرسپور مین سرینگر سے ۸ میل مغرب کیطرف۔
۵۸	مندر و قلعہ	فتح گڈھ	″	۷۷۶ ب	پرگنہ ناروا مین بارہ مولا سے ۳ میل جنوب مغرب مین۔
۵۹	مندر	پیسرنو	راجہ ہٹک	۶۸۱ ک	بارہ مولا کے مغرب مین ۵ میل یہان دو مندر ہین۔
۶۰	″	بونیار	″	۶۸۱ ک	بارہ مولہ سے ۷ میل مغرب مین درمیان نوشہرہ کے ہٹک رنک کنشک تینون نے مندر بنوائے تھے راجہ للتا دت نے مرمت کرائی۔

مندرہائے جدید

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۱	مندر گدادھر جی	شیر گڈھی سرینگر	مہاراجہ گلاب سنگھ	۱۹۰۵ ب	اسپر طلائی پانی چڑھا ہے۔
۶۲	مندر	گنپت یار	پنڈت	۱۹۱۱ ب	بلاگت سرکاری معرفت پنڈت دزیر بنا ہے۔
۶۳	″	حبہ کدل	″	″	

نمبر	نام	مقام	نام تعمیر کنندہ	کب بنا	کیفیت
۶۴	مندر	فتح کدل	دیوان اکبر رام صاحب	۱۹۲۷ب	
۶۵	رنبھیر سوامی	؍؍	مہاراجہ رنبھیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۳۱ب	۱۹۳۲ بکرمی مین تمام مندرون سے اونچا مندر بنا ہے ۞
۶۶	مندر	نوکدل و صفاکدل کے درمیان	راجہ کاک	۱۹۲۱ب	ہنوز یہ مندر نا تیار تھا کہ راجہ کاک مرگیا سمت ۱۹۲۳ بکرمی مین راجو نے تیار کیا ۞
۶۷	؍؍	رعنا واری	میان تاپر سنگہ صاحب	۱۹۳۳ب	ولیعہد نے محلہ جوگی لنگر مین
۶۸	پل	دریائے کرشنہ گنگا	مہاراج رنبھیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۳۳ب	مظفرآباد مین جہان دریائے بہت و کرشنہ گنگا ملے ہین ۞ آہنی پل بنایا گیا ہے ۞
۶۹	؍؍	گوہالن	؍؍	؍؍	
۷۰	مندر	امیراکدل	دیوان انت رام صاحب	۱۹۳۶ب	
۷۱	؍؍	رامو	گنہ در	۱۸۹۷ب	
۷۲	مندر و سمادہ	رام باغ	مہاراج رنبھیر سنگہ صاحب بہادر	۱۹۱۴ب	یہ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی ہے ۞

کہتے ہین کہ کشمیر مین مندر بیشمار و بکثرت تھے جنکو بودھون نے ہی خراب کیا - پھر مسلمانون نے ۞ اب تک بہت سے کھنڈرات و ویرانجات اُن کے موجود ہین بلکہ تمام مساجد و معابد ہائے اسلامیہ ہین اور بہت سے تعمیرات و دیوار وہین جو کہ دریا کے کنارہ پر ہین مصالحہ اُنکے لگے ہوئے صاف دکھلائی دیتے ہین یہ منادر نہایت عجیب

درستی سے بنائے گئے تھے سنگ ہائے تراشیدہ آلیسمین ایسے چسپان کئے گئے تھے کہ انکا نشان تک معلوم نہوتا تھا کہ وے کہان سے جوڑے گئے ہین یہ پتھر ۳ گز سے ۲ گز تک لمبے جنکا حجم ایک گز اور عرض ۳۰ گز سے ۵ گز تک ہوگا اُنکا لانا و عمارت پہ لگانا قیاس مین نہین آتا۔ راقم صرف اُنہین سندرون کے نام لکھے ہین جنکا نشان کچھہ نہ کچھہ ابھی موجود ہے۔

راستہ ہائے کشمیر

راستے کشمیر کے بہت ہین لیکن اُنہین سے خاص یہ ہین۔

(۱) بارہ مولا یہ سال بہر کھلا رہتا ہے۔ (۲) پونچھہ۔ (۳) گلمرگ و فیروزپور یہ ۳½ مہینے بند رہتا ہے۔ (۴) توسہ میدان۔ ۵ ماہ تک بند رہتا ہے۔ (۵) سنگ سفید چھہ ماہ بند رہتا ہے۔ (۶) پیر پنجال۔ (۷) نندن سر۔ (۸) سیدو۔ (۹) کورہی پول ہوکر۔ (۱۰) کہوانار واہ یا کولہ گام۔ (۱۱) بانہال بارہ ماہ کھلا رہتا ہے۔ (۱۲) سرل یا کشتوار۔ (۱۳) لبرتل۔ (۱۴) نوبوگ نی۔ (۱۵) پہلگام یا امرناتھہ۔ (۱۶) دراس۔ (۱۷) کوہ ہامون۔ (۱۸) سندرپور براہ گوریس و اسکردو۔ (۱۹) تولاب گوریس کو۔ (۲۰) کرناؤ یا مظفر آباد۔

انہین سے بھی چار راستے خاص ہین۔ پہلا سب سے آسان راولپنڈی اور کوہ مری کا۔ دوسرا اس سے کچھہ خراب گجرات پیر پنجال کا۔ تیسرا گجرات و پونچھہ کا۔ چوتھا راولپنڈی و ایبٹ آباد کا گرم رستہ ہے۔

(۱) جموں سے سرینگر براہ بانہال۔

(۲) جموں سے سرینگر براہ بادہل۔

(۳) جموں سی سرینگر کو براہ راجوڑی ٭
(۴) بھبر سی براہ راجوڑی ٭
(۵) راجوڑی سی پونچھہ ٭
(۶) جہلم سی براہ پونچھہ سرینگر کو ٭
(۷) کوہ مری سی سرینگر کو ٭
(۸) ایبٹ آباد سی براہ مظفر آباد ٭
(۹) سرینگر سی گلگت وغیرہ ٭
(۱۰) ایضاً براہ دیوسائی اسکرودو کو ٭
(۱۱) " براہ درس ایضاً
(۱۲) " لیہ کو ٭
(۱۳) " کشتوار کو ٭
(۱۴) جموں سی براہ چھنی کشتوار کو ٭
(۱۵) ایضاً ایضاً بھدرواکو ٭
(۱۶) مادھوپور سی براہ بھدرواکشتوار کو ٭
(۱۷) چمبہ سے ایضاً ایضاً
(۱۸) کشتوار سی براہ کرگل لیہ کو ٭
(۱۹) کشتوار سی براہ زنسکار لیہ کو ٭
(۲۰) پالم پور واقع کانگڑہ سے لیہ کو ٭

(۲۱) شملہ سے براہ ونگتو اور سپیتی کے لیہ کو ٭
(۲۲) لیہ سی براہ جوربات اسکرودو کو ٭
(۲۳) " کاراکورم یارقند کو بموسم گرما ٭
(۲۴) لیہ سی براہ کاراکورم یارقند کو بموسم سرما ٭
(۲۵) لیہ سی براہ جنگ جمنو یارقند کو مغربی رستہ ٭
(۲۶) لیہ سی براہ جنگ جمنو یارقند کو وسطی رستہ ٭
(۲۷) لیہ سی براہ جنگ جمنو یارقند کو مشرقی رستہ ٭
(۲۸) لیہ سی گہر تلک ٭
(۲۹) پالم پور سی براہ جنگ جمنو یارقند کو لیہ علیحدہ چھوڑ کر ٭

اوّل جموں سے براہ بانہال سرینگر کو ۱۳ منازل۔ جموں لاہور سے ۱۰۹ میل۔ امرتسر سے ۸۰ میل جہان ہر طرح کی سواری مل سکتی ہے۔

کیفیت	[illegible]	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	نام منزل	[illegible]
جوتھی اور پانچوین منزل کے درمیان لاردولار نکا	۰	۱۲۰۰	جموں	۱
رستہ جوکہ ۸۲۰۰ فٹ بلند ہے آٹھوین اور نوین منزل	۱۷	۱۸۴۰	دہنسال	۲
کے درمیان بانہال ۹۲۰۰ فٹ بلند گذرنا پڑتا	۱۶	۲۵۰۰	کرمچی	۳
ہے پانچوین و چھٹی منزل مین رام بن کے پاس دریائے	۱۳	۴۸۰۰	میر	۴
چناب بذریعہ چوبی پل کے گذر ہوتا ہے بجائے اس	۱۱	۴۷۰۰	لاندر	۵
پل کے ذرہ نیچے کو ایک نیا آہنی پل بن رہا ہے	۱۴	۵۱۵۰	بلاوت	۶
اس پل پر میر بحری دینی پڑتی ہے اور ذکات	۱۰	۲۵۳۵	رام بن	۷
کے اسباب کی تلاشی ہوتی ہے بجائے ۳ و ۴ و ۵	۱۹	۴۰۷۰	رام سو	۸
و ۶ منزل کے اب دو ہی پڑاو۔ درم تہل ۲	۱۴	۵۵۸۰	دیو گول	۹
بٹوتی مقرر ہو گئی ہے دو منزلین چھوٹ گئی ہین	۱۵	۶۰۰۰	ورناگ	۱۰
یہ رستہ سال بھر کھلا رہتا ہے۔ برسات مین	۱۵	۵۶۰۰	اسلام آباد	۱۱
مرمت طلب اور ٹٹو چلنے کے ناقابل اور	۱۶	۵۳۵۰	اونتی پور	۱۲
دو تین روز کیواسطے شدت برف سے کبھی بند بھی ہو جاتا ہے	۱۷	۵۲۳۵	سری نگر	۱۳

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۷۷

دوم جموں سے براہ بُدل سرینگر ۱۲ منازل ۱۲۹ میل لمبا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے مع فٹ	[illegible]	کیفیت
۱	جموں	۱۲۰۰	۰	یہ رستہ صرف پیدل چلنے کا ہے بار گیر ٹٹو اسپر
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	بالکل نہین چلسکتے جموں کی بہ نسبت اکھنور
۳	کیہاٹکی باولی	۰	۸	سے سفر کرنا بہتر ہے۔ آٹھوین اور نوین منزل مین
۴	چیل	۰	۸	گذر بودل بہت بلند ہے یہ رستہ صرف ۷
۵	نار	۰	۱۲	مہینے کہلا رہتا ہے۔
۶	بہگولی	۰	۸	
۷	بُدھل	۰	۵	
۸	دیہلی	۰	۱۱	
۹	ناظم گڈھی	۰	۱۴	
۱۰	شوپیان	۶۷۱۵	۱۱	
۱۱	کہان پور	۰	۵	
۱۲	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	

میزان کل - - - - - ۱۲۹

سوم جموں سے راجوڑی ۶ منازل ۷۷ میل ہے۔

۱	جموں	۱۲۰۰	۰	اکھنور کے پاس چناب کا عبور کشتی پر سے ہوتا
۲	اکھنور	۱۱۴۲	۱۸	ہے جو کہ بائین کنارہ پر ہے اس سڑک پر بڑی لدے ہوے

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چوکی چوڑا	۲۱۵۰	۱۳½	ٹٹو چل سکتے ہین راجوڑی مین منزل نمبر ۴
۴	ٹھنڈا پانی	۰	۱۳	رستہ پر پہنچاتی ہے دونون رستونکو ملاتی
۵	دہرم سالا	۰	۹½	سے جمون سے براہ راجوڑی و پیرپنجال سرینگر
۶	سیال سوئی	۰	۹	۱۴ منزلین اکہنور ۱۶۹ میل ہے۔
۷	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۴	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۷

چہارم بہمبر براہ راجوڑی اور پیرپنجال سے سرینگر کو ۱۲ منازل ۱۴۸ میل۔ بہمبر سے گجرات ۳۰ میل۔ گجرات سے لاہور ۷۱ میل ہے۔

۱	بہمبر	۰	۰	
۲	سید آباد	۰	۱۵	
۳	نوشہرہ	۰	۱۴½	
۴	چنگس سرائے	۰	۱۳½	
۵	راجوڑی	۳۰۹۴	۱۵	
۶	تہانہ	۰	۱۴	پانچوین اور چھٹی منزل مین رتن گذر ۸۲۰۰ فٹ
۷	بہرام گلہ	۰	۱۵	بلند آتا ہے اور سات کے درمیان پیرپنجال
۸	پوشیانہ	۰	۱۰	۱۱۴۰۰ فٹ اونچا پڑتا ہے، یہانتک یہ رستہ
۹	سرائے علی آباد	۰	۱۱	کہلا رہتا ہے پہاڑی ٹٹو اسپر چلسکتے ہین۔
۱۰	ہیرپور	۰	۱۴	
۱۱	شوپیان	۶۷۱۵	۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	منزل سے فاصلہ	کیفیت
۱۳	خانپور	۰	۱۵	
۱۴	سری نگر	۵۲۳۵	۱۲	
	میزان کل		۱۴۸	
	پنجم راجوڑی سے پونچھہ ۴ منزلین ۴۴ میل ہے*			
۱	راجوڑی	۳۰۹۴	۰	پہلی اور دوسری منزل مین رتن پہار ۸۰۰۰ فٹ
۲	تھنہ	۰	۱۴	بلند* لہذا ٹٹو اپر بھی چل سکتا ہے بھمبر
۳	سوران	۰	۱۶	براہ راجوڑی پونچھہ سرینگر تک ۱۲ منازل ۱۸۸ میل
۴	پونچھہ	۳۲۰۰	۱۴	ہین*
	میزان کل		۴۴	
	ششم جہلم سے براہ پونچھہ سری نگر ۱۵ منازل ۱۸۶ میل ہے۔جہلم لاہور سے ۱۰۰ میل*			
۱	جہلم	۸۲۷	۰	یہ سڑک بوجہہ والے ٹٹوون کیواسطے خاص
۲	چیچیا	۰	۱۱	کرکے مقرر ہے۔دسوین وگیارہوین منزل
۳	میرپور	۱۲۸۶	۰	مین گذرحاجی ۸۵۰۰ فٹ بلند ہے صرف
۴	چونک	۰	۱۰	سرما مین کسیقدر برف پڑنے کے باعث
۵	بیاری	۰	۷	تکلیف ہوتی ہے بارہ مولا سے سرینگر تک
۶	سنسار	۰	۱۴	کشتی بھی ملسکتی ہے*
۷	کوٹلی	۰	۱۵	
۸	سیہرا	۰	۱۴	
۹	پونچھہ	۳۳۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۰	کہوٹا	۰	۹	
۱۱	الیاباد	۰	۸	
۱۲	اوڑھی	۰	۱۷	
۱۳	نوشہرہ	۰	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	۰	۹	
۱۵	پٹن	۰	۱۴	
۱۶	سری نگر	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸۶

ہفتم کوہ مری سے سری نگر ۱۳۵ میل ۱۲ منازل ہے ٭

نمبر	نام منزل	بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	کوہ مری	۷۴۵۷	۰	کوہ مری راولپنڈی سے ۴۰ میل ہے منزل
۲	دیول	۰	۱۲	دوم وسوم مین دریاے جہلم ملتا ہے اس
۳	کوہالہ	۰	۹	سڑک پر ٹٹو بخوبی چل سکتے ہین ٭ بارہ مہینے
۴	چتر کلاس	۰	۹	جاری رہتی ہے بجاے نوشہرہ کے رام پور
۵	راڑا	۰	۱۲	مقرر کیا گیا ہے جو کہ ۱۲ میل ہے ٭
۶	تنالی	۰	۱۳	
۷	گہڑھی	۰	۱۳	
۸	ہٹیان	۰	۱۵	
۹	چکوٹھی	۰	۱۵	
۱۰	اوڑھی	۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱۱	نوشہرہ	۰	۱۴	
۱۲	بارہمولا	۰	۹	
۱۳	پٹن	۰	۱۴	
۱۴	ہیری نگرہ	۵۲۳۵	۱۷	

میزان کل ۱۶۳

ہشتم ایبٹ آباد سے براہ مظفر آباد سرینگر ۱۲ منازل $\frac{1}{2}$ ۱۵۶ میل لمبا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی سمندر سے بحساب فٹ	فاصلہ میل	کیفیت
۱	ایبٹ آباد	۴۲۰۰	۰	ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مین ایک انگریزی
۲	مان سرا	۰	۱۲ $\frac{1}{2}$	چہاونی ہے راولپنڈی سے ایبٹ آباد براہ
۳	گڈہی	۰	۱۹	ہیر پور ۱۶ میل ہے یہ رستہ پنجاب سے کشمیر کو
۴	مظفر آباد	۰	۱۹	بہت آسان ہے ٹٹو بار شدہ اسپر بلا دقت
۵	ہٹیان	۰	۱۷	چلتے ہین برف بہی اس رستے پر کبہی نہین
۶	کنڈا	۰	۱۱	ٹہیرتی بارہ مولا سے دو منزلین آگے تک
۷	کٹہائی	۰	۱۲	یکہ بہی آسکتا ہے آخیر کی دو منزلین
۸	شاہدرہ	۰	۱۲	آبی بذریعہ کشتی کے بہی طے ہو سکتی ہین۔
۹	چنگل	۰	۱۴	
۱۰	بارہ مولا	۰	۱۸	
۱۱	پٹن		۱۴	
۱۲	ہری نگر		۱۷	

میزان کل .... ۱۵۶ $\frac{1}{2}$

نہم- سری نگر سے گلگت ۲۲ منازل ½ ۲۳۱ میل ہے؛

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۵۲۳۵	۰	
۱	اسمبیل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۳۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جٹکسو	۰	۹	
۵	کنجلی بن	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	گورکوٹ	۹۳۷۰	۱۱	
۸	موہو داہر	۰	۱۲	
۹	مقام	۰	۱۱	
۱۰	یوکر کوٹ	۹۰۰۰	۱۱	
۱۱	چانگام	۸۵۶۰	۱۲	
۱۲	گوریکوٹ	۸۰۵۸	۱۳	
۱۳	حصورہ	۸۸۵۳	۷	
۱۴	ہرچو	۶۷۰۰	۱۱	
۱۵	مشکن	۰	۸	
۱۶	ڈوئی آن	۸۷۲۰	۸½	
۱۷	رام گھاٹ	۰	۱۲	
۱۸	بوانجی	۴۶۴۵	۹	
۱۹	جگروٹ	۶۲۶۰	۱۲	
۲۰	مقام	۰	۷	
۲۱	مناور	۰	۸	
۲۲	گلگت	۴۸۰۰	۱۱	

میزان کل ۲۳۳½

افواج مہاراجہ صاحب اس رستہ کو پند کرتی ہیں اول دو منزلیں بذریعہ دریا کے ایک شب و روز میں طے ہو سکتی ہیں قریب چھہ ماہ یہ سڑک برف سے مستور رہتی ہے وسط نومبر سے وسط مئی تک نمبر ۳-۱ اور ۴ میں براج دی آنگن گذر ۱۱۸۰۰ فٹ بلند اور نمبر ۷ و ۸ میں گذر کمری ۱۳۱۶۰ فٹ بلند ہے ہٹو ہیر نمبر ۱۶ و ۱۷ کے درمیان ہے یہ کوہ گوریز کا ہے قریب سہزار فٹ کی بلندی ہے

اسکی ابتدائی رام گھاٹ کی سخت ہی وسط نومبر سے وسط مئی تک یعنی ۶ ماہ تک یہ سڑک بند رہتی ہی۔ مقام سے مراد ہے اُس جگہہ کی جہان میدان مین قیام کیا جاوے

دہم۔ سری نگر سے گلگت دوسرے رستہ ۲۳ منازل ۲۳۸ ½ میل نمبر ۹ و ۱۰ مین دوری کن گذر ۱۳۵۰۰ فٹ اونچا ملتا ہی یہ سخت راستہ پانچ ماہ تک بند رہتا ہے پڑتی ہین جو کہ ۸۰ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۵۲۳۵	۰	
۶	گوریز	۰	۷۰	
۷	بنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	ماہنیا دل	۱۰۱۳۰	۹	
۹	برزل	۱۶۴۰	۹	
۱۰	مقام	۰	۱۲	
۱۱	دراس	۱۰۵۰۰	۹	
۱۲	گڈہی	۰	۱۲	
۱۳	نوگام	۰	۸	
۱۴	حصورہ	۷۸۵۲	۱۲	
۲۳	گلگت	۴۸۰۰	۸ ½	
	میزان کل		۱۶۰ ½	

یازدہم۔ گلگت سے یاسین تک پانچ منزلیں

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	گلگت	۴۸۰۰	۰	
۱	شاکیاٹ	۵۵۶۰	۱۸	
۲	سنگل	۵۷۷۰	۱۵	
۳	گاہکوچ	۶۹۲۰	۸	
۴	روشن	۰	۱۹ ½	
۵	یاسین	۷۷۶۵	۱۹ ½	
	میزان کل		۸۰	

دوازدہم۔ سری نگر سے براہ دیوسای اسکردو کو ۱۴ منازل ۱۵۸ میل۔ اسپر گھوڑے چل سکتی ہین اکتوبر سے نومبر تک بند رہتا ہے۔

۰	سری نگر	۵۲۳۵	۰

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	سمبل	۵۲۰۰	۱۷	
۲	بنڈہ پور	۵۲۰۰	۱۸	
۳	تراگ بل	۹۱۶۰	۹	
۴	جبٹ کسو	۰۰	۹	
۵	کنجلی بن	۰	۶	
۶	گوریز	۷۸۰۰	۱۱	
۷	ہبنگلہ	۸۷۲۵	۱۱	
۸	ہاپ نون	۰۱۶۳۰	۹	
۹	باہرچ	۱۰۷۴۰	۹	
۱۰	سکھنچ	۱۳۱۶۰	۱۵	
۱۱	لال پانی	۱۲۵۰۰	۱۳	
۱۲	اوسرمرہ	۱۳۹۷۰	۱۲	
۱۳	اکارنیور	۷۶۳۶	۱۶	
۱۴	اسکردو	۷۴۴۰	۳	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۱۵۸

سیزدہم ۔ سری نگر سے براہ دراس اسکردو ۱۹ منازل ۲۴۴ میل ✽ یہ رستہ بالکل

خراب ہے ✽

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۹	تاشگام	۰	۱۱۵	
۱۰	کرکجو	۰	۱۴	
۱۱	کنگنی	۰	۱۰	
۱۲	اوسک تہنگ	۰	۱۲	
۱۳	ترکوٹی	۰	۱۴	
۱۴	کرتاک شو	۰	۱۷	
۱۵	ٹولٹی	۰	۱۴	
۱۶	یارکوٹا	۰	۱۴	
۱۷	گول	۰	۱۳	
۱۸	کیپ چنگا	۰	۷	
۱۹	اسکردو	۷۴۴۰	۴	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۴۲

چہاردہم ۔ سری نگر سے لیہ کو ۱۹ منزلیں ۲۵۹ میل ✽ اول منزل بذریعہ کشتی کے طے ہو سکتی ہے چھٹی اور ساتوین منزل مین

دراس یا گذر زوجہ بال ۱۱۳۰۰ فٹ بلند نمبر ۱۴ - اور ۱۵ کے درمیان دریای سندھ پر ایک چوبی پل ہے نمبر ۱۲ و ۱۳ این گذر رانیکا ۱۳۰۰۰ فٹ اونچا ۱۲ و ۱۴ کے درمیان گذر غوتو ۱۴۴۰۰ فٹ اونچا تھا ہے بوجہ والا ٹو موسم گرما مین اسپر چلسکتا ہے لیکن دسمبر سے دراس مین برفباری ہوتی ہے تو پیدل جاسکتے ہین ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سری نگر	۰	۰	
۱	گاندربل	۵۲۳۰	۱۴	
۲	کنگن	۰	۱۲	
۳	گوند	۰	۱۴	
۴	گگن گیر	۰	۹	
۵	سونہ مرغ	۸۶۵۰	۱۰	
۶	بال تل	۰	۱۰	
۷	متاین	۰	۱۶	
۸	دراس	۹۸۲۵	۱۵	
۹	تشگام	۹۳۹۶	۱۵	
۱۰	چانی گوند	۸۶۷۵	۱۸	
۱۱	قلعہ کرگل	۸۷۸۷	۶	
۱۲	شرگول	۱۰۲۹۰	۲۰	
۱۳	کھرپو	۱۱۸۹۰	۱۸	
۱۴	لامہ یورو	۱۱۵۲۰	۱۶	
۱۵	نرلد	۰	۱۸	
۱۶	سا سپول	۰	۱۷	
۱۷	نمو	۰	۱۳	
۱۸	پتیک	۰	۱۳	
۱۹	لیہ	۱۱۵۰۰	۵	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۵۹

پانزوہم - سری نگر سے کشتوار ۷ منازل ۱۰۲ میل ۱۴ - اور ۱۵ منزلین گذر ماربل ۱۱۵۷۰ - ۶ - اور ۷ کے درمیان دو دریا وردوان اور چناب ملتی ہین انپر سے سوار کے جاسکتے ہین - یہ رستہ سرما مین بند رہتا ہے ۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	سرینگر	۰	۰	
۱	اونتی پور	۵۳۵۰	۱۷	
۲	اننت ناگ	۵۶۰۰	۱۶	
۳	دان گام	۰	۱۷	
۴	وکرنجی	۰	۹	
۵	سنگ گور	۰	۱۶	
۶	فعل میدان	۴۱۴۰۰	۱۶	
	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۱	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۲

شانزدہم - جموں سے براہ چینہنی کشتواڑ کو ۱۱ منازل ۱۳۹ میل یہہ رستہ سال بہر کہلا رہتا ہے چند جگہہ خراب ہی۔

۰	جموں	۱۲۰۰	۰	
۱	دہنسال	۱۸۴۰	۱۷	
۲	اودہمپور	۲۵۰۰	۱۴	
۳	بلی ورم تہار	۰	۷	
۴	چینہنی	۰	۱۴	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب فٹ	کیفیت
۵	بٹوتی	۰	۱۲	
۶	اسّتن	۰	۱۶	
۷	کلُن	۰	۱۵	
۸	بہیلا	۰	۱۰	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۱۴	
۱۰	کتائی	۸۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشتواڑ	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۹

ہفتدہم - جموں سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو گیارہ منازل ۱۲۹ ½ میل ۵-اور ۶ نمبر کے درمیان ایک پہاڑ آٹھہ ہزار فٹ بلند ہے ۷-اور ۸ مین گندرشیوجی دس ہزار فٹ بلند پڑتا ہی یہ رستہ بہی برف کے باعث ۳ ماہ تک بند رہتا ہے۔

۰	جموں	۰	۰	
۱	توتانولی تھیکری	۰	۹	
۲	ہتروین سر	۱۸۲۵	۸	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۳	چبان	۰	۱۰	
۴	رام نگر	۴۷۰۰	۱۵	
۵	کوٹھا	۰	۱۳	
۶	ڈودر	۰	۱۴	
۷	آس ہس	۹۵۰۰	۱۰	
۸	بھدرواہ	۵۵۰۰	۱۳	
۹	جنگل وار	۴۱۰۰	۲۱½	
۱۰	کنشی	۳۶۸۵	۱۰	
۱۱	کشٹوار	۵۴۵۰	۱۰	

میزان کل - - - ۱۲۹½

شرودہم - مادہوپور سے براہ بہدرواہ کشتوار ۱۰ منازل ۱۲۹½ میل مادہوپور دریاے راوی کے کنارہ پر ہی - باری دوآب کی نہر کے پاس امرتسر سے ۴۷ میل کے فاصلہ پر - نمبر ۶ مین جترو ہار گذر پڑتا ہی جو کہ ۱۰۱۰۰ فٹ اونچا ہے اس راستہ پر ٹٹو بخوبی چل سکتا ہے ۔

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	مادہوپور	۰	۰	مقام سی مراد ہی جہان بستی نہو اور میدان مین قیام کرنا ہو ۔
۱	تہین	۰	۱۵	
۲	بسولی	۰	۱۲	
۳	بدو	۰	۱۳	
۴	ہرتلی	۰	۱۴	
۵	لوہانگ	۰	۸	
۶	مقام	۰	۱۶	
۷	بہدروا	۵۵۰۰	۱۴	
۸	کشٹوار	۵۴۵۰	۲۷½	

میزان کل - - - ۱۳۹½

نوزدہم - کشٹوار سے براہ کرگل لیہ ۲۳ منازل ۳۰۶ میل - نمبر ۱۰ اور ۱۱ مین گذر بہوٹ کل ۱۴۳۷۰ فٹ بلندہی اسپر بوجہ والے جانور نہین چل سکتے بہوٹ کول پر بسبب برف پڑنے کے ۶ ماہ تک یہ راستہ بند رہتا ہے ۔

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	کشٹوار	۴۵۵۰	۰	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱	پہلگاں	۰	۶	
۲	اگلی	۰	۱۴	
۳	سنگرہ	۰	۱۶	
۴	ہنجا	۰	۱۵	
۵	بیٹھہ گام	۰	۱۳	
۶	مقام	۰	۱۱	
۷	انش	۰	۹	
۸	سُوکنسر	۰	۱۵	
۹	دوموہی	۰	۹	
۱۰	موس کھ لو	۰	۱۲	
۱۱	مقام	۰	۱۲	
۱۲	سورو	۰	۱۰	
۱۳	سان کہو	۰	۱۸	
۱۴	مقام	۰	۱۳	
۱۵	کرگل	۸۷۸۷	۱۳	
۲۸	لیہ ٭	۱۱۵۰۰	۱۲۰	

میزان کل - - - - ۳۰۶

بستم - چمبہ سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو ۹۲½ میل ہے ؎

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	چمبہ	۰	۰	
۱	نیچر	۰	۱۴	
۲	ڈگی ناگرا	۰	۱۰	
۳	پیرسُکل	۰	۱۰	
۴	مقام	۰	۹	
۵	بہدروا	۰	۱۲	
۶	کشتواڑ	۰	۳۷½	

میزان کل - - - - ۹۲½

بست و یکم - کشتواڑ سے براہ زنسکار لیہ تک ۲۷ منازل ۲۹۸ میل ؎ اسی راستہ وزیر زور آور لداخ کو گیا تھا ؎

۰	کشتواڑ	۵۴۵۰	۰	
۱	بگلی	۶۱۵۰	۱۳	
۲	پیاس	۶۳۲۰	۱۱	
۳	نتری	۸۷۰۰	۹½	

٭ نمبر ۱۲ دیکھو

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۴	الہوتی	۶۳۶۰	۱۴	راستہ ۱۲ دیکھو۔ لدے ہوئے جانور اس راستہ پر نہیں چلسکتے گھوڑا بھی بدقت چلسکتا ہی اور صرف ۴ یا ۵ مہینے کھلا
۵	کُنڈہال	۷۶۶۰	۱۱	
۶	مجیل	۹۷۰۰	۱۱	
۷	بجواس	۱۱۵۵۰	۸ ½	
۸	بگجان بروان	۱۵۵۰۰	۷	
۹	گورا	۰	۱۳	
۱۰	اٹہنگ	۱۲۰۲۰	۱۰	
۱۱	سنی	۱۱۵۶۰	۹	
۱۲	پدم *	۱۱۳۷۰	۹	
۱۳	تہونده	۰	۹	
۱۴	انگلا	۰	۱۲	
۱۵	تملبتسی	۱۳۰۵۰	۱۳	
۱۶	پانگاچ	۰	۱۰	
۱۷	نرا	۱۱۸۵۰	۱۰	
۱۸	جُنگ	۱۳۷۲۰	۶	
۱۹	پہوٹاکسا	۱۳۹۰۰	۱۶	
۲۰	ہنونو پتا	۱۳۴۰۰	۱۲	
۲۱	ونلا	۱۰۹۰۰	۱۲	

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۶	لامارو	۱۱۵۲۰	۶	رہتا ہے*
۲۷	لیہ	۱۱۵۰۰	۶۶	

میزان کل ۔۔۔ ۲۹۸

بست و دوم - پالم پور سے براہ کلو لیہ کو ۲۸ منزلیں ۳۵۷ میل پالم پور ایک نو آباد شہر جالندہر سے ۹۶ میل ۴۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا ہی۔ کرم کلو کا خاص شہر ۱۱ - اور ۱۵ نمبر میں دریاے چناب پر پل * ۲۷ و ۲۸ میں دریاے سندھ ملتا ہے - یہ رستہ قریب ۷ ماہ تک بند رہتا ہے - اونٹ اسپر چلسکتا ہی - نمبر ۲ میں سڑک علاقہ مہاراجہ صاحب میں آتی ہی*

نمبر شمار	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۱	بیجناتہہ	۰	۱۰	
۲	ولو	۰	۱۳	
۳	جب انگری	۰	۱۴	
۴	بدونی	۰	۱۵	

* پدم خاص شہر زنسکار ہی*

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۵	کرم	۰	۱۵	
۶	سلطانپور	۰	۱۵	
۷	نگر	۰	۱۴	
۸	جگت سُک	۰	۸	
۹	پلنچین		۱۰	
۱۰	رُہالا		۱۲	
۱۱	کوک سر	۱۰۲۶۱	۱۶	
۱۲	سلو	۰	۱۱	
۱۳	گندلا	۰	۱۰	
۱۴	کرو ونگ	۰	۱۲	
۱۵	کلنگ	۰	۱۳	
۱۶	ورجا	۰	۱۰	
۱۷	پٹ لشنو	۰	۹	
۱۸	زنگ زنگ بر	۰	۹	
۱۹	کلونوکلنگ	۰	۱۷	
۲۰	سُمر جوبر	۰	۱۱	
۲۱	ہمدو	۰	۱۸	
۲۲	سنگمین	۰	۱۵	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۳	رکچین	۱۵۰۰۰	۱۸	
۲۴	ویرزنگ	۰	۱۲	
۲۵	گہیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۲۶	مجلانانگ		۲۳	
۲۷	چوموت	۱۰۵۰۰	۱۲	
۲۸	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ... ۳۷۵

بست وسوم ـ شملہ سے براہ وانگتو اور سپتی کے لیہ کو اوّل پہلی ۲۰ منزلین علاقہ انگریزی پہر علاقہ والی کشمیر بین ہین۔ گہوڑے کا چلنا اسپر بہت مشکل ہے یہ راستہ بھی صرف چند ہی ماہ کہلتا ہے۔

۱	شملہ	۰	۰	
۱۷	وانگتو	۰	۱۲	
۱۸	ذکمرہ سپتی والا	۱۲۷۷۴	۱۱	
۱۹	کچی	۰	۱۶	
۲۰	کیوزر	۱۳۴۰۰	۱۲	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۲۱	جگھٹا	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۲	ڈونتاگ	۱۶۰۰۰	۱۰	
۲۳	اُلم ڈونگ	۰	۱۷	
۲۴	نرپوسمدو	۱۵۴۰۰	۲۰	
۲۵	کینگاڈوم	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۶	کہرزوک	۱۴۹۰۰	۱۳	
۲۷	پوگا	۰	۱۷	
۲۸	مقام	۰	۱۳	
۲۹	تھنگچی	۱۴۹۰۰	۱۲	
۳۰	ڈبیرنگ	۰	۱۴	
۳۱	گیا	۱۳۵۰۰	۱۶	
۳۲	ماجہ ٹونگ	۰	۲۳	
۳۳	چوشوٹ	۰	۱۲	
۳۴	لیہ	۱۱۵۰۰	۱۰	

میزان کل ۴۳۰

بست وچہارم - لیہ سی براہ چوربٹ اسکردو کو ۱۶ منازل ۲۰۹ ۱/۲ میل -

چوربٹ گذر ۱۶۷۰۰ فٹ اونچا ۷ و ۸ منزل بین پڑتا ہے ؞

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱	نمو	۰	۱۸	
۲	تابروح	۰	۱۰	
۳	نمس گام	۰	۱۷	
۴	کہلسی	۰	۱۰	
۵	سکربچن	۰	۱۶	
۶	گوٹاہنو	۰	۱۷	
۷	مقام	۰	۱۰	
۸	بیون	۰	۲۱	
۹	داؤ	۰	۹	
۱۰	سرمو	۰	۱۰	
۱۱	لہیلو	۰	۷ ۱/۲	
۱۲	کہرکونہ	۰	۸	
۱۳	کرو	۰	۱۶	
۱۴	گرس	۰	۹	
۱۵	نرہ	۰	۱۴	

نمبر منزل	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۶	اسکردو	۷۴۴۰	۱۷	

میزان کل - - - ۲۰۹ ½

بست و پنجم - لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۳۵ منازل ۵۱۵ میل نمبر ۳ اور ۴ مین دریاسے شایک ملتا ہے یہ رستہ چار پانچ ماہ تک کہلا رہتا ہے - ۱۱ منازل مین کچھ گہاس دکہائی دیتا ہے ورنہ اور مکانات پیر ہیزم سوختنی بہی نہین ملتین یابو بار شدہ اسپر بخوبی چل سکتا ہے۔

نمبر منزل	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۰	۰	
۱	متقام	۱۵۵۰۰	۱۲	
۲	کہردونگ	۱۳۵۰۰	۱۵	
۳	کہرچو	۱۰۴۳۰	۱۲	
۴	تگر	۱۰۰۳۰	۱۳	
۵	پانی سکر	-	۱۴	
۶	چونگ تونگ	۱۱۵۰۰	۱۳	
۷	ٹوٹیلک	۱۳۰۰۰	۱۳	
۸	سرحوض خواجہ	۱۵۵۰۰	۱۳	
۹	برنگ سمبہر	۱۵۴۰۰	۹	
۱۰	تمکہ مرگہٹی	۱۵۱۰۰	۲۲	
۱۱	برچمی	۱۶۰۰۰	۱۲	
۱۲	قزل انگور	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۳	دولت بیگ الدی	۱۷۲۰۰	۱۸	
۱۴	برزنگ سا	۱۶۵۰۰	۲۳	
۱۵	وہاب جلگاہ	۱۶۰۰۰	۱۹	
۱۶	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۱۵	
۱۷	چیرا	۱۶۴۸۰	۱۲	
۱۸	سوگیت	۱۳۰۰۰	۱۸	
۱۹	شاہدولا	۱۱۵۰۰	۱۳	
۳۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل - - - ۵۱۵

بست و ششم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو ۵۴ منازل ۶۱۰ میل سمت ۱۹ مین فورسائیتہہ صاحب اس رستہ سے ایلچی ۱۸۷۳ء

آیا تہا تمام رستون مین سے یارقند کو یہ رستہ آسان ہے اسپر اونٹ بہی چل سکتا ہے۔ گہاس لکڑی اسطرف دو تین منزل مین نہین ملتے مگر سرما مین یہ رستہ بہی بند ہوجاتا ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱	ٹکسی	۰	۱۳	
۲	حمری	۰	۱۶	
۳	زنگزال	۰	۱۱	
۴	چول تک	۰	۱۳	
۵	درہ گو	۰	۱۹	
۶	ٹانگیجی	۱۲۸۰۰	۷	
۷	مقام	۰	۱۱	
۸	ٹوکنگ	۱۴۰۸۶	۱۱	
۹	چارکنگ	۱۶۷۰۰	۱۴	
۱۰	گہنلی	۱۶۱۴۰	۱۲	
۱۱	چولونبرال	۱۴۷۶۰	۱۲	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۴	
۱۳	مقام	۱۶۵۰۰	۲۱	
۱۴	ایضاً	۱۷۰۰۰	۲۰	
۱۵	سمبد	۱۷۰۰۰	۲۵	
۱۶	قشنگ لونگ	۱۶۷۰۰	۱۱	
۱۷	قزل جلگا	۰	۱۴	
۱۸	خشک میدان	۱۵۶۰۰	۱۸	
۱۹	شور جلگاہ	۱۵۹۰۰	۱۸	
۲۰	جہیل کرتہ ناگاہ	۱۶۹۰۰	۱۴	
۲۱	ملک شاہ	۱۵۳۰۰	۲۵	
۲۴	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۴	
۲۵	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ---- ۶۱۰

بست وہفتم۔ سرما کا رستہ لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۲۶ منازل۔
یہ رستہ بوجہہ والے ٹٹووان کے قابل ہے نومبر سے فروری تک کہلا رہتا ہے۔
لیہ۔ سبو۔ دگر۔ اگیام۔ پکرٹا

چیچاک - لاہہ کنیت یاشایک - جنگ جنگل - ویگ یلاق مندرلک کنگ لک - سلطان جشکم - دہنہ مرغی بلکہ سمرغ - بُرج - قزل انگور - دولت بگدی - ہرلگسا - وہاب جلگاہ ملک شاہ - کفلونگ - جنبہ بگہن بجزلدی - کرکدہ جنگل - یارقند ۰۰

لسٹ وہشتم - لیہ سے براہ جنگ چمنو یارقند کو مسٹر ہوڑ صاحب نے اول دفعہ شروع کیا تھا ۰۰ ۳۶ منازل ۵۴۶½ میل

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چونگ تونگ	۰	۱۷	
۱۴	نش چو	۰	۱۵	
۱۵	لنگرہ تہنگ	۰	۲۱	
۱۶	بُرچی	۰	۱۰½	
۱۷	سکارہ شو	۰	۱۰	
۱۸	قرہ لجنگاہ	۰	۱۴½	
۱۹	خشک میدان	۰	۱۶	
۲۰	شورجنگاہ	۰	۱۰	
۲۱	ادگ تونگ	۰	۲۱	
۲۲	وہاب جلگاہ	۰	۱۰	
۲۳	اکتہاگ	۰	۱۵½	
۳۶	یارقند		۲۳۵	
	میزان کل ۔۔۔۔۔۔		۵۴۶½	

لسٹ ونہم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مشرقی رستہ ۳۴ منازل ۶۲۸ میل ہے ۰۰

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰	۰	
۱۲	گوگرا	۱۵۵۰۰	۱۵۱	
۱۳	چنگ تونگ	[illegible]	۱۷	
۱۴	نش چو	۱۷۷۰۰	۱۵	
۱۵	تہنک تہنک زری	۱۷۳۰۰	۲۱	
۱۶	جوتہنگ	۱۷۱۰۰	۱۸	
۱۷	نوکرہ تہنگ	۱۷۲۰۰	۱۶	

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۱۸	تھلاٹ	۱۶۴۰۰	۱۵	
۱۹	نیگیا	۱۶۲۰۰	۳۰	
۲۰	درہ کاراکاش	۲۵۰۰۰	۲۴	
۲۱	شاہ دولا	۱۱۵۰۰	۱۸	
۴۳	یارقند	۴۰۰۰	۲۴۰	

میزان کل ... ۶۲۸

سی ام - لیہ سے گرکو ۲۰ منازل - ۴۲۵ میل ہے۔

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	لیہ	۱۱۵۰۰		
۱	بجرشوٹ	۰	۱۰	
۲	خواجہ لونگ	۰	۱۲	
۳	گیا	۱۳۵۰۰	۱۴	
۴	دیبرنگ	۰	۱۶	
۵	تھوگنجی	۱۴۹۰۰	۱۴	
۶	قیام	۰	۱۲	
۷	یوگا	۰	۱۳	
۸	فے یا	۰	۱۳	
۹	نمو	۰	۱۲	
۱۰	مقام	۰	۱۷	
۱۱	مقام	۰	۱۷	
۱۲	ڈورا	۱۳۸۰۰	۱۰	
۱۷	تشی گونگ	۰	۵۵	
۱۸	گرہ	۰	۳۰	

میزان کل ۲۵۴

سی ویکم - پالم پور سے براہ چنگ چمنو یارقند لیہ چھوڑ کر ۶۵ منازل ۹۲۳ میل

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	۰	۰	
۰	ماجہ لونگ	۰	۳۳۵	
۰	چمری	۰	۷	
۴۹	شاہ دولا	۰	۳۴۱	
۶۵	یارقند	۰	۲۴۰	

میزان کل ... ۹۲۳

سی و دوم - پالم پور سے براہ کاراکورم

یارقند کو ۶۲ منازل ۷۸ میل ہے				
نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	پالم پور	.	.	
۲۶	بجہ لونگ	.	۳۳۵	
۲۷	جمری	.	۷	
۲۸	تگہنگ	.	۱۰½	
۲۹	تین یار	.	۲۰	
۳۰	چاپاٹی	.	۲۰	
۳۱	تکمہ	.	۱۵	
۴۶	شاہ دولا	.	۲۲۳	
۶۲	یارقند	.	۲۴۰	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۸۷۰

سنی سوم - راولپنڈی سے سری نگر تک براہ ایبٹ آباد یہ راستہ مغلوں کو بہت پسند تھا۔ مظفر آباد سے بارہ مولا تک اسمین گرمی رہتی ہے

نمبر	نام منزل	بلندی بحساب فٹ	فاصلہ بحساب میل	کیفیت
۰	راولپنڈی	.	.	
۱	کوہری	.	۴۰	
۲	گھوڑا گلی	.	۹	
۳	ڈونگا گلی	.	۱۱	
۴	بارا گلی	.	۸	
۵	ایبٹ آباد	.	۱۴	
۶	مانسہرا	.	۱۲½	
۷	گمڑہی	.	۱۹	
۸	مظفر آباد	.	۹	
۹	ہٹیان	.	۱۷	
۱۰	کنڈہ	.	۱۱	
۱۱	کہٹائی	.	۱۳	
۱۲	شاہ درہ	.	۱۲	
۱۳	جنگل	.	۱۴	
۱۴	بارہ مولا	.	۱۸	
۱۵	پٹن	.	۱۴	
۱۶	سری نگر	.	۱۷	

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۳۷½

سنی چہارم فاصلہ مقامات شرقی کشمیر

			گہنٹہ
سری نگر	سے	کہنہ بل	۲۵
اننت ناگ	سے	لوکہ بہون	۵
ایضاً	سے	اچہہ بل	۶
اچہہ بل	سے	نوبوگ	۸
نوبوگ	سے	کوکرناگ	۱۲
کوکرناگ	سے	ورناگ	۷½
ورناگ	سے	روزلو	۸
روزلو	سے	بندوسہر	۱۰½
بندوسہر	سے	نومان	۱۰½

شی و پنجم - فاصلہ مقامات غربی کشمیر ؞

نمبر	نام	عرصہ گہنٹہ
	سری نگر	.
۱	شادی پور	۴
۲	گاندربل	۸
۳	پٹن	۸
۴	پلہالن	۸½
۵	سنبل	۵½
۶	مانسبل	۷
۷	ماجن	۸
۸	جزیرہ لنکا	۱۰
۹	بنڈہ پور	۱۲
۱۰	الیشو	۱۳
۱۱	کیوناس	۱۴
۱۲	سوپور	۱۰
۱۳	اوت کولا	۲۰
۱۴	بارہ مولا	۱۳½

وانگت کے کہنڈراتین جو درہ سندہ مین دلچسپ ہین۔ سنہ مرغ بہی جہان سے وہان کا راستہ یہ ہے۔ امیر انکدل۔ نوشہرہ ۲ میل ؞ سودرہ ۲ میل ؞ دہلشہ باغ ۸ میل ؞ گاندربل ۲ میل ؞ نونر ۴ میل ؞ کیونل باغ ۴ میل ؞ پُل ۱½ میل ؞ وردگون ۱½ میل ؞ کچ منبل ۳ میل ؞ وانگت ۲½ میل ؞ کہنڈرات کل سرینگر سے ۱۸ میل ہین کار تہصاف سینڈ و عمدے نوشہرہ مین کارخانہ ۱½ میل کا غذ اور بہت سے کہنڈرات دیکہنے مین آتے ہین۔ راج دین ۲ بل ان کہنڈرات کی بہت نزدیک ہے وانگت کی کہنڈرات مارتنڈ و اونتی پور کے مشابہ ہین ؞

نقشہ مردم شماری قصبہ جات خاص و کلان قلمرو کشمیر

نام قصبہ جات	ہندو			مسلمان			حبشی			میزان کل			کیفیت
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
شہر سرینگر	۲۲۱۰۲	۱۲۵۶۵	۳۴۶۶۷	۵۴۳۵۶	۴۲۳۲۰	۹۶۶۷۶	۹۰	۲۸	۱۱۸	۷۶۵۱۸	۵۶۰۶۳	۱۳۲۶۸۱	معہ فوج سرکاری
پانپور	۴۹	۵۲	۱۰۱	۱۰۵۲	۹۳۹	۱۹۹۱	۰	۰	۰	۱۱۰۱	۹۹۱	۲۰۹۲	
بیج بہارہ	۱۷۸	۱۱۸	۲۹۶	۱۰۲۰	۹۰۴	۱۹۲۴	۲۶	۱۶	۴۲	۱۲۲۴	۱۰۳۸	۲۲۶۲	
اننت ناگ	۴۴۳	۴۹۰	۹۳۳	۲۱۸۶	۱۴۰۴	۳۵۹۰	۱۹	۱۴	۳۳	۲۹۰۰	۲۷۵۶	۵۶۵۶	
شوپیان	۳۴۱	۵۶	۳۹۰	۱۲۲۸	۱۱۰۵	۲۳۳۳	۰	۰	۰	۱۲۵۱	۱۱۰۲	۲۳۵۳	
سوپور	۲۸۸	۲۳۵	۵۲۳	۱۷۵۸	۱۶۹۰	۳۴۴۸	۲	۱	۳	۲۰۴۸	۱۹۲۵	۳۹۷۳	
بارہ مولا	۲۲۰	۱۹۶	۴۱۶	۱۸۵۹	۱۸۵۷	۳۷۱۶	۱۴۹	۱۴۳	۲۹۲	۲۲۲۸	۲۱۹۶	۴۴۲۴	

نقشہ مردم شماری کل قلمرو جموں و کشمیر و دیگر علاقجات سری مہاراجہ صاحب بہادر

نام ملک	ہندو			مسلمان			جلبشی			بودھ			میزان کل
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان	
قلمرو جموں	۲۲۹۹۲۲	۲۱۴۴۵۲	۴۴۴۳۷۴	۳۴۳۲۷۱	۲۹۶۳۲۴	۶۴۵۳۴۳	۲۴۳۴۲	۲۲۵۱۵	۴۶۸۵۷	۰	۰	۰	۸۶۱۰۶۸
کشمیر	۲۸۷۱۹	۲۲۴۱۳	۵۱۱۳۲	۴۱۹۲۵۲	۲۰۸۰۳۴	۴۲۲۸۲۸	۱۶۵۴	۱۲۶۲	۲۲۲۶	۰	۰	۰	۳۹۱۸۴۲
لداخ گلگت اسکردو	۲۵۶۶	۳	۲۵۶۹	۴۱۹۴۴	۳۹۷۱۵	۸۱۶۶۲	۰	۰	۰	۱۰۷۸۴	۹۴۷۰	۲۰۲۵۴	۱۰۴۴۶۵
پونچھ	۳۰۱۱	۲۴۱۳	۵۴۲۴	۴۳۰۳۳	۳۵۸۱۸	۷۲۱۴۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۷۵۶۶
میزان کل	۲۶۴۲۱۸	۲۳۹۲۸۱	۵۰۳۴۹۹	۸۷۱۲۹۶	۷۴۶۷۴۰	۹۱۸۵۳۶	۲۵۹۹۶	۲۳۹۸۶	۴۹۲۸۲	۱۰۷۸۴	۹۴۷۰	۲۰۲۵۴	۲۵۴۳۹۵۲

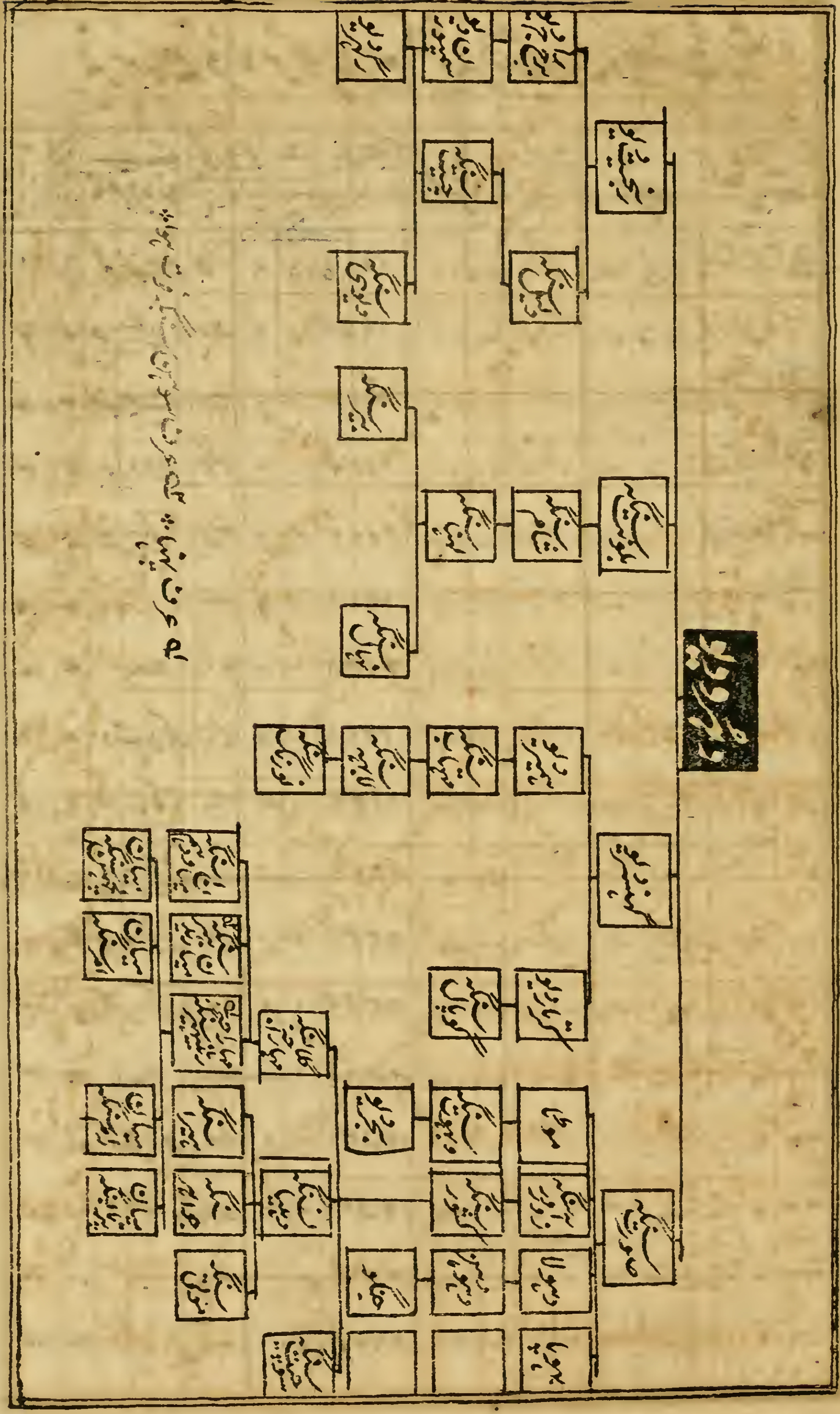

فہرست فرمانروایان کشمیر بقید عہد حکومت و مدت

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	روز	سنہ جلوس کلجگی	سمت بکرمی	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	کیفیت
ترنگ اول ۱	۱	گونند سویم	۳۵	۰	۰	۱۹۱۹				گونند اول جو کورو پانڈوں کا ہمعصر تھا سمت ۶۵۳ کلجگی میں تھا۔ راجگان گم شدہ کا عہد حکومت ۱۲۶۶ سال ہے۔
۲	۲	ویبیشن	۵۳	۶	۰	۱۹۵۴				
۳	۳	اندرجیت	۳۵	۰	۰	۲۰۰۷				
۴	۴	راون	۳۵	۰	۰	۲۰۴۲				
۵	۵	وبیشن	۳۵	۶	۰	۲۰۷۷				
۶	۶	کنر	۴۰	۹	۰	۲۱۰۸				
۷	۷	سِدھ	۶۰	۰	۰	۲۱۴۸				
۸	۸	اوت پلاکھہ	۳۰	۶	۰	۲۲۰۸				
۹	۹	ہرنیاکھہ	۳۷	۷	۰	۲۲۳۹				
۱۰	۱۰	ہرنیہ کول	۶۰	۰	۰	۲۲۷۷				
۱۱	۱۱	وسہ کول	۶۰	۰	۰	۲۳۳۷				
۱۲	۱۲	مہرہ کول	۷۰	۰	۰	۲۳۹۷				
۱۳	۱۳	بک	۶۳	۰	۰	۲۴۶۷				
۱۴	۱۴	کہتہ نند	۳۰	۰	۰	۲۵۳۰				
۱۵	۱۵	وسہ نند	۵۲	۲	۰	۲۵۶۰				
۱۶	۱۶	نر	۶۰	۰	۰	۲۶۱۲				
۱۷	۱۷	اکھہ	۶۰	۰	۰	۲۶۷۲				

نمبر	نمبر [illegible]	نام فرمانروایان	عہد حکومت: برس	ماہ	روز	سن کلجگی	سمت بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت	
۱۸	۱۸	گوبادت	۶۰	۶	۰	۲۷۳۲				ان ۱۲ راجاؤنکا مدت	
۱۹	۱۹	گوکرن	۵۷	۱۰	۰	۲۷۹۲				سال حکومت ۱۰۲۴	
۲۰	۲۰	نراندرادت	۳۶	۳	۰	۲۸۵۰				ہے یہ راج ترنگنی کے اول	
۲۱	۲۱	اندہ جدہشٹر	۵۶	۵	۰	۲۸۸۶				ترنگ کے راجہ ہیں*	
۲۲	۱	پرتاپادت	۳۲	۰	۰	۲۹۴۳				ان ۶ راجاؤنکا	دوسرا ترنگ
۲۳	۲	جلوک	۳۲	۰	۰	۲۹۷۵				مدت حکومت	
۲۴	۳	تونجنین	۳۶	۰	۰	۳۰۰۷				۱۹۲ برس ہے*	
۲۵	۴	بجی	۸	۰	۰	۳۰۴۳					
۲۶	۵	جے اندر	۳۷	۰	۰	۳۰۵۱					
۲۷	۶	سنبدیمان آرہی*	۴۷	۰	۰	۳۰۳۳۸	۴۴				
۲۸	۱	میگھواہن	۳۴	۰	۰	۳۱۳۵	۹۱		۳۴	ان ۱۰ راجاؤن	تیسرا ترنگ
۲۹	۲	سرشٹ سین	۳۰	۰	۰	۳۱۶۹	۱۲۵		۶۸	کا عہد حکومت	
۳۰	۳	ہرن	۳۰	۰	۰	۳۱۹۹	۱۵۵		۹۸	۵۸۷ برس ہے*	
۳۱	۴	ماترگپت	۴	۹	۰	۳۲۲۹	۱۸۵		۱۲۸		
۳۲	۵	پرورسین	۶۰	۰	۰	۳۲۳۳	۱۹۸		۱۳۲		
۳۳	۶	جدہشٹر	۳۸	۳	۰	۳۲۹۳	۲۴۹		۱۹۲		
۳۴	۷	نراندرآدت	۱۳	۰	۰	۳۳۳۶	۲۸۸		۲۳۱		
۳۵	۸	رناوت	۳۰۰	۰	۰	۳۳۴۵	۳۰۱		۲۴۴		

* اسکے عہد میں بکرمی سمت شروع ہوا*

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	عہد حکومت ماہ	عہد حکومت روز	سمت کلی	سمت بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۳۶	۹	بکرماوت	۴۲	۰	۰	۳۶۴۵	۶۰۱		۵۴۴	
۳۷	۱۰	بالاوت	۳۵	۰	۰	۳۶۸۷	۶۴۳	۳	۵۸۶	
۳۸	۱	دُرلب سون	۳۶	۰	۰	۳۷۲۲	۶۷۸	۳۸	۶۲۱	چوتھا ترنگ
۳۹	۲	دُرلبک	۵۰	۰	۰	۳۷۵۸	۷۱۴	۷۴	۶۵۷	
۴۰	۳	چندرآپیڈ	۸	۸	۸	۳۸۰۸	۷۶۴	۱۲۴	۷۰۷	
۴۱	۴	تاراپیڈ	۴	۰	۰	۳۸۱۶	۷۷۲	۱۳۲	۷۱۵	
۴۲	۵	للتاوت	۳۶	۴	۰	۳۸۲۰	۷۷۶	۱۳۶	۷۱۹	
۴۳	۶	کولیاپیڈ	۱	۰	۰	۳۸۵۷	۸۱۳	۱۷۳	۷۵۶	
۴۴	۷	بجراوت	۷	۰	۰	۳۸۵۸	۸۱۴	۱۷۴	۷۵۷	
۴۵	۸	پرتھواپیڈ	۴	۰	۰	۳۸۶۵	۸۲۱	۱۸۱	۷۶۴	
۴۶	۹	سنگراماپیڈ	۰	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۷	۱۰	ججّ	۳	۰	۰	۳۸۶۹	۸۲۵	۱۸۵	۷۶۸	
۴۸	۱۱	جیاپیڈ	۳۰	۰	۰	۳۸۷۲	۸۲۸	۱۸۸	۸۷۱	
۴۹	۱۲	للتاپیڈ	۱۲	۰	۰	۳۹۰۲	۸۵۸	۲۱۸	۸۰۱	
۵۰	۱۳	سنگراماپیڈ	۷	۰	۰	۳۹۱۴	۸۷۰	۲۳۰	۸۱۳	
۵۱	۱۴	چیبٹاپیڈ	۱۲	۰	۰	۳۹۲۱	۸۷۷	۲۳۷	۸۲۰	
۵۲	۱۵	اجناپیڈ	۳۶	۰	۰	۳۹۳۳	۸۸۹	۳۱۹	۸۳۲	
۵۳	۱۶	اننگاپیڈ	۵	۰	۰	۳۹۶۹	۹۲۵	۳۵۵	۸۶۸	

نمبر عام	نمبر خاص	نام فرمانروا ے	عہد حکومت برس	ماہ	دن	سن کلجگی	سن بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت	
۵۴	۱۷	اوتپلا پیڈ	۶	۰	۰	۳۹۷۴	۹۳۰	۳۶۰	۸۷۳		
۵۵	۱	اونتی ورما	۲۸	۰	۰	۳۹۸۰	۹۳۶	۲۹۶	۸۷۹	پانچوین ترنگ	پانچوان ترنگ
۵۶	۲	شنکرورما	۱۸	۰	۰	۴۰۰۸	۹۶۴	۳۲۴	۹۰۷	کے ان ۱۱	
۵۷	۳	گوپال ورما	۲	۰	۰	۴۰۲۶	۹۸۲	۳۴۳	۹۲۵	راجاؤن نے	
۵۸	۴	سنکٹ ورما	۰	۰	۱۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷	۴۸ برس	
۵۹	۵	سوگندا رانی	۲	۰	۰	۴۰۲۸	۹۸۴	۳۴۴	۹۲۷	راج کیا۔	
۶۰	۶	پنگو	۱۰	۰	۰	۴۰۳۰	۹۸۶	۳۴۶	۹۲۹		
۶۱	۷	چکرورما	۱۱	۰	۰	۴۰۴۰	۹۹۶	۳۵۶	۹۳۹		
۶۲	۸	شیرورما	۱	۰	۰	۴۰۵۱	۱۰۰۷	۳۶۷	۹۵۰		
۶۳	۹	پارتھہ	۸	۰	۰	۴۰۵۲	۱۰۰۸	۳۶۸	۹۵۱		
۶۴	۱۰	چکرورما	۲	۰	۰	۴۰۶۰	۱۰۱۶	۳۷۶	۹۵۹		
۶۵	۱۱	اونمتاورما و شورورما	۲	۰	۰	۴۰۶۲	۱۰۱۸	۳۷۸	۹۶۱		
۶۶	۱	یوشسکر	۸	۵	۲۴	۴۰۶۴	۱۰۲۰	۳۸۰	۹۶۳		چھٹا ترنگ
۶۷	۲	ورنٹ		۰	۶	۴۰۷۲	۱۰۲۸	۳۸۸	۹۷۱		
۶۸	۳	سنگرام	۰	۶	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲		
۶۹	۴	پیردہ گپت	۱	۴	۰	۴۰۷۳	۱۰۲۹	۳۸۹	۹۷۲		
۷۰	۵	کھیمہ گپت	۸	۶	۰	۴۰۷۴	۱۰۳۰	۳۹۰	۹۷۳		
۷۱	۶	ابھی منیو	۱۳	۱۰	۰	۴۰۸۲	۱۰۳۸	۳۹۸	۹۸۱		

	نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	عہد حکومت برس	ماہ	روز	سمت لوکیکی	سمت بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت
	۷۲	۷	نندگپت	۱	۱	۰	۴۰۹۶	۱۰۵۲	۴۱۲	۹۹۵	اِن چھٹے ترنگ کے
	۷۳	۸	ترہبون گپت	۱	۱۱	۰	۴۰۹۷	۱۰۵۳	۴۱۳	۹۹۶	۱۰ راجاؤں نے ۸۴ برس
	۷۴	۹	بہیمہ گپت	۵	۴	۰	۴۰۹۸	۱۰۵	۴۱۴	۹۹۷	راج کیا
	۷۵	۱۰	دیدارانی	۲۳	۰	۰	۴۱۰۵	۱۰۶۱	۴۲۱	۱۰۰۴	
ساتواں ترنگ	۷۶	۱	سنگرام دیو	۲۴	۹	۲۲	۴۱۲۸	۱۰۸۴	۴۴۴	۱۰۲۷	ساتویں ترنگ کے اِن
	۷۷	۲	ہریراج	۰	۰	۲۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	۶ راجاؤں نے ۹۶
	۷۸	۳	اننت دیو	۵۲	۰	۰	۴۱۵۲	۱۱۰۸	۴۶۸	۱۰۵۱	برس راج کیا
	۷۹	۴	کلش دیو	۸	۰	۰	۴۲۰۴	۱۱۶۰	۵۲۰	۱۱۰۳	
	۸۰	۵	اوت کرش	۔	۰	۲۲	۴۲۱۲	۱۱۶۸	۵۲۸	۱۱۱۱	
	۸۱	۶	ہرش دیو	۱۱	۰	۲۶	۴۲۱۳	۱۱۶۹	۵۲۹	۱۱۱۲	
آٹھواں ترنگ	۸۲	۱	اوچل	۱۰	۴	۱	۴۲۲۴	۱۱۸۰	۵۴۰	۱۱۲۳	[illegible] حکومت کی
	۸۳	۲	رڈ	۰	۰	½	۴۲۲۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۴	۳	سلہن	۰۰	۳	۲۷	۴۲۲۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۵	۴	سوسل	۸	۰	۱۰	۴۲۲۴	۱۱۹۰	۵۵۰	۱۱۳۳	
	۸۶	۵	بکھاچر	۰	۶	۱۲	۴۲۴۲	۱۱۹۸	۵۵۸	۱۱۴۱	
	۸۷	۶	سوسل مرتبہ ثانی	۶	۰	۲۷	۴۲۴۳	۱۱۹۹	۵۵۹	۱۱۴۲	
	۸۸	۷	جے سنگہ	۲۶	۱۱	۲۷	۴۲۱۹	۱۲۰۵	۵۶۵	۱۱۴۸	
	۸۹	۸	پرمانو	۹	۶	۰	۴۲۷۵	۱۲۳۱	۵۹۱	۱۱۷۴	

نمبر عام	نمبر خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۹۰	۹	ورتی دیو	۷	۰	۰	۴۲۸۵	۱۱۴۱	۶۰۱	۱۱۸۴	آٹھویں ترنگ کے
۹۱	۱۰	اوپیہ دیو	۹	۴	۱۷	۴۲۹۲	۱۲۴۸	۶۰۸	۱۱۹۱	ان ۱۸ فرمانرواؤں
۹۲	۱۱	جسہ دیو	۱۸	۰	۱۳	۴۳۰۲	۱۲۵۸	۶۱۸	۱۲۰۱	نے ۱۸۱ برس راج
۹۳	۱۲	جگ دیو	۱۴	۳	۳	۴۳۲۱	۱۲۷۷	۶۳۷	۱۲۲۰	کیا عہد اسلامیہ
۹۴	۱۳	راجدیو	۲۳	۳	۲۷	۴۳۳۵	۱۲۹۱	۶۵۱	۱۲۳۴	مسلمان شدہ
۹۵	۱۴	سنگرام دیو	۱۶	۰	۰	۴۳۵۸	۱۳۱۴	۶۷۴	۱۲۵۷	ہنود کشمیر کے
۹۶	۱۵	رام دیو	۲۱	۱	۱۲	۴۳۷۴	۱۳۳۰	۶۹۰	۱۲۷۳	سلاطین کا
۹۷	۱۶	لچھمن دیو	۱۳	۳	۱۲	۴۳۹۶	۱۳۵۲	۷۱۱	۱۲۹۴	۱۳ برس حصے
۹۸	۱۷	سہمہ دیو	۱۴	۵	۲۷	۴۴۰۹	۱۳۶۵	۷۲۴	۱۳۰۷	
۹۹	۱۸	سہدیو	۱۹	۳	۲۵	۴۴۲۳	۱۳۷۹	۷۳۸	۱۳۱۱	
۱۰۰	۱	رینچن شاہ	۳	۰	۰	۴۴۴۲	۱۳۹۸	۷۵۸	۱۳۴۱	
۱۰۱	۲	اودیا دیو	۱۵	۰	۰	۴۴۴۵	۱۴۰۱	۷۶۱	۱۳۴۴	
۱۰۲	۳	کوٹہ رانی	۰	۵	۰	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۳	۴	شمس الدین	۳	۰	۵	۴۴۶۰	۱۴۱۶	۷۷۶	۱۳۵۹	
۱۰۴	۵	سلطان جمشید	۱	۱۰	۰	۴۴۶۳	۱۴۱۹	۷۷۹	۱۳۶۲	
۱۰۵	۶	علاؤ الدین	۱۲	۰	۱	۴۴۶۵	۱۴۲۱	۷۸۱	۱۳۶۴	
۱۰۶	۷	شہاب الدین	۱۹	۰	۰	۴۴۷۷	۱۴۳۳	۷۹۳	۱۳۷۶	
۱۰۷	۸	قطب الدین	۱۶	۰	۰	۴۴۹۶	۱۴۵۲	۸۱۲	۱۳۹۵	

نمبر سلسلہ	نمبر خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سن کلجگی	سن بکرمی	سن ہجری	سن عیسوی	کیفیت
۱۰۸	۹	سکندر بت شکن	۲۴	۰	۰	۴۵۱۲	۱۴۶۸	۸۲۸	۱۴۱۱	
۱۰۹	۱۰	علی شاہ	۷	۰	۰	۴۵۳۶	۱۴۹۲	۸۵۲	۱۴۳۵	
۱۱۰	۱۱	زین العابدین	۵۰	۰	۰	۴۵۴۳	۱۴۹۹	۸۹۹	۱۴۴۲	
۱۱۱	۱۲	حیدر شاہ	۱	۲	۰	۴۵۹۳	۱۵۴۹	۹۰۹	۱۴۹۲	
۱۱۲	۱۳	حسن شاہ	۱۱	۰	۰	۴۵۹۴	۱۵۵۰	۹۱۰	۱۴۹۳	
۱۱۳	۱۴	محمد شاہ				۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	تنازعہ محمد شاہ
۱۱۴	۱۵	فتح شاہ								فتح شاہ
۱۱۵	۱۶	محمد شاہ								ابراہیم شاہ
۱۱۶	۱۷	فتح شاہ								و نازک شاہ
۱۱۷	۱۸	محمد شاہ								
۱۱۸	۱۹	فتح شاہ	۳۴	۰	۰	۴۶۰۵	۱۵۶۱	۹۲۱	۱۵۰۴	
۱۱۹	۲۰	محمد شاہ								
۱۲۰	۲۱	ابراہیم شاہ								
۱۲۱	۲۲	نازک شاہ								
۱۲۲	۲۳	محمد شاہ								
۱۲۳	۲۴	شمس الدین	۱	۰	۰	۴۶۳۹	۱۵۹۵	۹۵۵	۱۵۳۸	
۱۲۴	۲۵	اسمعیل	۲	۰	۰	۴۶۴۰	۱۵۹۶	۹۵۶	۱۵۳۹	
۱۲۵	۲۶	ابراہیم ثانی	۱	۰	۰	۴۶۴۲	۱۵۹۸	۹۵۸	۱۵۴۱	

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ لوکک	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
۱۲۶	۲۷	مرزا حیدر کاشغری	۱۰	۰	۰	۴۶۴۳	۱۵۹۹	۹۵۹	۱۵۴۲	
۱۲۷	۲۸	اسمعیل شاہ وتنازعہ	۱	۰	۰	۴۶۵۲	۱۶۰۹	۹۶۹	۱۵۵۲	
۱۲۸	۱	ملک دولت چک	۱	۰	۰	۴۶۵۴	۱۶۱۰	۹۷۰	۱۵۵۳	یہان سے
۱۲۹	۲	غازی چک	۸	۰	۰	۴۶۵۵	۱۶۱۱	۹۷۱	۱۵۵۴	عہد چکان ہے
۱۳۰	۳	حسین خان	۸	۰	۰	۴۶۶۳	۱۶۱۹	۹۷۹	۱۵۶۲	ان دس حکمون
۱۳۱	۴	علی خان چک	۸	۰	۰	۴۶۷۱	۱۶۲۷	۹۸۷	۱۵۷۰	کا عہد حکومت
۱۳۲	۵	یوسف خان	۰	۱	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	۳۴ برس ہے
۱۳۳	۶	سید مبارک خان	۰	۸	۱۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۳۴	۷	لوہر خان	۱	۰	۰	۴۶۷۹	۱۶۳۵	۹۹۵	۱۵۷۸	
۱۳۵	۸	یوسف خان	۵	۰	۰	۴۶۸۰	۱۶۳۶	۹۹۶	۱۵۷۹	
۱۳۶	۹	یعقوب بیگ	۳	۰	۰	۴۶۸۵	۱۶۴۱	۱۰۰۱	۱۵۸۴	
۱۳۷	۱۰	شمسی چک								

عہد مغلان ہندوستان دہلی

نمبر شمار	نمبر خاندان	نام فرمانروا	سال	ماہ	یوم	سنہ لوکک	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	۱	اکبر شاہ	۱۸	۰	۰	۴۶۸۸	۱۶۴۴	۱۰۰۴	۱۵۸۷	پانچ حکام

(۱) قاسم خان میر بحر (۲) یوسف خان ۸ سال (۳) محمد قلیخان ۶ سال (۴) مرزا یادگار ۸ سال ۔ اکبر کے صوبجات کشمیر رہے۔

نمبر شمار	نمبر بادشاہ	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگ	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
	۲	جہانگیر شاہ	۲۲	۰	۰	۴۷۰۶	۱۶۶۲	۱۰۲۲	۱۶۰۵	اسکے ۷ حکام ہوئے
		(۱) مرزا علی ۱ سال (۲) ہاشم خان ۲ سال (۳) صفدر خان ۲ سال (۴) احمد بیگ ۵ سال (۵) دلاور خان ۳ سال (۶) ارادت خان ۲ سال (۷) اعتقاد خان ۷ سال ۔ صوبجات رہے۔								
	۳	شاہ جہان	۳۱	۰	۰	۴۷۲۸	۱۶۸۴	۱۰۴۴	۱۶۲۷	
		(۱) خواجہ انور بخش ۱ سال (۲) مظفر خان ۱ سال (۳) آصف خان (۴) علیمردان خان ۵ سال (۵) تربیت خان ۱ سال (۶) ظفر خان ۳ سال (۷) مراد بخش ۱ سال (۸) حسن بیگ خان ۱ سال (۹) ظفر خان ۷ سال (۱۰) لشکری خان ۱ سال ۔ صوبجات کشمیر متعینہ شاہجہان رہے۔								
	۴	اورنگزیب عالمگیر	۴۹	۰	۰	۴۷۵۹	۱۷۱۵	۱۰۷۵	۱۶۵۸	
		(۱) ابراہیم خان ۱ سال (۲) اسلام خان ۲ سال (۳) سیف خان ۵ سال (۴) بہادر خان ۵ سال (۵) افتخار خان (۶) قوام الدین ۱ سال (۷) ابراہیم خان ۸ سال (۸) صفدر اللہ خان ۵ سال (۹) ابو الفتح خان (۱۰) ابو المظفر خان ۴ سال (۱۱) ابراہیم خان ۵ سال (۱۲) نوازش خان ۔ اسکی طرف سے حکام رہے۔								
	۵	شاہ عالم	۵	۰	۰	۴۸۰۸	۱۷۶۴	۱۱۲۴	۱۷۰۷	
		(۱) جعفر خان ۱ سال (۲) ابراہیم خان (۳) نوازش خان (۴) عنایت اللہ ۔ شاہ عالم کے صوبجات کشمیر رہے۔								

نمبر شمار	نمبر شمار خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ ابتدا	سنہ بکرمی ابتدا	سنہ ہجری ابتدا	سنہ عیسوی ابتدا	کیفیت
	۶	جہاندار شاہ	۰	۹	۰	۴۸۱۳	۱۷۶۹	۱۱۲۹	۱۷۱۲	
		عنایت اللہ اسکا حاکم کشمیر رہا۔								
	۷	سادات شاہ	۶	۰	۰	۴۸۱۴	۱۷۷۰	۱۱۳۰	۱۷۱۳	
		(۱) علی محمد خان ۲ سال (۲) اعظم خان (۳) علی محمد خان ۱ سال (۴) احترام خان ۱۷ روز (۵) عنایت اللہ خان ۳ سال۔								اسکے صوبجات ہے
	۸	محمد شاہ	۳۲	۰	۰	۴۸۲۰	۱۷۷۶	۱۱۳۶	۱۷۱۹	
		(۱) میر احمد خان (۲) عنایت اللہ خان (۳) مومن خان (۴) عبد الصمد خان (۵) ابو البرکات خان (۶) نجیب خان ۱ سال (۷) اعظم خان ایک سال (۸) فخر الدین خان ایک سال (۹) عقیدت خان ۳ سال (۱۰) اعز خان ایکسال (۱۱) امیر خان ۲ سال (۱۲) احترام خان (۱۳) دل دلیر خان (۱۴) جلال الدین (۱۵) فخر الدولہ بہادر (۱۶) عطیۃ اللہ خان (۱۷) قاضی حیات (۱۸) عصام الدین (۱۹) اسفندیار خان (۲۰) صفدر خان (۲۱) افراسیاب بیگ (۲۲) احمد علیخان (۲۳) ملا شرف خان (۲۴) میر مقیم کنٹھہ۔ اسکے صوبجات کشمیر رہے۔								ان سب مغلون کا عہد حکومت جو تعداد مین ۸ ہوئے ۱۶۳ سال ہے۔

افغانان کابل

نمبر شمار	نمبر شمار خاندان	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	روز	سنہ کلجگ ابتدا	سنہ بکرمی ابتدا	سنہ ہجری ابتدا	سنہ عیسوی ابتدا	کیفیت
	۱	احمد شاہ درانی	۳۴	۰	۰	۴۸۵۲	۱۸۰۸	۱۱۶۸	۱۷۵۱	...

نمبر شمار	[illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنه کلجگ	سنه بکرمی	سنه ہجری	سنه عیسوی	کیفیت
		(۱) عبداللہ خان ۳ سال (۲) راجہ سکھجیون ۸ سال (۳) نورالدین خان ۲ سال (۴) بلند خان (۵) نورالدین (۶) جان محمد (۷) نورالدین (۸) خرم خان (۹) امیر خان جوانشیر حکام تھے۔								ان تینوں نے معہ گورنران ۴۹ سال حکومت کی
	۲	تیمور شاہ	۱۷	۰	۰	۴۸۸۶	۸۴۲	۱۲۰۲	۱۷۸۵	
		(۱) کریمداد خان ۷ سال (۲) آزاد خان ۲ سال (۳) مدد خان ایکسال (۴) میرداد خان ۷ ماہ (۵) ملا غفار ۳ ماہ (۶) جمعہ خان ۷ ماہ (۷) رحمت اللہ خان ۳ ماہ (۸) میر ہزار۔ حکام تیموریہ تھے۔								
	۳	شاہ زمان / محمود شاہ	۱۸	۰	۰	۴۹۰۳	۱۸۵۹	۱۲۱۹	۱۸۰۲	
		(۱) احمد خان ۱ سال (۲) کفایت خان ۱ سال (۳) محمد خان جوانشیر (۴) رحمت اللہ (۵) عبداللہ خان ۸ سال (۶) عطا محمد خان (۷) ملا احمد (۸) شیر احمد (۹) فتح خان (۱۰) محمد عطا خان (۱۱) جبار خان۔ حکام تھے۔								

عہد سکھاں

	۱	مہاراجہ رنجیت سنگھ	۲۶	۰	۰	۴۹۲۱	۱۸۷۷	۱۲۳۷	۱۸۲۰	
		(۱) مصر دیوان چند چند ماہ (۲) دیوان موتی رام چند ماہ (۳) سردار ہری سنگھ ۲ سال (۴) دیوان موتی رام ایکسال (۵) دیوان چونی لعل۔ ۱۸۷۷ب ۱۸۲۰ع — ۱۸۷۹ب ۱۸۲۲ع — ۱۸۸۰ب ۱۸۲۳ع								

نمبر شمار	نمبر [illegible]	نام فرمانروا	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	سنہ کلجگی	سنہ بکرمی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	کیفیت
		(۶) دیوان کرپارام ۵ سال ۱۸۸۲ ب ۱۸۲۵ء (۷) بہمان سنگہ ایک سال ۱۸۸۷ ب ۱۸۳۰ء (۸) شہزادہ شیر سنگہ ۲ سال ۱۸۸۸ ب ۱۸۳۱ء (۹) جرنیل میانسنگہ ۲ سال ۱۸۹۰ ب ۱۸۳۳ء (۱۰) غلام محی الدین ۳ سال ۱۸۹۹ ب ۱۸۴۲ء (۱۱) شیخ امام الدین ایکسال ۱۹۰۲ ب ۱۸۴۵ء								[illegible]
		عہد راجگان جموں								
۱		مہاراجہ گلاب سنگہ	۱۱	۰	۰	۴۹۴۷	۱۹۰۳	۱۲۶۳	۱۸۴۶	[illegible]
۲		مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر	۲۷	۰	۰	۴۹۵۸	۱۹۱۴	۱۲۷۴	۱۸۵۷	[illegible]
						۴۹۸۴	۱۹۴۰	۱۳۰۰	۱۸۸۳	

مہاراجہ رنبیر سنگہ کے عہد مین ہندوستان مین سوامی دیانند سرستی نے ویدک دہرم کو تر و تازگی دی اور نومبر ۱۸۸۳ء مین بمقام اجمیر انتقال کیا۔ سوامی موصوف سمت ۱۸۸۱ بکرمی مین ملک کاٹھیاوار مین پیدا ہوئے تہے۔

مختصر تاریخ ہند و تفصیل فرمانروایان

واضح رہے کہ ہندوستان مین سورج بنسی و چندر بنسی دو ہندو راجاؤن کا راج ہمیشہ رہا جو ابتک بعض جگہہ چلا آتا ہے سورج بنسیون مین ببست منی کا بیٹا اوّل راجہ اکہچاکو ہوا جسکو بیدک مت کے بموجب ابتک ۲۰ لاکہہ برس سے کچہہ کم عرصہ قریبا اور بحساب صاحبان انگریز ۴ ہزار برس گذرے - اُسسے ۵۶ پشت کے بعد رامچندر ہوئے جنکو بیدک مت کے بموجب ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس گذرے اور انکے ۵۶ پیڑہیون کے بعد اُنکے سمتر ہوا جو بموجب تحریر ٹاڈ صاحب بکرماجیت کا ہمعصر تہا اکہچاکو کی دختر اِلاچندر کے بیٹے بدہ کو بیاہی گئی تہی اسکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل پراگ کے تہا اور اب بہوسہو کہلاتا ہے فرمانروا بنا یہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا جہابہارت کا اخیر راجہ جدہشٹر ۵۸ پشت بعد پرورا کی اولاد مین سے تہا یہ سری کرشن کے عہد مین ہوا - بموجب بیدک دہرم والون کے کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے یہ حساب بہت درست ہی کیونکہ اُسوقت سی ابتک کشمیر کے فرمانرواؤن کی تاریخ سالوار کلہن پنڈت کی موجود ہے جو کہ راقم کی تاریخ سے بہی واضح ہی - جب جدہشٹر ہمالہ کو گلنے گیا تہا تو ارجن کا پوتا پرجہت راج پر بیٹہا - پرجہت سے لیکر ۲۶ پیڑہی تک اُسکی اولاد مین راج رہا - چہبیسوین پیڑہی مین چہمک کو اُسکے وزیر نے مارکر جدہشٹر کی گدی لی اِسکے خاندان مین ۱۴ برس راج رہا - پہر اَور خاندان مین حکومت آئی ۱۰ پشت بعد اُسکے تیسرے کل مین راج گیا اِسکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے مارا اُسکو بکرم نے مارکر ملک پر قبضہ کیا اِدہر یہ حال رہا اُدہر مگدہ دیش مین جرا سندہ کی اولاد مین

اولاد مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نے کرشن دیو کی مدد سے مارا تہا) ۲۲ پشت تک راج
کرتے رہے اُن کے آخری راجہ رپنجی کو اُسکے سونک وزیر نے مار ڈالا ۴۲۷ سال قبل
از سنہ بکرمی یونان کے سکندر اعظم نے بعد مارنے دارا شکوہ ایران کے براہ پشاور پنجاب
پر حملہ کیا اُسوقت مگدہ دیش کی حکومت سونک کی اولاد مین چار پشت تک رہکر ناگ بنسیون
مین آگئی تہی اُنہون نے دس پشت تک راج کیا آخر راجہ اس کل کا مہانند تہا اُسوقت
ہندوستان مین بودہ مت ہوگیا تہا فارسی والون نے غلط لکہا ہے کہ سکندر قنوج
تک گیا بلکہ خاص اُسی کے ہمراہیون نے یونانی کتابون مین لکہا ہی کہ وہ ستلج تک گیا
تہا - ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج کے ساتھہ اُسنے دریاے سندہ پر پُل باندہا اور عبور کیا لیکن
جہلم کے اس پار کل ۱۱ ہزار سوار ہمراہ لایا تہا رئیسان کوہستان و دوابہ نے اُس کی
اطاعت قبول کی لیکن پنجاب کے پورو بنسی نے اُسکا دلاورانہ مقابلہ کیا - ۳۰ ہزار سوار
بہت سے ہاتہی ساتھہ لیکر اِس روئے جہلم پر اُسنے لڑائی کی شکست کے بعد سکندر نے
اُسکو اُسکا راج بہ اِنزاد اَور ملک کے دیدیا - پہر سکندر موسم برسات مین ستلج کے کنارہ
پر پہنچا - فوج اُسکی تہک گئی تہی اُسوقت مگدہ دیش کے ناگ بنسی راجہ مہابلی کے
پاس ۲ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تہے اُسکے رعب سے سکندر دریا سے
پہرا اور مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا پہر اُسکے آٹہہ بیٹون نے باتفاق ۱۲ برس
راج کیا تب نوین چندرگپت نے (جو نائن کے شکم سے تہا) بامداد چانک برہمن
آٹہون بہائیون کو مار کر قبضہ کر لیا اُسنے بابل کے مسلمان بادشاہ سکندر کے سپہ سالار
کی بیٹی سے شادی کی دس پشت تک راج اُسکے خاندان مین رہا بودہ مت کے
پہیلنے کے باعث برہمنون نے کوہ آبو پر اگنی کُنڈ رچا اُس سے بقدرت الٰہی اگنی کُنڈ
کے چار چہتری بنے پرمار چوہان - سونکہی - پڑہار - پر مرگو تر دائے

پوار کہلاتے ہین یہ تمام ہندوستان کے راجہ ہوگئے بودہون کو ہی اُنہون نے مارکر نکالنا شروع کیا اسی بنش مین ۷۵ برس سنہ عیسوی سے پہلے جب کلجگ کے دور کو ۴۴ سو برس گذر چکے تہے راجہ بکرماجیت* کیوقت سے لیکر پہلے حملہ اسلامیہ تک بہی بہت ہندو نام آور راجہ ہوئے لیکن اندہ بنشی راجاؤن کی (جنکی دار السلطنت مگدہ دیش مین پٹنہ ہے) حکومت بہت بڑہگئی راجہ مہاکرن بہی اندہ بنشی مین سے تہا - اندہ بنش کا آخیر راجہ نامی پلوم تہا - اسکی حکومت چین تک ہوگئی تہی آخر گنگا مین کودکر غرق ہوا پہر اسکا سپہ سالار مسند پر بیٹہا - لب بحر سے کشمیر تک سب راجے اسکے تابع تہے پہر اسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اسکے عہد مین نوشیروان بادشاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا تہا باقی معاملہ پرتاب چند سے لیگیا - نوشیروان سمت ۵۹۸ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا - بعد مرنے پرتاب چند کے اسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبجات دبا بیٹہے اور جُدا جُدا راجے ہوگئے ان سب کو ابہیر کے نوکرون کا راج کہتے ہین - لشکر نوشیروان نے اودیپور کے راجہ کو غارت کیا جو جب پور مین تہا یہ سمتر کی اولاد مین تہا صرف پشپاوتی رانی بہاگ کر ملیاگر مین جا چہپی تہی وہ حاملہ تہی جو لڑکا پیدا ہوا اسکا نام گوہ رکہا اس لڑکے نے راجہ ہوکر نوشیروان کی پوتی سے شادی کی گوہ کی آٹہ پشتون مین راج رہا اسکے آٹہوین بیٹے کا چہوٹا بیٹا باپ کے مارے جانے پر بہانڈیر کو بہاگا وہان گڈریون مین مل کر رہا سمت ۶۷۸ بکرمی پیغمبر محمدؐ کے مرنے کے بعد عمرؓ خلیفہ دویم نے ایران فتح کرکے فوج ہندوستان کو بہیجی سپہ سالار اسکا پہلے ہی جنگ مین مارا گیا - پہر خلیفہ علیؓ نے سندہ کے کنارہ کا کچہہ علاقہ فتح کیا - مگر علیؓ کے مارے جانے پر مسلمان وہان سے بہاگ گئے سمت ۷۶۶ بکرمی مین ولید خلیفہ تہا اسوقت مسلمانون نے بڑا فساد کیا

* اوجین مین فرمانروا ہوا جسنے سمت بکرمی چلایا اور ماترگپت کو کشمیر مین بہیجا تہا بکرماجیت

ظلم وستم سے سندہ پر قبضہ کیا تین سال بعد ہاشم سپہ سالار بیٹا حسن کا پہر چڑہ آیا
گجرات فتح کرکے چتور کی جانب بابا سے شکست کہاکر بہاگا بابا کچہہ دن بعد تخت
دختر سلیم کے خراسان کو گیا سمت ۸۶۹ بکرمی مین ماموں رشید فرزند ہارون رشید نے
چتور پر حملہ کیا اسوقت بابا کے پوتے کا بیٹا چتور مین تہا وہ ماموں سے چوبیس ۲۴
لڑائیاں لڑا آخر ماموں شکست کہاکر ہندوستان سے بہاگا اسکے بعد سمت ۱۰۲۷ ب
مین امیر ناصر الدین سبکتگین سرحد پنجاب پر حملہ آور ہوا اسوقت لاہور کے راجہ جیپال
نے ازراہ غضب فوج سندہ پار لیجاکر خراسان پر یورش کی وہان اس نے
سبکتگین سے شکست کہائی اور باج دینا قبول کیا لاہور مین اگرچہ کچہہ نہ دیا
پہر سبکتگین چڑہ آیا جیپال نے سندہ پار لڑکر شکست پائی جب سے بکرماجیت
نے دلی کا راج دور کیا تہا تب سے پانسو ۵۰۰ برس تخت دلی کا خالی رہا یہان تک
کہ تومر راجاؤن کے اننگ پال تک ۱۸ راجہ دلی کی سند پر بیٹہے تہے اننگ پال
نے اپنی دختر زادی پرتہوی راج چوہان کو گود لیا قنوج پر راٹہوروں کا
قبضہ تہا۔ میوار گہلوتہوں کے پاس تہا۔ گجرات مین سولنکہی راج کرتے تہے
اور بہت چہوٹے چہوٹے راجے تہے ان کے باہمی نفاق سے مسلمانوں کا یہان
آنا آسان ہوگیا دیکہتے دیکہتے ہی انہوں نے تمام ملک دبالیا پہر سبکتگین کا
بیٹا محمود غزنوی بہائی اسمعیل کو قید کرکے سمت ۱۰۵۴ بکرمی مین تخت نشین ہوا
سلطان اپنا لقب رکہا۔ اسوقت ایران وہند کی سلطنت بہت کمزور ہوگئی
تہی بسبب نفاق باہمی کے محمود کو روکنے والا کوئی نہ تہا ہندوستان کی دولت
وزرخیزی مشہور تہی ایران مین مسلمانوں کا دخل ہونے کے بعد نہ ایذا رسانی
تین سو برس محمود نے دس ہزار سوار لیکر سمت ۱۰۵۸ بکرمی مین پہلے راجہ جیپال لاہور

والے سے پشاور مین مقابلہ کیا راجہ کو قید کیا پہر ستلج کے باہر ہوکر بٹھنڈہ کے قلعہ پر حملہ کیا اور لوٹا تبتک لاہور کا راجہ اکثر بٹھنڈہ مین رہتا تہا غزنی پہنچ باج لینے کے اقرار پر جیپال کو رہا کیا جیپال پہر راج اپنے بیٹے اندپال کو دیکر آپ جل مرا سمت ۱۰۵۸ مین اندپال باپ کے قول کے مطابق باج دیتا رہا ایک ذیلدار بہٹنیر کے راجہ کو کر نہ دینے سے محمود پہر آیا تیسری بار محمود ابو الفتح لودہی حاکم ملتان کے زیر کرنے کو آیا راجہ اندپال کشمیر کو بہاگ گیا ابو الفتح نے سمت ۱۰۶۲ مین نذر دیکر اسکو راضی کیا پہر محمود بخوف حملہ شاہ تاتار غزنی کو لوٹا ہاتہیون کے چیخنے سے گہوڑے تاتاریون کے بہاگے محمود فتحیاب ہوا اُسوقت تو بنجانہ نہ تہی سمت ۱۰۶۳ مین جب سکہپال نے مسلمان ہوکر پہر ہندو دین قبول کیا عمر بائی تو اندپال کی سرکوبی کو محمود نے فوج جمع کی سمت ۱۰۶۵ مین اندپال جمعیت فوج اور راجاؤن سے نامہ و پیام کرکے تیار رہوا۔ اوجین۔ گوالیر۔ کالنجر۔ قنوج۔ اجمیر۔ دہلی کے راجہ اپنی فوج لیکر آئے اور پشاور کے پاس ہی لڑائی ہوئی ہاتہی اندپال کا جو قدرت سے ڈر کر پیچہے ہٹا تو فوج کو راجہ کے بہاگنے کا گمان ہوا۔ محمود نے میدان خالی پاکر نگرکوٹ لوٹا سات لاکہہ دینار سات سومن طلائی و نقرئی اسباب دو سومن سونا خالص دو ہزار من چاندی ۲۰ من جواہر اسکو ملا۔ سمت ۱۰۶۶ مین ابو الفتح کو قید کیا تہانیسر کو لوٹا۔ ہندوؤن کو لودہی غلام بنانے کو غزنی لے گیا دو دفعہ پہر کشمیر پر حملہ کیا نوان حملہ اسکا ہند پر بڑی تیاری سے ہوا۔ ایک ہزار سوار بیس ہزار پیدل لیکر (بموجب تحریر تاریخ فرشتہ) پہلے قنوج مین گیا وہان کے راجہ نے متابعت کی تین روز مہمان رہکر واپس گیا۔ راستے مین ۲۰ دن تک متہرا کو لوٹا مندرون کو توڑا بڑے بڑے کام کے ظلم و ستم کئے سمت ۱۰۸۱ مین بارہوان حملہ پٹن و سومنا تہہ پر کرکے کم سے کم دس کروڑ کا مال اُسکے ہاتہہ لگا تیرہوان حملہ ملتان پر کیا سمت ۱۰۸۷ بکرمی مین مرگیا سمت ۱۱۱۵ مین محمود ثانی نے

گنگا تک حملہ کیا پہر اُسکے پرپوتے کے پرپوتے کو جسکا نام خسرو ملک تہا سمٹ ۱۲۴۳ مین شہاب الدین محمود غوری لاہور سے قید کرکے لے گیا قندہار سے سات آٹہہ منزل آگے اوّل غزنی کو لوٹ کر تباہ کیا پہر دلّی مین تخت نشین ہوا سمٹ ۱۲۴۹ مین بنارس کے ایک ہزار مندر توڑے بنگال کا دروازہ مسلمانون کے لئے کہولا پہر قطب الدین سمٹ ۱۲۶۰ مین ہند کا بادشاہ ہوا سمٹ ۱۲۶۷ مین آرام شاہ بیٹا اُسکا ایک سال بعد بہنوئی اُسکا شمس الدین التمش سمٹ ۱۲۷۲ مین قطب الدین ایبک کا غلام و داماد پہر سمٹ ۱۲۶۷ مین رکن الدین جو بڑا غافل تہا ٭

فہرست راجگان

اوّل ہنود جو آریا ورت مین بموجب تحریر شاستر کے کلجگ سے پہلے ہوئے (۱) مایا یعنے قدرت (۲) برہما یعنے پیدایش اوّل جسنے سب پیدایش ہوئی (۳) مریچ۔ اتری۔ انگری۔ پولست۔ پولہ۔ گرتو۔ بسشت۔ بے مادر و پدر قدرت سے پیدا ہوئے (۴) کشپ رکہی اسکی عورت اوتی تہی (۵) رکہی دیوسوان معروف بہ سورج۔ جسلئے اسکی اولاد سورج بنسی کہلائی (۶) شرادہ دیو معروف بہ دیوسرت منون (۷) مہاراجہ اکہیواکو۔ فرمانروائی کی بنیاد اس نے ڈالی (۸) کوخی ونمی۔ وندک وغیرہ ۱۰۰ انفر ۲۵ کو اکہیواکو نے شرق کو اور ۲۵ اور حمالک مغرب کو بہیجے باقی ۵۰ کو دیار ہند وستان بیز و نعیا چل و ہمالہ دیا (۹) دہی کوخی معروف بہ ششتاد (۱۰) پرنجی (۱۱) اینا (۱۲) مہاراجہ پرتہو (۱۳) ولشر راشو (۱۴) چندر (۱۵) یوب ناش (۱۶) شاوست (۱۷) برہدشر (۱۸) کبلیاش معروف بہ دہندومار (۱۹) وسہراش۔ کیاش۔ بندراش وغیرہ ایک سو (۲۰) ہرجشت (۲۱) نکونب (۲۲) سنگتاش (۲۳) کرشاش (۲۴) پرسیجت (۲۵) جب ناش (۲۶) مان دہاتا (۲۷) پورکتس۔ امریک۔ محکند (۲۸) ترسدیت

(۲۹)، سوہرجس (۳۰)، ارن (۳۱)، اوست برت (۳۲)، ترشنگو (۳۳)، مہاباحہ شچیندر (۳۴)، راجہ روہت (۳۵)، ہرنہ (۳۶)، چینیک - اسی نے چینبہ آباد کیا تہا (۳۷)، سندیو (۳۸)، بجی (۳۹)، باہک (۴۰)، سگرہ (۴۱)، انشمنجس (۴۲)، انشومان (۴۳)، دلیپ (۴۴)، بہاگیرت (۴۵)، شرب (۴۶)، سندرنیب (۴۷)، تیایو (۴۸)، رت برن (۴۹)، سرب کام (۵۰)، سداس معروف کلماکہ پاو (۵۱)، اشمک مولک (۵۲)، وشرتہہ (۵۳)، مرام (۵۴)، ایٹروڑ (۵۵)، ولیشہ سہ (۵۶)، راجہ کہٹوانگ معروف دلیپ (۵۷)، راجہ ویرک باہو معروف رگہو اس سے رگوبنسی مشہور ہوئے (۵۸)، اج (۵۹)، راجہ وشرتہہ (۶۰)، رامچندر - بہرت لچہمن شترگہن (۶۱)، لوہ کوشہ (۶۲)، اتی تہہ (۶۳)، نربدہ (۶۴)، نل (۶۵)، نب (۶۶)، پنڈریک (۶۷)، کہیم ہنوان (۶۸)، دیوانیک (۶۹)، انیہہ (۷۰)، پاریاترہ (۷۱)، بل (۷۲)، ستہبل (۷۳)، اوکتہہ (۷۴)، بجرناتہہ (۷۵)، شنکہہ معروف کہگن (۷۶)، بکتاشو (۷۷)، بدرت (۷۸)، ہرن نابہہ (۷۹)، درہ سندبہہ (۸۰)، سودرشن ۔

اسکے آگے ۳۶ اور سمتر تک ہوئے اس سے پیچہے پہر کلجگی راجگان ہوئے ۔

فہرست فرمانروایان اندرپرستہ یعنی دہلی

از ابتدائی راجہ جدہشٹر

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					برس	ماہ	یوم	
۱	جدہشٹر	پانڈو	قبل از کلجگ ۴۲ سال	ہستناپور	۳۶	۸	۱۵	بعد جنگ مہابہارت کے ۴۲ سال بعد جلوس نمبر
۲	پریچہت	ابہمن ابن ارجن	سنہ ۳۶ جدہشٹری	؍؍	۶۰	۰	۰	

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	روز	
۳	جنمی جے	پریجہت	سنہ ۹۶ جدہشٹرے	ہستناپور	۸۴	۲	۸	
۴	راجہ اشمید	جنمجے	سنہ ۱۸۱ ج	″	۸۲	۸	۲۲	
۵	اوہمن	اشمید	سنہ ۲۶۳ ج	″	۸۸	۲	۸	
۶	مہاجی	اوہمن	سنہ ۳۵۲ ج	″	۸۱	۱۱	۲۷	
۷	چترانتھہ	مہاجی	سنہ ۴۳۴ ج	″	۷۵	۳	۱۸	
۸	نمی	چترانتھہ	سنہ ۵۰۹ ج	اندرپت	۷۵	۱۰	۱۸	
۹	جگرعرادگرسین	نمی	سنہ ۵۸۵ ج	اندرپت	۷۸	۷	۲۱	
۱۰	سورسین	اوگرسین	سنہ ۶۶۳ ج	″	۷۹	۸	۹	
۱۱	شونتھہ	سورسین	۷۴۳ ج	″	۶۹	۵	۲	
۱۲	برشنتان	شونتھہ	۸۱۳ ج	″	۶۵	۱۰	۲۶	
۱۳	سوسین	برشنتان	۸۷۹ ج	″	۶۴	۷	۴	
۱۴	سکھپال	سوسین	۹۴۳ ج	″	۶۲	۰	۲۸	
۱۵	نرہردیو	سکھپال	۱۰۰۵ ج	″	۵۱	۱۰	۲	
۱۶	سورج تھہ	نرہردیو	۱۰۵۷ ج	″	۴۲	۱۱	۳۰	
۱۷	راجہ بہوپت	سورج رتھہ	۱۱۰۰ ج	″	۵۸	۶	۰	
۱۸	راجہ سونی	بہوپت	۱۱۵۸ ج	″	۵۵	۸	۱۰	
۱۹	میندھوی	سیونی	۱۲۱۴ ج	″	۵۲	۹	۲۰	
۲۰	شروال چتر	میندھوی	۱۲۶۶ ج	″	۵۶	۸	۲۱	

نمبر شمار	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت: سال	ماہ	روز	کیفیت
۲۱	بہیکھم	شرول چتر	۱۳۲۳ ج	اندرپت	۴۷	۹	۲۰	کل [illegible] راجاؤں نے سال ۱۶۸۳ ج تک حکومت کی [illegible] ۵۵۵ [illegible] ان ۳۰ راجاؤں [illegible] ۱۱ [illegible] ۴۰۱ [illegible]
۲۲	بدارتھہ	بہیکھم	۱۳۷۰ ج	//	۴۵	۱۱	۸	
۲۳	راجہ وسوان	بدارتھہ	۱۴۱۶ ج	//	۴۴	۸	۷	
۲۴	سوورس	وسوان	۱۴۶۳ ج	//	۴۴	۱۰	۱۲	
۲۵	ابھی ماہر	اوفی پال	۱۵۰۸ ج	//	۵۰	۱۱	۸	
۲۶	دُرومن	ابھی ماہر	۱۵۵۹ ج	//	۳۸	۹	۰	
۲۷	دربل رائے	دُرومن	۱۵۹۸ ج	//	۴۳	۰	۰	
۲۸	وشت پال	دربل رائے	۱۶۴۰ ج	//	۳۶	۰	۰	
۲۹	راجہ نمی	وشت پال	۱۶۷۲ ج	//	۵۸	۵	۸	
۳۰	کشتی مک	نمی	۱۷۳۴ ج	//	۴۹	۰	۰	
۳۱	دربل	۰	۱۷۸۳ ج	اندرپت	۴۰	۱۰	۰	
	بسرادہ	۰	۱۷۸۳ ج	//	۱۷	۱۰	۲۵	
۳۲	سورج سین	بسرادہ	۱۸۰۰ ج	//	۴۲	۸	۱۱	
۳۳	راجہ بیرشاہ	سورج سین	۱۸۴۳ ج	//	۵۲	۱۰	۷	
۳۴	ہیکت شاہ عرف بارب سین	بیرشاہ	۱۸۹۶ ج	//	۴۷	۸	۲۳	
۳۵	ہرجیت	ایکت شاہ	۱۹۴۴ ج	//	۳۵	۹	۱۷	
۳۶	دریہہ	ہرجیت	۱۹۸۰	//	۴۴	۲	۱۳	
۳۷	سیدھی پال	دریہہ	۲۰۲۴	//	۳۰	۲	۸	

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	روز	کیفیت
۳۸	بَرَنشت	سدہیپال	۲۰۵۴ ج	اندرپت	۴۲	۹	۲۲	ان ۷ راجہ نے ۵۰۰ برس ... کی حکومت کی ... وزیر معظم راجہ ... ۵۰۰ برس ۲۲۳۵ ج ۲ م
۳۹	سنجی	برنشت	۲۰۹۷ ج	//	۳۲	۲	۱۴	
۴۰	امرجودہ	سنجی	۲۱۲۹ ج	//	۲۷	۳	۱۲	
۴۱	راجہ بلارتھہ	امرجودہ	۲۱۵۶ ج	//	۲۲	۱۱	۲۵	
۴۲	سرودہی	بلارتھہ	۲۱۷۹ ج	//	۴۷	۱۰	۲۵	
۴۳	پدارتھہ	سرودہی	۲۲۲۶ ج	//	۲۵	۴	۱۲	
۴۴	ہدہمل	پدارتھہ	۲۲۵۱ ج	//	۳۱	۸	۱۱	
۴۵	راجہ بیرباہ	۔	۲۲۸۳ ج	//	۳۵	۲	۱۸	
۴۶	مرارسنگہ	بیرباہ	۲۳۱۹ ج	//	۲۷	۷	۱۹	
۴۷	شترکن	مرارسنگہ	۲۳۴۷ ج	//	۲۱	۲	۳	
۴۸	مہی پت	شترکہن	۲۳۶۸ ج	//	۲۵	۴	۱۰	
۴۹	جہابل	مہی پت	۲۳۹۳ ج	//	۴۰	۸	۳	
۵۰	سروپ ونت	جہابل	۲۴۳۴ ج	//	۲۸	۳	۱۰	
۵۱	شترسین	سروپ وت	۲۴۶۲ ج	//	۲۴	۴	۳	
۵۲	راجہ سکہہ دان	شترسین	۲۴۸۶ ج	//	۱۷	۲	۱۰	
۵۳	جیت مل	سکہہ دان	۲۵۰۳ ج	//	۲۸	۱۱	۱۰	
۵۴	راجہ پال سنگہ	جیت سنگہ	۲۵۳۲ ج	//	۳۹	۷	۲۱	
۵۵	راجہ کلمنی	پال سنگہ	۲۵۷۲	//	۴۲	۵	۱۰	

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۵۶	شترمردن	کلمنی	۲۶۱۴ ج	اندرپت	۸	۱۱	۱۳	ان ۱۲ راجاؤں نے [illegible] برس حکومت کی [illegible] ۵۰۳ برس [illegible] ۲۵۰ [illegible]
۵۷	جیونجات	شترمردن	۲۶۲۳ ج	؎	۲۶	۹	۲۷	
۵۸	بریجپت	جیونجات	۲۶۵۰ ج	؎	۱۳	۱۰	۲۹	
۵۹	بیرسین	بریجپت	۲۶۶۴ ج	؎	۲۵	۲	۲۰	
۶۰	اودپت	بیرسین	۲۶۹۹ ج	؎	۲۳	۱۱	۲۴	
۶۱	دہرنی دہر	جدہشٹر	۲۷۲۳ ج	؎	۴۲	۷	۴	ان ۹ آوتیوں نے ۳۳۳ برس [illegible] سال تک حکومت کی [illegible]
۶۲	سین دہج	دہرنی دہر	۲۷۶۶ ج	؎	۵۵	۱۰	۱۹	
۶۳	مہی گنگ*	سین دہج	۲۸۲۲ ج	اول اندرپت بعد دہلی	۴۱	۲	۸	
۶۴	مہاجودہ	مہی گنگ	۲۸۶۳ ج	دہلی	۳۰	۳	۹	
۶۵	بیرناتہہ	مہاجودہ	۲۸۹۳ ج	؎	۲۸	۵	۲۵	
۶۶	جیون راج	بیرناتہہ	۲۹۲۲ ج	؎	۴۵	۲	۲۵	
۶۷	اودے سین	جیون راج	۲۹۶۷ ج	؎	۳۷	۴	۲۹	
۶۸	آنندچک	اودے سین	۳۰۰۵ ج	؎	۵۲	۱۰	۸	
۶۹	راج پال	آنندچک	۳۰۵۸ ج	؎	۲۶	۰	۰	
۷۰	بہگونت گوہی	۰	۳۰۹۷ ج	؎	۱۳	۰	۰	بکرماجیت کی لڑائی میں مارا گیا
۷۱	بکرماجیت والی اوجین	گندہرپ سین	۳۰۸۶ ک ۳۱۱۰ جدہشٹر ۴۲ ب	اوجین	۹۳	۰	۰	جب بکرماجیت راجہ دکن [illegible]
۷۲	سمندرپال جوگی	۰	۱۳۵ ب	؎	۵۴	۲	۲۰	
۷۳	چندرپال	سمندرپال	۱۵۹ ب	دہلی	۳۶	۵	۴	

* یہ راجہ سکندر رومی کا ہمعصر تہا اُسوقت قنوج میں فرمانروائے دہلو راجہ تہا۔ کی لکے راجہ کا بابا اُسوقت قنوج کے تابع تہا کیونکہ راجہ دہلو نے اپنے نام پر اندرپت میں دہلی شہر بسایا۔ اصل نام دہلی کا دہلو ہی اُسوقت سکندر رومی آسنہ تہا۔

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	یوم	
۷۴	سنے پال	چندرپال	۱۹۵ بکرمی	دہلی	۲۱	۴	۱۱	ان تیرہ آدمیوں نے ۳۸۵ برس حکومت کی آخر کو راجہ ملوک چند بہٹراج کے راجہ نے لڑ کر فتح پائی ؀
۷۵	دیس پال	لنے پال	۲۱۷ ب	//	۲۹	۱	۱۸	
۷۶	سکھپال	دیس پال	۲۴۶ ب	//	۱۸	۷	۱۱	
۷۷	گوسند پال	سکھپال	۲۶۴ ب	//	۲۷	۱۱	۲	
۷۸	مکھہ پال	گوسند پال	۲۹۲ ب	//	۲۲	۳	۲۵	
۷۹	ہرچند پال	مکھہ پال	۳۱۴ ب	//	۱۳	۰	۰	
۸۰	مہی پال	امرت پال بن ہرچند پال	۳۲۷ ب	//	۱۴	۹	۲۱	
۸۱	ہرپال	مہی پال	۳۴۱ ب	//	۱۳	۸	۴	
۸۲	مدن پال	ہرپال	۳۵۴ ب	//	۱۷	۶	۱۹	
۸۳	کرم پال	مدن پال	۳۷۱ ب	//	۱۵	۲	۳	
۸۴	بکرم پال	کرم پال	۳۸۶ ب	//	۱۴	۱۱	۳	
۸۵	ملوک چند	۰	۴۰۰ ب	//	۲	۰	۰	
۸۶	بکرم چند	ملوک چند	۴۰۲ ب	//	۱۲	۷	۸	
۸۷	کانچند	بکرم چند	۴۱۴ ب	//	۱	۰	۰	
۸۸	رامچند	کانچند	۴۱۵ ب	//	۱۳	۱۱	۸	
۸۹	دہیر چند	رام چند	۴۲۸ ب	//	۱۴	۹	۲۴	
۹۰	کلیان چند	دہیر چند	۴۴۲ ب	//	۱۰	۵	۴	
۹۱	بہیم چند	کلیانچند	۴۵۲ ب	//	۱۶	۶	۲۶	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۹۲	ہرچند	بہیم چند	۴۶۸ ب	دہلی	۱	۰	۰	
۹۳	گوبندچند	ہرچند	۴۶۹ ب	//	۲۱	۷	۱۲	۱۲۹ برس ۱۱ ماہ ۹ یوم
۹۴	رانی پیم دیوی	زوجہ گوبندچند	۴۹۰ ب	//	۱	۰	۰	
۹۵	ہرپریم	۰	۴۹۰ ب	//	۷	۵	۱۹	[illegible]
۹۶	گوننڈپریم	ہرپریم	۴۹۷ ب	//	۲۰	۲	۷	
۹۷	گوپال پریم	گوننڈپریم	۵۱۷ ب	//	۱۵	۷	۱۸	
۹۸	مہاپاتر	گوپال پریم	۵۳۲ ب	//	۶	۷	۲۹	
۹۹	دہی سین	۰	۵۳۸ ب	//	۱۸	۵	۲۱	ان ۱۲ آدمیوں نے
۱۰۰	بلاول سین	دہی سین	۵۵۶ ب	//	۱۲	۴	۲	۱۵۰ برس ۵ ماہ
۱۰۱	کنور سین	بلاول سین	۵۶۸ ب	//	۱۵	۷	۱۳	حکومت کی آخر کو
۱۰۲	مادہوسین	کنور سین	۵۷۵ ب	//	۱۱	۳	۴	ارکان ریاست نے
۱۰۳	سورسین	مادہوسین	۵۸۶ ب	//	۲۰	۱	۲۷	راجہ دیپ سنگھ
۱۰۴	بہیم سین	سورسین	۶۰۶ ب	//	۴	۱۰	۹	کوہستان کے راجہ
۱۰۵	کاہن سین	بہیم سین	۶۱۰ ب	//	۴	۸	۲۱	سے سازش کرکے
۱۰۶	ہرسین	کاہن سین	۶۱۴ ب	//	۱۲	۰	۲۵	دہلی میں بلالیا *
۱۰۷	گہن سین	ہرسین	۶۲۶ ب	//	۸	۱۱	۵	
۱۰۸	تہمن سین	گہن سین	۶۳۴ ب	//	۲	۲	۱۹	
۱۰۹	نگن سین	-	-	//	۱۶	۱۰	۲	

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	یوم	
۱۰۹	دمودرسین	نراین سین	۶۵۲ ب	دھلی	۱۱	۵	۰	ان ۲۶ آدمیوں نے ۱۰۰۶ برس ۶ ماہ حکومت کی آخر انکپال تنور نے دلی فتح کی ؛
۱۱۰	راجہ جیت سنگہ	۰	۶۶۳ ب	//	۱۷	۱	۲۶	
۱۱۱	رن سنگہ	دیپ سنگہ	۶۸۰ ب	//	۱۷	۵	۰	
۱۱۲	راج سنگہ	رن سنگہ	۶۹۷ ب	//	۹	۱۱	۱۱	
۱۱۳	شیر سنگہ	راج سنگہ	۷۰۶ ب	//	۴۵	۵	۱۵	
۱۱۴	ہر سنگہ	شیر سنگہ	۷۵۱ ب	//	۱۳	۲	۱۹	
۱۱۵	جیون سنگہ	ہر سنگہ	۷۶۴ ب	//	۸	۷	۱۹	
۱۱۶	انگپال تنور	اوگرسین	۷۷۲ ب	//	۲۹	۲	۱۹	
۱۱۷	باسدیو	انگپال	۸۰۱ ب	//	۱۹	۱	۱۸	
۱۱۸	گنگ پال	باسدیو	۸۲۰ ب	//	۲۱	۳	۲۸	
۱۱۹	پرتھی پال	گنگ پال	۸۴۱ ب	//	۱۹	۶	۱۹	
۱۲۰	جیدیو	پرتھی پال	۸۶۰ ب	//	۲۱	۷	۲۸	
۱۲۱	ہرپال	جے دیو	۸۸۱ ب	//	۱۴	۴	۱۹	
۱۲۲	اودے راج	ہرپال	۸۹۵ ب	//	۲۶	۷	۱۲	
۱۲۳	بجے راج	اودے راج	۹۲۱ ب	//	۲۱	۲	۱۳	
۱۲۴	انگپال	بجے راج	۹۴۲ ب	//	۲۲	۳	۱۶	
۱۲۵	رکھپال	انگپال	۹۶۴ ب	//	۲۱	۶	۵	
۱۲۶	نیکپال	رکھپال	۹۸۵ ب	//	۲	۴	۰	

نمبر شمار	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت سال	ماہ	یوم	کیفیت
۱۲۷	گوپال	نیکپال	۹۸۷ ب	دہلی	۱۸	۳	۱۵	۲۰۔ آدمیون نے ۱۹۴ برس ۷ ماہ ۲۸ دن حکومت کی آخر کو بلدیو چوہان نے فتح پائی ؛
۱۲۸	سُلکہن	گوپال	۱۰۰۵ ب	//	۲۵	۶	۱۰	
۱۲۹	جے پال	سُلکہن	۱۰۳۰ ب	//	۱۶	۴	۱۳	
۱۳۰	کنورپال	جے پال	۱۰۴۶ ب	//	۲۹	۹	۱۱	
۱۳۱	انیک پال	کنورپال	۱۰۷۵ ب	//	۲۹	۶	۱۸	
۱۳۲	بجی پال	انیک پال	۱۱۰۴ ب	//	۱۴	۱	۶	
۱۳۳	مہی پال	بجی پال	۱۱۱۸ ب	//	۲۵	۲	۱۳	
۱۳۴	اگرپال	مہی پال	۱۱۴۳ ب	//	۲۱	۲	۱۵	
۱۳۵	پرتہی پال	اگرپال	۱۱۶۴ ب	//	۲۲	۳	۱۶	
۱۳۶	بلدیو	.	۱۱۸۶ ب	//	۶	۱	۴	ان ۷ آدمیون نے ۵۹ برس ۷ ماہ حکومت کی آخر کو رائے تہورا معز الدین محمد بن سام عرف سلطان شہاب الدین غوری سے لڑائی مین مارا گیا اور سلطنت جو باہمی نفاق سے کمزور ہو رہی تھی مسلمانون کے ہاتھ مین چلی گئی ؛
۱۳۷	امرکنگو	بیلدیو	۱۱۹۲ ب	//	۵	۲	۵	
۱۳۸	کہیرپال	امرکنگو	۱۱۹۷ ب	//	۲۰	۱	۵	
۱۳۹	سُمبر	کہیرپال	۱۲۱۷ ب	//	۷	۴	۲	
۱۴۰	جاجہرا	سُمبر	۱۲۲۴ ب	//	۴	۴	۸	
۱۴۱	ناگ دیو	جاجہرا	۱۲۲۸ ب	//	۳	۱	۵	
۱۴۲	رائے تہورا	ناگ دیو	۱۲۳۱ ب	//	۴۹	۵	۱	

چونکہ بموجب بہت سے دلایل و اثبات کے جو کہ مختصراً تواریخ مین درج بھی ہو چکی ہین باوا آدم بھی برہما کی اولاد مین سے ایک کہی کا بیٹا تھا مگر چونکہ مغربی لوگ انکو اول آدم مانتے ہین۔ اسلیئے نقشہ زمانہ آدم کا بحساب انگریزی اول یہان لکھا جاتا۔ اسلیئے کہ عہد مہابھارت مین ان سے شروع ہو

سال ماقبل سنہ مسیحی	نام واقعہ	زمانہ مابین الواقعین	کیفیت
۴۰۰۴	ہبوط آدم؏	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے۔
۲۳۴۸	طوفان نوح؏	۱۶۵۶	موافق توریت عبری کے۔
۱۹۹۶	ولادت ابراہیم؏	۳۵۲	
۱۴۵۱	وفات موسیٰ؏	۵۴۵	مطابق تینوں توریتوں کے۔
۷۴۷	بخت نصر	۷۰۴	
۳۳۱	غلبہ سکندر بر دارا	۴۱۶	
۴	ولادت مسیح	۳۲۷	
	شروع سنہ مسیحی	۴	
	از شروع سنہ مسیحی تا الیوم ۱۸۸۳ئ		

نقشہ مطابقت سنین

نام سنہ	تعداد سال	نام سنہ	تعداد سال
کلجگی	۴۹۸۴	بکرمی	۱۹۴۰
اسکندری	۲۱۹۶	عیسوی	۱۸۸۳
شاکا جنہشٹری	۵۰۰۸	شاکا شالباہن	۱۸۰۵
طوفانی }	۵۲۳۵	ہجری قمری	۱۲۹۹
سپت رکہیان }			

عہد اسلامیہ

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱	شہاب الدین	بہاؤالدین	۱۱۹۱ ع	غزنی	۱۵	۰	۰	اٹک جاتے ہوئے گکھڑوں کے ہاتھ سے مارا گیا
۲	قطب الدین	غلام شہاب الدین	۱۲۰۵ ع	دہلی	۴	چند	۰	
۳	آرام شاہ	قطب الدین	۱۲۱۰ ع	"	۰	۸	۰	
۴	شمس الدین ایبک	ایلم خان ترک	"	"	۲۶	۰	۰	بیمار ہو کر مرا۔
۵	رکن الدین	شمس الدین	۱۲۳۵ ع	"	۰	۶	۲۷	قید میں مرا۔
۶	رضیہ سلطان بیگم	"	۱۲۳۶ ع	"	۳	۶	۶	بہرام شاہ کی لڑائی میں ماری گئی۔
۷	بہرام شاہ	"	۱۲۳۹ ع	"	۲	۱	۱۰	امراء کے ہاتھ سے مرا۔
۸	علاؤالدین	رکن الدین	۱۲۴۱ ع	"	۴	۱	۱	قید میں مرا۔
۹	ناصرالدین محمود شاہ	شمس الدین	۱۲۴۵ ع	"	۲۰	چند	۰	بیمار ہو کر مر گیا۔
۱۰	غیاث الدین بلبن	غلام شمس الدین	۱۲۶۵ ع	"	۲۱	"	۰	"
۱۱	معزالدین کیقباد*	ناصرالدین	۱۲۸۸ ع	"	۲	"	۰	امرائے ملک نے مار دیا۔
۱۲	فیروز شاہ		۱۲۸۹ ع	"	۷	"	۰	ملک علاؤالدین نے عمداً مار ڈالا
۱۳	ابراہیم شاہ	جلال الدین	۱۲۹۵ ع	"	۰	۴	۰	لڑائی میں بھاگ گیا۔
۱۴	علاؤالدین	شہاب الدین	"	"	۲۰	چند	۰	بیماری سے مر گیا۔ [illegible]
۱۵	شہاب الدین عمر	علاؤالدین	۱۳۱۶ ع	"	۰	۳	چند	مبارک خلجی نے اندھا کر کے قلعہ گوالیار [illegible]
۱۶	مبارک شاہ	"	۱۳۱۷ ع	"	۴	۱	۷	

* کیومرث نام لقب شمس الدین۔

نمبر	نام فرمانروای	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت برس	ماہ	روز	کیفیت
۱۷	حسن خان	۰	۱۳۲۱ع	دھلی	۰	۴	چند	
۱۸	غیاث الدین تغلق	تغلق ملک	〃	〃	۴	۰	۰	مکان کے نیچے دب کر مرگیا
۱۹	محمد عادل	غیاث الدین تغلق شاہ	۱۳۲۴ع	〃	۲۷	۰	۰	رود سندھ کے کنارہ پر مرگیا
	فیروزشاہ	برادر خورد تغلق						
	غیاث الدین محمد	تغلق شاہ						
۲۰	فتح خان	فیروزشاہ	۱۳۸۷ع	فیروزآباد	۳۸		۲۰	
	ناصرالدین	〃						
۲۱	غیاث الدین تغلق ثانی	فتح خان	۱۳۸۸ع	دھلی	۰	۵	۸	وزیر نے مار ڈالا
۲۲	ابوبکر شاہ	ظفرخان	〃	〃	۱	۶	چند	قید مین مرگیا
۲۳	ناصرالدین محمد شاہ	فیروزشاہ	۱۳۸۹ع	〃	۳	۵	〃	بیمار رہو کر مرگیا
۲۴	علاءالدین سکندر شاہ	ناصرالدین محمد شاہ	۱۳۹۳ع	〃	۰	۱	〃	〃
۲۵	ناصرالدین محمد شاہ	فیروزشاہ						
	ناصرالدین نصرت شاہ	فتح خان	۱۳۹۵ع	〃	۱۹	۸	〃	اسکے وقتمین تنزل رہا
	اقبال خان	۰		کوشک آباد				
	امیر تیمور	امیر طرز خان	۱۳۹۸ع	سمرقند	۰	۰	۱۵	چغتائی شروع ہوئی
۲۶	دولتخان لودہی	۰	۱۴۱۳ع	دھلی	۱	۳	چند	قید مین مرگیا
۲۷	خضرخان	ملک سلیمان	۱۴۱۴ع	〃	۷	۲	۲	بیمار رہو کر مرگیا
۲۸	مبارک شاہ	خضرخان سیّد	۱۴۲۱ع	〃	۱۳	۱	چند	مارا گیا

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					برس	ماہ	یوم	
۲۹	محمد شاہ	فرید خان بن خضر خان	۱۴۳۳ء	دہلی	۱۲	چند	۰	بیمار رہکر مرگیا
۳۰	علاؤالدین عالمشاہ	محمد شاہ	۱۴۴۵ء	//	۶	//	۰	
۳۱	بہلول لودہی	ملک کالا	۱۴۵۱ء	//	۳۸	۸	۷	بیمار رہکر مرگیا
۳۲	سلطان سکندر	بہلول	۱۴۸۸ء	دہلی بعد آگرہ	۲۸	۵	۰	اسکے عہد مین ہندؤن نے فارسی پڑہنی شروع کی
۳۳	ابراہیم	سکندر	۱۵۱۷ء	آگرہ	۸	چند	۰	بابر کی لڑائی مین مارا گیا
۳۴	ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	عمر شیخ مرزا چغتائی	۱۵۲۵ء	//	۴	۱۰	چند	بیمار رہکر مرگیا
۳۵	ہمایون مرتبہ اول	بابر بادشاہ	۱۵۳۰ء	آگرہ دہلی	۱۰	۵	چند	
۳۶	شیر شاہ	حسن	۱۵۴۱ء	دہلی	۴	۴	//	لڑائی مین بارود سے جلکر مر گیا
۳۷	اسلام شاہ	شیر شاہ	۱۵۴۶ء	//	۸	۲	۸	بیمار رہکر مرگیا
۳۸	فیروز شاہ	اسلام شاہ	۱۵۵۳ء	//	۰	۰	۳	ماموں کے ہاتہ سے مارا گیا
۳۹	عادل شاہ	نظام خان	//	//	۰	۱۱	۷	
۴۰	ابراہیم	۰	۱۵۵۴ء	//	۰	۲	۳	
۴۱	سکندر شاہ	حسین خان	//	//	۰	۲	۰	بنگالہ کیطرف بہاگ گیا
	احمد خان							
۴۲	ہمایون مرتبہ ثانی	بابر بادشاہ	//	//	۰	۶	چند	گر کر مرگیا
۴۳	اکبر بادشاہ	ہمایون	۱۵۵۵ء	آگرہ	۵۱	۲	۱۱	بہت اچہا بادشاہ اعظم تہا
۴۴	جہانگیر	اکبر	۱۶۰۵ء	//	۲۱	۸	۱۳	بیمار رہکر مرگیا
۴۵	داور بخش	خسرو	۱۶۲۶ء	//	۰	۲	چند	مارا گیا

نمبر	نام فرمانروا	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					سال	ماہ	یوم	
۴۶	شاہجہان	جہانگیر	۱۶۲۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۲	۱۴	عالمگیر نے اسکو قید کیا تھا
۴۷	اورنگزیب	شاہجہان	۱۶۵۷ء	دھلی	۵۰	۰	۲۷	بڑا متعصب و ظالم تھا۔
۴۸	شاہ عالم	عالمگیر	۱۷۰۷ء	"	۵	۱	۲۱	
	محمد اعظم شاہ							
۴۹	جہاندار شاہ	شاہ عالم	۱۷۱۲ء	"	۰	۱۱	۵	
۵۰	فرخ سیر	عظیم الشان	۱۷۱۳ء	"	۶	۳	۱۵	
۵۱	ابوالبرکات خان	رفیع الشان	۱۷۱۸ء	"	۰	۳	۱۱	
۵۲	شاہجہان ثانی	۰	"	"	۰	۳	۲۸	
	محمد شاہ	بہادر شاہ						
۵۳	ابراہیم شاہ	۰	"	"	۲۹	۵	۱۰	
	نادر شاہ	۰						
۵۴	احمد شاہ	محمد شاہ	۱۷۴۸ء	"	۶	۳	۸	
۵۵	عالمگیر ثانی	جہاندار شاہ	۱۷۵۳ء	"	۵	۷	۲۸	افغان تھا
۵۶	محمد شاہ درانی	۰	۱۷۵۶ء	"				
۵۷	شاہ عالم	عالمگیر	۱۷۶۱ء	"				
	شاہجہان ثانی	۰						
۵۸	احمد شاہ درانی ثانی	۰			۴۵	۴	۳	
	بیدار بخت	احمد شاہ						

نمبر	نام فرمانروائے	ولدیت	سال جلوس	مقام سلطنت	عہد حکومت			کیفیت
					برس	ماہ	یوم	
۵۹	جارج سوم	جارج دوم جرمن	۱۸۰۳ء	لنڈن	۱۷	۰	۰	
۶۰	اکبر	شاہ عالم	۱۸۰۶ء	شاہجہان آباد	۳۱	۹	۲۱	
۶۱	جارج چہارم	جارج سوم	۱۸۲۰ء	لنڈن	۱۰	۵	۹	
۶۲	ولیم چہارم	جارج سوم بن جارج	۱۸۳۰ء	″	۶	۱۱	۲۴	
۶۳	سراج الدین بہادر شاہ	اکبر شاہ	۱۸۳۷ء	شاہجہان آباد	۲۶	۰	۰	
۶۴	کوین وکٹوریہ قیصرہ ہند	بنت ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم	″	لنڈن				مسندنشین حال

ضروری وقعات قابل یادداشت

سوائے انکے ۲۰ بادشاہ اور بھی دہلی کے ہوئے اُنہوں نے صرف دو دو دن راج کیا اسلئے انکو ترک کیا گیا۔

سکندر نے ۳۲۳ برس قبل از عیسیٰ ہندوستان پر حملہ کیا۔ لشکر نوشیروان آیا ۵۰۳ء میں۔ ظلم اسلام ہوا عہد ولید میں ۷۱۱ء۔ سبکتگین کے حملات ۹۷۰ء۔ محمود غزنوی ۱۰۰۱ء سومنات لوٹا ۱۰۲۴ء۔ شہاب الدین غوری بار اوّل ۱۱۹۱ء۔ پرتھی راج کو پکڑا ۱۱۹۳ء۔ قطب الدین ایبک دلی کا بادشاہ ہوا ۱۲۰۶ء۔ چنگیز خان کی فوج ہندوستان میں آئی ۱۲۱۲ء۔ عورت بادشاہ ہوئی ۱۲۳۶ء۔

شنکراچارجی بقول بعضے ہمعصر محمّد تھا اور بقول کشمیریان اوسکو ۱۷۰۰ سال ہوئے۔ اُس نے کشمیر سے لیکر کینیا کوماری تک بودھ مذہب کو کھنڈن کیا اور شیومت پھیلایا

اور کشمیر مین ابہنا گپتا چاری نے اسکو شکتی پوجن پر تایل کیا اور اِن دونون کا مباحثہ سندیان پربت پر ہوا تہا جبلئے کوہ مذکور کوہ شنکر اچارج کی نام سے مشہور ہے شنکر اچارج ۳۲ سال کی عمر مین انتقال کر گئے تہے ؀

تاریخ تواریخ گلدستہ کشمیر

از زبان دُرفشان مہر وسط اسماء علم و ہنر خرد ور دانش پرور نظامی ثانی مطاع جہان و جہانی برگزیدہ عالمان و فاضلان عہد احمد متخلص بہ مقبل شاعر کشمیر ؀

خوشا کز انتسام فیض حق در گلشن دنیا — شگفتہ غنچہ دلہا بر فتہ نافہ گلہا

وزین سو بسو بار ہی نسیم رافت باری — نمودہ شامہ عامہ شمیم خامہ بو یا

چہ خامہ کز سر تحریر نامہ در بیان آمد — کلید مخزن تالیف کشمیر از الف تا یا

چہ تاریخے کہ تالیفش نمودہ صادق القولے — کہ ہر واثق شمارد عروہ رای در اوثقا

برہم پال و گوپال ہم و حبشش سالی نامی — ز ہر گوپال پنڈت جو و بجا بلقا و جابلسا

بادراک مضامین دان رہین راہین او — کہین شاگرد او عقل ذہین ہر کہ او دانا

ہمانا تحفہ کشمیر مطبوع از ہمہ مطبع — بہر طبع ز طباعیش در ہر ربع در ہر جا

ملخص منتخب کردہ ز صد تاریخ تاریخے — کہ آن گلدستہ کشمیر است گل گل چون چمن گونا

شمال سال را از ہنتال شاعری شیوہ — ز تمثال بخوز امثال جستہ مقبل شیوا

ز روی وجد بلبل در تقلقل آمد از سالش — کہ از گلدستہ کشمیر گل گل آمدہ دل ہا ۱۲۹۴

بہ ریع دل زیادہ خلد سال سموتش رضوان — باین گلدستہ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۹۳۴

جہان گردید از گلدستہ کشمیر بس مشکین — ز اوج آسمان سالش بگفتا حضرت عیسیٰ ۱۸۷۷

ز بلبل تافتہ سر گفت قمری عیسوی سالش — بعامہ شامہ با گلدستہ کشمیر شد بو یا ۱۸۷۷ع

مسیحا کردہ ہمپائی خجستہ سال این نسخہ ابا گلدستۂ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۲۷۷

تقریظ

من زبان فصیح البیان منشی بے بدل شاعر اکمل پنڈت کشمیر بٹ صاحب مدرس کشمیر

وقت است کہ گل بر فگند پردہ ز رخ باز
زانسانکہ ز فانوس چراغ بدر آید

یعنے پالودہ راوق ربیع رزانت طبع آرا - سودہ عطر سمن زار فطانت و ذکاء - نوبادۂ نخل فہم درست - تازہ گل حدیقہ فکر چالاک و طبع چست نظر آرا خاطر فریب صغیر و کبیر - نسخہ رنگین جغرافیہ و تواریخ دلپذیر مسمیٰ بہ گلدستہ کشمیر بدست گلچین فضل و ہنر بہرہ کش نرگس بین اہل نظر حل ساز معمای عقول و علوم - دقیقہ سنج توہمد معلوم و نامعلوم - واقف اسرار خفی و جلی - کاشف استار علمی و عملی - محک نقد کامل عیار حزم و ہوشیاری - مورد خرد خداداد و فیض حضرت باری - مجمع خوان علوم انگریزی و ریاضی موزون و کتب مصنفان دانی و عال زبردست زباندانی و انشاء خوانی اردو و فارسی - قاعدہ دان نکتہ سنجی سخن و آرسیٰ دانائے صاف ذہن و روشن ضمیر سبقت جوئی فکر رسا و فہم اندازہ گیر - سرفراز عالی رایان خرد آرا - پسندیدہ کمالات منشیان انشا و ادبا معطر ساز دماغ گلچینان باغ دانش منورکن دیدہ نظر بندان نرگستان بینش - صاحب اقبال و کمال شائستہ اہل قیل و قال برجستہ پنڈت حر گوپال کول متخلص بخستہ - کہ دیدہ گلزار آرائے مورخان والا سخن را رنگینی و دست فکرت آب و رنگ و ہان حدیقہ این خرد را گلچینی بخشیدہ - بنام ایزد عجب نسخہ کہ ہیچ بلبل این رنگ گلدستہ بچشم ندیدہ است - و ہیچ عندلیب چنین نسخۂ ریحان خط و لفریب بگوش نشنیدہ اگرچہ مورخان سلف در خیالات تاریخی کشمیر

باصابت آراے والا طالت فکر سخن آرائی دقیقه فرو نگذاشته اند لیکن بمقتضاے حفظت اشیاء غایب عنک اشیاء استقلال خاطر در حفظ مراتب فرمانروائی حکام و درستی حالات شان باعتدال نداشته اند۔ مؤلف چنین مجموعهٔ خاطر پسند که چون نسیم بهار گلشن و چون صبا بهار گل رسیده باجتماع گل هاے گوناگون که البته رنگ و بوے معنی و صورت اند گلدسته مرغوب الطبع گلچینان گلزار تواریخ قصص معتبره سراپا عزم و سراسر حزم گردیده است حقا که از قیل و قال درست و مقال رسته ربط کلام مرغوب پیوند سخن خوب چنان داده که بے غایله تشکیک و تقلید چون و چند فرمانروایان قدیم و جدید بر منصهٔ توضیح و تشریح بصورت مستحسن وجه حسن واقع است و شوقمندان مایل و راغب این نسخه مظهر المحاکات عجایب را انجانه نشسته تمام احوال کشمیر از هر قسم و اسم و رسم برالعین بر صغیر و منیر ساطع۔ چه در نظر اهل بدیعه این نسخهٔ زیبا تبسم و تمهیدے بروے و رعایت و عادتها بعبارات صاف و موزون از جواهر حالات حکام عادل و ظالم و پیداوار و نقشجات و مساحت و غیرهم مشحون است وازین آب و رنگ به شباهت دُر مکنون چه عجب که اگر قدر دانان عصر بزینت این گنجینه هنر از توجه کمال پردازند و گنجینه پرداز را از لطف و نوال مرهون منت سازند که در عهد بعد از زمان بعید شهد ربط تواریخ مربوط قوام گرفته است و از قلم راقم چون عبارت چنین نسخهٔ دلنشین تاریخ تازه سرانجام پذیرفته ۰۰

تاریخ

این نامه چو بسیر طبیعت بزبان | بس نرگس خامه یافت گردش تحریر
بگرفت کنار چمن و دامن جوے | دل بر صفت بلبل موزون تقریر
رنگینی و بند و بست چون یافت ازو | خوش گفت پے سال که گلدستهٔ کشمیر

تاریخ

منکلام شاعر رنگین خیال پنڈت طوطا رام مدرس مدرسہ سرکاری

جغرافیہ سرزو رہوس گفت چو ملہم ‏ ‏ زین گلشن دانش شو و اوراک معطر
گلدستہ کشمیر چو بر نہت دہ جان شد ‏ ‏ بلبل ز ادب خواند تواریخ برابر

شلوک تاریخی و تصدیقی ترجمہ راج ترنگنی

از زبان دُرفشان فاضل اجل کامل اکمل خورشید سپہر علم سنسکرت پنڈت دامودر صاحب عالم دیگانعصر

معنی شلوک

پرانی راج ترنگنی کے مترجموں نے اصل ترجمہ کرنیمین بعض مقامات پر غلطیان کی ہین اس سبب سے اصلی و صحیح ترجمہ والی تواریخ گوپال کول نے بنائی اسمین پنڈت دامودر کی تصدیق ہی اور شنکر صاحب نے اسکو بیان کیا ہی اسکی تاریخ تصنیف بکرمی ۱۹۳۴ ہے ۔ وید ۔ اگنی ۔ گو ۔ بہو
۴ ۳ ۹ ۱

पूर्वैराजतरङ्गिणीविवरणेपारंगतानोइति भूतार्थप्रतिवर्णकं
अरचयद्गोपालकौलोह्यदः काश्मीराद्भुतमंत्रसम्मतिधरो
दामोदरःशङ्करो वक्ताविक्रमभूपशाककलनावेदाग्नि
गोभूमिता

تمت

تمام شد تواریخ گلدستۂ کشمیر

[illegible] Sotha Street, [illegible] (India)

3 1761 06993441 2